٧٨٦

محاورات ہند

جسکو

افضل العلما مولوی سبحان بخش صاحب سابق مدرس

کالج عربی دہلی نے مطبع کی فرمایش سے تالیف کیا

اور

مولوی حافظ عبدالاحد صاحب نے باضابطہ رجسٹری کراکے باردوم

اپنے

مطبع مجتبائی دہلی میں طبع کیا

ماہ ستمبر ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد ایزد پاک و ثناء حضرت صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہیچمیرز **سبحان بخش** ساکن قصبہ شکارپور ضلع مظفرنگر کہ غدر سے پہلے کالج دہلی میں مُدرس دوم عربی اور بعد غدر کے پھر کالج دہلی میں مدرس عربی و فارسی و اُردو تھا اور اب پنشن دار ہے عرض کرتا ہے کہ زباندانی ایک ایسا علم ہے کہ جس کا جاننا ہر فرد بشر کو ضرور ہے اور یہ علم بغیر واقفیت لغات و امثال اور محاورات کے ناکامل اگرچہ یہ زبان ایک عرصہ سے ہندوستان میں بولی جاتی ہے اور پویا فیوناں ہ شستگی فکر تراش خراش ٭ سوچتے رہتے ہیں سدا نقاش ٭ اور اسی زبان میں بہت سے دیوان او قصص و غیرہ بھی تالیف ہوئے مگر وسیلۂ کامل طالب زبان کے مستفید ہونے کے لیے ابھی تک فراہم نہیں ہوا ہاں سب سے پہلے جس کا اس طرف خیال ہوا وہ منشی سید احمد دہلوی ہیں جو اُردو زبان کی ایک بسیط لغات لکھ رہے ہیں اور اُس کو بلحاظ لغات زباندانی ایک کافی ذخیرہ سمجھنا چاہیے اُس کے بعد امثال میں صاحب نجم الامثال لیکن محاورات کی طرف ابھی تک کسی کا خیال رجوع نہیں ہوا اور نہ آج تک کسی نے جمع کیے اور نہ یہ لکھا کہ لفظ کیا معنی دیتے ہیں اور قائل کی مراد کیا ہے اسلیے اس خاکسار نے حسب تحریک مولوی حافظ **محمد عبد الاحد** مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی کے یہ خدمت اہل ملک کی اپنے اوپر واجب سمجھکر ایک رسالہ محاورات و امثال کا مرتب کیا اور انکے معانی اور مراد بولنے کا محل بھی بیان کیا اور اس کا نام محاورات ہند رکھا سنین ابتدا و تالیف **لطائف ۱۳۰۲ھ بے نظیر** سے حاصل ہوتے ہیں امید ہے کہ یہ کتاب اگر مدارس میں مستعمل ہوجائے تو اُردو کے نو آموزوں کو اور جن کی اصل بولی اردو نہیں جیسے نو وارد صاحب لوگ ان کو بہت مدد دے اور اہل زبان کو بھی فرایش ہو میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ سب محاورے جمع کریے ہیں شاید ہندوستان کے اور اطراف میں (جیسے گرد نواح لکھنؤ پنجاب وغیرہ یا موات وغیرہ) اور کچھ ہوں یا ان سے زیادہ ہوں ہاں مجھکو یہاں کے رواج کے موافق اور استعمال کے مطابق جتنے میسر ہوئے وہ بترتیب حروف تہجی جمع کردیے ہیں اور جن میں فحش تھا وہ ترک کردیے اور **واضح** ہو کہ ان محاورات میں بولنے کے لہجہ کو بہت دخل ہے۔ ایک لفظ لہجہ بدلنے سے اور معنی دیتا ہے اور سامع اس کو خوب سمجھتا ہے لیکن مجبوری ہے کہ لہجہ لکھنے میں ہرگز نہیں آتا۔

اور سنین اختتام اس شعر سے پیدا ہوتے ہیں **شعر**

۱۳۰۴ھ

از نظم دلفریب بدو حرف آخری ‫ ‫ ‫ از بہر اختتام بگفتم چہار حرف

اور بیان ظرفا ہند بھی یہی فائدہ دیتا ہے فقط

۱۳۰۴ھ

محاوراتِ حرف الالف

اَللہ اَللہ۔ تعجب کی جگہ بولتے ہیں یعنی کیا خوب یا عجیب ہے

(رع) اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

ے اللہ اللہ رے غرور سگ لیلیٰ دیکھو

ہڈیاں قیس کی کھاتے اُسے ننگ آتا ہے

اَللہ اَللہ کرو۔ انکار کی جگہ بولتے ہیں یعنے یہ نہیں ہو سکتا۔

اللہ ہی اَللہ ہے۔ باقی سب ہیچ ہے اور کسی بزرگ کے مرنے کی خبر سنکر یا کوئی بزرگ جھوٹ بولے اُسکو سنکر تعجب سے بولتے ہیں یا۔ یاس کی حالت میں بولتے ہیں۔ ے

مجھے جو دیر سے زاہد لیے جاتا ہے کعبہ کو

یہاں تو ایک صنم ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

اَللہ ہی بس ہے۔ اللہ ہی کافی ہے امیدواری کی حالت میں توکل کی راہ سے بولتے ہیں۔

اَللہ رے دماغ۔ یعنی کس قدر متکبر ہے اپنی حالت میں نہیں ے

اللہ رے گمرہی بت و بتخانہ چھوڑ کر

مومن چلا ہے کعبہ کو ایک پارسا کے ساتھ

اب کیا ہوتا ہے۔ یعنی اب تدارک نہیں ہو سکتا وقت گزر گیا قابو نہیں رہا۔ اور استفہام ہے یعنے اب کیا کاروبار ہوتا ہے۔

ابھی دِلّی دور ہے۔ یہ ابتدا ہے اسکا انجام دشوار ہے۔

آب آمد تیمم برخاست۔ بڑوں کے سامنے کمتر کی بے رونقی ہوتی ہے

ابے ارے۔ زجر ہے بالفعل کی کلام سے۔ یعنی کیا کرتا ہے اور کبھی ندا کے واسطے ہوتا ہے۔ لیکن ندا کے وقت منادی کے نام سے متصل ہوتا ہے اور تحقیر منظور ہوتی ہے اور دل میں تحقیر زیادہ ہے

ابھی مُنہ کی دال نہیں جھڑی۔ ابھی بچہ ہو فہم درست نہیں ہوا پرندہ جب انڈے سیکر بچے نکالتا ہے تو بچوں کی چونچ کے دونوں طرف زردی ہوتی ہے اُسکو دال کہتے ہیں جب وہ جاتی رہتی ہے تو بچے جوان ہو جاتے ہیں

اب نہیں پنپتا۔ اب نہیں بچتا۔ اور کبھی بجائے اب بالدار نہیں بچتا بولتے ہیں

آب ندیدہ موزہ کشیدہ۔ پیش از وقت تہیہ کرنے پر بولتے ہیں

اب ستونتی بنے لوٹ کھایا سنسار۔ خلقت کو کھا پیکر اب زاہد ہو گئے۔

اب جاگے۔ اب خبر لی۔ اب ہوش میں آئے۔

آ بلا گلے پڑ۔ عمداً کوئی ایسا معاملہ کرے جس سے بُرائی پیش آئے ایسے محل پر بولتے ہیں۔

اُبلتی چاہتا ہے۔ بڑا متکبر خود رائے ہے۔

اُبل گیا۔ تکبر کیا۔ ہستی سے باہر ہو گیا۔ اور تالاب سے پانی بہ نکلا۔ اور پانی پک کر گرم ہو کر برتن سے باہر ہو گیا۔

ابھی کیا ہے۔ یعنی ایسی حالتیں بہت پیش آئیں گی۔

ابھی ہاتھ مُنہ پر سے نہیں اُترے۔ ابھی عروس نو کتخدا ہے حیا شرم کے دن ہیں۔ ابھی کاروبار کے دن نہیں۔

آبدار۔ یعنی زیبا اور پُر رونق۔ اور تلوار یا چاقو بہت تیز برندہ۔

ابجد خواں ہے۔ یعنی مبتدی ہے۔ کام خوب نہیں آتا۔ ہوشیار نہیں

آب تاب۔ آرائش اور رونق۔

آبدار خانہ - امیروں کا وہ مکان جس میں پانی رکھا جاتا ہے۔
آباد رہو - فقیر بینوا بھیک مانگتے ہوئے بطور دعا کہا کرتے ہیں
آبی - ایک رنگ کا نام ہے۔ اور دہلی میں بے روغن روٹی جو دودھ کا چھینٹا دیکر نان پر تنور میں پکاتے ہیں اسکو بھی آبی کہتے ہیں۔
آبرو طلب - یعنے عزت والا - اور بہادر -
اب تو مر - اب تو جانے دے کہا مان لے۔ سودا
(ع) آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی
آبدست - استنجا کلاں -
ابھی سے - یعنی ایسی جلدی -
ابتر ہو گیا - کام خراب ہو گیا - یا لڑکا بد وضع ہو گیا - یا گنجفہ میں خلال نہ ہوئی -
آ بیل مجھے مار - خود بلا کے طالب ہونے پر بولتے ہیں یعنی ایسا کام عمداً کرنا جس میں ظاہر قباحت ہو
ابر کو دیکھکر گھڑے پھوڑ دیے - موہوم امید پر یقین کرنا - یعنی آمدنی کی امید پر مال موجودہ کا تلف کرنا -
آپ کو بھی دیکھا - یعنی کہنا کچھ کرنا کچھ بات بات میں یا دغا فریب ہے یا یہ کو وقت پر کام نہ آئے (ع) چل ہوا ہو اے صیاد دیکھا تجھے
اپنے منہ سے میاں مٹھو - اپنے منہ سے اپنی تعریف زیبا نہیں
آپ موئے جگ پرلوں - آدمی جب مرگیا اسکو تو قیامت آگئی پیچھے کوئی جیا کرو -
اپنے گھر کو لگتی ہے - یعنی اپنے اوپر الزام آتا ہے یا اپنا خرچ ہوتا ہے
آپ آئے بھاگ آئے - آپ کے آنے سے نصیب کھل گئے - عزت ہوئی -

آپ کاج مہا کاج - اپنا کیا ہوا کام بہت درست ہوتا ہے۔
آپکی کرامات دیکھ لی - اصل حال معلوم ہو گیا - شعبدہ کھل گیا - یعنی آپ نکمے ہیں کچھ نہیں ہو سکتا -
آپکی کیا بات ہے - آپکے کیا کہنے ہیں - یعنی آپ کی بڑی ہمت یا بڑی عزت یا بڑی طاقت ہے آپ سب سے فائق ہیں
اپنا وہ ہے جو اپنے کے کام آئے - جب اپنا اپنے کے کام نہ آیا تو غیر کی برابر ہے -
آپ گئے تو گئے اور کو بھی لے گئے - آپ تو خراب ہوئے اور کو بھی خراب کیا -
آپ نہ جوگی گیدڑی کاگے نیوتن جا - یعنی اپنا پورا پڑتا نہیں اوروں کی ذمہ داری کرتا ہے -
آپا دھاپی پڑ گئی - اختلاف ہو گیا - متفرق ہو گئے اپنی اپنی پڑ گئی
اپنا سوجھتا کرلوں - یعنی اپنے حال کے موافق سوچ سمجھ کر تدبیر غور کرلوں - اور کبھی بجائے متکلم کے بطور خطاب بھی بولتے ہیں
اپنا سا منہ لیکر رہ گیا - کچھ بن نہ پڑا یا بول نہ سکا - شرما گیا -
اپنے کہے کا ہے - اپنے دلمیں جو آتا ہے سو کرتا ہے کسیکا کہا نہیں مانتا -
اپنا الو کہیں نہیں گیا - اپنا مطلب اب بھی حاصل ہے -
اپنے دام کھوٹے تو پرکھنے والے کا کیا دوس
آپ نالایق ہو تو عیب گیر کی کیا خطا -
اپنا رکھ پرایا چکھ - اپنا بچا اوروں کا صرف کر مفت میں خوب گذریگی
اپنا گھر ہگ بھر پرایا گھر تھوک کا ڈر - اپنی چیز میں کسی کا خوف نہیں ہوتا بے تکلف ہوتی ہے -
اپنا مارے گا تو پھر چھاؤں میں بٹھاوے گا -

یگانہ کو غصہ کی حالت میں بھی رحم آتا ہے۔

اپنے اپنے قدح کی سب خیر مناتے ہیں اپنی اپنی بھلائی کے سب خواہاں ہوتے ہیں۔

اپنے بچھڑے کے دانت آپ ہی جانتے ہیں اپنے حال سے آدمی آپ ہی واقف ہوتا ہے دوسرے کو کیا خبر اصل حال غیر کو معلوم نہیں ہوتا۔

اپنے ہی تن کا پھوڑا ستاتا ہے۔ رشتہ داروں ہی سے تکلیف پہنچتی ہے۔

اپھر گیا۔ دولتمند ہو گیا یا پیٹ میں امتلا ہوا یا تالاب وغیرہ پانی سے بھر کر ابل گیا۔

اپنا شجرہ۔ قلہ سنبھالو یعنی میں اب آپ سے جدا ہوتا ہوں جب انسان کسی درویش سے کسی خاندان میں بیعت کرتا ہے تو پیر اوس خاندان کا شجرہ اوسکو دیتا ہے اور اگر مرتبہ خلافت دیتا ہے تو ٹوپی بھی مرحمت ہوتی ہے۔ جب مرید پیر سے خفا ہوتا ہے تو اپنی بے تعلقی کے اظہار میں یہ کہتا ہے۔ دراصل کلاہ تھا جسکا مخفف کلہ کثرت استعمال سے کاف عربی قاف سے بدلا اور لام مشدد ہو گیا

اپنو نپر آگیا۔ یعنے ضد چڑھ گئی ہرگز نہ مانا۔

آپا۔ دہلی میں بہن کو کہتے ہیں۔

آپا بھی نہیں سنبھلتا۔ اپنا کام بھی نہیں کرسکتا اور کا کیا ہوگا۔

اپنی پشت نہیں سوجھتی۔ اپنے عیب نظر نہیں آتے۔

اپنی تو خبر لو۔ پہلے اپنے حال کو دیکھو پھر اور کی فکر کرنا۔

آپ سے آئے تو آنے دو۔ بے منت و محنت حاصل ہو یا مفت نقد

اپنے ہاتھ کلہاڑی ماری۔ آپ اپنا نقصان کر لیا۔

اپنی بات کا پورا ہے۔ وعدہ خلاف نہیں ہے جو کہتا ہے کر چھوڑتا ہے۔

آپ کو ہپ ہپ اور کو آخ تھو۔ یہ کسی کی خود پسندی پر بولتے ہیں۔

اپنے کو کھو دیا یا ڈبو دیا۔ بدوضعی اختیار کی (ع)

کھو دیا آپکو کیا وضع یہ پیدا کی ہے

اپاہج ہے۔ کمزور جاماندہ نہایت ضعیف ہے۔

اپنے پاؤں آویگا۔ یعنی خود بخود بے بلائے آویگا۔

آپ کا اجارہ نہیں یعنے تمہارا کچھ زور نہیں تم کو کیا دخل تم کون

آپا تجے تو ہر کو بھجے۔ عبادت کمال مشقت سے ہوتی ہے

(ع) در راہ خدا بازی کنکوہ نباشد

آپ ڑوسن مجھ سی ہو۔ تو بھی میرے رنگ میں ملجا میری وضع بنا جب کوئی دوسرے شخص کو اپنے طرز کی ترغیب کرتا ہے تو کہتے ہیں۔

آپ ہارے بہو کو مارے۔ خطا آپ کرے اور سر اوسکے ڈالے۔

آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی۔ اپنی سرگذشت سناؤں یا جہان کی

اپنے منہ دہنا بائی۔ اپنے منہ اپنی تعریف زیبا نہیں

آپ سے گیا جگ سے گیا۔ جو چیز اپنے کام نہ آئے گویا نیست نابود ہے پڑا کوئی برتا کرو جب مر گیا سب گیا۔

اپنی اپنی ڈھپڑی اپنا اپنا راگ۔ سب الگ الگ اپنے مطلب کے درپے ہیں۔ یا سب الگ الگ ہو جاؤ۔

اپنے اپنے حال میں سب مست ہیں۔ اپنی اپنی حالت سب کو پسند ہے یا کوئی کسیکا خبر گیراں نہیں۔

اپنے اوڑ بٹا سے وا کی وہ جانے۔ اپنے کام سے کام اُس کی وہ جانے۔

اپنی بڑائی اپنے ہاتھ ہے۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے۔ رکھیو یا بگاڑ دو۔

اپنی کرنی پار اُترنی۔ اپنا کیا کام خوب ہوتا ہے یا اپنے ہی عمل کام آتے ہیں۔

اپنی نیند سونا اپنی نیند اُٹھنا۔ یعنی کسی کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ذمہ نہیں۔

اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔ سب کی عادت ہے کہ اپنی چیز اور اپنے کام اور اپنی وضع کو بُرا نہیں کہتے بلکہ پسند کرتے ہیں

اپنا من جگت کی ہانسی اپنا سراسر نقصان خلقت کو ہنسی ہوتی ہے

آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ آپ ہی کے طفیل سے کارروائی ہوئی ہے۔ اسکا قصہ بہی مشہور ہے۔

آپ تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے۔ اپنے ساتھ اور کو بھی لے مرے یعنے خراب کیا۔

آٹا نہیں تو دَلیا ہو جائے گا۔ کچھ نہ کچھ اثر کامل یا ناقص ہووے ہی گا۔

اُٹھاؤ چولھا ہے۔ ایک جا پر قرار نہیں یا قابل اعتبار نہیں

آٹھوں گانٹھ کُمیت ہے۔ بڑا شریر بدذات ہے۔ یا اپنے فن میں پورا ہے یا بڑا ہوشیار ہے۔

آٹے کی بلّی ہے۔ یعنے ظاہر کا ڈر اور اپنے کچھ خوف کی بات نہیں۔

اتنے کی بڑھیا بھی نہیں جتنے کا لہنگا پھٹ گیا اتنے کی اصل بھی نہیں جتنے کا نقصان ہو گیا۔ یعنے فائدہ سے زیادہ کا نقصان ہو گیا۔

اتنی سی جان سوا گز کی زبان۔ اس حقیقت پر بک بک اس قدر۔ یعنی تھوڑی حقیقت پر حوصلہ بڑا۔

آتا آوے جاتا جاوے۔ یعنی کچھ پروا نہیں آوے یا جاوے۔

اتنے کا دہن ہے۔ یعنے اُسکی یہ قیمت ہے۔

اٹل ہے۔ یعنے اپنی بات سے نہیں پھرتا۔ یا اپنی جگہ سے نہیں سرکتا

آٹھوں پہر۔ یعنے ہمیشہ ہر وقت۔

اٹکل پچّو غیر مقرر۔ بے تحقیق اور بے بنیاد بات ہے۔

اُتو کر دیا۔ بدحال کر دیا۔ بڑا صدمہ پہنچایا۔ اُتو گر کپڑوں پر بذریعہ آلہ خوشنمائی کے لیے لکیروں کے گل بوٹے بناتے ہیں ؎

جو دے نقد جوانی سے وہ بے جامۂ عریانی ؛ بجز پیری قبائی تن پہ اُتو ہو نہیں سکتا

آتا نہ چھوڑیے جاتا نہ موڑیے۔ جو ہاتھ لگے لے لیجے جو قابو کا نہ ہو اُسے جانے دیجئے۔

اجی۔ تعظیم کے ساتھ کسی کا رسے روکنا یعنی کیا کرتے ہو۔ اور کبھی ندا کے واسطے ہوتا ہے پر منادی کے نام سے متصل اور تعظیم ملحوظ ہوتی ہے۔

اجگر کے داتا رام۔ یعنی سب کی امداد غیب سے ہوتی ہے یعنی کاہل یا ضعیف و ناتوان کو بھی ملتا ہے اجگر موٹا سانپ (جسکو فارسی میں اژدر کہتے ہیں) ہوتا ہے وہ چل پھر نہیں سکتا۔

اجلاس ہیں۔ عدالت کے وقت جب کچہری کرتے ہیں

اجابت نہ ہوئی۔ دست نہ آیا قبول نہ ہوا۔

آج پھول ہیں یعنے مردہ کا سوم یا تیجہ ہے دہلی میں بولتے ہیں

آج موئے کل دوسرا دن زندگی ناپائدار ہے کچھ اعتبار نہیں

آج کل کرتا ہے۔ ٹال ٹول کرتا ہے دیر لگاتا ہے۔

اچار کر دیا۔ بہت مارا یا بڑا صدمہ پہنچایا۔

آچک۔ یعنی جلد آ کیوں انتظار میں ڈال رکھا ہے۔

اچھوتا۔ یعنی نیا غیر مستعمل۔ اور وہ کھانا جس میں تصرف نہوا ہو۔

اچھے ہیں پر خدا کام نہ ڈالے۔ خدا اُنکا حاجتمند نہ کرے۔ اچھوں سے بھی کام پڑنا اچھا نہیں ہوتا۔

اُچاپت۔ بنئے بقال سے اُدہار کالین دین۔

احمد کی ڈاڑھی بڑی یا محمود کی یعنے بیفائدہ بحث اور تکرار کرنی ہے

آخر ہوا۔ یعنی مرگیا یا ہو چکا یا صرف ہوگیا۔

آخور ہے۔ یعنی چیز ٹوٹی پھوٹی بیکار ہے۔

آخور۔ مویشیوں کا کھایا ہوا گھاس۔

آدہا تیتر آدہا بٹیر۔ آدہا کچھہ آدہا کچھہ کام صاف مصفا نہیں خلط ملط ہے۔

آدہ سیر کے برتن میں سیر بھر نہیں سماتا۔ اپنی طاقت سے زیادہ کام نہیں ہو سکتا۔

آدمی بڑا پکھیرو ہے۔ ملک در ملک پھرتا ہے۔

آدہے اساڑ بیری کے بار۔ یعنی اساڑہ کے پندرہ دن بعد ضرور بارش ہوتی ہے کہیں ہو۔

اُدہر کا چالا نہیں پنڈت لوگ ہنود کو کسی سمت جانے کے واسطے ساعت بتاتے ہیں کہ اس مہورت میں اُدہر جانا اچھا نہیں۔ یا اسکے برخلاف۔ مسلمان اسکو نہیں مانتے۔

اَدہر میں دَہکا دیدیا۔ اَدھر میں ڈبو دیا۔ اَدھر میں چھوڑ دیا۔ اِن تینوں محاوروں کا نتیجہ ایک ہے یعنی امیدوار کرکے یا وعدہ کرکے وقت پر جواب دیدیا کام پورا نکیا۔ بیوفائی کی۔

ادھبر ہے۔ نیمہ عمر جوانی اخیر پیری ابھی خوب نہیں آئی۔

اِدھر نہ اُدھر یہ بلا کدھر۔ یہہ کام نہ اسکا نہ اُسکا آخر کسیکا تو ہے

اِدھر کواں اُدھر کھائی۔ اِدھر قبلہ اُدھر قطب۔ بی جیسے

سو ویسے کدھر۔ ان دونوں کہاوتوں کا مضمون ایک ہے یعنی دونوں طرح مشکل ہے کیا کیا جائے مجبوری کا اظہار ہے۔

اِدَھر کاٹے اُدَھر پلٹ جائے۔ اپنا کام پورا کر لیتا ہے کہتے ہیں سانپ کاٹتے ہی پلٹ جاتا ہے پھر مار گزیدہ بچتا نہیں اِس سے موذی کی فراست مفہوم ہوتی ہے کہ پہلے مرتبہ اپنا حربہ کرنا اور دشمن کے انتقام کے خیال سے پلٹنا ایسا ہی خواص شریر آدمی کا ہوتا ہے کہ بُری بات کہکر زبان کو بدلجاتا ہے اور جہوٹی تاویلیں ٹٹاتا ہے ایسے موقع پر یہ مثل بولی جاتی ہے

آدھی روٹی ڈیڑ پا شکر۔ ناحق کا اسراف ہے کہ آدھی روٹی کے ساتھہ ڈیڑہ پاؤ شکر خرچ کرے۔

آندھے ماہ کاندھے کمبل باہ یعنی آدہے ماگھہ پر زاڑا ہسکا ہو جاتا ہے

آدمی کا شیطان آدمی۔ آدمی بد صحبت میں بگڑتا ہے بہکانے سے بہکتا ہے شیطان کی کیا حاجت ہے۔

آدمی نے آخر کچا دودہ پیا ہے۔ اسی لیئے اس سے خطا ہی سرزد ہوتی ہے۔ ناچار ہے۔

آدمی ٹھوکر کھاکر سنبھلتا ہے۔ تجبہ کہو کر یا صدمہ اُٹھاکے ٹھیک ہوتا ہے۔

آدھی کے واسطے پیسے کا تیل جلاتا ہوں یعنی حساب کا کاغذ بہت درست اور ٹھیک لکھتا ہوں۔

اڑے وقت کا گہنا ہے۔ ناچاری کے وقت غنیمت ہے یا کار آمد ہے۔

ارے یار۔ کوئی بات سنکر کہتے ہیں کیا یوں ہی ہے اور کبھی ابتدا پر کہتے ہیں۔ لہجہ کا فرق ہوتا ہے۔

ارے بھلے آدمی۔ علاوہ حقیقی معنی کے از رہ طنز

یا ہجو یلیح بدوضع شخص کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

آرہ باش تیشہ مباش۔ آپ بھی کھا اور کو بھی دے تیشہ کی طرح تنہا خور مت بن۔

اڑیل ہے۔ اپنی بات کا پکّا ہے یا کسیکا کہا نہیں مانتا۔

ارتھی۔ ہنود مردہ کو بانس سے تخت پر پھونکنے کے لیئے لیجاتے ہیں مسلمان جسپر لیجاتے ہیں اوسکو جنازہ کہتے ہیں۔

اُڑتی بات ہے۔ قابلِ سند اور اعتبار کے نہیں۔

آرام میں ہیں۔ یعنے سوتے ہیں۔

ارنڈ کی جڑ چاکری۔ یعنے ضعیف بے اعتبار بے ثبات

اڑے دڑے قاضی کے سر پڑے۔ کسی کی خطا ہو پڑے ایک کے سر۔

اَڑ گیا۔ مانع ہوا۔ لڑنے لگا۔ مقابلہ کیا۔

از کا از۔ یعنی وہ کا وہی بے تصرف۔

آزاد وضع ہی۔ بے علاقہ ہی کسی سے کچھہ غرض نہیں رکھتا۔

از ماست انچہ بر ماست۔ اپنے اوپر جو گذرتا ہی اپنے کردار کا نتیجہ ہی

از خرس موئے بس است۔ ناکس نالائق سے اگر کچہہ فائدہ تہوڑا سا بھی ہو جائے وہی بہت اور غنیمت ہے۔

از ریشم کند در بر و تنم کرد۔ اعلیٰ مرتبہ سے اُٹھا کر پست مرتبہ میں دیا۔ بے تکا کام کیا۔

اَستغفر اللہ۔ توبہ ہے۔ موقع انکار پر بولتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے یا ایسا نہیں ہوگا۔

اس بات پر مرتا ہوں۔ یعنے نہایت فریفتہ ہوں اور پسند کرتا ہوں

اس کندھے چڑھہ اِس کندھے اُتر۔ یعنے خوش رہ تیری خاطر اور رعایت ہر طرح منظور ہے۔

اِس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے۔ بُرائی بھلائی کا بدلہ فوراً ہو جاتا ہے۔ بقول کیسہ (ع)

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

(۱) اِس سے ہاتھ دہوؤ (۲) اِسپر فاتحہ پڑہو۔ اِن دونوں کا نتیجہ ایک ہے یعنی اسکی امید نہ رکھو اسپر قابو یا دسترس نہیں ہوگا

اسپر نہ بھولنا۔ اسپر بھروسا نہ کرنا۔

اس بات کو پتھر سے مارو۔ قابل شنوائی یا لائق اعتبار نہیں۔ یا بے وقت یا بے محل۔

آس کرے تو پاس آوے۔ جب کچھ غرض یا امید ہو تو اظہار کرے

آس پاس برسے دلّی پڑی ترسے۔ غیروں کو فائدہ پہونچے اپنے امیدوار رہیں۔

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ ایک بڑی بلا سے چھوٹ کر دوسری میں پڑا۔

آسمان کا تھوکا حلق میں پڑتا ہے۔ یعنے بڑے بزرگ کی طرف سے یا غیب سے اگر سزا ہوتی ہی تو ٹلتی نہیں بھگتنی پڑتی ہی یا اپنے بڑے بزرگ کی اگر حقارت کرتا ہے تو آپ بے عزت ہوتا ہے۔

آسمان سے باتیں کرتا ہی۔ بہت ہی بلند اونچا ہی اس مثل میں انتہائے مبالغہ ہی اور کبھی یہ مثل جیسا تعلّی و تفاخر کی شان میں بولتے ہیں جس سے اوسکے تکبر اور رعونت اور حشمت و دولت کا اظہار ہوتا ہے۔

آسمان پر تھگلی لگاتا ہے۔ بڑا چالاک اور ہوشیار و حیلہ باز ہے۔ ہند میں تھگلی پیوند کو کہتے ہیں اجب یہ محاورہ کسی عورت کی نسبت بولا جاتا ہی تو قائل کا مقصود اس سے اُس عورت کی چنچلی اور فاحشہ ہونا اور شہوت نکالنا ہوتا ہی

آسمان پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے. کیوں ناشکری کرتا ہے

اس کا بھی منہ جھلس دو. اس کو بھی کچھ دو بکرنا لو۔

(۱) اس میں کچھ ہے (۲) اس میں کچھ تہ ہے اس معاملہ میں کوئی بات پوشیدہ ہے۔ یا کوئی وجہ ہے کہ معلوم نہیں

اسپر پیشاب بھی نہیں کرتا. یعنے اس سے کمال نفرت ہے.

اس سے کیا پورا پڑیگا. یعنے اسمیں کام بسرانجام نہیں ہوگا. تھوڑی ہی مقدار ہے۔

اسپر جان دیتا ہے. نہایت مرغوب ہے اسکو بہت پسند کرتا ہے

اسپر جان کھو دی. اس کی اتنی رغبت اور طلب ہے کر جان تک دریغ نہیں کی۔

اسپر نہ جاؤ. اس پر بھروسہ اور گھمنڈ نہ کرو۔

اِس پر خاک ڈالو. یعنی اس کا خیال یا لالچ مت کرو. یا دشوار ہے یا بیجا ہے جانے دو۔

اس کو تو میرا سلام ہے. یعنی یہ بات یا یہ شخص مجھکو پسند نہیں یا میرے ڈھب کا نہیں۔

استفراغ. اطبا کی مراد اِس لفظ سے. کبھی قے اور کبھی دست اور کبھی پسینہ اور کبھی خون فصد ہوتی ہے۔

اِس کان سنتا ہے اُس کان اڑا دیتا ہے
مانتا نہیں عمل نہیں کرتا۔

اِس کان سنی اُس کان اُڑا دی. یہ محاورہ دو موقع پر بولا جاتا ہے. ایک یہ کہ کوئی اپنے مخاطب سے کہے کہ فلاں کام کو وہ اُسپر عمل نکرے اور نہ کچھ جواب دے اس موقع پر ہر دو یا کے لفظ سنی اور اڑا دی کی معروف ہووے گی دوسری صورت میں نصیحت ہے اس موقع پر سر دیا ئے مجہول بولی جاوینگی یہاں یہ مراد ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی بات اپنے مطلب کی کہے اور وہ بات اپنے مخالف ہو واسطے دلداری قائل کے یا دفع فساد کے سُن تو لے پر عمل نہ کرے۔

اسّی برس کی عمر نام میاں معصوم. نام سے بچپن نکلتا ہے یعنے بے عقل۔

اس سے اچھا خدا کا نام. از روئے مبالغہ تاجر لوگ اشیا جنسیہ کی عمدگی میں بولتے ہیں۔

اِسے چھپاؤ اُسے نکالو. یعنے دونوں یکساں ہیں کچھ فرق نہیں. کچھ تمیز نہیں ہو سکتی

اسپر چار حرف بھیجتا ہوں. یعنے لعنت کرتا ہوں اس سے نفرت ہے

اس کے عہد میں گابھن گابھ ڈالتی ہے
اُس کی ہیبت اور رعب بہت ہے

اِس کو وہاں مارئے جہاں پانی نہ ملے۔
یہ ترحم کے لائق نہیں ہے۔ ع
ماریے اُسے کہ جہاں بوند نہ ہو پانی کی

اس کی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں۔
بڑا بے سمجھ ہے اسکو کوئی درست نہیں کرسکتا۔

اس کی جڑ پتال کو گئی. نہایت استوار اور مستحکم ہوگیا. یا بڑی دولت پیدا کی۔

آسوج بیالا دن دھوپ رات پالا۔
اس مہینے میں دن کو خوب گرمی اور رات کو اچھی سردی ہوتی ہے

اسپ من ہم چنداں خر نبود. میری قسمت بھی خاسر تھی

اسکی چھاتی کو دیکھیئے۔ اسکی ہمت اور جرأت کو خیال تحریر

اشراف وہ جس کے پاس اشرفی ہو۔ مال دولت اشراف بنا دیتی ہے۔

اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مُہر۔ یہ اُسوقت بولتے ہیں جب عمدہ کام خراب ہوں اور ادنی کی پیڑی اور خبرداری ہو

اصیل مرغی ٹکے ٹکے۔ اصالت کی قدر و منزلت نہیں

اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔ اس کا مطلب صاف ظاہر ہے محتاج شرح نہیں۔

اطلس پر مونجھ کا بخیا۔ بے تک بے جوڑ نامناسب بات جو عمدہ کے مقابل ہو۔

اُف۔ درد یا صدمہ کے وقت خود بخود زبان پر آتا ہے۔

اُف نہ کی۔ صدمہ کے وقت بڑا تحمل کیا۔ سہہ گیا انتقام لیا

آفرین ہے۔ نیک بات پر شاباش کی جگہ بولتے ہیں اور کبھی بدی پر طنز ہوتا ہے۔

افروختہ ہوگیا۔ نہایت غصہ ہوا۔

آفتاب لب بام ہے۔ یعنی اخیر وقت ہے۔ یا قریب الانتقال ہے۔ یا پیر ضعیف ہے۔

آفتاب سر کوہ ہے۔ اس ہی معنوں میں یہ بھی ہے یعنی قریب الانتقال ضعیف فرتوت ہے۔

افسوس دل گرہ میں۔ یعنے نام میلے رنج میں مبتلا ہیں

اکیلے دو کیلے کا اللہ بیلی۔ سیر و سیلو نکا اللہ مددگار ہے

اِکل کھرا سب سے بُرا۔ تنہا خو۔ کیسکو پسند نہیں آتا۔

اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا۔ بے شرکت اور بے شور

سب کام خراب اور ناپسند ہوتا ہے۔

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ۔ آگے کی حرص پیچھے کی بیخبری۔

اگلے آہل بھی جاتے رہے۔ کسی فائدہ کی امید پر نقصان اُٹھانے پر بولتے ہیں جب پہلی صورت بھی بگڑ جائے۔

آگ پانی کا سنجوگ ہے۔ باوجودیکہ مخالف ہیں پر دونوں سے ملکر کام ہوتا ہے۔

آگ بن دھوان کہاں۔ بغیر اصل فرع نہیں ہوتی۔

آگ کو دامن سے ڈھانکنا۔ بیوقوفی ہے بات ظاہر ہوکر ضعیف تدبیروں سے نہیں چھپتی۔

آگ کھائیگا انگارے ہگیگا۔ بدیکا نتیجہ بدی ہوتا ہے

آگ کو آگ مارتی ہے۔ اُسکا علاج یہ ہے ہر ایک کو برابر کا ہمسر دبا سکتا ہے۔

آگ بھڑک گئی۔ فتنہ و فساد برپا ہوگیا۔

اگر۔ مگر۔ شاید۔ سپاہی شجاعت پیشوں کا قول ہے کہ جس نے یہ لفظ بولے وہ سپاہی نہیں ہے۔

اگاڑی رکھ لیا۔ ہزیمت دیکر تعاقب کیا۔

آگ لگ گئی۔ ہنگامہ خشم آلود ہوا یا فساد ہوگیا یا اپنی تپش

اگاڑی پچھاڑی۔ آگے پیچھے۔ گھوڑے کی گردن کی رسی کو اگاڑی اور پچھلے پاؤں کی رسی کو پچھاڑی کہتے ہیں۔ اور تولنے والے ترازو کے اُس پلہ کو جس میں اناج وغیرہ ہوتا ہے اُسکو اگاڑی اور جسمیں باٹ ہوتے ہیں اُسکو پچھاڑی اور آگے پیچھے اور سامنے اور پس پشت کہتے ہیں۔

آگ اور روئی کی کیا دوستی۔ دو جانی مخالف دشمن کا

کیا خوب کیسی دوستی۔

اکھاڑہ۔ میدان زور آزمائی اور فنون سپاہگری کا یا ورزش کشتی کا۔ اکثر اپنے اپنے فن کے لوگ ایک مکان مقرر کرکے اُس میں شب کے وقت جمع ہوکر فنون آزمائی کرتے ہیں جیسے کشتی و شمشیر۔

اکھاڑہ میں آؤ۔ مقابلہ کرو۔ سامنے آؤ۔

اگر الحمد خواہی صد بخواند۔ زر کا دینا دشوار ہوتا ہے زبانی لفاظی سہل ہوتی ہے۔

آگے پیٹ کے شیر بھی نہیں کھاتا۔ دشمن کیسا ہی زبردست اور غصیلا ہو عاجزی کرنے سے ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

الحمد للہ۔ خدا کی ستائش ہے اور ہر نیک بات پر شکر بولتے ہیں۔ اور بعد کھانا کھانے کے اور کوئی مزاج پوچھتا ہے تو اُس کا جواب ہے۔ اور چھینک کر ضرور کہتے ہیں پر یہ کلمہ مسلمانوں سے مخصوص ہے۔

الٰہی توبہ۔ یہ استغفار ہے۔ اور کسی کے جواب میں بجائے انکار کے ہے۔ اور کبھی بجائے زجر بولتے ہیں کیوں ڈھٹائی کرتا ہے یا کوئی چوٹ پھینٹ کے خوف کیلئے یہی بولتے ہیں اور کبھی تعجب وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے (ع) پر یہ بیتابی دل ہے کہ الٰہی توبہ

اور کبھی اظہار کثرت کا ہوتا ہے۔ ع

مے کے پینے سے توبہ چند بنائی توبہ

ہم خطاں سے یہ مجلس ہوئی کہ الٰہی توبہ

الف کے نام لکڑ نہیں جانتا ہے۔ سراسر جاہل مطلق ہے۔

الگ ہو۔ میرا تیرا میل جول نہیں رہا۔

اُلٹی نگری کی گت رہا ہے۔ کام خلاف دستور ہے۔

خطر جیسی رعایا ویسا ہی حاکم۔ پھر انتظام کیونکر ہو۔

الوپ ہوگیا۔ روپوش ہوگیا۔ دب گیا۔ بھاگ گیا۔

اُلو کی دم فاختہ۔ بڑا بیوقوف ہے۔

اللہ کو پیارا ہوا یعنی مر گیا مسلمانوں میں بولتے ہیں۔

اَلقناب ہے۔ ذوفنون حیلہ باز ہے۔ لیکن عام لوگ اسکو الغناب بولتے ہیں اور اسکی معنی الف سے ماخوذ کرتے ہیں اور کبھی مرادی معنی اسکے گھوڑا یا بگڑنے کے لیتے ہیں۔

الموجود شفاء۔ جو موجود ہے یا ہو سکتا ہے سو بہتر ہے لو ضرور ہے۔

اللہ بیلی۔ اللہ حافظ۔ اللہ نگہبان۔ یہ الفاظ بطور دعا وقت رخصت کسی شخص سے بولے جاتے ہیں۔

المعنی فی بطن الشاعر۔ معنی کہنے والے کے دل میں ہیں سمجھ میں بات نہ آئی کلام مہمل ہے جس کا مطلب صاف ظاہر نہ ہو بولتے ہیں۔

الف ہوگیا یعنی گھوڑا اگلے دونوں پاؤں اٹھا کر پچھلے دونوں پاؤں پر کھڑا ہو جاوے اُس موقع پر بولتے ہیں اور حالت مذکورہ کے معنی میں جو الف پاؤں ہی بولتے ہیں۔

اللہ لوک ہے یعنی خدا کا پیارا مقبول ہے کچھ غرض نہیں رکھتا یا بیہودہ ہے۔

اَلسیٹ۔ دیر کرنی۔

السیٹی یا السیٹیا۔ یہ مغالطہ ہے یا دیر لگایا کرتا ہے۔

اَلیل ہے یا اَلڑ۔ نوجوان عمر۔ کود پھاند۔ یا کسی کے بھروسے اور سہارے بے فکر ہے۔

اُلٹے بانس پہاڑ چڑھے۔ یہ معاملہ اُلٹ گیا۔

الغرض خواہ مخواہ دو آدمی بھاری بوجھ تم آدمی خرد حقیر۔

خاموشی نیم رضا۔ جو شخص کچھ بات سنکر رد نہ کرے گویا مان گیا۔

المکتوب نصف الملاقات۔ خط کتابت بجائے آدھی ملاقات کے ہے۔

الٰہی مرا بیامرز دیگراں را تو دانی۔ یہ خود مطلبوں کا قول ہے جن کو اپنے بھلے سے کام اسے کچھ غرض نہیں

الّو بولتا ہے۔ یعنے مکان آباد نہیں اُجاڑ خراب پڑا ہو۔

الّو ہے۔ بیوقوف ہے اور کبھی کسی امر سے رد کرنے کے لیے بولتے ہیں

الم غلم کیا خیانت کی رو سے چرا چھپا لیا۔

الم نشرح بات ہے۔ ظاہر یا مشہور بات ہے۔

آم کھانے یا پیڑ گننے۔ یعنے اپنے مطلب سے غرض ہے یا فضول باتوں سے۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ اصل کی اصل اور اوپر سے فائدہ

امیر کے پاس قبر بھی ہو۔ غریب کو امیر کے قرب سے آزار ہی ہوتا ہے۔ اس لیے کہ امیر کی قبر پر اوس کے ورثا ریا لنگے منہ سے اُس کے ملنے اکثر فاتحہ کیلئے جمع ہوتے ہیں اور آمد و رفت خلائق سے قریب کی قبر پامال اور شکستہ ہوتی ہے

امیر کی دائی سیکھی سکھائی۔ امیر کے نوکر چاکر سب فنوں سے واقف اور ہوشیار ہوتے ہیں۔

اپھور کر دیا۔ بہت مار پیٹ کی

امید سے ہے۔ یعنے عورت حاملہ ہے۔

اماں آبادانی۔ اجارہ اُجاڑ۔ کار اپنے ہاتھ کا خوب ہے ٹھیکہ خراب ہوتا ہے۔

آم ٹپکا دیوبندی سٹکا۔ دیوبند کے رہنے والوں کی عادت ہے کہ آموں کی فصل میں آم کھانے کیلئے وطن کو چلے آتے ہیں اس واسطے مشہور ہوا

آم پال کا اور خربزہ ڈال کا۔ آم پکا ہوا اچھی پال کا ہوتا ہے۔ اور خربزہ جہاں ڈالی سے ٹوٹا جتنی دیر گزرتی ہے متغیر ہوتا ہے

آنکھیں چرا گیا۔ یعنے بیمروتی کر گیا یا شرمندہ ہے۔

انگلی پر نچایا ہے۔ بہت دق اور حیران کیا ہے جیسا انگلی پر نچایا ہے کہ بھی جانتا ہے

اِن مولوں کیا مہنگا ہے۔ اس طرح حاصل ہونے میں کیا مضائقہ ہے کچھ حرج نہیں۔

آنکھوں میں سُرمہ ڈالو۔ ذرا غور کرو۔

آنکھ سامنے نہ کی۔ آنکھ نہ ملائی۔ شرما گیا۔

اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیہ رَاجِعُون۔ ناخوش امر معلوم کر کے زبان پر لاتے ہیں۔ اور اکثر موت کی خبر سنکر کہتے ہیں مسلمانوں سے مخصوص ہے

آنکھ پھوٹی پیڑ گئی۔ معاملہ جب بہلوں یا بردباری سے طے ہو گیا تو خاطر جمع ہو گئی فکر و تردد جاتا رہا۔ معاملہ کے اُٹھاؤ پر بولتے ہیں

آنکھوں کا اندھا گانٹھ کا پورا ہے۔ انجام نافہم تو ہمگرو فکر نہیں کرتا

آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار۔ جب دو آدمی آمنے سامنے ہوتے ہیں تو خواہ مخواہ لحاظ ہوتا ہے۔

آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں آئی کھوٹ پس پشت بدلحاظی ہوتی ہے۔

آنکھیں کھل گئیں۔ خبردار ہو گیا۔ چوکس ہو گیا۔ ڈر کر گیا۔ ہوش میں آ گیا۔ غنیمت جانا آرام ہو گیا۔

آنکھیں نکالیں نہایت غصہ اور خشم آلود ہوا۔

آنکھ پھرکے دہنی میاں ملے یا بھیجے
آنکھ پھرکے بائیں بیر ملے یا سائیں

یہ عقیدہ عورات ہنود کا ہے صاحب رسالہ اختلاج الاعضا نے لکھا ہے کہ عورت کی بائیں اور مرد کی داہنی اگر آنکھ پھڑکے تو باعث خوشی کا ہوتا ہے اور اس کے برخلاف دونوں کے لیے رنج و غم۔

آنکھ کا شکوہ بھوؤں سے۔ کسی کا شکوہ اُس کے قریب یا دوست سے نامناسب ہے بلکہ بعض وقت فساد کر دیتا ہے۔

آنکھوں سُکھ کلیجے ٹھنڈک۔ بہت خوب۔ اس سے ہم بہت خوش ہیں۔

آنکھ نہیں جھپکتی۔ ذرا خوف نہیں کرتا یا نیند نہیں آتی۔

آنکھیں پتھرا گئیں۔ اتنا انتظار کیا۔ بہت راہ دیکھی۔

آنکھیں اُبل آئیں۔ دُکھنے لگیں، سُرخ ہو گئیں۔

آنکھیں نیچی کر لیں۔ یعنے شرما گیا۔

آنکھیں نیچی ہو گئیں۔ شرم آ گئی۔

آنکھوں پر جالا چھا گیا۔ حق و باطل میں تمیز نہیں کرتا۔

آنکھ بچی مال دوستوں کا۔ ذرا غفلت ہوئی اور مال اُڑا لیا۔

اندھے گھوڑے پر سوار کر دے۔ جو تی پہنا دے، فقرہ کہا ہے۔

اندھا ہولی ہے۔ کم فہم اور کم سوجھ ہے۔ اندھا ہولی ایک گھاس ہے اسکا پھول زمین کی طرف جھکا رہتا ہے۔

اندھیر ہے۔ بے انتظامی یا بے انصافی ہے۔ اور کسی کی بات یا کام پر بھی کہتے ہیں کیا بیجا ہے۔

انسان کیا پکھیرو ہے۔ بڑا جہاں گرد ہے دور دور آتا جاتا ہے یا پھرتا ہے۔

انسان کی قدر بعد مرنے کے معلوم ہوتی ہے۔

(ع) قدر نعمت است بعد زوال ؎

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
یاد آوے گی تجھے میری وفا میرے بعد

اندھا ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارے۔ نا فہم آدمی اپنے ہی رفیقوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

انڈا ڈھیلا ہو گیا۔ ضعیف ہو گیا طاقت ہوئی۔

الکا کھد انہ بگڑا ہے۔ یہ سب یکساں ہیں یعنے کل خاندان بیہودہ ہے۔

آن قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ وہ زمانہ گزر گیا وہ بات ہی نہ رہی۔

اُنگلی پر نچایا ہے۔ نہایت دق کیا ہے۔

(ع) ایسا انگلی پہ نچایا ہے کہ جی جانتا ہے۔

ان تلوں تیل نہیں۔ بے مروت ہیں۔

اندھے کی لکڑی ہے۔ یہی ایک سہارا ہے۔

آندھی آئے جایا جبنہ بڑھیا بیٹھ جائے بغیر نہ رہے۔ شوقین اپنی عادت سے باز نہیں آتا۔ آندھی ہو یا مینہ نقع بڑھیا کو ضرور جانا ہے۔

اندھیاری لگی یا چور۔ ہر وقت حفاظت چاہیئے یہ دونوں موجود ہیں پھر قابو پا کر چوری کرینگے۔

انیس بیس کا فرق ہے۔ کچھ ایسا بڑا فرق نہیں ہے جو اعتبار کیا جاوے۔

اُنگلی پکڑتے پہنچا پکڑا۔ ذرا سے سہارے میں قبضہ ہو گیا۔

انگوٹھا دکھا دیا۔ یعنی انکار کیا اترانا۔ (ع)

انگوٹھا دکھایا کہ اتراتا جاتا

آنسو نہیں تھمتے۔ رونا ہے بند نہیں ہوتا، ہر گز بھی نہیں تھمتے۔

انگور بھر آیا۔ انگور بندھ گیا، دونوں محاورے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ زخم اچھا ہونے کو ہے۔
انڈے سیئا کر۔ گھر میں بیٹھا رہ کاروبار مت کر۔
انگشت نما ہے۔ کسی بات میں بہت مشہور ہے یا بدنام ہے
آنسو پونچھ دیئے۔ طفل کی تسلی کر دی۔ ظاہر کی خاطر داری ہوئی
انگلی کاٹ شہیدوں میں ملے۔ تھوڑا کام کر کے
بڑے درجہ کے طالب ہوئے۔
اِندر کا اکھاڑا ہے۔ یعنے مکان نہایت زیبا اور مصفا ہے
مع سامان عیش و آرام پریوں کا حاکم جو ایک مرد عیاش ہے اسکا نام اندر تھا
اندھا دوزخی بہرہ بہشتی۔ مشہور قول ہے۔ اندھے کو اوروں کی
حق میں بے دیانتی کا دستور رہتا ہے اور بہرا اپنی کہہ دیتا ہے دوسری نہیں سنتا
اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا۔ بوجہ
عذر مجبوری کا اظہار ہے۔
اندھا امام ٹوٹی مسیبت۔ ایسوں کو ایسا ہی حسب ملتا ہے
اندھے کے ہاتھ بٹیر لگی۔ ایسا ہی اتفاق ہو جاتا
ہے کہ بے توقع فائدہ ہو جائے۔
ان کے جاتے روکھ ہرے نہیں ہوئے
جس کو مارا پھر نہیں پنپا۔
اندھا کیا جانے لالہ کی بہار۔ اسکو بینائی کا علاقہ ہے
اندھے کو رات دِن برابر۔ اس لیئے کہ نہ دن کو سوجھے نہ رات کو
اَن ملی کی کسل ہے۔ یعنے دشمن سے مقابلہ نہیں
ہوا اس واسطے بچ گئے۔
اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ آدمی وقت ضرورت
اپنے مطلب کو طلب کرتا ہے۔

اندھا گائے بہرہ بجائے۔ دونوں نکمے نہ وہ
اُسکی سُنے نہ وہ اُسکو دیکھے۔ کار لاطائل کے موقع پر بولتے ہیں
اندھوں میں کانا سردار۔ کنگالوں میں آدھے
سرمایہ والا ہی تونگر ہے۔
انتڑیاں قل ھو اللہ پڑھتی ہیں۔ کھانے کا
وقت گزر گیا انتظار چلا جاتا ہے۔ بزرگانِ دین سے
منقول ہے کہ اہل ریاضات کے لیئے یہ سورۃ صلاحیت
عمل کی رکھتی ہے جو کوئی ذکر اسکا اختیار کرتا ہے حق تعالیٰ اُسکو
اکل و شرب سے بے پرواہ کرتا ہے اسی سبب سے یہ محاورہ قرار دیا ہوا
آنکھیں بند کیئے چلا جا۔ یعنی راستہ بے خطا و صاف ہے
اور کیا۔ کلمۂ استفہام ہے اور کبھی جواب ہوتا ہے
کہ یہ ہی ہے یا بس اور کچھ نہیں۔
اُٹھاؤ چولھا ہے۔ ایک جا پر قرار نہیں بے اعتبار ہے یا چلا گیا
اُسپر زانت ہے۔ اُس کی طمع ہے۔
او بیہودہ۔ تحقیر کے ساتھ ندا اور زجر اور تنبیہ ہے۔
اُسکا دم بھرتا ہے۔ یعنی اُس کا بڑا خیر خواہ دوست ہے
اُس کے پو بارہ ہوگئے۔ اسکا مطلب خوب پورا ہو گیا
چوسر میں جس کے پو بارہ ہوتے ہیں وہ جیت جاتا ہے۔
اونچی دوکان پھیکا پکوان۔ ملک میں نام اتنا
مشہور حالت ایسی خراب۔
اوتا نپوتا۔ یعنی بے اولاد۔ اکثر یہ بولی عورتوں کی ہے
اُس کا تیل جل چکا۔ اُس کا کام تمام ہوا یا مر گیا
ہے۔ یا طاقت ہو چکی۔

اوتر پاتر ہوئے۔ ہم تم برابر ہوئے نہ کچھ تیرا حق میرے ذمہ نہ میرا تیرے ذمہ۔

اوٹکر لیس کہنا ہے۔ بے سند اور بے تکی باتیں کہتا ہے

اونٹ سستا ہے پٹا مہنگا ہے۔ اصل سے بالائی خرچ زیادہ ہے۔

اونٹ چڑھے پر کتا کاٹے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اونٹ پر سوار ہو اُسے کتا نہیں کاٹ سکتا لیکن جب کم بختی آتی ہے ہزار تدبیریں کرو بُرائی ہوکے رہتی ہے تقدیر نہیں ٹلتی

اونٹ کے گلے میں بلی۔ غیر مناسب حرکات بے تک دیکھ کر بولتے ہیں۔

اونٹ پہاڑ کے نیچے آکر اپنے تئیں پہچانتا ہے زبردست سے مقابلہ ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے بھی زبردست یا بلند ہے

اونٹ دغتے تھے بکری بھی دغنے آئی۔ ادنے نے بھی اعلےٰ سے مساوات کا دعویٰ کیا۔

اونٹ نے چھوڑا آکھ بکری نے چھوڑا ڈھاک یہ دونوں جانور اِن درختوں کے پتے نہیں کھاتے باقی سب کچھ کھاتے ہیں۔

اُدھار کی کیا ماں مری ہے۔ یعنے قرض ملتا ہے کام چلتا ہے یا اُدھار دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا۔

اُسپر بھوت چڑھا ہے۔ نہایت خشم آلود ہے۔

اوندھی کھوپری ہے۔ بیوقوف جاہل بیجا امر پر اڑتا ہے

اُسکا حساب ہو گیا۔ نوکری سے معزول ہو گیا۔

گنٹھ گیا۔ برعکس ہوگیا۔ غیر سے موافقت کر لی۔

اُس کا کالا منہ ہو گیا۔ یعنے وہ میری صحبت میں یا میرا یار نہیں ہے یا جسنے یہ کام کیا یا یہ بات کہی اُسکا کالا منہ سخت انکار کی جگہ بولتے ہیں

آوا سا بیٹھ گیا۔ ایک دفعہ ہی تباہ ہو گیا۔

اوڑ گیا۔ بھاگ گیا۔

اوس سے پیاس نہیں بجھتی۔ اوس اتنی نہیں ہوتی کہ پانی کا کام دے یعنے یہ چیز تھوڑی سی ہے۔

اوچھے کے گھر کھانا جنم جنم کا طعنہ۔ کم ظرف کا ادنے اسلوک عمر بھر کے طعنے ہوتے ہیں۔

اوچھے کی میت اور بالو کی بھیت جیسے تپلی دیوار کی استواری اور پائداری نہیں ہوتی ایسے ہی نالائق کی محبت کو

اوچھی پونجی خسم کو کھائے کم مایگی مالک کو ضرر پہنچاتی ہے

اوُجی۔ پڑا ہوا کچھ پرواہ نہیں کچھ فکر کی جا نہیں۔

اُس کی چھاتی سراہیئے۔ اُسکی ہمت کو خیال تو کرو۔

آواگون کا سا ڈھنگ ہے۔ پھر پھر کر آتا ہے۔

اُولوں ماری فاختہ۔ مصیبت زدہ پریشان حال

اُونگلا دیا۔ اوبھار دیا۔ رغبت دلا دی۔ بہکا دیا۔

اونگلو۔ یعنے گاڑی درست اور چلتی کر لو۔

اوُر کیا کر کے رہیگا۔ جتیرا دنگہ فساد یا اتلاف مال کر چکا

اور رونا ہی کیا ہے۔ یہی سوچ فکر تو ہے۔

اوڑان گھائیاں بتا دیں۔ حیلہ حوالہ کر کے ٹالدیا۔

اوسان خطا ہو گئے۔ اوسان جاتے رہے گھبرا گیا۔ حواس مختل ہے۔ متحیر ہو گیا

اولاہنا اُتار دیا۔ ظاہر میں تام کر دیا تاکہ پھر کوئی

کچھ نہ کہے۔ عمل کار نہیں کیا۔

آؤ بھگت کی۔ خاطرداری کی۔ اور آزار دہی کے موقع پر بھی بطور طنز بولتے ہیں۔

اونچ نیچ دیکھلو۔ غور و تامل کرلو کچھ خلل نہ رہ جائے

اونگھتا ہے۔ چست چالاک نہیں یا دانا نہیں۔

اول میں جول ذی ہیں موسل۔ ہوتے کام میں یا بنی بات میں بکھیڑا اٹھانے پر بولتے ہیں۔

اوس سے بیس ہے۔ اوس سے کچھ بہتر اور فائق ہے۔

اولالا لگا دیا۔ کہہ کہہ کر اوبھار دیا تیار کر دیا۔

اوتا پنتھی ہے۔ بیوقوف آدمی ہر دِ پنتھ مذہب کو کہتے ہیں

اوڑ دچر چشمی سفیدی کی۔ یعنے تقلیب کا لعدم ہے مثلاً جیسے فلاں شخص کو اتنی بھی محبت یا پاس مروت نہیں جیسی اڑ دچر سفیدی کی

اودھر ڈھل گیا۔ مائل ہوگیا۔ رغبت کی۔ ملگیا۔

اوچھا ہے۔ فرومایہ کم ظرف ہے۔ اور وہ برتن جو پر نہو۔ اور وہ شے جو اپنی مقدار سے کچھ کم ہو۔

اُلجھ پڑا۔ لڑ پڑا۔

اوکلو دیتا ہے۔ یعنے دشوار گراں گزرتا ہے۔

اُس کے دل گردہ کو دیکھو۔ اُسکی ہمت یا حوصلہ کو دیکھو

اوئی۔ کسی صدمہ یا درد کے وقت صرف عورتوں کی زبان پر آتا ہے اور تبدیل لہجہ سے کسی ربابات پر بھی کہتے ہیں۔ یہ کیا کیا یا یہ کیا ہوا

اونچا سنتا ہے۔ یعنے اسکی سماعت ضعیف ہے۔

اوڑا لے گیا۔ کوئی چیز پوشیدہ لے لی۔ بخبر لیگیا اور آدمی کو بہکا کر بھگا لے گیا۔

آتے نجانے۔ یعنی جو کام جانتا ہے یا کرتا ہے اُس سے باہر نہیں یا اُس میں مشاق نہیں یا وہ نہیں آتا۔

اُڑتے کے پر کاٹے۔ بڑا چالاک ہے ناچار کر دیا۔

اُسی کی جوتی اُسی کا سر اُسکو اُسی کے ہاتھوں نا چار کو دیا

آؤ۔ مدد کرو ساتھ چلو۔ یا مقابلہ کرو۔

اُچاپت۔ بنیئے بقال کے اُدھار لین دین کو کہتے ہیں۔

اونٹ کے مُنہ میں زیرہ۔ یعنے اتنا کم مقدار ہے کہ کچھ اصل نہیں

اُڑا دیا۔ کھو کھنڈا دیا۔ صرف کر ڈالا۔ یا رونق بڑھا دی۔

اُڑتی بات ہے۔ قابل اعتبار نہیں۔

اَہا۔ اُہو۔ اَہاہا۔ اُہوہو۔ اَہاہاہا۔ اُہوہوہو۔ یہ الفاظ افرادی اور مجموعی طور پر اُس موقع پر بولے جاتے ہیں جبکہ کوئی دوست یا قرابتی مدت کے بعد ملتا ہے یا کوئی عجیب و غریب یا خلاف امید یا بکثرت کوئی شے دیکھکر بولا کرتے ہیں۔

عجب عالم ہے مستی کا اہاہاہا اُہوہوہو
مے و ساقی ہیں سب یکجا اہاہاہا اُہوہوہو

آہ۔ درد اور افسوس کے وقت زبان پر آتا ہے۔

اہیر سے نت گن نکلے بالو سے تب گھی۔ کمینہ اور فرومایہ سے ہنرمندی نہیں ہوتی۔

اہیر کا کیا جمان لیسی کا کیا پکوان۔ دونوں نکمے اور بے حقیقت ہیں۔

ایسی نہیں سنتا۔ دوسرے کے مطلب کے خلاف کرتا ہے یعنے نہیں مانتا۔ یا وہ منظور نہیں۔

آئی تو رمائی ورنہ فقط چارپائی۔ بہت غنیمت ہے

کام بنا تو بنا نہیں تو خیر۔

آیئے۔ کیسکو دیکھکر خوشی ظاہر کرنے کو تعظیماً کہتے ہیں۔

ایسے ہی بھولے ہو۔ یعنے تم فہیم و ہوشیار ہو بطور طنز یا بطور استفہام بولتے ہیں۔

ایسی تیسی میں جا۔ ایسی تیسی میں پڑ۔ یہ کلمہ کسی کے حق میں خفگی کی حالت میں تحقیراً بولتے ہیں کہ تو جانے اور تیرا کام نہیں جانتا

ایک پنتھ دو کاج۔ ایک عمل میں دو فائدے ایک تدبیر میں دو کام۔ جیسے بیک کرشمہ دو کار۔ یا بیک گز دو فاختہ۔

ایک انار سو بیمار۔ چیز تھوڑی طلبگار بہت۔

اینٹ کا گھر مٹی ہے۔ یعنے سراسر نقصان یا بیفائدہ ہے۔ یا اینٹ کی اصل مٹی ہے۔

ایسے ہی تیس مار خاں ہو۔ ایسے ہی زبردست یا سب سے فائق ہو

ایک اور گیارہ۔ ایک کے ساتھ جب دوسرا ملجاتا ہے تو طاقت بڑھ جاتی ہے۔

ایک کی دارو دو۔ ایک کے مقابلہ پر دو۔ یا جب ایک سے کام نہیں ہو سکتا تو دو ملکر بنا لیتے ہیں۔

ایک کوڑا۔ ایک روپیہ۔ یا بنیوں کا محاورہ ہے۔ اور دلال لوگ اپنی اصطلاح میں روپیہ کو چٹا کہتے ہیں۔

ایڑیاں رگڑ رگڑ کر۔ مشقت کیا کرنے کا مزہ ہے۔

ایکھ میں کولھو گڑ گیا۔ مطلب حسب مراد ہو گیا۔

ایک تھیلی کے باٹ ہیں۔ ایک ترکش کے تیر ہیں

ان دونوں محاوروں کا مطلب ایک ہی ہے۔ سب ایک خو بو یکساں رسم و مزاج رکھتے ہیں یعنے ایک طرح کے رواج پر ہیں

ایک جان دو قالب ہیں۔ آپس میں نہایت محبت رکھتے ہیں

این خانہ تمام آفتاب است۔ سب یکساں ہیں کبھی تعریف میں اور کبھی ہجو میں بولتے ہیں۔

آئی تو روزی نہیں تو روزہ۔ بذوق بر آمد آیا تو روزی ہے اور نہیں تو روزہ

آئے کنا گت پھولی کانس۔ باہمن و چھیلیں نو بانس۔ کیونکہ کہانے کا وقت آیا اچھی سے اچھی مفت کی روزی ملی۔

آئی تھی آگ کو رہ گئی رات کو۔ بیحیائی کا کام کیا۔ آگ لینا بہانہ تھا مطلب کہانا کہانا تھا۔

آیا تو نوش نہیں تو فراموش۔ قناعت کا درجہ یہ ہی ہوتا ہے ملا تو کہایا نہیں تو صبر فرمایا۔

ایسی جھلجھلاٹ ایسی جھنجھلاٹ۔ اتنا غصہ۔

اینڈ مال ہے۔ یعنے اس چیز کے خریدار نہیں اسکو لوگ پسند نہیں کرتے

ایک نعرہ حیدری یا حسین۔ ماہ محرم میں تعزیہ کے ساتھ والے لوگ بآواز بلند کہتے ہیں۔

ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ یکطرفہ لڑائی نہیں ہوتی

ایسا تیسا یا ایسی تیسی۔ معنی تو اس کے معلوم نہیں ہیں تحقیراً خطاب کرتے ہیں۔

اینست جواب کہ جوابش ندہی۔ چپ رہو اس کا یہی جواب ہے۔

این کار از تو آید و مردان چنیں کنند۔ یہ کام تم سے ہی ہو سکتا ہے اور مرد ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ تعریف اور ہجو دونوں میں مستعمل ہے

ع اے زر تو خدا نہ ہو لیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

دولت سے عیوب چھپ جاتے ہیں کوئی زبان پر نہیں لاتا
اور کاربر آری تو ظاہر ہے۔

این گلِ دیگر شگفت ۔ یہ اور نیا معاملہ پیش آیا۔
بیجا یا جھوٹ بات پر بولتے ہیں۔

آئے دنوں ۔ یعنے ہمیشہ یا اکثر اوقات۔

اینٹ سے اینٹ بجادی ۔ اُجاڑ دیا کچھ نہ چھوڑا۔

ایک بات ہے ۔ یعنے بہت سہل ہے کچھ دشوار نہیں ع

(ذوق) لب پاں خوردہ شوخی سے ہے آگے اک بات
کہ مسیحا پہ لگا دیوے وہ خون کی تہمت
دبایا سے کشیدہ ایک تدبیر ہے۔

ایسے ہوتے تو بقر عید کے کام آتے ۔
یعنے نالائق نکمے ہو۔

ایک جان ہزار ارمان ۔ کیا کیا کیجے جان کو ہزار
دھندے اور بکھیڑے لگ رہے ہیں۔

ایک دم کا دمامہ ہے ۔ دم کے ساتھ زندگی بھر
دھوم دھام ہے پھر کچھ بھی نہیں۔

ایک لاٹھی سب کو ہانکنا ۔ سب کو یکساں سمجھنا۔

ایک نشد دو شد ۔ ایک بلا تھی اب دو ہوئیں۔

البسر آئے دلدر جائے ۔ ہنود کی دعا ہے کہ بھلائی
آئے برائی جائے۔

ایک دم ہزار امید ۔ حرص کا دامن فراخ ہے۔

ایک ڈر دو طرف ہوتا ہے ۔ جب آدمی اپنے دشمن
کسی طرح حملہ کرتا ہے تو اسکو اپنی جان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ خدا جانے کسکا داؤ چل جائے۔

ایمان ہے تو سب کچھ ہے ایمان کے طفیل سے سب کچھ ہو جاتا ہے

ایک چپ سو کو ہرا دے ۔ چپ کو کوئی الزام نہیں دے سکتا۔

ایک کرے دس بھریں ۔ ایک شخص خطا کرے دس
آدمی سزا پائیں۔

ایک سر ہزار سودا ۔ ایک آدمی ہزاروں کاروبار فکر و تردد۔

ایک آنچ کی کسر رہ گئی ۔ یہ قول کیمیا گر ہوس ناک ہے پر اب
سب بولتے ہیں یعنی کام کے ہونے میں ذرا سی بات کا فرق رہ گیا۔

ایسے لڑکے بہت کھلائے ہیں ۔ ایسے معاملے
بہت بھگتے ہیں تمہارے فریب میں نہیں آؤں گا۔

ایسے ایسے میر کے ناخن یا جیب میں پڑے ہیں
میر کے سامنے تیری کچھ حقیقت نہیں تجھ سے زیادہ ہوشیار ہوں

ایک پر کے تتو کوّے بناتا ہے ۔ چالاک آدمی ایک
بات کی تتو شاخیں نکال دیتا ہے۔

ایام بیض ۔ ہر ماہ کی ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ تاریخ کو کہتے ہیں مسلمانوں کی اصطلاح ہے

اب کہاں جاتے ہو ۔ یعنے قابو میں آکر بے نتیجہ دیکھے کہاں
جا سکتے ہو۔ یا پرسش حال ہے لہجہ کا فرق ہے۔ یا منع ہے کہ مت جاؤ

اپنا سا سر کہا ۔ تو جان مت مان۔

اُڑتی بات ہے ۔ غیر معتبر اعتماد کے لائق نہیں۔

امثال الف

آدھی کو چھوڑ ساری کو جائے ۔ آدھی رہے نہ ساری پائے جو تھوڑے پر قناعت نہ کرے ساری کی طمع میں
وہ آدمی بھی کھو بیٹھتا ہے۔

ایک تو باولی تسپر پہو توں کہمبیڑی آنکہ کانی تسپر کنک گرا۔ ایک عیب تو پہلے ہی تہا دوسرا اوپر پیدا ہوا۔

اوسر چوکی ڈومنی گاوے آل بیتال۔ ابتدا کا بگڑا ہوا بہت خراب نکما ہوتا ہے۔

اندہے چوہے تہوتہرے دہان۔ دونوں بیکار نکمے انجام خراب یا خود اندہے نافہم۔ دہانوں کو تہوترا بتاوے یا خود نادان اور کو ناقص۔

ایک غریب کو مارا انہا نومن چربی نکلی۔ یعنے غربت کا دعوے کرنیوالے واقع میں غریب نہیں ہیں۔

آنکھوں کے آگے ناک سوجہے کیا خاک۔ جب دنیا کو کچھہ اور علاقہ ہوتا ہی تو دوسرے کام کی تدبیر نہیں سوجہتی۔

اونگھتے کو ٹہیلتے کا بہانہ۔ اونگہتا ہوا خود گرنیکو ہوتا ہے دوسرے نکو گرانے کا الزام لگاتا ہی کاہل کام ایسے ایسے بہانے کیا کرتے ہیں

اونٹ کا گوز زمین کا نہ آسمان کا۔ یعنی بیہودہ ناکس کسی کام کا نہیں ہوتا۔

اندہے کے آگے رووے اپنی آنکھیں کھووے۔ ایسے سامنے جو نہ سنے نہ سمجہے مصیبت بیان کرنی اوقات ضائع کرنی ہی

اندہا بانٹے شیرنی اپنے اپنے کو دے۔ بیشرم ناحق شناس اپنے مطلب کا ہوتا ہے۔

ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔
بیک ناتراشیدہ در مجلسے + برنجد دلِ ہوشمنداں بسے

اول خویش بعدہ درویش۔ اپنا مطلب سب پر مقدم۔

آپ میاں منگتے باہر کھڑے درویش۔ آپ منگتے ہیں اور کو کیا دینگے۔

آتا نچھوڑیے جانے کا غم نہ کیجیے۔ آئے تو خوب آنے دو جاوے تو بلا سے۔

آوے ہاتھی کی چال جاوے چینوٹی کی چال۔ بیماری آوے جلد جاوے بدیر۔

آٹے کا چراغ گھر میں رکھوں تو چوہا کہائے باہر رکھوں تو کوا لیجائے۔ دونوں طرح مشکل ہے عمدہ چیز کے اڑانیوالے سب جگہ موجود ہوتے ہیں۔

آج کل بارہ برس کی بٹیا اپنے منہ سے بر مانگتی ہے۔ یعنی حیا شرم جاتی رہی قرب قیامت ہے یا زمانہ برا آگیا۔

آج کے تھپے آج ہی نہیں جلتے۔ یعنے کام ایسے جلدی نہیں ہوتا یا اعمال کی سزا فورًا نہیں ہوتی۔

انسان اناج کا کیڑا ہے۔ بدون اناج کے زندہ نہیں ہوتا

اپنے ہاتہو سے بل بل جائے۔ جیسا چاہے ویسا ہی کہائے۔ اپنی کمائی اپنے ہاتھ کا کام خوب ہوتا ہے

اپنی پیٹھ نہیں دکہائی دیتی۔ اپنے عیب نہیں معلوم ہوتے

اپنی ٹانگ کھولیے آپ ہی لاجوں مریئے۔ اپنوں کے عیب ظاہر کرکے آپ ہی شرمندہ ہونا ہے۔

اپنی عقل دوسرے کی دولت سبکو بڑی معلوم ہوتی ہے
چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ہر کسے را عقل خود
بہ کمال و فرزند خود بہ جمال نماید ؎

گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد
بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم

اور دوسرے کی دولت بڑی ہو نے مدعم قناعت ہے یا از رہِ حسد۔

اپنی گانٹھ نہو پیسا تو پرایا آسرا کیسا۔ اپنے پاس کچھ نہیں تو پرایا بھروسا کس کام کا ہے۔

اپنے نین گنوا کے در در مانگی بھیک۔ اپنی دولت کھو کھنڈا کر در بدر بھیک مانگو۔

اُتر گئی مُنہ کی لوئی تو کیا کرے گا کوئی۔ جب حیا شرم جاتی رہی تو پھر کوئی نہ کچھ کہہ سکے نہ کر سکے

انت کا بھلا نہ برستا انت کی بھلی نہ دھوپ
انت کا بھلا نہ بولنا انت کی بھلی نہ چپ
جو شے اپنے مقدار لائق سے زیادہ ہو گی بے توقیر بیکار ہو گی افراط تفریط کوئی پسند نہیں کرتا۔

اُتم سے اُتم ملے اور ملے نیچ سے نیچ۔ ہر ایک شریف اور رذیل اپنی جنس پہچان لیتا ہے اُس ہی سے ربط کرتا ہے۔ مص

کند ہم جنس باہم جنس پرواز ٭ کبوتر با کبوتر باز با باز

اکیلے چلئے نہ باٹ جھاڑ بیٹھئے کھاٹ۔ اکیلے سفر کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ چار پائی جھاڑنے میں احتیاط ہوتی ہے

ان ہونی ہونی نہیں اور ہونی ہوون ہار
نا ممکن بات کبھی نہیں ہوتی اور مقدر کی لکھی ہرگز ٹلتی نہیں

آدمی جانئے بسے سے سونا جانئے کسے سے
آدمی پاس رہنے سے اور سونا کسوٹی پر کسنے سے بُرا بھلا معلوم ہوتا ہے بغیر اسکے معلوم نہیں ہوتا۔

آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی بوجھیئے۔ عزت آبرو بمنزلہ بادشاہی کے ہوتی ہے۔

آپ سے ملے وہ دودھ برابر مانگے ملے وہ پانی
کہے نانک وہ رکت برابر جسمیں کھینچا تانی
جو چیز بے طلب ہاتھ آوے وہ اچھی ہے جیسے دودھ اور جو مانگ سے ملے وہ جیسا پانی اور جسمیں قضیہ فساد ہو وہ جیسا خون۔

آپکے مُنہ کا اگال ہمارے پیٹ کا اُدھار
امیر کی کمتر التفات سے غریب کی کارروائی ہوتی ہے۔

آپ صوبہ دار جورو جھونکے بھاڑ۔ بے حمیتوں کا چلن ہے ایسے ہی کے حق میں بولتے ہیں۔

ایک بھینس سب بھینسوں کو بھر دیتی ہے
ایک کی بدی سے سب بدنام ہو جاتی ہیں۔ مص

چو از قومی یکی بیدانشی کرد ٭ نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را

اوچھے کے پاس تیتر باہر باندھوں یا بھیتر۔ کم ظرف کے پاس اگر کچھ ہوتا ہے تو نمود کے لئے طرح طرح سے ظاہر کرتا ہے۔

آملہ کا کھایا بزرگ کا فرمایا پیچھے معلوم ہوتا ہے
یہ دونوں ابتدا میں بمذاق خلاف طبع معلوم ہوتے ہیں آخر کو نتیجہ نیک ہوتا ہے

اُترا شحنہ مردک نام۔ جب کوئی اپنے منصب سے معزول ہوتا ہے تو پھر وہ توقیر نہیں رہتی۔

اپنی بُرائی دوسرے پر چہائی۔ ایک بلا دوسرے پر جا پڑی۔

اوگلی تلوار بیسوا لگائی خسم کو مار رکھتی ہے
یہ دونوں نہایت بیوفا ہوتے ہیں مالک کو ضرر پہنچاتی ہیں۔

ایک شیر مارتا ہے سو گیدڑ کھاتے ہیں۔

ہمّت والے بزور بازو پیدا کرتے ہیں اور درماندوں کو کہلاتے ہیں اور یہ توظاہر ہے ایک کماتا ہے اور کئی کھانے کو پالتا ہے۔

اوت گئے نجابنے ڈھنکھر دے گئے بار۔ جس کے گھر ڈھنکھر لگ گئے کوئی نہ رہا وہی اوت۔ اور جو شخص اپنے بزرگوں کے برخلاف چلن بد اطوار ہوتا ہے اوسکو بھی کہتے ہیں۔

ان مانگے موتی ملے مانگی ملے نہ بھیک ثمرہ محنت و تلاش بڑا کام بنجاتا ہے اور محنت کرنے سے آدنے بھی نہیں بنتا۔

آگ کہنے سے منہ نہیں جلتا۔ گڑ کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا۔ فقط باتوں سے کام نہیں چلتا جب تک اصل نہ ہو۔ اسلئے کہ آگ منہ میں لوگے یا گڑ کہاؤ گے تو بیشک اثر ظاہر ہوگا۔ ایسے ہی خرچ کرنے کی جگہ وعدہ وعید سے کام نہیں ہوتا۔

ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی نہ مانو بجا دیکھو ایک طرفہ لڑائی نہیں ہوتی۔ یا ایک آدمی سے کام نہیں ہوتا۔

ایک انڈہ وہ بھی گندہ۔ ایک روپیہ وہ ہی کھوٹا۔ یا ایک بیٹا وہ ہی ناخلف۔ یعنی کوئی ایک شے ہے وہ بھی بیکار

اینٹ کا گھر مٹی کردیا۔ سراسر نقصان کردیا یا بنا بنایا کام بگاڑ دیا

ایک در بند ہزار در کھلے۔ یہ توکل کی شان ہی سے

خدا اگر بحکمت بہ بندد درے — کشاید بفضل و کرم دیگرے

ایک سر ہزار سودا۔ ایک آدمی ہزاروں فکر۔

ایک منہ موتیوں سے بھرا جاسکتا ہے نتلو منہ خاک سے بھی نہیں بھرے جاتے تھوڑا سا خرچ مضائقہ نہیں بہت سا کہاں سے آوے۔

ایک کو سائی دو سے کو بدہائی۔ دونوں سے ملاپ رکھنا۔ حیلہ سازی کرنی۔

ایک کو مالیدہ ایک کو بھس۔ تقدیر کوئی کسی کی لایق۔ کوئی کسی کے۔ اہل دنیا جب ایک ہی چیز کی تقسیم میں کمی بیشی کرتے ہیں اُسوقت اِس مثال کو بطور طعن بولتے ہیں۔

آنکھ نہیں جسکی ساکھ نہیں اُسکی۔ آنکھوں کے لحاظ سے عزت ہوتی ہے۔

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہتیں دو شریک باہم گزراں نہیں کرسکتے۔ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند یا ایک دل میں دنیا اور عقبیٰ کی محبت جمع نہیں ہوتی۔

ایک نور صورت ہزار نور کپڑا ہزار نور گہنا کروڑ نور نخرا صورت تو ہوتی ہی پر یہہ چیزیں اور بھی اڑا دیتی ہیں اور نخرا سب سے بڑہا ہوا

اونکا مارا کھیت۔ باقی کا مارا گاؤں چلمو نکا مارا چولھا نہیں پنپتا۔ یہ تینوں ان تینوں کے مارے برباد ہوجاتے ہیں۔ اپنے حال پر درست نہیں رہتے۔

الونی سل چٹور اکتا۔ لالچی ناکام حاصل کچھہ نہیں ہوتا۔

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر آدمی ہر قسم کا ہوتا ہے کام کا اور نکما نیک اور بد۔

آپنے جوگی گیدڑی کاگے نیوتن جا۔ اپنا پورا پڑتا نہیں اوروں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ایک نہیں ہزار بلا ٹالتی ہے۔ کسی بات کے انکار کرنے میں یا قبول نہ کرنے میں ہزار دقتیں دفع ہوجاتی ہیں۔

امیری اور فقیری کی بو چالیس برس میں جاتی ہے۔ دونوں میں اثر باقی رہتا ہے یعنے جو عادت پڑجاتی ہے وہ مشکل سے چھوٹتی ہے

اُدہار کا کھانا پھوس سے تاپنا برابر ہے
کچھ پورا نہیں پڑتا کام نہیں چلتا۔

اُدہار دیجئے دشمن کیجئے۔ القرض مقراض المحبت خصوصاً ہو

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہی مدد ملنے پر ہر ایک زیادہ جرأت کرتا ہی

اوسر کھیت میں کیسر شور زمین زعفران کا پیدا ہونا ممکن یا
نااہل سے اصلاح نہیں ہوتی۔ یا نااہلوں میں اہل پیدا نہیں ہوتا۔

اوکھلی میں سر دیا تو موسلوں کا کیا ڈر ہے۔ جب مصیبت
اختیار کرے تو زحمت کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔

اوکھٹ چلے نہ چوپٹ کرے۔ بے راہ چلے گا تو صدمہ
اُٹھاویگا۔ بقول ظفر۔ چاہیے حد سے زیادہ نہ بشر چل نکلے
چلیئے چال ایسی کہ کچھ کام ظفر چل نکلے

اولنی کا پانی نگری پر نہیں جاتا۔ یہ ناممکن ہے
سفلہ اور شریف برابر نہیں ہوسکتے۔

اول مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا۔ موت
تو ٹلتی ہی نہیں پھر اُسکا کیا فکر ہو نہیں سکتا۔ تدبیر کرنی چاہیئے
جو ٹل جاوے سو یہ غیر ممکن ہی۔ بہتر موت وہ جو نیک نامی سے مرے

اونٹ بڈھا ہو گیا پر موتنا نہ آیا۔ پیری میں بھی عقل نہ آئی۔

اونٹ بڑبڑاتا ہی لدتا ہے۔ اُسکی یہ ہی عادت ہی گستاخ
آدمی سے کام لینا ہی چاہیئے بڑا غل مچاو معذرت کرو یا خلقت
کی بدگوئی پر نظر نہ کرکے اپنے کام سے کام رکھے۔

اونچے سے گرا سنبھل سکتا ہی نظروں سے گرا نہیں
سنبھلتا۔ ذلیل ہو کر پھر عزت پانا مشکل ہے۔

ایسے گئے جیسے گدھے کے سینگ۔ بالکل فنا
ہو گئے کچھ نشان بھی نہ رہا۔

ایسے پر تو ایسے کاجل دیے پر کیسے۔ اس
حالت میں تو یہ مزاج تندی کچھ ہوگا تو کیسا مزاج ٹھہرے گا۔

ایک اینٹ کیواسطے محل گرانا۔ کتر بات کے
واسطے بڑا نقصان اُٹھانا بیوقوفی ہے۔

ایک پاپی ناؤ کو ڈبوتا ہے۔ ایک کی نحوست
بدکرداری سبکو ذلیل کرتی ہے۔

ایک تو دیوانہ تہا تسپر آئی بہار۔ دیوانگی کا سامان اور بڑہا۔

ایک تو میاں دیوانے تہے تسپر کہائی بہنگ نور علی نور ہوگئے

ایک خطا دو خطا تیسری خطا اور خطا۔ بار بار
خطا ایک ہی کام میں کرنا کم اصلونکا کام ہی جب سے خطا عمداً ثابت ہو۔

ایک دن یا دو دن کا مہمان تیسرے دن بلا ہی جان
پھر سر پڑا ہوا خوش نہیں آتا۔

ایک دن کا مہمان گلاب کا پھول۔ دوسرے دن کا
کنول کا پھول تیسرے دن کا گھر کیوں گیا بہول
مراد ظاہر ہے آخر کو یہی زبان پر آتا ہے۔

ایک دن کے واسطے تین سو ساٹھ دن ہوتے
ہیں۔ ایک دن کا بدلا سال بھر میں تو لیا جائے گا۔

ایک مرد سبکو مرد کردیتا ہے ایک نامرد سبکو نامرد کردیتا ہی
مراد ظاہر ہے ایک کی مردانگی سے سب نیکنام ہوجاتے ہیں یا ہمت
بڑھتی ہی۔ ایک کی بزدلی سے سب بدنام ہوجاتے ہیں یا ہمت ٹوٹ جاتی ہی

ایماندار کہاوے بوٹی بے ایمان کہاوے روٹی
ایماندار کی عزت سبکی نظروں میں زیادہ ہوتی ہے۔

اِن دو پاٹوں بیچ آن کے ثابت گیا نہ کوئی زمین اور آسمان کے بیچ میں آکر موت سے سلامت کوئی نہیں بچا

ان نینوں کا یہی سبھاؤ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھو اِن آنکھوں یعنی زندگی کا یہی حال ہے کہ عیش آرام بھی برتا اب رنج وملال بھی برتو

اوّل اندیش وانگہے گفتار۔ پہلے سوچے پیچھے بول

(د.غ) مرزنیے تامّل بہ گفتار دم

ــہ آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند
اسپ طرب خویش بافلاک جہاند

باوجود علم کے جو اپنے آپ کو نادان سمجھتا ہے تو اوسکو تلاش اور جستجو رہے گی پس اوسکا علم خواہ مخواہ بڑھے گا۔

ــہ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند
آنہم خرک لنگ بمنزل برساند

جب اسنے اپنے عالم سمجھ لیا تو تلاش نہ رہی جو پڑھ لیا سو پڑھ لیا ترقی آیندہ نہو گی

ــہ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

یہ شخص جاہل ہو کر عالم بنتا ہے تو ہمیشہ کو جاہل کا جاہل رہے گا۔

آمدن بارادت رفتن باجازت۔ کسی کے پاس جانا اپنی خوشی سے ہوتا ہے۔ بعد ملنے کے مراجعت اُسکی خوشی پر موقوف ہے جس کے پاس گیا ہے

اے زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش فرصت کو ہاتھہ سے نہ جانے دے ترت کام کرے اسلیے کہ قابو ہر وقت نہیں ملتا

اینہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر۔ جہاں اتنی مصائب اُٹھائے انمیں یہ بھی سہی۔

او جھڑی بھکا گئی سائیں کہے ہُو کہا گئی کبھی

الزام ناحق بھی ذمہ آجاتا ہے۔

اوستاد نیٹھے پاس کام آوے راس۔ بزرگوں کی برکت سے کام درست ہوتا ہے۔

این عمارت بسر نبرد کسے۔ یہ امر یا عمارت کسی نے پوری نکی اُدہر میں چہوڑ گئے یا موجودات دنیا کو بعد مرنے اپنے ہمراہ نہ لیگئے

ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ۔ ایمان سب چیزوں کا ذریعہ ہے

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک جسکا معاملہ ٹہیک ٹہیک ہے اور کچھہ دغا فریب نہیں اوسکو مواخذہ کا کیا خوف ہے۔

او خویشتن گم ست کرا رہبری کند۔ جو شخص آپ غلطی پر ہے اور کی کیا اصلاح کرے گا۔

اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پشیمانی کہ چرا گفتم۔ پہلے یہ سوچنا کہ کیا کہوں اس سے بہتر ہے کہ بے تامل کہکر پچتایا کرے

ایک تندرستی نہ ہزار نعمت۔ صحت اور تندرستی ہزار نعمت کی برابر ہے نہیں تو نعمت بھی کچھہ نہیں۔

اُترتی ندی کنارے ڈہلے۔ آدمی ناچار ہو کر غریب کو ستاتا ہے

آگے پڑے کو شیر بھی نہیں کہاتا۔ تواضع اور انکسار بہت کام آتا ہے زبردست کا غصہ دور کرتا ہے متواضع کو زبردست

اندہے کے پاوں تلے بٹیر دب گئی۔ کہاں ہر وقت شکار کہائیں گے۔ اتفاقی بات پر بہروسا نہیں ہو سکتا نادانی ہے کیا جانے کہ پھر اتفاق ہو یا نہ ہو۔

اپنا دہونسا آپ لیجاؤ اپنے ہاتہہ بجاؤ۔ اپنا کام آپ کرو

انچہ یا در کار داریم اکثرش در کار نیست یعنے اکثر چیزیں بیفائدہ فضول بے ضرورت ہیں بغیر اونکے گزر ہو سکتی ہے۔

اگر مانند شئی مانند شئی دیگر نمی ماند دنیا میں جو ہے سب نا پائدار ہے یا یہ کلام تمام ہونیکو ہے اِس سے کچھ نہیں ٹھہرتا اِسکا پہلا مصرعہ یہ ہے

(ع) حیائے تو عروسی در بر شوہر نمی ماند

اگر قحط الرجال افتد ازیں سہ اُنس کم گیری یکی افغان دوم کنبوہ سوم بد ذات کشمیری یہ تینوں قومیں اپنی طبائع میں ایذا رسانی رکھتی ہیں۔ افغان لالاری سے اور کنبوہ دغلے اور کشمیری حیلہ اور فریب۔ اِسکے آگے یہ شعر ہے

زافغاں کینہ ے آید زکنبوہ حیلہ مے آید

زکشمیری نمی آید بجز اندوہ و دلگیری

آٹا نہ پاٹا مُرغ کاہے پر کاٹا۔ مقدور یا سامان نہیں تھا تو یہ ہنگامہ کیوں برپا کیا۔

آگ لگے تو بُجھے جل سے۔ جل میں لگے تو نہ بُجھے کیسے۔ جو ذریعہ فلاح کا تھا وہی بگڑا تو اب رستگاری مشکل ہے اِس کا کچھ علاج نہیں۔

آپکے رہے یا باپکے۔ عورت یا اپنے گھر رہے یا باپ کے ٹھکانا اور نہیں

اول بحث بعدہ بگو کہ بے نمک ست۔ پہلے معاملہ کو جلانچ پرتال لو تو پھر عیب نکالو۔

محاوراتِ حرفِ بائی موحدہ

بسم اللہ۔ کسی امیر یا محبوب کے اُٹھنے بیٹھنے پر یا اور کوئی کام شروع کرنے پر اور کہانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ کہتے ہیں۔ اور اگر بچہ گرپڑے تو مسلمان عورتیں بسم اللہ کہتی ہیں اور بچہ جب چند سال کا ہوتا ہے تو مقدور والے اوسکو نئی پوشاک پہنا کر اور کچھ نقد اور شیرینی لیکر مع یار اور احباب دستاو کی خدمت میں لیجاتے ہیں اوستاد اوسکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہاتا ہے اور اس محفل کا نام ہی بسم اللہ ہے۔ اور کوئی کہے میں جاتا ہوں یا یہ کام کرتا ہوں تو یہ جواب ہے بسم اللہ اور مجمع کی ضیافت میں دسترخوان پر کہانا چنکر بطور اجازت اہل ضیافت کہتا ہے بسم اللہ کرو یعنے کہانا شروع کرو

بسم اللہ کرو۔ یعنے کہانا شروع کرو یا کام شروع کرو۔

بسم اللہ ہی غلط ہے۔ یعنی یہ کام ابتدا سے شروع ہوتے ہی خراب ہے۔

بھلا خوب اور تسلیم کی جگہ بولتے ہیں۔ اور کبھی کسی کی بدکرداری یاد دغا پر واقف ہوکر کہتے ہیں بھلا یعنے ہمکو بھی خبر ہے۔ کبھی کسیکی خطا پر بھلا کہتے ہیں۔ یعنے اُسکی سزا دونگا لہجہ کا فرق ہوتا ہے (ع)

بھلا یاد رکھنا یہ آنکھیں چرانی

بس جی۔ یعنے تمام کردیا تمام ہوا اور نہیں۔

بھنگ کے بھاڑے میں گیا۔ ناحق رائگاں تلف ہوا

بل بے ندی تیرا بہاو چھانٹ۔ یعنے کتنا اِتراتا ہے شیخی کرتا ہے۔

بھر۔ اتنا۔ اور یہ کلمہ اکثر مقدار پر آتا ہے۔ اور برابر کے معنی بھی دیتا ہے جیسے۔ گز بھر۔ پہیا بھر۔ دن بھر کو ہی عمر بھر یعنی ساری عمر۔ اور بعضی مقدار پر نہیں آتا۔ جیسے دو سیر دو من۔ اور کبھی لفظ بھر کا معنی آلودہ کے آتا ہے۔ جیسے کیچڑ میں دامن بھر گیا اور کبھی معنی پر کے آتا ہے جیسے پھولوں سے دامن بھر گیا ۱۲۔

بڑے پاؤں پھیلائے۔ بڑا جھگڑا اٹھا پیش کیا بڑی حجت بیش کی۔ ہٹ کی (ع)

(ع) خدا کے واسطے اتنے تو پاؤں پھیلا

بہت خاک اُڑائی۔ بہت [illegible] کی۔ یا بدنامی یا مقابلہ

باڑ پر چڑہا دیا۔ تیار مستعد کر دیا۔ یا غیرت دلادی۔

بگلا بھگت ہے۔ یعنی مکار ہے۔ داؤں میں لگا رہتا ہے حیلہ سازی کرتا ہے۔

بڑا چنڈال ہے۔ بڑا بدذات ایذا رساں اور سرکش ہے

بھیگی بلی بتاتا ہے۔ حیلہ بازی میں ٹالتا ہے۔

بھنگ تو نہیں کھائی۔ باؤلے تو نہیں ہوئے بیہودہ کی باتیں کیوں ہیں۔

بغلیں بجاؤ۔ مراد ملی۔ چین کرو خوشی مناؤ۔

بغلیں جھانکنے لگا۔ یعنی متحیر ہوگیا۔ جواب نہ آیا۔

بھیڑ کا بچہ چھوڑ دے۔ کسی کے چڑانے کو آپس میں کہتے ہیں

بھلاجی۔ بھلا صاحب۔ بھلابی۔ بھلاری

یہ کلمات تعجب کے ساتھہ بلحاظ تعظیم اور تحقیر مخاطب کی تسلیم کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں اور کبھی بدلہ لینے پر رمز ہوتی ہے۔

بھلاجی بھلا۔ یعنے تمہارا کہنا ٹھیک ہے بیٹے مانا۔

بڑا مکھی چوس ہے۔ بڑا بخیل منحوس ہے۔

بن داموں کھوٹا ہے۔ مفت بھی کام کا نہیں۔

بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ نہایت غصہ ہوا جھنجلایا بھر اگیا۔ جھنجلا پڑا۔

بڑی دون لی۔ بڑی شیخی کی۔ اترائے۔

بڑے دانت پیسے۔ بڑی مشقت اُٹھائی۔ طمع کی غصہ کیا

بھاگتے چور کی لنگوٹی ہے۔ جاتی چیز میں جو ہاتھ آئے سو غنیمت ہے۔

بیٹا لنگوٹیا دہن ہے۔ [illegible] بھاری خرچ اخراجات سہل ہے۔

بکتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے یا نکمی بات کہتا ہے۔ یا کسی پر غصہ کرتا ہے

بڑا مُنہ چڑھا ہوا ہے۔ یعنے بہت توقیر سے ہے اُسکا کہا پذیرا ہے۔ رد نہیں ہوتا۔

بات کی بات لات کی لات یا خرافات کی خرافات

یعنی ظاہر میں ایک بات ہے اور حقیقت میں مزہ نہ دینے والی ہے

بڑا بانکپلا ہے۔ بڑا وضعدار آراستہ ہے۔

بھاڑے کا ٹٹو ہے۔ اگر کچھ دو گے کام کرے گا۔ نہیں خیر۔ یا پھرتا ہی رہتا ہے۔

بہت نہا کاتتے ہو۔ بڑی دقیقہ رسی کرتے ہو۔

بندروں کی سی کونسل ہے۔ نافہم سے مشورہ سے کام درست نہیں ہوتا۔ نافہم جمع ہو رہے ہیں۔

بڑی ناک والا ہے۔ بڑی غیرت والا۔ بڑی عزت والا۔ بڑی ہیبت والا۔

بڑے پاپڑ بیلے۔ بڑی محنت کی۔ بیماری اُٹھائی۔ تکلیف بھگتی۔

بندر بھبکی ہے۔ ظاہری دہمکی ہے کچھ خوف کی جگہ نہیں

بوٹی دیکر بکرا لیا۔ تھوڑا دیکر بہت سا لیا۔

بے پر کے کبوتر اُڑاتا ہے۔ ایسا چالاک ہے جو کام نہو سکے وہ کر لیتا ہے۔

بات کا بتنگڑ ہو گیا۔ کچھ سے کچھ ہو کر فساد پیدا ہو گیا۔

بیل منڈھا ہا۔ وہ ہوگیا جو بظاہر ناممکن تھا۔ ایسی جگہ بولتے ہیں۔ کہ بخیل مسکہ ہو اور خرچ کرے۔

بچھڑا کھونٹے کے بل کودتا ہے۔ جرأت کسیکی حمایت اور مدد سے ہوتی ہے۔

بیڑا اٹھایا ہے۔ مشکل کام اپنے ذمہ لیا ہے یا فساد برپا کیا ہے۔

بسنت کی خبر بھی ہے۔ کس خیال میں ہو۔ اصل بات یا معاملہ بھی معلوم ہوگیا ہے۔

بلی کی میائیں کون سنبھالے گا۔ زبردست کا تو مقابلہ کرتے ہو اُس کی جھپٹ کی برداشت کون کرے گا۔

بندر کیا جانے ادرک کا بھاؤ۔ ہر کام کا انتظام ہر ایک نہیں جانتا۔ ہر کام کا منتظم جُدا ہے۔ ہر ایک سے سب کام نہیں ہوتے۔

بندگی بیچارگی۔ فرمانبرداری میں بے اختیاری ہوتی ہے۔

بندہ گیا سو موتی۔ جو کام بنگیا سو غنیمت۔

بن آئے کی بات۔ بے اختیاری میں جو بن جائے سو ہی خوب ہے۔

بو یا نہ جوتا اللہ نے دیا پوتا۔ بے محنت مشقت کام خوب بنگیا

بے میر بازی ابتر۔ رئیس یا حاکم بغیر انتظام خراب جماعت پریشان اور یہ گنجفہ بازوں کا قول ہے یعنی اول میں اگر کسی کے پاس میر نہیں ہوتا تو ابتر کرکے پھر تقسیم کرتے ہیں اگرچہ خلال کسی کے ذمہ نہیں ہوتی پر تقسیم وہی کرتا ہے جس کے پاس میر نہیں آیا تھا تاج میں دیکھو

بولے سو گھی کو جائے۔ جو تدبیر بتادے سو انجام دے۔

بھینسے لڑے جھونڈوں کا نقصان۔ جب سردار لڑتے ہیں تو رعیت اور غریب غربا مفت میں پامال ہوتے ہیں۔

بُڑبُڑایا۔ یعنی بولا کچھ بات کی یا غصہ سے بولا۔

باؤلے ہو۔ یعنی کیا کرتے ہو یہ کیا کہتے ہو یا تیرا ابھی نہیں

باغ باغ ہوگیا۔ خوش ہوگیا کھل گیا۔

بھینسا بھینسوں میں یا قسائی کے کھونٹے۔ یا کام بنا جان گئی۔

بے تلی کا ٹینڈر ہے۔ نکما کسی جا قرار نہیں۔ جو بات کہے پھر جائے۔ ایسی کو کہتے ہیں۔

بھیڑ یا کھائے تو نہ کھائے تو منہ لال۔ آدمی جس عیب سے بدنام ہوجاتا ہے پھر اُس عیب کو کرو یا نہ کرو مشہور رہتا ہے

بل زور کا نہ زر کا۔ کوئی طاقت نہیں ہر طرح سے مشکل ہے

بھنیر اگاؤ بجاؤ کوڑی پاؤ کیسی ہی خدمتگزاری کرو کچھ حاصل نہیں لبے تو گوجر نہیں لے او جڑ۔ تغلق آباد کے حق میں کسی درویش کا قول ہے چنانچہ اب گوجر ہی آباد ہیں اور قلعہ دہلی سے جانب جنوب سات کوس کے فاصلہ پر ہے۔

باؤلی بہو آگ کو جائے۔ اُپلا ڈال آوے تو اُٹھالاوے۔ مطلب کی خوب باؤلی ہے۔ بعضے ظاہر میں دیوانہ بنکر اس طرح مطلب نکال لیتے ہیں۔

بھلا ہو۔ کچھ دو۔ بنیوا کہا کرتے ہیں۔

بَس۔ بالفتح یعنے باز آیا اب نہیں یا اور نہیں۔ اور قوت اور قابو اور بالکسر زہر۔ اور بضم مضموم سڑنا بدبو ہونا۔

بڑی دہاک ہے۔ بڑی ہیبت ہے سب ڈرتے ہیں۔ یا بڑی عزت ہے سب مانتے ہیں۔

بیڑا پار ہوا۔ مطلب حاصل ہوا مشکل جاتی رہی۔

بیڑا ڈوب گیا۔ کام بگڑگیا۔ تباہ ہوگیا۔ کمائی نہ رہا۔

بہتیرے پاؤں پیٹے۔ بہت شفقت کی دوہائی بچائی پر کسی نے نہ سُنی یا بہتیری لستاہدی کی پر ڈوب ہی گیا۔

بھاڑ میں جاؤ۔ بھاڑ میں پڑو۔ بڑا خراب ہو یا وجانے جو چاہے سو کرے۔ اکثر عورتوں کی زبان پر آتا ہے۔

بڑا لے لوٹ ہے۔ بڑا ناد بند ہے۔

بھُس کے مول ملیدہ ہے۔ بڑی سستی چیز ہے۔

بلبلا گیا۔ عاجز بدحال ہو گیا منت کرنے لگا۔ مار کا تحمل نہ کیا۔

بھنڈک بھڑیا ہو گیا۔ خراب خستہ ہو گیا یا ٹوٹ پھوٹ گیا یا شورہ اور معاملہ بگڑ بگڑا گیا یا یوں ہی جاتا آتا رہا۔

بھنگیر خانے کی خبر ہے۔ جھوٹھ ہے قابل اعتبار نہیں

بال کی کھال نکالتا ہے۔ بڑا دقیقہ رس باریک فہم ہے بات کی تہ نکالتا ہے۔

بداؤن کے للا ہیں۔ بیوقوف چھچورے ہیں۔

بلبُھ مرے یار۔ یعنی یہ کیا کیا۔

بڑلبے ڈھب ہے۔ بڑا بیخوف سرکش ہے۔ نافرمان اور خود مطلب ہے

بندر کے گلے میں موتیوں کا ہار۔ نادان کو عمدہ کار دینا یا کام بے محل کرنا۔

بیاہ میں بیچ کا لیکھا۔ بیجل کام پر بولتے ہیں۔

باؤن تولے پاؤرتی۔ یعنی یہ چیز یا یہ تدبیر نہایت عمدہ کار آمد ہے۔ جیسے اکسیر اعظم دو چاول بھر باون تولے تانبے کو سونا بنا دیتی ہے

بھانڈا پھوڑ دیا۔ بھید ظاہر کر دیا۔

بڑا ہی سخت ہے۔ بدمزاج زود رنج بے رحم جفاکش ایذا رساں ہے

واہنا گیا۔ بڑا ہی آزردہ ہوا۔

بل کھایا۔ اپنا زور دکھایا یا شیخی میں آگیا۔ بگڑ بیٹھا۔ غصہ کھایا۔

بوجھہ ڈال دیا۔ ذمہ داری موقوف کی۔

بیرن۔ بیائے معروف عورتیں بھائی کو کہتی ہیں۔ اور بیائے مفتوح و یائے مجہول وہ عورت جو کسی سے مخالفت رکھے

بیری ہے۔ دشمن بدخواہ ہے۔

بہت خاک اُڑائی۔ بہت خاک چھانی۔ بہت تگ و دو محنت و جان فشانی کی۔ بہت تلاش بہت گردش کی

بولا رہ۔ چپ رہ دہقانی بولتے ہیں۔

بہت گھول میل ہے۔ بڑا یارانہ میل جول ہے۔

بھڑوا ہے۔ ہولی کے دنوں میں ہنود آپس میں ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں چھوٹے بڑے کا لحاظ پاس نہیں کرتے۔ اور برا بھی نہیں مانتے اور اصل میں گالی ہے۔

بدن میں آگ لگ گئی۔ نہایت غصہ ہوا۔

بھانت بھانت کی تقریریں۔ طرح طرح کی عجیب غریب باتیں

بے ڈھنگی بات ہے۔ خلافِ دستور ہے۔

بودا ہے۔ عاجز یا کم مقدور ہے یا کوئی چیز بوسیدہ ہے یعنی پرانی۔

بہلٹ کیسی کہت ہے۔ زبانی تعریف ہے دل میں کچھ نہیں

بڑا ڈوبی ڈھیری ہے۔ کم ہمت سست نالائق ہے

بڑا بے ڈھب ہے۔ چرکس ہوشیار چالاک۔ کسی کے قابو کا نہیں

بیکار مباش کچھ کیا کر۔ کچھ شغل چاہیے بے مشغلہ جی نہیں لگتا۔ چنانچہ کسی شاعر نے یہ مصرعۂ ثانی چسپاں کیا ہے۔

(ع) کپڑے ہی اُدھیڑ کر سیا کر

بڑا کوئی ہے۔ بڑا ہوشیار تفتنی حیلہ ساز ہے۔ کسی کے بس کا نہیں چو کس ہے۔

بغلول ہے۔ بیہودہ چھچھورا ہے۔

بھونا گتی لگ رہی ہے۔ مست ہو رہے ہو دیوانہ پن برتتے ہو۔

بھانڈا پھوٹ گیا۔ بات ظاہر ہوگئی۔

بادی چور ہے۔ بڑا پکا چور ہے۔

بُھنگا سا آدمی۔ نہایت ضعیف کمزور۔

بل بے بھینے تیرا دل۔ کم حقیقت کم حوصلہ کے غرہ پر بولتے ہیں

بندر گھاؤ ہے۔ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اچھا نہیں ہوتا۔ بندر کا خواص ہے کہ جب زخم خشکی پر آتا ہے نوچ ڈالتا ہے ہر ایک اپنی سمجھ کا جُدا جُدا علاج کرتا ہے۔

باد دست ہے۔ فضول خرچ مسرف ہے۔

بات پر بات یاد آتی ہے۔ طعنہ دو گے تو طعنہ سنو گے۔

بانجھ بھلی اکوانجھ بُری۔ بانجھ وہ جو کبھی نہ جنے۔ اکوانجھ وہ جو ایک دفعہ جن کر رہ جائے۔ بانجھ سے تو مضمون الیاس احد الراحتین کا پیدا ہوتا ہے اور اکوانجھ سے انتظاری اور امید چلی جاتی ہے۔

باندہ کیسہ کھا ہریسہ۔ اگر جیب میں روپیہ ہے تو جو دل چاہے سو کھاؤ۔ ہریسہ نام کھانے کا ہے جسکو حلیم کہتے ہیں۔

باوا بھلا نہ بھیّا سب سے بھلا روپیہ۔ روپیہ سب سے زیادہ ہوا دہ زیادہ سب سے بھیا روپیہ کی سب سے زیادہ خواہش ہوتی ہے۔

بچّہ۔ نوزائیدہ یا کم عمر۔ اور کسیکو تحقیر کے واسطے بھی بچہ کہتے ہیں جیسے بہلا بچلا ع ؛ اب بچا بچیو خدائی مار سے۔ اور کسیکو تحقیراً پکارتے ہیں تو اوس کے نام پر بچہ کا لفظ لگا دیتے ہیں جیسے او زید کے بچہ۔ اور فقرا ترحم کے واسطے بولتے ہیں۔ اور ہنود بچہ کو بالک کہتے ہیں۔ اور بعض درختوں کے نئے پودے کو بھی بچہ کہتے ہیں۔ پھر ہند کے محاورہ میں بعض حیوانات کے بچوں کا نام جُدا جُدا ہے آدمی کا بچہ لڑکا لڑکی یا بیٹا بیٹی انہیں سے دائی مرضعہ دودھ پلانے والی کے بچّہ کو بہ نسبت دودھ پینے والے کے کوکہ کہتے ہیں۔ گھوڑے کے بچّہ کو بچھیرا بچھیری بھینس کے بچہ کو کٹرا کٹڑی یا کٹیا۔ گائے کے بچّہ کو بچھڑا بچھڑی یا بچھیا۔ بکری کے بچہ کو اگر نر ہو تو بکرا۔ مادہ کو پٹھیا یا پاٹھہ۔ اونٹ کے بچہ کو بوتا بوتی۔ ہاتھی کے بچہ کو پاٹھا۔ تذکیر تانیث کا فرق نہیں کرتے گدہے کے بچہ کو کھوترا کھوتری۔ بلی کے بچہ کو ملونٹا۔ کتیا کے بچہ کو پلا پلروا کتروا۔ سور کے بچہ کو رگیٹا یا گھیٹا۔ سانپ کے بچہ کو سنپولیا ہرن کے بچہ کو ہرنوٹا۔ اور عربی میں غزال کہتے ہیں۔ اور باقی وحشی اور پرندوں میں اضافت سے بولتے ہیں جیسے توتی کا بچہ یا پٹھا یا کبوتر کا بچہ گوبچہ شیر کا بچہ۔ اگرچہ عربی میں نجل کہتے ہیں۔ خرگوش کا بچہ اور فارسی میں سوائے انسان اور پرند کے کرہ کہتے ہیں اور اضافت سے بولتے ہیں اسپ کرہ خرکرہ دبوستان میں ہے

ع ؛ شتر کرہ با مادر خویش گفت

بچّہ ہے۔ کم فہم ناآزمودہ کار ہے

بچہ اُتر گیا۔ بچہ ہٹ گیا۔ یعنے مرگیا۔

بندر کی کیا آشنائی۔ بیمروت کا کیا بھروسا۔

بنیے کا قرض گھوڑے کی دوڑ برابر ہے بلکہ گھوڑا تھک کر ٹھیر جاتا ہے سود چڑھتا چلا جاتا ہے تار برقی کہنا چاہیے

بوٹی توڑا موچھہ مروڑا۔ دہمکا کر کھانیوالے۔

بوڑہا طوطا ٹیں کرے یا کاٹ کہائے۔ بچہ کو تعلیم ہوتی ہے بزرگی میں تعلیم نہیں ہوتی۔

بہتے دریا میں جو چاہے سو نہاوے۔ دریا میں سب کا حق ہے کچھہ روک نہیں۔

بھرے میں بھرنا۔ اکارت ہے۔

بھڑک بھاری کیسہ خالی۔ نمود ہی نمود ہے۔

بہنگ کہانا آسان موجیں مشکل۔ ترنگیں حق کرتی ہیں۔ ابتدا میں کام سہل معلوم ہوتا ہے انجام کی سہار دشوار ہے

بہوگے ہو تو ہرے ہرے روکھہ دیکھو۔ یہاں اور کچھہ نہیں روکھہ درخت ہے۔

بہو نویلی اور گئو دودہیلی۔ نئی بہو اور دودہ والی گئے بہت پیاری ہوتی ہے۔

بہیڑ کی لات کیا اور عورت کی بات کیا۔ وہ مضر نہیں یہ قابل اعتبار نہیں۔

بہیڑ کی لات ٹخنوں تک۔ اس سے زیادہ نہیں اور نہ کچھہ مضر مگر صدمہ کا کچھہ ڈر نہیں ہوتا۔

بیاہ پیکے کی لاج ہے۔ اپنے پیکے کا نباہ چاہیے۔

بیٹھا پیر گھر امر یعنی پیر کی عزت زیادہ ہوتی ہے۔

بیگانہ سیر پنسیری کی جگہ۔ غیر کا لحاظ نہیں ہوتا۔

بلا کا آدمی ہے۔ بڑا ہوشیار بڑا محنت کش ہے۔

بولا اور مارا گیا۔ بولنے پر تہمت الزام کی آفت ہو ہی خاموش پر کچھہ الزام نہیں

بات بات میں بات ہے۔ ہر بات میں نہ یا نکتہ ہے۔

بال بال موتی۔ بڑی آرائش زیب زینت۔

بورے کے لڈو ہیں۔ ظاہر میں درست باطن میں نہایت خراب۔

بہوکہہ میں گولا ہی پکوان۔ ضرورت میں جو میسر آوے وہی نہایت غنیمت ہے

بانس چڑہے گڑ کہائے۔ بیحیائی اختیار کرے تو مطلب ملے۔

باوا آوے تالی نہ بجے۔ بزرگ آوے خود بخود شہرہ ہو۔

بندہ بشر ہے۔ یعنے ایسا ہی اتفاق ہو جاتا ہے۔ یا سہو اور خطا ہی ہو جاتی ہے۔

بنیے سے سیانا سو دیوانہ بقال سے برہ کر کوئی خود مطلب نہیں ہوتا

بہتا دریا ہے۔ اسب طرح کی قدرت ہے سخاوت میں گزر جاتے ہے

بہت اتیت بہنڈ خرابہ۔ کثرت انبوہ میں دقت بہت ہوتی ہے انتظام نہیں ہوتا۔

بھرے سمندر گھونگا ہاتہہ۔ فائدہ کی جگہ سے کچھہ نہ آیا

بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنا۔ شریروں سے چھیڑ چھاڑ کرنی سراسر نقصان ہے۔

بہوک میں بھجن بہی نہ ہو۔ بہوک میں عبادت بہی نہیں ہو سکتی اور کام تو کیا ہوگا۔

بہیت ہے تو لیو بہت۔ اصل قائم چاہیے۔ پھر اوس کے سامان لوازم بہت۔

بہیڑ جہاں جاوے مُنڈے۔ غریب و بدنصیب کو ہر جگہ خسارہ ہے۔

بیاہ پیچھے پتل بہاری۔ بڑے خرچ کے بعد تھوڑا سا خرچ بہی دشوار ہوتا ہے۔

بے تہانگ چوری نہیں ہوتی۔ یعنے بے سازش

پہلے چور کسی واقف کار سے بل جاتے ہیں۔

بھونی مچھلی جل میں پڑی ۔ کام بنا بنایا بگڑ گیا۔

بات کی بات ۔ یعنے تھوڑی سی دیر سے

تھام ے ایک بات کی بات اپنے دست تیغ کو
دلمیں ٹے قاتل رقیبوں کبیسار کیا دہم

بھاری بھر کم آدمی ہے ۔ بڑا متین ہے یا عزت والا یا عجز والا

بھاگ کھل گئے ۔ قسمت یاور ہو گئی۔

بگ ٹٹ گیا ۔ نہایت تیز اور جلد۔

بڑا تیر مارا ۔ بڑا کام کیا۔ طعن سے کہا کرتے ہیں یعنے کچھ بھی نہ کیا۔

بلبلوں کی سی لڑائی ہے ۔ گوندنی پر یعنی کسی طمع پر لڑتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں مرغوں کی سی لڑائی۔ یعنی بے ناگ۔ لالوں کی سی لڑائی یعنے عورت پر۔

بھائی ہے ۔ پرچانے کے واسطے کہا کرتے ہیں۔

بڑے دتار ہیں ۔ بڑے سخی ہیں۔ اور طنز بھی ہوتا ہے۔

بادل بھنگ ہے ۔ یعنے بیہودہ گو ہے۔ یا باتیں بناتا ہے۔

بات نہ کھلے۔ بات نہ نکلے۔ بات نہ پھوٹے ۔ شہرت نہ ہو۔ کسیکو معلوم نہ ہو۔ بدنامی نہ ہو۔

بالنس پر چڑھا دیا ۔ بدنام کر دیا۔

بزدلہ ہے ۔ بڑا ڈرپوک ہے۔

بھوجن کر لو ۔ کھا لو۔ ہنود بولتے ہیں۔

بہشتی ۔ بطور تفاول مردہ کے نام کے ساتھ مسلمان بولتے ہیں۔ اور مجازاً سقہ کو بھی کہتے ہیں۔ اِس لیے کہ وہ کار خیر کرتا ہے۔

بیوہ ۔ اُس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر مر جاوے۔ اور ہندی میں اوس کو رانڈ کہتے ہیں۔ اور جس کا شوہر زندہ ہو وہ سہاگن کہلاتی ہے اور جس کی شادی نہ ہوئی ہو وہ کواری کہلاتی ہے۔

بڑا اراچھ ہے ۔ فتنہ پرداز۔ شریر۔ ہوشیار ہے۔

بن داموں غلام ہوں ۔ بہر حال فرمانبردار ہوں۔

(ع) درم ناخریدہ غلام توام

بازو ٹوٹ گئے ۔ بھائی مر گیا۔ کوئی مددگار نہ رہا۔

بیوی کا دانہ کھاتا ہے پاک پرہیزگار ہے۔ مسلمان بولتے ہیں۔ یا بیوی کے طفیل گزراں کرتا ہے۔

بھوت چڑھ رہا ہے غصہ میں ہے یا کسی طرح نہیں مانتا۔

بھگتا دو ۔ ادا کر دو۔ دے دلا دو۔

بھگت لیا ۔ اپنا حساب سمجھ لیا۔ یا لیگیا یا جو کہ کیا تھا اوسکی سزا پائی

بہاڑو مالزادہ ۔ قوم قصاب لڑتے ہوئے ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں

بہی کھاتہ ۔ ساہوکاروں کا دفتر۔ ساہوکار و دوکان دار بولتے ہیں۔

زبان بر تسبیح در دل گاؤ خر ۔ ظاہر میں نیک اور باطن میں بد جیسے رام رام جپنا پرایا مال اپنا۔

بھات ۔ خشکہ اور شادی میں ننہال کے لوگ جو نقد یا جنس لاتے ہیں

بھاتی ۔ ننہال کے لوگ جو شادی میں کچھ دیتے ہیں اور اُس کا عوض نہیں ہوتا۔ وہ بھاتی کہلاتے ہیں۔ اور جس کا عوض ہوتا ہے وہ نوتہاری کہلاتے ہیں۔

بھاجی ۔ یعنی وہ کھانا جو کسی تقریب تہنیت میں برادری میں تقسیم ہوتا ہے

بھاجی بٹ گئی ۔ یعنی فلانی چیز تقسیم ہو کر ہو چکی۔

بھبک اُٹھا ۔ غصہ ہوا یا وہ شے جس کو مذکر بولتے ہیں وہ نہایت گرم ہو جائے۔

بُلبلا ہے۔ سریع الفنا ہے ؎

کیا بھروسا ہے زندگانی کا ۔ آدمی بُلبلا ہے پانی کا

باسی کڑہی اُبلی۔ گئی گزری بات نے سر اُٹھایا۔

بخشی کا دہگڑ ہے۔ بچہ بدذات نٹ کہٹ ہے۔

بھان مَتی کا سوانگ ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کرتے ہو کیا ہوتا ہے کیا ہوگا۔

بچن کیا ہے یعنی قول و قرار وعدہ کیا ہے ہنود کا قول ہے

بات کو بٹا لگتا ہے۔ بات جاتی ہے۔ عیب لگتا ہے۔ بدنامی ہوتی ہے۔

بٹا۔ روپیہ جو بھاؤ سے کم میں چلے۔

بات ڈبو دی۔ کام بگاڑ دیا۔ الزام آگیا۔ بات ہلکی ہوگئی

بات ہلکی ہوگئی۔ وہ اعتبار اور توقیر نہ رہی۔

بودا نکل گئی۔ بودا پرانا اسباب ٹوٹا پھوٹا سب بک گیا۔ صرف ہوگیا کام لگ گیا۔

بہار آرہی ہے بڑے عیش و آرام سے گزرتی ہے۔

بھنگ کھائی تو نشہ چڑہا۔ ایسا کیا تو یہ نتیجہ دیکھا۔

برا چچا بنا کر چھوڑوں گا۔ خوب ذلیل کرونگا۔ یا خوب لڑونگا۔

بیر اگہیری ہے۔ دشمنی ہے آپس میں خلاف ہے۔

بوجھ بجھکڑ ہے۔ دانائی کے پیرایہ میں محض نادان ہے بوجھ بجھکڑ ایک نادان آدمی کا لقب تھا وہ ہر باب میں دخل دیتا تھا ہاتھی کے پیر کو اُس سے دریافت کیا تو کہا ہرن چکی کا پاٹ پاؤں سے باندہ کر یہاں کہیں گیا ہے

بہاگ آئے۔ نصیب کھل گئے۔ قسمت نے یاوری کی

بوک کی سی ڈاڑھی۔ جس کی ڈاڑھی چگی یا دراز ہوتی ہے اوس کو بطور مزاح اوس کے یار دوست کہہ دیتے ہیں ایسے ہی بھری ہوئی ڈاڑھی کو جہاج سی ڈاڑھی بولتے ہیں۔

بگڑ گیا۔ مخالف ہوگیا۔ لڑ پڑا۔ خراب ہوگیا۔ کام کا نہ رہا۔

بڑا دن۔ ۲۵ ماہ دسمبر کو کہتے ہیں۔

بھُرتا ہوگیا۔ ضعیف بدحال ہوگیا۔

بھاگ گئی۔ یعنی فرار ہوگئی مگر محاورہ میں اوس گائے یا بھینس کو کہتے ہیں جو دودہ دینا موقوف کردے۔

بھُس بھر دیا۔ بھُس اُڑا دیا۔ بھُس نکال دیا۔ بھُرکس نکال دیا۔ بہت مارا یا تباہ کردیا۔

باٹ دیکھی۔ انتظار کیا۔ باٹ راستہ کو کہتے ہیں۔

بِلّہ بندی ہوگئی۔ سرانجام ہوگیا۔ میسر آگیا۔ انتظام بن گیا۔

نبگیا۔ عورتیں بددعا کے طور پر کسیکو کہدیتی ہیں۔

باٹ ہاڑے۔ خوب بدلہ لیا۔ سزا دی۔

باڑ ہیں کیوں بوہیا تڑا یا ناحق بیفائدہ کیوں نقصان اُٹھایا۔ یا محنت کی یا رنج بہگتا۔ یا کیوں دخل دیا۔

بہت دور دبک کی۔ ڈانٹا۔ دہمکایا۔

بھُوکوں کا مارا ہے۔ فاقہ کشی سے ضعیف ہوا ہے۔

بل گئی۔ عورتیں اپنے عزیز و اقارب کو کہا کرتی ہیں۔

بکھر گیا۔ رنجیدہ ہوگیا۔ سلنا کیا۔ یا کوئی چیز ریختہ ہوگئی۔

بچھیا کا باپ۔ بیوقوف ہے بیل۔ ہنود بولتے ہیں۔

بھڑک گیا۔ رنجیدہ ہوگیا۔ بُرا مان گیا۔

بتیسی گرگئی۔ منہ کے سب دانت ٹوٹ گئے۔

بیچ بچاؤ کردیا۔ لڑنے نہ دیا مصالحت کرادی۔

بریز بریز کرتا پھرے گا۔ ہائے ہائے یا افسوس یا شکوہ شکایت کرتا [illegible]

بھرم کی ٹٹی ہے۔ اس میں عزت بنی ہوئی ہے کام چلتا ہے

بچشم خود دیکھا۔ سُنا ہوا نہیں یہ کلمہ بطور تاکید کہا کرتے ہیں کہ خلاف نہیں ہے۔

بدک گیا۔ کسی بات پر رنجیدہ ہو کر الگ ہو گیا یا جانور بھاگ گیا۔

بہٹو ہے۔ بیوقوف ہے تحقیر کا کلمہ ہے کسیکو کہدیتے ہیں

بڑا سور ہے۔ بڑا بدذات شریر ایذا رساں نافرمان ہے۔

بینڈیا۔ کسان وغیرہ اُس بیل کو کہتے ہیں جو دو بیلوں یا چار بیلوں سے آگے بیچ میں جتا ہوا ہوتا ہے۔

بہنڈیخانہ۔ امیروں کا وہ مکان جس میں حقہ نوشی کا سامان رہتا ہے۔

بہنڈے بردار۔ امیروں کا نوکر ہوتا ہے جسکو سامان حقہ کشی سپرد ہوتا ہے۔

بید کی طرح کانپتا ہے۔ بہت ڈرتا ہے۔ بید پہاڑ میں درخت ہوتا ہے جسکی کرسیاں بُنتے ہیں۔ اور لاٹھی کی جگہ اُسکی چھڑی ہاتھ میں رکھتے ہیں وہ درخت ہلتا رہتا ہے۔

بنار دیا۔ کاٹ ڈالا ہنود بولتے ہیں۔

بہلیدر۔ زشت رو آدمی۔

بیٹھ میرے یار۔ بیٹھ بھلے مانس۔ یعنے یہہ کیا کیا مناسب نہیں تھا۔ غصہ میں کہتے ہیں۔

بات تو یہ ہے۔ یعنے اصل تو یہ ہے جو میں کہتا ہوں یا عمدہ بات یہ ہے۔

بات ہی کیا ہے۔ یعنے دشوار نہیں سہل ہے۔

باز نہیں آتا۔ ہرگز نہیں مانتا یا عادت نہیں چھوڑتا

بوڑھی عید۔ اہل دہلی اُس عید کو کہتے ہیں جو چاند ماہ رمضان کا تیس ۳۰ دن کا ہو۔ اور اگر انتیس ۲۹ دن کا ہو تو جوان عید کہتے ہیں

بھوری کہید لینا۔ اگر ہو سکے تو میری بھینس پکڑ لینا یعنے تجھسے میرا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔

بیٹھا بیٹھا سوکھ گیا۔ اتنا انتظار کیا۔ یعنے بہت انتظار کیا

بھوکوں بیر۔ اگھاؤں گنّے۔ بھوک میں بیر غنیمت اور سیری میں گنا پسند ہوتا ہے۔

بڑا شہدہ ہے۔ بڑا شریر بیہودہ ہے۔

بوریا بغل میں دابو۔ بوریا بدھنا اُٹھاؤ۔ یعنے یہاں سے چلے جاؤ۔

بازی دے گیا۔ چھل کر گیا۔

بازی پا گیا۔ فتحیاب ہوا۔

بول بالا رہے۔ دعا ہے یعنے غلبہ اور ترقی ہے۔

بند کر دیا۔ رد کر دیا۔ بولنے نہ دیا۔ یا قید کر دیا۔

بُوا۔ دہلی میں عورت کی طرف بہن کے معنی میں خطاب ہوتا ہے۔ اور پنجاب میں دروازہ کو کہتے ہیں۔

بغلی گھونسا۔ بغلی چور۔ چغلخور یا خائن ہر وقت کا پاس رہنے والا۔

بیکنٹھ باشی ہوا۔ مرگیا۔ ہنود بولتے ہیں۔

بخیہ اُدھڑ گیا۔ راز فاش ہوا۔ طاقت ہو چکی۔

بُور بُور ہوگیا۔ بودا ہوکر ٹوٹ پھوٹ ریزہ ریزہ ہوگیا۔

بے پیر ہے۔ نافرمان ہے۔

بجکا۔ کھیت کی حفاظت کے واسطے پھوس کا پتلا بناکر کھیت کے اندر کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ وحشی جانور ڈر کر کھیت نہ کھائیں۔ اسکو فارسی میں چشمارو کہتے ہیں۔

بنانے میں غضب کیا ہے۔ یا ستم کیا ہے۔ یعنے نہایت عمدہ خوش وضع یا بعینہ بنادیا ہے۔

بیٹھ رہا۔ دیر لگادی۔ یا مایوس ہوگیا۔

بیٹھ گیا۔ طاقت ہوچکی عاجز ہوگیا یا مکان گر گیا۔

بھیروں چڑھ رہی ہے۔ دیوانی باتیں بکتا ہے۔

بھوڑا۔ جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اوسکو چوتھے دن شوہر کے گھر سے باپ کے ہاں لے آتے ہیں اُسکو چوتھی کہتے ہیں پھر جب اوسکو حسب قرارداد تاریخ دوبارہ شوہر کے گھر لے جاتے ہیں تو اوسکو بھوڑہ اور چالا کہتے ہیں اور دہاقین منھو گونا اور مکلاوہ کہتے ہیں۔

بَرِی۔ جب کسی لڑکی کی برات جاتی ہے تو برات کے ساتھ جوڑے اور کچھ زیور اور ایک باپوش زنانہ اور ٹھلیاں نگین سربند اور سہاگ پوڑہ اور پھلیل اور پان اور کھلیلیں اور ناٹے جاتے ہیں اوسکو بری کہتے ہیں۔ ٹھلیوں میں شکر سفید و چھوہارے اور ناریل کشمش بادام سنگھاڑے مہندی۔ کوزہ بنات ہوتے ہیں جو مانا ردکی اور زیور میوہ وغیرہ کی کچھ مقدار مقرر نہیں بقدر مقدور ہے۔ جوڑے اور زیور سب زائیں آتا ہے باقی سب ہاں رہتا ہے۔ اور ایک جوڑا جو سب میں ممتاز ہوتا ہے اور باپوش عروس کو پہناکر رخصت کرتے ہیں۔

بھیر بنگاہ۔ فوج کے ساتھ جو شاگرد پیشہ بقال وغیرہ یا برات کے ساتھ جو خدمت گزار ہوتے ہیں۔

بے بہا ہے۔ بے قیمت نہایت خود پسندیدہ ہے۔

بلبل کا بچہ پالا ہے۔ یعنے پھوڑا یا پھنسی یا اور مرض ہے اُسکا علاج نہیں کرتا

بپھر گیا۔ غصہ ہوگیا۔

بیل ہے۔ بیوقوف یا جسیم زور آور ہے۔

بھلا بچہ۔ یعنے سمجھ دونگا۔ بدلہ لونگا یا سزا دونگا دھمکی کا کلمہ ہے

بھلا چنگا۔ اچھا خوش صحیح سالم ہے۔ جب کوئی قرابتی بہت مدت میں ملتا ہے تو عورتیں مزاج پرسی کے طور پر کہتی ہیں۔

بہتا۔ ایک گڑھا بناتے ہیں کہ چونا تعمیر کے لیے چکی ہیں پس کر اس میں رکھا جاتا ہے۔

بات رہ گئی۔ الزام سے بچگیا۔ عزت رہ گئی۔

بات بگڑ گئی۔ معاملہ خراب ہوگیا الزام یا عیب لگ گیا

برکت ہوا۔ ہوچکا۔ عورتیں بولتی ہیں۔

بجھا ہوا پانی۔ آہن تاب یا سیم تاب لوہے چاندی کو آگ میں سرخ کرکے پانی میں ستا بار ڈبوکر بیمار کو پلاتے ہیں۔ اطبا کی اصطلاح ہے

بیسواں۔ مردہ کے مرنے سے بیسویں دن کھانا پکاکر مساکین کو کھلاتے ہیں اور مستورات کنبے کی بطور تقریب جمع ہوتی ہیں

برسی۔ بعد ایک سال کے بموجب رسم بیسویں کی ہوتی ہے

بول۔ بواو مجہول جواب دے۔ اور گاڑی بان وغیرہ یہ مراد لیتے ہیں کہ بیل کو ہانک۔

بہروپیا ہے۔ مکار حیلہ ساز ہے۔

بکرے کی بولی بولتا ہے۔ تے کرتا ہے۔

بارہ مہینے۔ یعنے مدام۔ ہمیشہ دائمی۔

بقال۔ عربی لفظ ہے ترہ فروش کو کہتے ہیں۔ مگر ہند کے محاورہ میں بنیے کو کہتے ہیں جو آٹا دال وغیرہ بیچتا ہے جیسے حجام پچھنے لگانیوالا اور ہند کے محاورہ میں نائی سر مونڈنیوالا جسکو عربی میں حلاق کہتے ہیں

بدال۔ بنیا جسکو ہند کے محاورہ میں بقال کہتے ہیں یعنے آٹا دال بیچنے والا۔ پر کم بولتے ہیں کوئی کوئی۔

بڑھیا۔ عورت پیر فرتوت۔ اور آکہہ کے درخت میں سے جیٹھ کے مہینہ میں سفید روئی کی شال پہوئے کی طرح متفرق الاجزا اڑتا ہے اور بہتوں ہیں

بتاؤ نہیں آئی۔ یعنے بارش کی کثرت سے زمین دلدل ہے اتنی خشک نہیں ہوئی کہ ہل جوتیں۔

بہبنسڑ ہے۔ ظرفا موٹے آدمی کم ہمت کو کہتے ہیں۔

بہنگی۔ بھنگ پینے والا محاورہ میں خاکروب کو کہتے ہیں جیسے خاکروب کو پنجاب میں مصلی کہتے ہیں۔

بہرہ بادل۔ بہرہ بہنڈ۔ جو شخص اونچا سنتا ہو اوسکو بطور ظرافت کہتے ہیں۔

بت کہاؤ ہو رہی ہے۔ گفتگو بحث و تکرار اصلاح و مشورہ ہو رہا ہے۔

بُرد یانتا یعنی بدنیت بے دیانت۔ شاید بد دیانت کو بگاڑا ہے۔

بڈہار۔ برات کو جو دوسرے دن ٹہیرا لیتے ہیں۔ یہ رسم ہنود کی ہے۔ مسلمانوں میں کمتر شاذ و نادر۔

بسیرا۔ رات سو کر آرام سے گزارنی۔ اکثر طیور کے حق میں بولتے ہیں۔ اور ہندو فقیر اپنے حق میں بہی بولتے ہیں۔

بھر پایا۔ اپنے کیے کا مزہ چکھ لیا۔ بھگت لیا۔ وصول کر لیا۔ اور کبھی طنز ہوتا ہے کہ وصول نہوا۔ یا نیکی کر کے برائی دیکھی

بدرہ ملا لو۔ مطابق کر لو۔

بدرہ نہیں کہاتی۔ مطابقت نہیں ہے۔

بونا۔ کوتہ قد آدمی یعنے ٹہنگنا۔

برماضی صلوات۔ گزشت انچہ گزشت اب کیا تکرار ہے

بالک۔ ہنود آدمی کے بچہ کو کہتے ہیں جو کم عمر ہو۔

بالا۔ عوام آدمی کے بچۂ نر کو کہتے ہیں۔ اور دختر کو بالی کہتے ہیں اور عورتیں حلقۂ کلاں اور خورد سونے یا چاندی کا کانوں میں پہنتی ہیں اوسکو بہی بالا اور بالی کہتے ہیں۔

بھینس پڑ گئی۔ بر ایک کیڑا ہوتا ہے نئی چری میں اسکو بھینس اگر کہا جاتی ہے تو ترت مر جاتی ہے یعنے اس عارضہ سے مر گئی۔

بایں ریش و فش۔ یعنے یہ صورت مقطع اور یہ غیر مناسب کام۔ طعن کے وقت بولتے ہیں۔

بھلا کرتے برا ہو۔ جب کوئی کسی کے ساتھ بھلائی کرے اور وہ الزام دے تب یہ کہتے ہیں۔

برات۔ نوشاہ کے ساتھ جو آدمی ہوتے ہیں۔ اور کبھی برات سے انبوہ کثیر مراد ہوتی ہے۔ اور گنجفہ میں ایک بازی کا نام ہے تاج میں دیکھو

بہت یار ہی بن گئے۔ کچھ ڈر اور خوف ہی نہیں رہا یا حد سے زیادہ بے بہرہ ہو گئے ہو۔ یا بمنزلہ زجر کے ہے۔

بیسوا ہے۔ بدچلن عورت مثل کسبی یعنے فاحشہ بدکار۔

بھر کس نکل گیا۔ صدمہ سے ضعیف و ناتواں ہو گیا یا خرچ کے تلے دب گیا

بہوت اتر گیا۔ یعنے غصہ اتر گیا۔

بہٹا لگ گیا۔ جلکر خاک سیاہ ہو گیا یا دیمک کہا گئی۔

بکھیر۔ ہنود شادیوں میں نام آوری کے واسطے حسب مقدور روپے پیسے دولہا کے سر پر سے پھینکتے غریب غربا اوٹھا لیتے ہیں اوسکو بکھیر کہتے ہیں

بھٹر بھونجا سا ہے۔ میلا کچیلا بد حیثیت ہے۔
بھونچال۔ زلزلہ زمین جو ہل جاتی ہے۔ (ع)

یہاں زمینِ شعر میں بھی اندنوں بھونچال ہے

ہندی میں اسکو بالن بھی کہتے ہیں اور مسلمان عجمی اسکو امن جین بھی کہتے ہیں
باٹ۔ وزنہ جسکی برابر تولتے ہیں۔ اور راستہ راہ باٹ اور کبھی انتظار کے معنوں میں آتا ہے کہ تمہاری بڑی باٹ دیکھی یعنے سخت انتظار کیا۔ لیکن دیہاتیوں کا محاورہ ہے۔
بھلا برا کہا۔ دھمکایا سخت سُست کہا۔
بیمہ بیچدیا۔ یعنے مال کو پہنچانا دوسرے کے ذمہ کر دیا۔ تاجروں میں رسم ہے کہ جب مال کہیں دور بھیجتے ہیں تو بہ نسبت محصول کے کچھ زیادہ دیکر اُس مال کا پہنچانا دوسرے کے ذمہ کر دیتے ہیں اگر اتفاقاً کسی سبب سے تلف ہوجائے تو مال گھر سے دینا پڑتا ہے۔ اکثر وہ دام ہضم ہی ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی دینا بھی پڑ جاتا ہے قسمت آزمائی ہے جیسے جُوا۔
بکاؤ ہے۔ فلاں چیز بکنے کو ہے یا بیچنے کے لایق ہے۔
بار۔ بوجھ۔ اور رنگ۔ اور دفعہ۔ اور عوام شنبہ کے دنکو بھی کہتے ہیں۔ جمعہ کھیل کھلاوے بار پکڑ بلاوے۔
بار ہے۔ ناگوار دشوار ہے یا طاقت سے زیادہ ہے۔
بھر دیا۔ برتن پر کر دیا۔ اور بدن یا کپڑا آلودہ کر دیا اور کھیت میں پانی پہنچا دیا۔ یا کسی سے خوب سلوک کیا۔
بھولا بسرا۔ گیا گزرا کبھی کا معاملہ۔
بسر و چشم۔ یعنے منظور و قبول۔
بھول کے بھی نہیں۔ یعنے کبھی بھی نہیں۔
بھاگ۔ چلا جا۔ اور نصیب۔ قسمت۔

بس اب چٹخو۔ بس جاؤ اور نہیں۔
بات میں فرق آتا ہے۔ اعتبار جاتا ہے۔
بھوؤں سے چور پکڑواتا ہے۔ جب کوئی کسی نالایق کم ہمت کو یا ضعیف کو بڑا کام سپرد کرتا ہے تو کہتے ہیں
بدمزگی ہوگئی۔ رنج ناخوشی ہوگئی۔
بٹورٹے جاتی ہوں۔ گواریاں خصوصاً جاٹنیاں بولتی ہیں یعنے پاخانے پھرنے جاتی ہوں۔ بٹورا یا چک دستی کا انبار جنگل میں ہوتا ہے
باچ دو۔ پڑھ دو۔ عوام ناخواندہ بولتے ہیں۔
بحال ہوگیا۔ اچھے حال پر ہوگیا یا معزول ہو کر پھر اپنے عہدہ پر منصوب (قائم) ہوگیا۔
بلا لو منا لو بڑے بزرگ سے کہتے ہیں اور چھوٹے کو کہتے ہیں خطا معاف کرائے۔
بھبوکا۔ تیز و تند یا زیب و آرایش (ع)

یاد آیا شب ماہ میں جدم وہ بھبوکا

بھتا۔ نوکروں کو جو علاوہ تنخواہ مقررہ سے سفر خرچ ملتا ہے۔
بھر یا پھوٹا۔ پھوڑا یا زخم جس میں آلائش نکلکر پھر پیدا ہوجاوے اور پھر ایسا ہی ہو۔
بے نقط سُنائیں۔ بھوگ سُنائے۔ فحش بکا۔ بہت گالیاں دیں۔
بہرہ بہشتی اندھا دوزخی۔ قول مشہور ہے اندھے کی نیت۔ بسبب بے خبری کے ڈانواڈول ہوتی ہے۔
باٹ ہارتے ہیں۔ بدلا لیتا ہے
بال آگیا۔ چینی کے برتن میں عیب آگیا۔ ے

صفائی اُڑگئی چہرہ کی جب خط کا نکال آیا
کہاں رہتی ہے وہ قیمت کہ جب چینی میں بال آیا

بیچ میں کود پڑا۔ پرائی بات میں ناحق دخل دیا۔

بھیدی۔ راز دان اور جاسوس جو اور ونکا بھید لیتا پھرتا ہی

بہوکا بنگالی۔ بڑا مفلس۔ بنگالیوں کی ابتدائی حالت افلاس ضرب المثل ہوگئی۔

بر سر راہ ہوں۔ جانیکو ہوں اب فرصت نہیں۔

بُس گیا۔ بالضم سڑ گیا۔ بو دار ہوگیا۔

بَس گیا۔ بالفتح آباد ہوگیا۔ اور کپڑا خوشبو کے پاس ہونے سے معطر خوشبو دار ہوگیا۔ اور گہر بس گیا یعنے بیاہ ہوگیا۔

بِس۔ مِس کر بہت پیچانہ رے۔ دع ا
آٹھہ نو دس ہوئے بس انشا بس

اور بِس بالکسر ہندی میں زہر کو کہتے ہیں۔

بیچ بچاؤ ہوگیا۔ صلح۔ وار مدار ہوگئی۔ جھگڑا نہ رہا۔

بلانوش ہے۔ جو ملتا ہے سب چٹ کرتا ہے۔

برج کا برج ہے۔ بڑا موٹا جسیم ہے۔

بلی کی بلی ہے۔ بڑا ہی لمبا ہے۔

بوتل کی بوتل اُلٹ دی۔ سب چڑھا گیا۔ پیگیا۔

بڑا بیڈہب ہے۔ بڑا چالاک ہوشیار ہے۔ کسی کے قابو کا نہیں ہے

بیدل ہو رہا ہے۔ اُداس رنجیدہ خاطر ہے۔

باغبار ٹی۔ برات کے ساتھ کاغذی باغ کی ٹٹیاں بنا کر جاتے ہیں۔ اور دُلہن کے گھر کے پاس لٹا دیتے ہیں۔

بدیہ ہوگیا۔ دشمن ہوگیا۔

بیل۔ بنات بے ساق جو زمین پر پھیلتی ہے۔ کدو۔ خربزہ وغیرہ اور ثمر درخت ہے نہایت سخت اوسکی گری پکی ہوئی بال بچے کہاتے ہیں اور عمارت کے چونہ میں ملاتے ہیں۔ اور شادیوں میں برادری کی مستورات ڈومنیوں گانا سنکر جو اونکو نقد اناج کپڑا دیتی ہیں اُسکو بھی بیل کہتے ہیں۔ و بائے مفتوح ویائے مجہول مویشی معروف یعنے گاؤ۔

بیوی کا دانہ کہاتا ہے۔ بیوی کا دانہ حضرت فاطمہ رضی عنہا کی نیاز یعنے پرہیزگار ہے۔ بدچلن نہیں۔ اور ظرفا یہ مراد لیتے ہیں کہ جورو کے ذریعے سے گزران کرتا ہے۔

بازار سڑ گیا۔ یعنے فلانی چیز بازار میں اس کثرت سے ہے کہ جسکی کچھ قدر نہیں

برچک۔ وہ لڑکا یا لڑکی جس کے لیے منگنی شادی کی میسر نہ آئے خالی رہ جائے۔ یہ اہل ہنود کی اصطلاح ہے۔

بھٹنی۔ سر پستان جہاں سے بچہ دودہ پیتا ہے۔

بھر گیا۔ پیٹ بھر گیا۔ سیر ہوگیا۔ کپڑا بھر گیا۔ آلودہ ہوگیا برتن بھر گیا پُر ہوگیا۔ زخم بھر گیا مندمل ہوگیا یعنے اچھا ہونے کو ہے۔ کھیت بھر گیا یعنے پانی کی ضرورت نہیں رہی۔

بُھر گیا۔ بالضم ٹوٹ گیا۔ تھوڑا سا۔

بہت سر پٹخا۔ بہت کہا بہت سمجھایا کچھ اثر نہ ہوا۔

امثال بائے موحدہ

بکرے کی ماں کب تک خیر مانگے گی۔ آخر یہ بات یعنے ذبح ہووے ہی گا کہاں تک بچیگا۔ ایسے ہی بد آدمی بالضرور اپنی برائی میں ایک دن ماخوذ ہوگا۔

بڑی بہو نے نکالے کار وہی اُتری پار مجہار۔

بڑے بزرگ نے جو طریقہ دستور جاری کر دیا وہ ہی دستور العمل ہو گیا۔

بہائی بھاؤ کا اپنے داؤ کا۔ یعنے سب اپنے اپنے مطلب کے خود غرض ہوتے ہیں درد مند نہیں ہوتے۔

بہت پرے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔
وہ عمدہ بات بھی کام کی نہیں جس میں نہایت تکلیف ہو۔

بیل نہ کودا کودی گون۔ جس کا کام اسی سے نہ ہوا اور کہا۔

بن بلائی احمق لے دوڑی صحنک۔ کسی نے بلایا نہ بات اپنے آپ ہی آپہنچی کیسے آنے پر حسن ہوتا ہے۔

بندر کے ہاتھ ناریل۔ جیسے چاہے اُلٹے پلٹے یعنے بیوقوف کام خراب کرتا ہے۔

بلی سے چھیچھڑوں کی رکھوالی۔ خیانت پیشہ آدمی سے امانت داری نہیں ہوتی۔

بیگانے فلانے پر شکرا پالا۔ بیگانے بھروسے پر کام اُٹھایا

بیگانے بھروسے پہ کھیلا جوا آج نہ موا کل موا۔
غیر کے بھروسے پر کھٹکھٹا کرکے جلد خراب تباہ ہوتا ہے۔

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ
یعنے بڑے میاں تو تھے ہی چھوٹے میاں اُنسے بھی تیز نکلے۔

بال کترنے سے مُردہ ہلکا نہیں ہوتا۔ اتنے بڑے منگے میں اتنا خرچ کم کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔

بن مانگے موتی ملیں مانگی ملے نہ بھیک۔
بے محنت بے تگ و دو عمدہ کام سر انجام ہو جاتے اور ادنے کام مشقت سے بھی نہ ہو یہ تقدیر کے کھیل ہیں۔

بڈھے باپ اور پرانے کپڑے سے شرمانا نہ چاہیئے
یہ وہی ہیں جن سے فخر و عزت ہے۔ آخر باپ جوان اور کپڑا نیا تھا۔

بھولی بامن گو کہانی پھر کہاؤں تو رام دہائی
یہ کام بھولے چوکے اب تو ہو گیا پھر نہ ہوگا قسم ہے۔

بیدل چاکر دشمن برابر۔ نوکر آدمی اگر دل سے راضی نہ ہو اور دل شکستہ خاطر ہو تو دشمن کی طرح کام خراب کرتا ہے

بیاہ نہیں کیا برات میں تو گئے ہیں۔ اس کام میں مشاق نہیں تو جانتے تو ہیں اگر نہیں کیا دیکھا تو ہے۔

باپ پوت پراپت گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا
یعنے باپ کی وضع اور عادت پر بیٹا اور سائیس کی تعلیم پر گھوڑا کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔

بارہ برس کے بعد کوڑی کے بھی دن پھرتے ہیں
ایک مدت کے بعد ادنی سے ادنی بھی اُبھر الیتا ہے صبر کرنا چاہیئے

باندی اوروں کے پاؤں دھووے پینے لیے سوُوے
یعنے آدمی اوروں کی کارگزاری کریں اپنے لیے سستی ہیں

بھر انالا چھلانے تھی پھاگن کو نہیں جانے تھی۔
ابتدا کار میں جو اتنا اسراف کیا اند نوں کی خبر نہ تھی۔

بندر کو ملی ہلدی کی گرہ پنساری بن بیٹھا چھبو
آدمی ذرا سی چیز پر بڑی نمود اور فخر کرتا ہے اور اتراتا ہے۔

بی بی وار باندی کہائے گھر کی بلا گھر میں جائے
بی بی جو خیرات باندی کو دیدے اور وہ اپنے خرچ میں لادے تو وہ خیرات گھر کی گھر میں رہی دیا نہ دیا برابر ہوا

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ یہ کام تقدیر سے ہو گیا بظاہر شکل ناشدنی تھا۔

بیاہ میں کھائے بور پھر کیا کھائے گی دہور۔ یعنی خاک ۱۲ ابھی سب خرچ کر ڈالا تو پھر کیا خاک کہائے گی۔

ہٹورے میں سے اُپلے ہی نکلتے ہیں۔ آدمی اگر بدسرشت ہوتا ہے تو اُس سے ویسے ہی افعال بدسرزد ہوتے ہیں

بغل کا چور بُرا ہوتا ہے۔ آپس کا ملنے والا بھیدی خوب چوری کرتا ہے۔

بیندھے موتی چوکے ہٹورا۔ دقیقہ رس باریک فہم ہو کر ظاہر بات پر خیال نہیں کرتا۔

بنیاں بیٹھنے دیتا نہیں پورا تو لیو۔ کام سرے سے بنتا ہی نہیں درستی انجام کی فرمائش ہے۔

بلّی بھی مارتی ہے چوہا پیٹ کے لیئے۔ ہر ایک جو کرتا ہے تو اپنی غرض ملحوظ ہوتی ہے۔

بندر کے ہاتھ آئینہ ہے۔ دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہے

بھینس کے آگے رباب بجانا۔ ناسمجھ کے سامنے دانائی کی باتیں بیفائدہ ہیں یا عین حماقت ہے۔

بغل میں کٹورہ شہر میں ڈھنڈورہ۔ اپنی چیز اپنے پاس ہے اور ناحق ڈھنڈ مچاتا ہے۔

بھس میں ٹیمی ڈال جمالو دور کھڑی۔ فتنہ و فساد برپا کر کے آپ الگ ہو گئے۔

بلّی کے خواب میں چھیچھڑے ہی آتے ہیں آدمی جس حال میں شب و روز مبتلا رہتا ہے وہ ہی خواب میں دیکھتا ہے ~

تشنہ را می نماید اندر خواب ؛ ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

بنیا جسکا یار اوسکو دشمن کیا درکار۔ بنیا یا زرگر سودے قرض دے کر فقیر کر دیتا ہے۔

بہرا اروڑی کی ہٹ پٹ سُنتا ہے۔ اپنے مطلب کے موافق ہر ایک سمجھ لیتا ہے۔

بہت سے پوت اور کپڑ سے آ ملے۔ آرزو بیجا ہے ایسا نہیں ہوتا

بھاگتے کے آگے مارتے کے پیچھے۔ آشتی مزاج صلح کل ایسے ہی ہوتے ہیں۔

باسی بچے نہ کتا کھائے۔ نہ رہیگا نہ کوئی طمع کرے گا۔

بوڑھی گھوڑی لال لگام۔ پیری میں جوانی کی آرائش یعنی یہ عمر اور یہ شوق۔ ~

وقت پیری شباب کی باتیں ؛ ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

بھینس کو اپنے سینگ بھاری نہیں ہوتے جو اصل بات ہوتی ہے وہ بُری نہیں لگتی۔

بید کرے بیدائی چنگا کرے خدائی۔ طبیب اگر علاج کرتا ہے پر صحت خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے۔

باپ سے بیر پوت سے پیار۔ اصل سے بگاڑ فرع سے اخلاص یہ نکمی بات ہے۔

باپ نہ ماری پودنی بیٹا تیر انداز۔ نالایقوں کے لایق یا اولاد بر خلاف۔

بات مُنہ سے نکلی پرائی ہوئی۔ کہتے ہی سُننے والے کے قابو میں ہوئی۔

بازار کا سچّا جو لیکر دیوے۔ بازار میں ادا کرنے والے ہی کا اعتبار ہوتا ہے۔

بازار کی گالی جو سمجھے اوسکو ہے۔ مبہم بات

سے جو بُرا مانے اوسکو لبستی ہے۔

باسی کڑھی نہیں اُبلتی۔ گئی گزری بات نہیں اُبھرتی۔

بالک ہٹ راج ہٹ تریا ہٹ نہیں ٹلتے

یہ تین بچہ اور راجہ اور عورت جس بات پر اڑ جاتے ہیں کرکے چھوڑتے ہیں

بچّہ کی ماں بوڑھے کی جورو مت لا ہے۔

ان دونوں کا آرام ان دونوں سے ہے۔

برہمن جیسے ہی پتیاویں۔ یعنی کام پورا ہوے تو اطمینان ہو۔ یا فائدہ اُٹھا کر انسان رجوع لاتا ہے۔

بانجھ بیاوے سونٹھیا کہلانے کو۔ حال یا عادت سے برخلاف کام کسی امید پر ہوتا ہے۔

بدا اچھّا بدنام بُرا۔ جو بدی میں مشہور ہو جاتا کبھی نہ کبھی سزا پاتا ہے۔ یا آدمی اُس سے کتراتے ہیں۔

بنی کے سو سالے ہوتے ہیں اور بگڑے کا ایک بہنوئی نہیں ہوتا۔ اچھے وقت میں سب اپنا مطلب دیکھتے ہیں اور بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔

براتی کہا پیکر الگ ہو جاتے ہیں معاملہ دولہا دولہن کا رہتا ہے۔ اُلہاؤ لوگوں کا حال یہ ہی ہوتا ہے باقی اصل سے سر رہتا ہے۔

برسات میں گھر گھر کڑھائی۔ موسم پر کیا اعلےٰ کیا ادنےٰ سب رنگ لاتے ہیں۔

بڑا بول ہو کر رہتا ہے۔ تکبر اچھا نہیں یا جو مشہور ہو جاتا ہے ہو کر رہتا ہے۔

بڑے بول کا سر نیچا۔ متکبر کو ذلت ہوتی ہے۔

بُڑھیا مری تو مری پر فرشتے نے گھر دیکھ لیا۔

یہ تو ہوا سو ہوا آگے کو دستور جاری نہ ہو جائے۔

بڑوں کے بڑے کام۔ عادات السادات سادات العادات

بلّی چوہا خدا کے واسطے نہیں مارتی۔ جو کوئی کچھ کرتا ہے اپنی غرض ملحوظ ہوتی ہے۔

بلّی کی میاؤں کون سنبھالے گا۔ بڑے زبردست کے مقابلہ میں اوسکی جھپٹ کون اُٹھا دے گا۔

بنیے کا قرض گھوڑے کی دوڑ برابر ہے۔ جیسے گھوڑا دوڑتا ہے ایسے ہی سود چڑھتا ہے بلکہ گھوڑا تھک جاتا ہے سود نہیں تھکتا۔

بوڑھے طوطے نہیں پڑھتے۔ جب کام کا وقت گزر جاتا ہے تو پھر کام نہیں ہوتا۔

بھات ہے تو کوّے بہت۔ ؎

ہر کجا چشمۂ بود شیریں　　　مردم و مرغ و مور گرد آیند

بھات چھوڑے ساتھ نہ چھوڑے۔ فائدے پر نظر نہ کرے رفاقت نہ چھوڑے۔

بیاہ پیچھے بڈھار عید پیچھے ٹر۔ بے وقت کام کرنا اکارت ہے

بھلے آدمی کو ایک بات بھلے گھوڑے کو ایک چابک یا ایک ٹنخاری۔ کفایت کرتی ہے۔

بہن کے گھر بھائی کُتا ساس کے گھر جنوائی کُتا اور جو کُتا پالے وہ کُتا۔ اور سب کتوں کا وہ سردار سُسرار ہے جنوائی کے باز

یہ سب لوگ بڑے درجہ کے بےحیا ہوتے ہیں۔

بھیگ مانگے آنکھ دکھاوے۔ گدائی کے ساتھ غصہ ہی ہے۔

بیاہی بیٹی پڑوسن داخل۔ بیاہ کے بعد بیٹی غیروں میں داخل ہو جاتی ہے تعلق کم ہو جاتا ہے۔

بیٹا بنکر سب کھاتے ہیں باپ بنکر کوئی نہیں کھاتا خوشامد کی راہ سے سب فائدہ اُٹھاتے ہیں دہمکی اور زور سے کسیکو نہیں ملتا

بے ہمت کی سو مَتیں۔ جس کو عقل و تدبیر نہیں ہوتی اوسکو ہر دم نئی تدبیر سوجھتی ہے۔

بیٹا کہلاوے باپ لکھاوے کلجگ اپنا زور دکھلاوے یہ زمانہ کی نیرنگیاں ہیں کہ بیٹا توانگر ہو باپ محتاج پڑا دیکھا کرے۔

بے وارثی ناؤ ڈانواڈول۔ مالک بغیر بے خبری میں سب کام خراب ہوتے ہیں۔

بی بی نیک بخت چھٹانک دال میں وقت نیک بخت عورتیں اسیطرح گزران کرتی ہیں۔

بنیا جب اُٹھتا ہے تو جھاڑو دینے لگتا ہے۔ جب کوئی کسیکو الگ کرنا چاہتا ہے تو اوسکے خلاف مرضی حرکتیں کرنی شروع کرتا ہے

بیماری کی تکلیف بیمار جانے۔ بھلے چنگے کو کیا خبر جسکی نہیں پھٹی بوائی وہ کیا جانے پیڑ پرائی۔

بیچکر بچانا بہتر رکھکر پچھتانے سے۔ یہ تجربہ اور قول تجار کا ہے۔

بیٹا چڑھجا سولی پر خدا بھلی کرے گا۔ دشمن شیر تا ہم کا قول ہے۔ یا بڑے متوکل کا۔

بیوی خطا کرے باندی پکڑی جائے۔ بڑے کی خطا پر غریب کی کم بختی۔

بیل بیاہا ہیجڑے کے بیٹا ہوا۔ یہ غیر ممکن ہے دشوار بات پر کہا کرتے ہیں۔

بچھڑا کھونٹے کے بل کودتا ہے۔ ہر شخص اپنے حمایتی پر ناز کیا کرتا ہے۔

بے موسم پھل لگتا ہے موسم پر نہیں لگتا۔ بے محل کام ہوتا ہے وقت پر ندارد۔

بھٹ بھٹیاری بیسوا تینوں ذات کجات آئے کی آور کریں جات نہ پوچھیں بات بھاٹ۔ اور بھٹیاری۔ اور بیسوا (کسبی عورت) آتے کی خوب خاطر داری کرتی ہیں جاتے کو نہیں پوچھتیں۔

بے سوادوں کا کیا سواد چھاچھ نہیں بلوئی تو ان بلوئی سہی۔ یعنے دہی سہی مطلب کہ بے سواد

بہت نکٹوں میں ایک ناک والا نکّو۔ بہت عیب داروں میں ایک بے عیب۔ عیب دار ٹھہر جاتا ہے۔

بھول گئے راگ رنگ بھول گئے جکڑی۔ تین چیز یاد رہی نون تیل لکڑی تجرد میں بیفکری راگ رنگ تھا اب اہل میں نمک تیل ایندھن کا فکر ہے۔

بتیس منہ کی فال خالی نہیں جاتی۔ ہو کر رہتی ہے۔ الافواہ مقدمۃ الکون۔ ع

بجا کہے جسے خلقت اُسے بجا سمجھے + زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھے

بیٹا ہو کر بھنگ نہ پیوے بیٹا نہیں وہ بیٹی ہے یہ بھنگڑوں کا قول ہے اپنا سا بنایا چاہتے ہیں۔

بھری برسات میں منہ نہ دھوئے وہ بھڑوا اسٹی ہے یہ بات ظاہر ہے دو فقرے ایسے اور ہیں وہ اپنی جگہ حرف جیم میں آوینگے

بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ بڑا مشکل کام ہے ظاہر پر خیال نہ کرو
بنینی پان دمڑی کا کھائے اب گھر رہے یا جائے۔
ممسک مزاج آدمی ادنی خرچ کو بھی بڑا سمجھتا ہے۔
بدن میں کھاج پیدا ہوئی۔ یعنے اوس کے اعمال
پیش آئے۔ اپنے ہاتھوں خراب ہوا۔
بھلے میاں الیاس آپ گئے سو گئے کھو آس پاس
آپ بھی خراب ہووے اور ونکو بھی خراب کیا۔ جب کسی کے سبب
سے اور پر صدمہ آتا ہے تو کہتے ہیں۔
بدہیا مری بلا سے آگرہ تو دیکھا۔ ایک دہوبی کا مشہور قصہ
ہے جو شوق دید آگرہ میں دو منزلہ کرتا ہوا آگرہ پہونچا وقت واپسی بیل مر گیا
لوگوں نے بیل کا حال پوچھا تمامی کیفیت بیان کی اوس کا مقولہ ضرب المثل ہو گیا
نتیجہ اس کا یہہ کہ نقصان ہوا بلا سے دل کی ہوس پوری ہو گئی۔
بھیک اور پچھوڑ کر۔ حکومت کے ساتھہ اجرائے سخاوت چاہتا ہے
بیحیا کی رد بلا۔ بیغیرت کو کچھہ پرواہ نہیں ہوتی ہر جگہ جس
طور بنے کام نکال لیتا ہے۔
بابا نہ آویں نہ گھنٹہ بجے۔ نہ وہ آویں نہ یہ کام بنے یہ
اُنھیں کا طفیل ہے۔
باپ ور چھا ماں ڈاین۔ مربی ایسے تو اولاد کیسی ہوگی
یا خیر کی توقع کہاں۔
باپ بکھاری پوت بھنڈاری۔ مفلس کی اولاد تونگر بھی ہو جاتی ہے
بات جو چاہے آپنی پانی مانگت نہ پی۔ عزت جب
ہی بچے صبر کرے سوال نہ کرے
بات کا چوکا آدمی شاخ کا چوکا بندر۔

پچھاتے ہیں وقت نکل جاتا ہے۔
بات لاکھہ کی کرنی خاک کی۔ باتیں بہت خوب اعمال نکمے
باتوں کی چکنی کاموں کی خوار۔ باتیں خوب عمل خراب۔
باجرہ کی ٹٹی گجراتی تالا۔ بے موقع اور بے محل
ادنی چیز کا بڑا اہتمام۔
بادلا منڈھے سے نیم نہیں چھپتا۔ ظاہری ٹیپ
ٹاپ سے اصل نہیں بدلتی۔
بارہ برس کے کو بید کیا اٹھارہ برس کے کو قید کیا۔
خود صاحب فہم اور صاحب اختیار ہو جاتا ہے۔
بارہ برہمن بارہ باٹ بارہ کھاتی ایک گھاٹ۔
شرفا میں اختلاف اور کمینوں میں اتفاق۔
باڑ لگائی کھیت کو باڑ ہی کھیت کو کھائے۔
محافظ ہی چوری کرے تو پھر حفاظت کہاں رہے۔
باز و لوٹے باز کو شاہین لقمہ دے۔ اپنے ہم جنس
کی خدمت اور خبر گیری ہم جنس ہی کرتا ہے۔
باسی پھولوں میں باس نہیں و ور گئے کی آس نہیں
اس میں پھول پژمردہ ہو جاتا ہے اور دو گئے کی امید ٹوٹ جاتی ہے
باندی کے آگے باندی مینہ دیکھے نہ آندھی۔
کمینے اور سفلہ کی حکومت ایسی ہی ہوتی ہے مینہ آندھی کا خیال
نہیں ہوتا اپنے کام سے کام۔
باولے کو آگ بتائی اُس نے لے گھر کو لگائی
بیوقوف فائدہ سے نقصان کر لیتا ہے۔
بپھرے کمینے اور رہبو کے اشراف سے ڈرنا چاہئے

یہ دونوں ہرگز نہیں چوکتے۔

بچھو کا منتر نہ جانے بانبی میں ہاتھ ڈالے۔ چھوٹا کام آتا نہیں بڑے کام کا حوصلہ کرے۔

بچے تو پوبارہ نہیں تو تین کانے۔ فائدہ ہوا تو واہ واہ نہیں تو نقصان ہے۔

بخت کرے یاری تو کر گھوڑے کی سواری تقدیر کی مدد ہے تو سب کچھ ہے۔

بخشو بلی چوہا لنڈورا ہی اچھا ہے۔ بعد بخشش کے ترک ملت کا اظہار ہے یعنی عیب دار سہی معاف کرو۔

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز۔ بدمزاج آدمی جب بولے جب غصہ سے۔

برات کی سوبھا باجا۔ ارتھی کی سوبھا رونا۔ ہر چیز کا موقع ہوتا ہے برات کی رونق ڈھول ڈھمکا ارتھی (جنازہ) پہ رونا پیٹنا۔

بسنت جاڑے کا انت۔ بسنت جاڑے کی انتہا ہے زور شور جاتا رہتا ہے۔

برے سے دیو ڈرتا ہے۔ بد آدمی سے خدا کی پناہ۔

برے کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔ برے سے سب کو نفرت ہوتی ہے۔

بڑا بول قاضی کا پیادہ بسر اسکے لئے دبا ہی لیتا ہے

بڑا بول نہ بولیے بڑا لقمہ نہ کھائیے۔ تکبر کرنا اور بڑا لقمہ کھانا مضرت میں برابر ہے۔

بڑھا تو امیر گھٹا تو فقیر مرا تو پیر۔ یعنے سب حال میں اچھا ہے ہندو لوگ مسلمانوں کے حق میں کہا کرتے ہیں۔

بڑا آدمی دال کھائے تو سادہ حال غریب کھائے تو کنگال۔ ایک بات میں کسی کو عزت کسیکو ذلت۔

بغل تھا بپارہ تو پوت تھا ہمارا۔ جب کمر ہوا کٹارا تو کنتھ ہوا تمہارا۔ جب تک قابل پرورش تھا تو ہمارا پوت تھا۔ جب کمائی کے لائق ہوا تو تمہارا شوہر ٹھہر گیا۔

بغل میں چھری منہ میں رام رام۔ ظاہر دوست باطن خراب یا ظاہر کے دوست اور باطن کے جانی دشمن۔

بغل میں چھری نیت بری۔ جب نیت بگڑتی ہے تو ایذا رسانی کی فکر کرتا ہے۔

بگڑی لڑائی بکتر پوش کے سر۔ کام بگڑنے پر دانا کو الزام ہوتا ہے۔

بلی جب گرتی ہے تو پنجوں کے بل۔ یعنے اپنا آرام یا اپنی حفاظت ملحوظ ہوتی ہے۔

بلی کا گُہ لیپنے کا نہ پوتنے کا۔ محض نکما اور بیکار ہے۔

بندھی مٹھی لاکھ برابر۔ بھرم بندھا رہتا ہے ایسے ہی اگر بھید نہ کھلے تو عزت بنی رہتی ہے۔

بن بہالے پرتیت نہیں بن پرچے پرتیت۔ دل کی چاہ اور پسند بغیر محبت نہیں ہوتی اور بے امتحان اعتبار نہیں۔

بنج کرینگے بانیے اور کرینگے ریس سنج کیا تھا جاٹ نے رہ گئے سنو کے بیس۔ بنج بنیوں ہی سے ہو سکتا ہے

جس کا کام اسی کو ساجے　　اور کرے تو ٹھینگا باجے

بندر کی کیا آشنائی۔ بیمروت یا بیوقوف کا کیا بھروسا۔

بنیے کا بیٹا کچھ دیکھکر گرتا ہے۔ عقلمند کا کوئی کام فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔

بنیاں بھولتا ہے تو زیادہ بتاتا ہے۔ بھول کر بھی اپنا مطلب نہیں تج دیتا یہ بھی ہوشیاری اور دانشمندی ہے۔

بنیا مارے جان کو ٹھگ مارے انجان کو۔ بنیا ٹھگ سے بڑھکر ہے یار جان پہچان کو مارتا ہے۔

بولتا چاکر آقا کے سامنے گونگا۔ حاکم کا رعب چپ کر دیتا ہے۔

بوٹا بروا باغ میں اچھا لگتا ہے۔ ہر شے اپنی جگہ اور محل پر اچھی ہوتی ہے۔

بھاری دیکھا چوم کر چھوڑ دیا۔ مشکل کام کو سلام کیا اور الگ ہو گئے۔

بھائی تو کھائی نہیں چھینکے پہ دھر اُٹھائی۔ جو پسند آیا وہ کیا نہیں دور کیا۔

بھان متی نے کنبا جوڑا۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ کہیں کہیں کے اپنے پرائے جان انجان جمع کر لیے۔

بھائی جیسا دوست نہ بھائی جیسا دشمن نہ اتنا کوئی دوست خیر خواہ۔ نہ اتنا کوئی دشمن بد خواہ۔

بہرے کے آگے گانا گنگے کے آگے گل اندھے کے آگے ناچنا سارے لل بلل۔ سب نکمے بے فائدہ بے محل بہرہ سُنتا نہیں۔ گونگا بولتا نہیں۔ اندھا دیکھتا نہیں اس لیے بے فائدہ ہے۔

بھڑ بو نجے کی لڑکی کیسر کا ٹیکا۔ نازیبا ہے غریب آدمی کو بلند حوصلگی کیا چاہیے۔

بھلا مانس نیو چلا رذالہ کہے مجھ سے ڈرا رذالے سے تواضع نہ چاہیے رذالے سے ویسے ہی پیش آوے۔

زرگاں بگرگی تو دائم رست ؛ کہ بر جہل جز جہل نار و شکست

بھلا ہوا مری مٹکی ٹوٹی میں دہی بیچنے سے چھوٹی نقصان ہُوا پر مشقت سے بچے۔ کام چوروں کی یہ ہی خواہش ہوتی ہے۔ یا حماقت کا تقاضا ہے کہ نقصان پہ نازاں ہو۔

بھلی کمائی سادہ کی جو لگے ہر کے میت۔ وہ کمائی بہت اچھی ہے جو راہِ خدا میں صرف ہو۔

بہو رہی کواری ساس رہی واری۔ بہو آئی بیاہی پڑ گئی خواری۔ بہو جب تک بیاہ نہیں ہوتا نہایت محبوب ہوتی ہے۔ اور جہاں بیاہ ہُوا مردود ہوئی۔ اسیئے کہ ساس اور بہو میں رقابت پیدا ہو جاتی ہے ہر ایک کو اپنے مرتبہ پر اظہار عاشقی ہوتا ہے۔

بھوکا بنگالی بھات بھات پکارے۔ آدمی جس چیز کا حاجت مند ہوتا ہے وہ ہی یاد رکھتا ہے۔

بھوکے کو کیا روکھا نیند کو کیا بچھونا۔ مل گیا تو غنیمت ہے نہیں تو خیر

بھوک گئی بھوجن ملا اور جاڑا گئے قبا جوانی گئی تریا ملی تینوں آن سبھا تینوں بے وقت جو کام نہ آوے۔

بیر جو راکھے سادھو سات کچھ نہ آوے وا کے ہات نیک بختوں سے دشمنی کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

بی دیا سلائی صبح کی گئی شام کو آئی۔ خیر وقت پر آگئی۔ بہت غیر حاضر رہنے والے کو سُناتے ہیں

بیل سرکاری اور یاروں کی ٹھکاری۔ بیل کیسا ہو ہم تو کام لینے والے بالائی ہیں

بے فیض سے مرغی بھلی جو انڈے دیوے تین۔

سالگ رام سے چکی بھلی جو دُنیا کھاوے پیس۔ معنی ظاہر ہیں۔ سالگ رام ایک قسم کا گول پتھر ہوتا ہے اور ہنود پرستش کرتے ہیں اور کسی کام نہیں آتا۔

بوہرے کی رام رام جم کا سندیسا۔ قرضخواہ کا سلام بھی تقاضا ہوتا ہے۔

بیوی کو باندی کہو ہنس دے۔ باندی کو باندی کہو جل مرے۔ بے عیب کو عیب دار کہنا تکلیف نہیں دیتا۔ عیب دار کو عیب دار کہنا آزردہ کرتا ہے۔

بیوی خیلا ایک اُجلا ایک میلا۔ بے تمیزی یا وہ شخص جس کے کام یکساں نہ ہوں

بلاؤ جو اپنے بچوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ چوہوں کو کب چھوڑے گا جو اپنوں پر رحمت نہیں کرتا وہ غیروں پر کب کرے گا

بھادوں میں برکھا ہووے کال پچھوکڑ جا کر روے بھادوں میں بارش سے فصل کی نہایت ارزانی ہوتی ہے پھر کال کہاں۔

بہت قریب زیادہ رقیب۔ قرابت کو حسد زیادہ ہوتا ہے الاقارب کالعقارب

برق زدہ از آتش میگریزد۔ بجلی کا صعقہ کھانے والا آگ سے ڈر کر بھاگتا ہے۔

بہول پڑا شیرہ کچھ لے ہی اُٹھے گا شیرہ جو زمین پر گر جاتا ہے تو اس میں کچھ مل ہی جاتا ہے یعنی تواضع مفاد سے خالی نہیں ہے

بکری کا سا مُنہ چلتا ہے۔ ہر وقت کھاتا ہی رہتا ہے

بھینس کو ڈہر مزدور کو شہر۔ ڈہر زمین نشیب کو جس میں پانی بھرا ہوتا ہے اور گھاس بکثرت ہوتی ہے ایسی جگہ میں کسی بھینس کو گھاس سے آسائش ملتی ہے اسی طرح مزدور کو شہر میں مزدوری بہت ملتی ہے

بھول چوک لینی دینی۔ یہ تاجروں کا قول ہے آپس میں حساب کر کے احتیاطاً لکھ دیتے ہیں۔

بھول بھلیاں ہے اس کا بھید کسی کو نہیں ملتا بھول بھلیاں اصل میں دہلی کے پاس ہمایوں کے مقبرہ کا نام ہے کاریگر نے ایسا بنایا ہے کہ کسی راستہ سے اس کے اوپر چڑھو وہ راستہ متمیز نہیں ہوتا بھول جاتا ہے کہ کس راستہ سے اوپر آیا سارے مکان ایک صورت کے بنے ہوئے ہیں اصلاً تفاوت نہیں۔

بادام دو ایک پوست ہیں بڑے مخلص اور دوست آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

بی بھچڑے کی کڑہائی۔ مخنث کیا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس کی ایسی تاثیر ہے کہ جس کو کھلا دیں اگرچہ وہ بڑا مردانہ ہو فی الفور اطوار مخنثانہ اختیار کرتا ہے آخر مخنث ہو کر رہتا ہے۔

بیسی کھیسی۔ ساٹھا پاٹھا۔ عورت بیس برس کی اُتری ہوئی اور مرد ساٹھ برس کا جوان یا پٹھا یعنے مرد کی قوت زیادہ ہوتی ہے

بنیے کی کمائی بیاہ یا مکان نے کھائی۔ بنیا نقال اپنا روپیہ بیاہ یا مکان پر بہت لگاتا ہے۔

بجہنم رسید واصل شد۔ کسی بدذات موذی کا مرنا یا تباہ ہونا سنکر بولتے ہیں۔

برات پیچھے دھونسا۔ عید پیچھے ٹر۔ یکل تلذیا ہیں گزرے ہوئے وقت پر بدلتے ہیں۔

بیاہ پیچھے بڈہار۔ بے محل ہے وقت پر جو ہوسکے وہ ہی خوب۔ وقت چوکنے پر بولتے ہیں۔

بخونریزی بود چالاک شمشیر بکہ خم دارد۔ جو دشمن کہ ظاہر میں تملق اور حلم کرتا ہے وتناہی باطن میں ضرر کے درپے رہتا ہے ظاہری حلم کا کچھ اعتبار نہیں۔

بنیا بھی اپنا گڑ چھپا کر کھاتا ہے۔ یا تو چوری کا گڑ زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔ یا اپنی عیب پوشی سبکو لازم ہے۔

براتِ عاشقاں بر شاخِ آہو۔ یاروں کی وفاداری کے عہد قول و قرار میں ٹالم ٹول یعنے اب نہیں پھر۔ اور برات گنجفہ کی ایک بازی کا نام ہے تاج میں دیکھو۔ اور برات دولہا کے ساتھی پرات میں دیکھو۔

بسیار خوار بسیار خوار۔ لالچی بہت ذلیل ہوتا ہے

بھیلی ٹوٹی اور روپیہ ٹوٹا پھر نہیں رہتے۔ جلد صرف ہو جاتے ہیں اتفاق عجب چیز ہے۔

بر مخنث سلاحِ جنگ چہ سود۔ کام۔ کام والے سے ہوتا ہے جو اس کام کا نہیں اوس کو کہنا لغو ہے۔

بدوز وطمع دیدۂ ہوشمند۔ لالچ وہ بڑی بلا ہے کہ دانا کو بھی بے وقوف بنا دیتا ہے۔

بزرگی بعقل ست نہ بسال۔ عزت دانائی سے حاصل ہوتی ہے پیری سے نہیں ہوتی۔

بخت و دولت بکاردانی نیست۔ نصیب اور دولت عقلمندی سے ہاتھ نہیں آتے خدا دے تو ملے۔

بہر گش گیر تا بہ تپ راضی شود۔ بڑا کام کہو تب چھوٹا قبول کرے گا۔ جیسے دکاندار تاجر قیمت بڑھا کر کہتے ہیں تب اصل قیمت پر معاملہ طے ہوتا ہے۔ عربی میں بھی یہ مضمون ہے۔ خذہ بالموت حتی یرضی بالحمی

بیکار مباش کچھ کیا کر۔ بیکاری میں دل اداس رہتا ہے شغل سے طبیعت بہلتی ہے۔

بدبخت آنکہ مُرد و ہشت۔ بدبخت وہ ہے جو نہ کھائے نہ کھلا دے بلکہ مرکر غیروں کے واسطے چھوڑ جائے۔

بر دوستی دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملق دشمناں چہ رسد یاروں کی دوستی پر بھروسہ نہیں ہے تو دشمنوں کی چاپلوسی تو درکنار۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن۔ اگر بزرگی درکار ہے تو سخاوت کر نام نیک مشہور ہو جائے گا۔

بتمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضاءِ زشت قصاباں

گوشت کی آرزو میں مرجانا۔ اس سے بہتر کہ قصاب کا تقاضا اٹھائے وہ لذت جس سے دشواری سر پر پڑے اچھی نہیں۔

بدریا در منافع بیشمارست
اگر خواہی سلامت بر کنارست

دریا میں منفعت تو بہت پر سلامتی کنارہ پر ہے۔

بیسوا عورت اور اُنگلی تلوار خصم کو مارتی ہے۔ بدچلن عورت اور اُگلی تلوار سے پرہیز کرنا چاہیئے جہاں تک ہوسکے نہیں تو مار رکھے گی۔

بھوت سے پوت نہیں ہوتا۔ اگر ہو تو مضر ہی ہے۔

بیک کرشمہ دو کار۔ بیک گزند و فاختہ۔ ایک تیر سے دو کام نکلے۔

بھائی کا بول ببولہ کا چھول ترت جلتا ہے۔ بھائی کا طعنہ ترت اثر کرتا ہے اور ببولہ کا چھلا ہوا فوراً جلتا ہے۔

بود نقرہ محتاج پالود گی۔ شریف کیسا ہی نیک وضع ہو پھر بھی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے۔

بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگزرد۔ بنی آدم پر نیک و بد جو آتا ہے سب گزر جاتا ہے۔ قائم نہیں رہتا پھر اس کی کیا خوشی اور کیا رنج

بوریا باف گرچہ بافندست
نہ برندش بکارگاہ حریر

ادنی کام کے ماہر کو بڑا کام سپرد نہیں کرتے اُس سے نہیں ہو سکے گا۔

با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام۔ یعنے کسی سے کچھ خصومت نہیں۔ ہر ایک سے معاملہ اوس کے ڈہنگ پہ ہے یعنے صلح کل ہیں اور ظرفا۔ بطور طعن رکابیا مذہب بولتے ہیں۔

بہ گفتِ ملا برو و بفعلش مرو۔ واعظ ملا کا کہنا قبول کر اور اوس کے فعل کو سند مت کر کیونکہ گفتار اور کردار اکثر مطابق نہیں ہوتے۔

گفتِ عالم بگوشِ جان بشنو
رہ چنین ست مرد باشش برو

محاورات بار فارسی

پھولا نہ سمایا۔ بہت خوش ہوا۔

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ اصل بے حیثیت نادان ظاہر کی نام آوری۔

پتا ہو گیا۔ بھاگ گیا۔ اُڑ گیا۔ یعنے چلا گیا۔

پہلے ہی چوسے میں گال کاٹا۔ پہلی ہی لاقات میں رنج دیا۔

پہلی بسم اللہ غلط۔ کام شروع ہوتے ہی خراب۔

پسینہ پسینہ ہو گیا۔ شرمندہ ہو گیا یا کام میں بڑی شقت پڑی۔

پیسا ہوتا تو بیاہ ہی نہ کرتے۔ یعنے مفلس ہو رہے ہیں۔

پڑین پتھر۔ کسی کام کے بگڑنے پر یا بات کے ناپسند ہونے پر غصہ میں بولتے ہیں۔

پیٹ کا کتا ہے۔ بڑا حریص ہے کھانے پر مرتا ہے۔

پیٹ پٹیتا ہے۔ بھوکا مرتا ہے یا اس کام سے ناراض ہے منع کرتا ہے۔

پانچوں گھی میں ہیں۔ یعنے آرزو مقصد حسب دلخواہ حاصل ہے

پانو میں جوتی نہ سر پہ ٹوپی۔ سراسر مفلس قلاش ہے یا اضطرار اور اضطراب ثابت ہوتا ہے۔

پتھر پر جونک نہیں لگتی۔ یعنے ایسا بد ہے ہرگز نہیں مانتا راہ پر نہیں آتا۔ اثر پذیر نہیں ہوتا۔

پہ پرائے بردے آزاد کرتا ہے۔ یعنے کسی کی چیز کسی کو دیتا ہے یا صرف کرتا ہے یا کسی کے بھروسے پر کام کرتا ہے۔ مال پرایا اور بانٹنے والے کو فخر۔ (ع) چنانکہ موش بدوکان روستا خرسند

پڑھ پتھر ہوئے۔ نہ کچھ پڑھا نہ کچھ آیا۔ جاہل کے جاہل ہے۔

پھر یے گھوڑے یہیں سے۔ یعنے جال ہے کہ کہا اور کر گئے ہو نہ کہا اور بات پلٹ دی۔ تلون مزاج آدمی کے حق میں بولتے ہیں بالخصوص وہ شخص جو بات کو مکاری سے بدلے۔

پیٹ میں پانو ہیں۔ اس کے چیلے یا دانائی کسی پر ظاہر نہیں ہے

پرجا نہیں تو راجہ کہاں۔ رعیت نہیں تو حاکم بھی نہیں۔

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت

درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

پستان میں ہڈی۔ یہ امید موہوم ناممکن ہے۔

پنے کے ساتھ خشکہ کھاؤ۔ اپنی راہ لو اپنا کام کرو خوش رہو

پیٹ کا پھٹو ہے۔ ہر وقت ساتھ ہے یا بڑا دوست ہے۔

پیشاب نکل گیا یا پیشاب خطا ہو گیا۔ یعنے ڈر گیا۔
یا بیماری کی شدت سے یہ موقع پیش آیا۔

پات تیرتے ہیں پتھر ڈوبتے ہیں۔ بوجھل آدمی
بہت علاقہ دار خراب ہوتا ہے اور بے علاقہ صاف رہتا ہے۔

پل بھر کی آس نہیں کہی کل کی بات۔ کل تک خدا
جانے کیا ہوتا ہے اتنی دیر میں سلطنت بگڑ جاتی ہے۔

پار نہیں بساتے۔ زور نہیں چلتا قابو بس نہیں ہے۔

پھیر نہ کہنا۔ الزام نہ دینا۔

پترے کھل گئے۔ اصل بات ظاہر ہو گئی۔

پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے۔ غصہ ہوتا ہے۔

پیر مدد۔ جہال بوقت رخصت اور بوقت شکل کہتے ہیں۔

پانچوں تر ہیں۔ مطلب خوب حاصل ہے کام بن گیا ہے

پہلے سے سوتے تھے۔ یعنے پہلے سے خبر کیوں نہ لی
غفلت کیوں کی۔

پشم کندہ نہیں کر سکتے۔ یعنے کچھ نقصان نہیں کر سکتے

پشم اکھاڑ لینا۔ تم سے کچھ ضرر ہو سکے گا تو کر دینا۔

پگڑی میں پھول رکھا گیا۔ بدنام ہو گیا عیب لگ گیا۔

پگڑی کی شرم رکھنا۔ بے عزتی کا کام نہ کرنا عزت نہ بگاڑنا۔

پوچ باد ہوا بے اصل نہایت سست و ضعیف

پران چھوٹ گئے۔ دم آخر ہوا یا ڈر گیا۔ ہنود بولتے ہیں۔

پاک رہ بیباک رہ۔ بیجا پر کچھ الزام نہیں ہوتا۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

پسید یا۔ بڑا سخت صدمہ پہنچایا۔

پاؤں بھاری ہے پیٹ سے ہے۔ عورت حاملہ
ہے۔ اور حیوانات کو گابھن بولتے ہیں۔

پانی مرتا ہے۔ اس بات میں پوشیدہ کچھ دخل اسکو
بھی ہے۔ یہ بھی شامل ہے۔

پاؤں پھیلائے۔ طمع کی جتیں لایا۔ دعوی کیا زیادہ طلبی کی۔

(ع) خدا کے واسطے اتنے تو پاؤں مت پھیلا

پیر نابالغ ہے۔ بوڑھا طفلانہ وضع ہے یا بیوقوف۔

پنڈت کی جو زبان پر ہے وہی پوتھی میں۔ یعنے
سمجھ کر کہتا ہے۔

پاسنگ بھی نہیں۔ یعنے یہ چیز اسی مقدار میں یا خوب
صورتی میں بہت کمتر ہے۔

پچھوا چلے کھیتی پھلے۔ پچھوا ہوا میں یہی اثر ہے۔

پانی پیمانہ پر آتا ہے۔ کوئی بات ہو چھپی نہیں رہتی ہر بات
ظاہر ہو جاتی ہے۔

پابندی ایک کی بھلی۔ یک در گیر و محکم گیر۔ یا ایک کی
تابعداری میں دونوں کو فائدہ آرام ہوتا ہے۔

پاپ ابھرے پر ابھرے۔ خواہ مخواہ ظاہر ہی ہو جاتا ہے

پیٹ میں پڑے تو عبادت سوجھے۔ بھوکے سے عبادت

نہیں ہوتی بھوک کا دفعیہ سب سے مقدم ہے۔

پانی پیکر ذات پوچھنی۔ جب بات ہو ہوالی اب اوس کی کرید سے کیا فائدہ۔ اب تدارک نہیں ہوتا۔

پانی پیجیے چھانکر اور پیر کیجیے جان کر۔ سب کام میں احتیاط ضرور

ای بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

پاؤں کی جوتی سر کو لگی۔ ادنی نے اعلی کا سامنا کیا۔

پٹارے میں بند کرکے رکھنے کے لایق ہے۔ یعنے عجیب طرح کا شخص ہے ہجو میں کہتے ہیں۔

پھسڈی ہے۔ کام میں سب سے اخیر نمبر ہے۔

پرایا سیر پنسیری برابر۔ تھوڑا بھی غنیمت ہے۔ پرائے باب میں لحاظ زیادہ ہوتا ہے۔

پرائی آس چولھے پاس۔ غیر سے امید ہی کھانے تک کی ہوتی ہے

پڑھے نہ لکھے نام بدیا دھر۔ بے علم جاہل عالم مشہور ہونے سے عالم نہیں ہوجاتا۔

پسنہاری کے پوت کو چنا لابھ۔ مفلس کو تھوڑا فائدہ بھی غنیمت ہے۔

پکے آم کے ٹپکے کا ڈر۔ پیر فرتوت کی زندگی کا اعتبار نہیں

پکی بیری کے بیر کھانے والے ہیں۔ بے محنت کھانے کو موجود ہیں۔

پگڑی کی عزت خدا کے ہاتھ۔ خدا رکھے تو رہے۔

پن کی جڑ سدا ہری۔ دیا لیا ہر وقت برکت پہنچاتا ہے۔

پودنی کی ضامنی کیا۔ ادنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔

پھل کھانا آسان نہیں۔ محنت سے ہاتھ آتا ہے۔

پھر بھی موچی کے موچی رہے۔ سب کچھ کیا پر مفلسی نہ گئی۔ سب پڑھا پر کچھ نہ آیا۔

پہلے گھر میں پھر مسجد میں۔ پہلے اپنا خرچ سے بچا تو خدا کے واسطے۔

پھول نہیں تو پنکھڑی ہی سہی۔ بہت نہیں تو تھوڑا ہی سہی۔ یا عمدہ نہیں تو کمتر ہی سہی۔

پھول نہ پان کہنے کو ہاں۔ یعنے نری باتوں سے کام نہیں چلتا خرچ بھی کرنا چاہیے۔

پھوہڑ جُروا ساگ میں شروا۔ بیوقوفوں کے کام ایسے ہی ہوتے ہیں۔

پھوہڑ چلے تو گھر ہلے۔ بیوقوف عورت باہر جائے تو گھر گھر پھرے

پیت کی ریت نرالی۔ دوستی کا ڈھنگ ہی اور ہوتا ہے۔

پیٹ کے گن کون جانے۔ کسی کے دل کی بات کیا معلوم

پرایا مال پشم کا بال۔ پرائے مال کی قدر و منزلت اور نگہبانی نہیں ہوتی۔

پھول ہے۔ ابھی بچہ ہے۔

پھول آتے ہیں۔ یعنے حائض ہے یہ اصطلاح بیگمات دہلی بالخصوص قلعۂ معلی کی ہے۔

پرے پھونکو پرے پھینکو۔ پھونکدو۔ پھینکدو۔ یعنے یہ چیز کسی کام کی نہیں رد کرو۔

پتیاتا نہیں۔ معتبر نہیں سمجھتا۔ رجوع نہیں کرتا الگ ہٹتا ہے۔

پرچونیا ہے۔ دوکاندار کم مایہ۔ خوردہ فروش ہے۔

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔ بوڑھاپا سَو عیب کی برابر ہے۔

پوٹا تر ہے۔ تونگر ہے۔ خوش حال ہے۔

پڑھا بھلا یا مرا بھلا۔ اشراف جاہل کا مرنا بہتر۔

پھونک دیا۔ جلادیا۔ سوختہ کیا۔ بہت اذیت دی تکلیف دی یا پانی پر دم کیا۔

پھوٹ پڑ گئی۔ نااتفاقی ہوگئی۔

پر جلتے ہیں۔ ناچار ہے یا سامنے نہیں ہوسکتا۔ یا وہاں نہیں جاسکتا۔

پیٹ پھاڑتا ہے۔ نہیں مانتا انکار کرتا ہے۔

پہلا وار ہے۔ ابھی کیا ہے ایسے ایسے بہت پیش آوینگے

پہلے مارے سو میری۔ جس کا وار پہلے چل جاوے وہ ہی اول نمبر ہے۔

پنھر کے پتھر رہے۔ جیسے تھے جاہل کے جاہل رہے۔

پالاگن یعنے آپکا وہ مرتبہ ہے کہ آپکے پاؤں پر دستِ ادب آپکی قدمبوسی کروں تو بجا ہے۔ یہ ہنود کا سلام برہمنوں کی جانب ہوتی

پانو اُکھڑ گئے۔ دشمن کے دباؤ سے ٹھہر نہ سکے مغلوبی کا اظہار ہے۔

پانو نہ جمے۔ ٹھہرنے کے موقع نہ ملا یا مقابلہ نہ کرسکا۔

پانوں نکالے۔ شرارت پیدا کی نئی وضع اختیار کی جیسے

گھر میں بیٹھے ہوئے یوں پاؤں نکالے تو تے

پانو پیٹتا ہے۔ بدحال بیقرار ہے۔ یا عالم نزع طاری ہے

پہونچ میں گھُس رہا ہے۔ خوب دوستی ملاپ پیدا کر رکھا ہے

پانی ہوگیا۔ شرما گیا۔ گھُل گیا۔

پٹی پڑھا دی۔ بہکا دیا۔ تدبیر بتادی۔ سکھا دیا۔

پچ پر ہے۔ مدد کرتا ہے یا طرفدار ہے۔

پیچ پڑ گئی۔ اینٹھاہٹ کا نبھاؤ ہے۔

پچتا نہیں۔ افسوس مت کر۔ تے ہو جاتی ہے ہضم نہیں ہوتا۔ یا مال ہضم ہی جاتا ہے

پیشاب نکلتا ہے پیشاب خطا ہوتا ہے۔ بہت ڈرتا ہے۔

پھل پالیا۔ کیئے کو بھگتا۔ نتیجہ دیکھا۔

پہاڑ ہوگیا۔ دشوار ہوگیا۔

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند۔ پیر اپنی کرامت ظاہر نہیں کیا کرتے۔ مرید ظاہر کیا کرتے ہیں۔

پُل ٹوٹ گیا۔ چیز بہت کثرت سے آگئی۔

پانی وار کر پیتا ہے۔ اُسے بہت محبت ہے۔

پھونک سا آدمی۔ نہایت ضعیف اور لاغر۔

پھول گیا۔ خوش ہوگیا یا موٹا ہوگیا۔

پرندہ پر نہیں مارتا۔ کوئی نہیں آتا یا نہیں آسکتا۔ انتہا درجہ کا تخلیہ ہے۔ یا غایت درجہ کا مقام ہولناک ہے۔

پانو سو گیا۔ یعنے سُن جیسے بےحرکت ہوگیا۔

پونڑوں کے امیر ہیں۔ یعنے قدیم کے پشتینی میر ہیں۔

پانی بھرتا ہے۔ اُس کے سامنے حقیر بے رونق ہے۔

پڑو چوسلے میں، پڑو بھاڑ میں۔ یعنے ہم کو نہ کچھ غرض نہ ہمارا کچھ نقصان۔ اکثر عورتیں بولتی ہیں۔

پھونک پھونک کے قدم رکھتا ہے۔ بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے کام کرتا ہے

پوربی رینگ پہاڑی گدھا۔ کہیں کا ہے اور وضع اور کہیں کی ہے۔

پھلتے پھولتے رہو۔ دعا ہے یعنے خوشحال کامیاب رہو۔

پکّا پان ہے۔ پیر فرتوت ہے۔ اعتبار زندگی نہیں۔

پھانکڑا ہے۔ بانکی وضع سپاہی صورت یعنے فضول گو ہے۔

پھولوں میں گیا تھا۔ مُردہ کے تیجہ میں گیا تھا دہلی میں بولتے ہیں۔

پانی منہ میں بھر آیا۔ حرص پیدا ہوئی شوق اُبھرا۔

پالا پڑا ہے۔ معاملہ اُلجھا ہے۔ ظفر ؎

پالا پڑا ہے مجکو خدا بدمزاج سے ٭ جھگڑے تمام دن میں لڑائی تمام رات

پھل چھالا ہے۔ اس برسات کا پہلا مینہ ہے۔

پیٹ چلتا ہے۔ دست آتے ہیں۔

پڑ جائے ٹکی۔ پڑ جائیں پتھر۔ عورتیں کسی بات پر خفا ہو کر غصہ میں کہتی ہیں۔

پیٹیا۔ آدمی کی خشک خوراک۔ آٹا۔ دال۔ گھی۔ پختہ اسکو سیدھا بھی کہتے ہیں۔

پَیڑ۔ بفتح اول قدم کا نشان یا رفتار۔ یا چوری کا کھوج پیدا کرنا اور اونچی عمارت کے گرد کرسی تختہ وغیرہ گاڑ کے معماروں کی نشست بناتے ہیں اور اہل دہلی اس کو پاڑ کہتے ہیں۔

پیڑ۔ بکسر اول زبان پنجابی میں درد کو کہتے ہیں۔ اور حاجت مند ہونا کہتے ہیں کیا پیڑ پڑی ہے۔ کیا غرض ہے۔ مگر دہلی والے اس معنی میں بھیڑ بمعنی ہنگامہ یا آفت بولتے ہیں۔

پاجامہ میں ہگ دیا۔ اس قدر زدوکوب کا صدمہ اُٹھایا یا اتنا خائف ہوا کہ حواس جاتے رہے۔

پانچوں اُنگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ سب آدمی یکساں نہیں ہوتے۔

پار اُتر گیا۔ مُراد حاصل کر لی یا دریا سے اُدھر ہو گیا۔

پُڑیا میں آتا ہے۔ ارزاں شئے جو مہنگی ہو جاوے اُس موقع پر بولتے ہیں۔ مثلاً جو گٹھڑی میں آتی ہو۔ جیسے گندم نخود۔ وغیرہ۔

پت جھڑ ہو گیا۔ اب کچھ نہیں رہا سب ہو چکا۔

پاٹھا سا۔ پست قد فربہ۔ اکثر بچوں کو کہہ دیتے ہیں۔ پاٹھا کسانوں کا رچھہ ہوتا ہے۔ اور ہاتھی کے بچہ کو بھی پاٹھا کہتے ہیں۔

پوراسا بضم اول و سکون واو مجہول تن آور جسیم آدمی کو کہہ دیتے ہیں۔

پاس کیا۔ علم کی سند حاصل کی یا تعصب اور رو رعایت برتی۔

پہلو تہی کی۔ نہ مانا الگ ہو گیا۔ انکار کیا۔

پُھنگلی بھی نہیں پھوڑتا۔ ذرا سا بھی کام نہیں کرتا۔

پلاستر اُڑا دیا۔ بہت مارا۔

پلّہ پاک ہو گیا۔ فیصلہ ہو گیا۔ معاملہ طے ہوا۔ کچھ تکرار نہیں رہی قرض ادا ہو گیا۔

پلّے نہیں پڑتا۔ وصول نہیں ہوتا۔

پروان چڑھا۔ طفلی سے جوان ہوا۔ درخت کو پھل آنے لگا۔

پھرکی کی طرح پھرتا ہے۔ ایک جگہ یا ایک بات پر قرار نہیں۔

پھوہڑی۔ بیوقوف عورت۔ اور پنجاب میں چٹائی کہتے ہیں۔

پھوہڑا ہے۔ مرد بے وقوف ہے۔

پیٹ میں گیدڑی دوڑ گئی۔ خوف پیدا ہوا گھبرا گئے۔

پلک موتنا۔ رونے والا ہے روتا ہی رہتا ہے۔

پگڑی رکھ گھی کھا۔ یعنی عزت بھی قائم رکھ اور گھی کھا اور چھوڑ اور آزاد منشوں کا قول ہے کہ پگڑی گروی رکھ اور گھی کھا۔

پارہ ہے۔ بہت وزنی ہے یا ایک جا پر قرار نہیں۔

پانی ہے۔ بہت پھیکا ہے۔ یا بہت پتلا ہے۔

پودا سا۔ بہت ضعیف کم طاقت یا بہت چھوٹا۔

پاپا سا۔ فربہ بچّہ کو تشبیہاً پیار میں کہہ دیتے ہیں۔ وہ پایا جو چارپائی یا پلنگ میں ہوتا ہے۔

پیسے کے تین دھیلے بھناتا ہے۔ بڑا کفایت شعار جزرس ہے یا بہت بڑا دانشمند ہے۔

پڑین پٹاک۔ کسی چیز کے بگڑنے پر عورتیں غصہ سے بولتی ہیں

پال دبی ہوئی ہے۔ یعنی سب بیمار ہیں۔ کچے آم درخت سے توڑ کر پال داب کر پختہ کیا کرتے ہیں۔

پینک میں ہے۔ غفلت میں ہے۔ پینک اُس غفلت کو کہتے ہیں جو افیونی کو بسبب افیوں کے ہوتی ہے۔

پردیسی آدمی۔ جو وطن سے باہر سفر میں رہے کبھی کسی سبب سے اتفاقاً وطن میں آجائے۔

پھلیر۔ گائے یا بیل سیاہ رنگ اُس میں سفید داغ یا سفید رنگ سیاہ داغ۔ ایسے کو منحوس سمجھتے ہیں۔

پھوپی۔ باپ کی بہن چھوٹی ہو یا بڑی۔ اور ماں کی بہن خالہ اور باپ کا بڑا بھائی تایا۔ اور چھوٹا چچا۔ اور ہنود تاؤ اور چاچا کہتے ہیں۔ اور عربی میں عم اور عمہ کہتے ہیں چھوٹے بڑے کا فرق نہیں۔

پادہا۔ خاص ہندی کے معلم کو کہتے ہیں۔

پائی چیز پرائی چیز۔ عوام اس کے معنی یوں سمجھتے ہیں کہ پائی چیز پانیوالے کی ہوگئی مالک کی نہیں رہی۔ میرے نزدیک یہ معنی ہیں کہ پائی چیز پرائی ہے یعنی مالک کی ہے پانے والے کی نہیں ہوجاتی۔

پتھر کی لکیر ہے۔ جانے والی نہیں مٹتی نہیں

پُٹھا۔ چوپایہ کی دُم کی جگہ کو کہتے ہیں جس جگہ ہاتھ کھکر ہانکتے ہیں اور جب کہتے ہیں مثلاً روپیہ پٹھا تو یہ مراد ہوتی ہے کہ فی کس یعنے آدمی سرے اور گلہ ہوتا ہے تو فی راس اور درخت ہوتے ہیں تو فی درخت وعلیٰ ہذا القیاس اِس میں چھوٹے بڑے سب یکساں برابر ہو جاتے ہیں۔

پُٹھے پر ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔ نہیں مانتا۔ سرکشی کرتا ہے۔ بدمزاج ہے۔ اور چوپایہ بڑا تیز ہے۔

پیش از مرگ واویلا۔ کسی امر کے ہونے سے پہلے نامناسب فکر کرنا وہمی بات کے فکر پر کہتے ہیں۔

پھرتی کھیل گیا۔ پھرتی کر گیا۔ جلدی کر گیا۔ قابو میں نہ آیا۔ کیا شتابی سے کام بنایا۔ لہجہ کا فرق ہے۔

پوست کندہ بات ہے۔ یعنے ٹھہری ہوئی مانی ہوئی جس سے تجاوز نہ کیا جائے۔

پار اُتار دیا۔ اوس کا کام بنا دیا۔ فارغ کر دیا۔ یا دریا سے اُدھر کر دیا

پیمانہ پُر ہوگیا۔ مر گیا۔ عمر ہو لی۔

پھٹکل۔ متفرقات ٹوٹی پھوٹی چیزیں گری پڑی۔

پھیرے پھر گئے۔ ہنود میں پھیرے ایسے ہوتے ہیں جیسے مسلمانوں میں نکاح۔

پیادہ لکڑی۔ جن درختوں پر کہانے کا عمدہ میوہ نہیں آتا جیسے جھونیا گولر نیم وغیرہ۔

پلٹا کہا گیا۔ بات کہکر یا مان کر مُکر گیا۔

پر لگ گئے۔ شیخی میں آگئے۔ حد سے زیادہ بڑھے حالت بدل گئی۔ اترانے لگے۔ مقدور ہو گیا

پھر کون مرے کون جیئے۔ یعنے یہ کام ابھی کرنا چاہیئے پھر کا کیا بھروسہ کیا ہو۔

پاٹ پڑتل۔ متفرق اسباب جو آدمی کے ساتھہ ہوتا ہے۔

پروت۔ بیاہ شادیوں میں جو کمینوں کو دیتے ہیں دال آٹا گڑ اور کچھہ نقد۔

پنچل۔ پہل حقدار میں اوروں سے چھوٹا۔

پِتّا۔ بکسر اول۔ ہندو باپ کو کہتے ہیں۔

پوتڑا۔ چھوٹے بچے کو بچھونا بالخصوص وہ کپڑا جو نیچے پیشاب کی احتیاط کے لیے بچہ کے چوتڑوں کے نیچے بچھاتے ہیں۔

پکّی بات سچی۔ یقینی۔ ہونے والی۔

پیٹ کاٹ کے۔ اپنی خوراک میں سے اپنی بہوک رکھکر۔

پچھلا پہر۔ رات کے آخر وقت کو کہتے ہیں۔ (ع)

صبح سے شام ہوئی شام سے پچھلا پہرا

اور دن کے آخر کو تیسرا پہر کہتے ہیں۔

پسلی پھڑکتی ہے۔ خبر ہوئی جاتی ہے۔

پیا۔ بکسر عورتیں شوہر کو کہتی ہیں۔ اور بفتح اول و تشدید ثانی گرو ونگ ارابہ۔

پیچھے پڑ گیا پنڈ نہ چھوڑا۔ سر ہو گیا۔

پیٹ پتلا گیا۔ بخل ظاہر کیا عاجز ہو گیا۔

پینٹھ ابھی لگی نہیں ہے، گٹھہ کترے آموجود ہوئے۔ معاملہ ابھی طے نہیں ہوا خود مطلب موجود ہو گئے۔

پیچھا لیا۔ تاڑا۔ الزام دیا۔ یا کسی کی پیروی کی۔

پورے دنوں بیٹھی ہے۔ یعنے حمل کی مدت پوری ہو گئی نواں مہینا ہے۔

پانی ٹوٹ گیا۔ لاؤ کشی سے کوئے کا پانی کم ہو گیا اور جبل میں سے پانی اور طرف جانے لگا۔

پا بر کاب ہوں۔ چلنے کو تیار ہوں کچھہ دیر نہیں۔

پر پُرزے جھڑ گئے۔ طاقت ہو چکی ناتوان رہ گئے۔

پیٹ کا ہلکا ہے۔ پیٹ میں بات نہیں پچتی کوئی بات ظاہر کر دیتا ہے۔

پھانس مار دی۔ بات میں یا کام میں حرج کر دیا یا کچھہ کہدیا۔

پیٹ کے آگے ناہ ہے۔ یعنے آدمی سب جگہ حرص و زیادہ طلبی کرتا ہے مگر کہا کر سیر ہو کر پھر نہیں کھاتا۔

پلک سے پلک نہ لگی۔ نیند نہ آئی۔ جاگتا رہا۔

پڑا ہوا جن ہے۔ کسی کے قابو کا نہیں ہر طرح زبردست ہے

پچھواڑ پڑ رہی ہے۔ اصل میں پچھواڑ اُسے کہتے ہیں کہ مینہ برسنے کے وقت ہوا کے زور سے پانی کے قطرات مکان کے اندر آویں۔ اور محاورہ میں کسیکو بُرا بھلا کہتے ہیں یا گالیاں دیتے ہیں اور اسی معنی میں اہل دہلی بجائے پچھواڑ کے بوچھاڑ بولتے ہیں۔

امثال بارفارسی

پیر کو نہ فقیر کو پہلے کالے چور کو۔ یعنی کسیکو ملے یا نہ ملے پر اسکو ملے جب کوئی اپنے آپکو اوروں پر مقدم کرتا ہے تو کہتے ہیں۔

پٹھان کا پوت گا ہے اولیا گا ہے بھوت۔ یعنے جلد متغیر ہو جاتا ہے اُس کی دوستی دشمنی کا کچھ اعتبار نہیں ایک بزرگ یوں فرمایا کرتے تھے پٹھان کا بھوت گا ہے اولیاء ہمیشہ بھوت

پنچ مل کیجے کاج۔ جیتے ہارے نہ آوے لاج۔ جب کئی کے مشورہ سے کام ہوتا ہے تو اوس کے انجام کا الزام کسی پر نہیں ہوتا۔

پیر کی پیری سے کام پیر کے فعلوں سے کیا کام۔ بزرگ کی بزرگی سے مطلب ہے اس کے افعال کی کیا تفتیش ہے خذ ما صفا دع ما کدر۔

پڑھیں فارسی بیچیں تیل
یہ دیکھو قدرت کے کھیل

بڑی عزت پا کر ذلیل کام لیا۔ جب کسی شریف سے بیجا حرکت ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ نالائق ہو گیا۔

پانچوں اُنگلیاں یکساں نہیں ہوتیں۔ سب آدمی ایک مزاج ایک وضع ایک صورت کے نہیں ہوتے۔

پانڈے جی پچھتاؤ گے وہی چنے کی کھاؤ گے۔ آخر جھک مار کے یہ ہی کرنا پڑے گا۔

پڑھے بھی مریں بن پڑھے بھی مریں انتا کلکل کیوں کریں۔ آخر سب کو موت ہے پھر مشقت کیوں کریں

یا اس کام سے رستگاری نہیں تو تدبیر ہی کیا۔

پاپ ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ بدکرداری کیسی ہی چھپا کر کرو ظاہر ہی ہو جاتی ہے۔

پاپ کا گھڑا ادھار میں ڈوبتا ہے۔ ظلم آخر ڈبو ہی رکھتا ہے۔ جب کسی بد آدمی پر صدمہ آتا ہے تو کہتے ہیں۔

پاپی کا مال پراپت جائے۔ جس مال میں سے فقیروں کو نہیں ملتا برباد ہی ہوتا ہے۔

پانچ میر پچاس سے ٹھاکر۔ سردار کے ساتھ پانچ روپیہ تک اور حاکم کے ساتھ پچاس روپیہ تک درگزر نہ کرے

پنچ کہیں بلی تو بلی ہی سہی سب کی یہ ہی صلاح ہے تو یہ ہی سہی۔ پنچ کہیں سو خوب۔

پوت کی ذات کو ہزار جوکھوں۔ تمام خوف و خطر مرد ہی کے لیے ہیں۔

پہلے لکھ اور پیچھے دے۔ پھر بھولے تو مجھ سے لے۔ دین لین میں لکھے پیچھے بھول چوک نہیں ہوتی۔

پھوٹی سہی آنجی نہ سہی۔ آنکھ پھوٹ جاوے پر سرمہ ڈالنا منظور نہیں نقصان پڑا ہو پر تدبیر منظور نہیں۔

پیس موئی پکا موئی آئے ڈھڈینگر کھا گئے۔ محنت والے بھری مفت خورے کھا گئے۔ جب محنت کی چیز بوہیں جاتی ہے تو کہتے ہیں۔

پیٹ میں پڑا چارہ کودنے لگا بیچارہ۔ کھایا تو طاقت آئی یا مدد ملی تو شرارت کی

پھل وہ کھائے جو ہل جوتے۔ فائدہ وہ اوٹھاوے جو محنت کرے

پدی والی بات جب ٹھنے پر بیٹھوں وہ ہی جھکے کمینہ اپنے کو بڑے مرتبہ والا سمجھتا ہے۔

پوچھ لے رو کر۔ اُڑا دے ہنسکر۔ اور کا بھید حیلہ خوشامد سے دریافت کرکے اپنا نہ بتاوے ہنسی میں اُڑا دے۔

بہو ہڑ کے گھر کہڑ کی گھڑی۔ سارے کتوں ختیا پڑی۔ کالے کتے کو آیا سون۔ گھڑی ملے تو دیگا کون۔ یہ سون آیا کہ تمہارا کچھ حرج نہیں کہڑ کی بند کون کرے گا۔ بے وقوف آدمی تدبیر کو ضائع کرتا ہے۔

پادوری چڑیو ساون آیا۔ خوش ہو جاؤ تمہارے مطلب کا وقت آیا۔

پالی ڈانگرون کے رکھوالی۔ اس کی سمجھ بوجھ اتنی ہی ہے یہ ہی کام ملا۔

پالنسا پڑے اناڑی جیتے۔ جوئے میں ہار جیت پالنسہ پڑے اناڑی کہلاڑی کا بس نہیں چلتا جب وقت آتا ہے بیوقوف بھی دانشمند پر سبقت لیجاتا ہے۔

پاگل کے کیا سر سینگ ہوتے ہیں۔ یہ ہی جو پاگلوں کے سے کام کرے پاگل ہوتا ہے کوئی اور نشان نہیں ہوتا۔

پانچوں سواروں داخل ہوئے۔ نام آوری کے طالب ہوئے یا اوروں کی ہمراہی کی۔

پانڈے دونوں سے گئے حلوا ملانہ مانڈے۔ یہ ملانہ وہ۔ ایسی جگہ بولتے ہیں جہاں دو مطلب فوت ہو جاویں

پتھر پوجے ہر ملے تو میں پوجوں پہاڑ۔ اگر پتھر پوجنے سے معرفت خدا حاصل ہوتی ہے تو میں پہاڑ پوجنے کو تیار ہوں یعنی پتھر پوجنے سے ہرگز معرفت نہیں ہوتی ہے۔

پتھر سے چکنی بھلی پیس کھائے سنسار۔ اس پتھر سے چکی بھلی جو خلقت کو فائدہ تو ہے۔

پچھلی ٹکیا کھائی پیچھے سمجھ آئی۔ پیچھے جو تدبیر سوجھی اُس ٹکیا کا اثر ہے۔

پرایا دہنیں سپنے میں سکھ نہیں۔ غیر کے فرمانبردار کو ہرگز آرام نہیں ہوتا۔ خواب میں بھی آقا جب چاہے کام لے۔

پرایا بگاری بڑا دہرم دہاری۔ غیر کا مددگار بڑا ایماندار

پرائے دہن کو چور روو ے۔ پرائی دولت پر چور جان کہوتا ہے۔

پرائے مال پر دیدہ لال۔ پرائی چیز پر غراتا۔ یا پرائے مال پر اتنا لالچ اور مشقت۔

پرایا کھاوے گا بجا اپنا کھاوے ٹٹی لگا۔ ایسے چالاک دوروں کا مال ظاہر اُڑا دیں اور اپنا چھپا کر کھالیں۔

پرائی جیب سے اپنی جیب میں لانا مشکل۔ پرایا مال ہضم کرنا دشوار ہے۔ یا غیر کے مال پر قبضہ آسان نہیں۔

پرجا مرن راجا ہانسی۔ غریب رعایا کی موت راجا کو کھیل۔

پردیسی کی پیت پہولس کا تاپنا۔ یکساں ہیں قابل اعتبار اور لائق اعتماد نہیں۔

پرکے مونی ساسو آج کیوں آئے آنسو۔ (ویساں) کبھی کا قضیہ جھگڑا کیوں لے بیٹھے۔ گئی گزری بات کو تازہ کرنا۔

پڑوسن کے مینہ برسیگا تو اپنے بھی اولتیاں ٹپکیں گی غیروں کا بہت فائدہ ہوگا تو کچھ نہ کچھ تھوڑا بہت ہم کو بھی ہوئے گا۔

پیٹ نہ جانے جات کجات. بھوک نہ جانے باسی بھات۔ پیاس نہ جانے دھوبی گھاٹ. نیند نہ جانے ٹوٹی کھاٹ. مضمون ظاہر ہے۔ ایسی ضرورت کے حال میں جو مل جاوے وہی غنیمت ہے۔

پڑھوں میں اَن پڑھ جیسا بگلوں میں کوّا. علماء کی محفل میں جاہل کی کچھ عزت نہیں۔

بڑے گھر کی بڑھی بلّی. صحبت کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ برے بھی اچھوں کی صحبت میں اچھے ہو جاتے ہیں۔

پنچ مل خدا. خدا مل پنچ. پنچوں کے مشورہ سے کام کرنا گویا خدا کی مرضی کے موافق ہے۔ وشاورہم الخ

پنچوں مل مرگئے گویا گئی برات. پنچوں کے ساتھ مرنا بھی راحت ہے۔ مرگِ انبوہ جشنی دارد۔

پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ یہیں رہے گا. یہ مثل ضدی اڑیل کے حق میں ہے جو اپنی بات مسلم رکھے

پنڈت اور مشعلچی ان کی اولٹی ریت اوروں دکھائیں چاندنی آپ اندھیر و بیچ. مضمون واضح ہے۔ خود فضیحت دیگراں را نصیحت۔

پوچھتے پوچھتے منزل کو پہنچ جاتے ہیں. جستجو کرنے سے مطلب حاصل ہو ہی جاتا ہے۔

پوت کے پانوٗں پالنے میں معلوم ہوتے ہیں نیکی بدی کے آثار لڑکپن میں ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

پوتھی تو تو بھی بھئی پنڈت بھیا نہ کوئی. ڈہائی اچھر پریم کے پڑھے سو پنڈت ہوئے. پوتھی بیکار ہے اور نہ کوئی پنڈت ہے پنڈت وہ ہے جو معبود کا نام لے۔

پوری سے پوری پڑے تو سب پوری کھائیں. پوری کچوری میں گزر نہیں ہے یہ فضول خرچی ہے۔

پھلی لگی نہ پاپڑی پٹاک بہو آپڑی. بے محنت اور بےخرچ کام بنگیا۔

پوستی کی آہ اوپر ہی نہیں جاتی. کچھ نہ کچھ اثر کرتی ہے۔

پون کا پوت پتال کا راجہ. بادہوائی آدمی اور سب جگہ مالک ہے۔

پھاوڑا نہ کدال بڑا کھیت ہمارا. اِس بے سامانی پر یہ دعویٰ اور حوصلہ ہے۔

پھاٹک ٹوٹا گڑھی لوٹی. پھاٹک ٹوٹنے سے کچھ روک نہیں رہتی قلعہ فتح ہو جاتا ہے۔ اور پھاٹک قلعہ کا دروازہ ہے۔

پھٹ وا کا جینا جو تکے پرائی آس. اپنی محنت کی کمائی چھوڑکر دوسرے کے امید کرنی سخت بیحیائی ہے۔

پہلے تو ناک کاٹ لی پھر تاش کے رومال سے پونچھنے لگے. پہلے تو ذلیل کیا پھر عزت کرنے لگے۔

پھول باغ ہی میں خوب کھلتا ہے. ہر چیز کی جگہ ہے شگفتگی ظرافت یار آشناؤں میں ہی اچھی ہوتی ہے۔

پھوئوں ماری گر پڑی لٹھوں ماری اٹھ بیٹھے. سخت مصیبت کا تحمل ہو آسان کا نہوا۔

پیا میرا اندھا کس کے لیے کروں سنگار. جب کوئی قدردان نہ ہو تو کیوں محنت بھرے۔

پیر تو آپ ہی درماندہ ہیں شفاعت کس کی کریں گے

جو خود محتاج ہو وہ دوسرے کی کاربرآری کیا کرے گا۔ ع
جو خود محتاج ہو دوسرے کا ٭ بھلا اُس سے مدد مانگنا کیا

پیسا آوے پیسا جاوے۔ لوگ اسی ہیں روٹی کھاویں۔ روپیہ پیسا آتا جاتا ہے کھانے میں نہیں آتا پر کھانا پینا اِسی سے ہاتھ آتا ہے۔

پیٹ بھرے کی کھوٹی چال۔ دولت مند بیشتر بدوضع ہوتے ہیں۔

پیسا نہیں پاس تو کیونکر سونگھیں باس۔ پیسے بغیر کچھ بھی میسر نہیں ہوتا۔

پیٹ میں پڑی بوند نام رکھا محمود۔ پہلے ہی سے تو ہم پر تعریف شروع کی۔

پیٹ میں سے پاؤں نکالے۔ بیجا حرکات شروع کیں۔ یا گن ظاہر کرنے لگے۔ یا نیکنام ہو کر بدنام ہونے لگے۔

پیٹھ پیچھے پادشاہ کو بھی بُرا کہتے ہیں۔ زبردست کی شکایت مواجہت میں کوئی نہیں کر سکتا۔ جو غیبت میں کہے اوس کا گلہ نہیں ہے

پی کی سہاگن سے کیا کام جگ کی سہاگن چاہیئے۔ آدمی توانگری سے مشہور نہیں ہوتا بلکہ سخاوت سے مشہور اور ہر دل عزیز ہوتا ہے۔

پور بسی پسی گھر میں کھائی چھوٹی دیبی سے آس لگائی۔ تن پروری کے ساتھ زہد و عبادت نہیں ہوتی۔

پاپی پاپ کا۔ بھائی کا نہ باپ کا۔ بد آدمی کو بدی سے کام ہوتا ہے اور کچھ مطلب نہیں بھائی ہو یا باپ ہو۔

پھوار سے کھیت نہیں بھرتے۔ تھوڑی پونجی سے بڑا کام نہیں ہوتا۔

پُل و مسجد و چاہ و مہمانسرائے۔ ایسی چیزیں جن سے سب کو فائدہ ہو صدقۂ جاریہ کہلاتی ہیں۔

پلاس مرا لنگ نیست ملک خدا تنگ نیست۔ جہاں چاہوں جاؤں کماؤں اور کھاؤں۔

پوپلے سے ہڈی نہیں چبتی۔ کمزور سے سخت کام نہیں ہوتا۔ پوپلا اوسکو کہتے ہیں جس کے دانت ٹوٹ جائیں۔

پانوں کو اور ایمان کو سنوارتا رہے۔ پان پنجری میں گل جاتے ہیں اور ایمان بے توبہ کے صاف نہیں رہتا۔

پڑا شہتیر کھڑا تختہ۔ طاقت میں یکساں ہوتے ہیں۔

پیش از مرگ واویلا۔ کام کے وقت سے پہلے دھوم مچائی۔

پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند۔ اگر کسی کو رنج دیکر مصالحت کرو تو بھی اوس کے دل میں کھٹکا رہتا ہے بدلا لیتا ہے۔ ع
رشتہ چو گسیخت میتواں بست ٭ لیکن بمیاں گرہ بماند

پشہ چو پر شد بزند پیل را۔ باہمہ سختی و صلابت کہ اوست بہت کمزور جمع ہو کر زور آور پر غالب ہو جاتے ہیں۔ اتفاق بڑی چیز ہے جیسے کہ ع

مورچگاں را چو بود اتفاق
شیر ژیاں را بدرانند پوست

پُرانی ڈیگچی پر قلعی کی بھڑک۔ پیر ضعیف جب زیب و زینت کرتا ہے اُس وقت بولتے ہیں۔

محاوراتِ تا ٹنات مع تا ہندی

محاورے حرف تے اور ٹے کے شروع ہوئے

تو کہاں اور میں کہاں۔ اعلیٰ اور اسفل دونوں کے مقابلے میں بولتے ہیں۔ بمقابلہ اعلیٰ کے اپنی کمتری میں اور بمقابلہ کمتر کے اپنے اعزاز میں بولتے ہیں۔ یعنے تو اور درجہ کا اور میں اور درجہ کا۔ یا تو اور جگہ میں اور جگہ۔ الغرض تجھ میں اور مجھ میں بڑا فرق ہے۔

توبہ۔ گناہ سے بچنا۔ بیگناہی کی طرف رجوع لانا۔ خدا تعالیٰ سے عذر تقصیرات کا چاہنا۔ لیکن کلام مخاطب کے اعتراضاً بولتے ہیں۔ تھرا گیا۔ ڈر گیا۔ کانپنے لگا۔ بہت غصہ ہوا۔

تنے تو سے کی بوند۔ یعنے خرچ یا چیز کم ہے جلد ہو چکے گی کچھ قیام نہیں۔

تو کون ہے۔ اجنبی سے استفہام ہے کہ کہاں سے آیا ہے کیا نام ہے کیا کام ہے اور بطور زجر اُس شخص کی جانب بولتے ہیں جو کسی کے کلام میں درک دیتا ہے۔

تانت باجی راگ پایا۔ ابتدا میں انجام معلوم ہو گیا بات کہتے ہی دل کا بھید معلوم ہوا۔

تو نہیں تیرا بھائی۔ یعنے تو نہیں اور کوئی نہ کوئی اس کام کو کرے ہی گا۔

تیل دیکھو اور تیل کی دھار۔ باعتبار رنگ صفائی یعنے ذرا ٹھہرو تامل کرو اس کے اول آخر کو غور کرو۔

توا سر پر رکھ لینا۔ یعنے توے کو سپر بنانا۔ ایسا نہ ہو کہ پٹتے پٹتے گنجے ہو جاؤ۔

تین تیرہ ہو گیا۔ تین تیرہ بارہ باٹ ہو گیا۔ تین تیرہ بارہ پینیڈ سے ہو گیا۔ یہ تینوں متحد المعنی ہیں۔ خراب پریشان خرچ ہو گیا جاتا آتا رہا۔

تین تیرہ کر دیا خراب پریشان خرچ کر ڈالا۔

ٹٹی کے آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ چھپ کر کام کرکے اپنے تئیں صاف رکھتے ہیں بامقابلہ پر نہیں آتے۔

تو ہے اور میں ہوں۔ یعنے طرفین کا اسوقت کوئی حامی نہیں۔ ایسا بدلہ لوں گا کہ تو ہی جانے گا۔

تیرے نام کا کتا بھی نہیں پالتا۔ انتہائے تحقر اور تنفر کا اظہار ہے

تیری ایڑی میں گھُہ۔ عورتیں ٹوٹکہ کے طور پر ایسے موقع پر بولتی ہیں جو کوئی نظر لگاتا ہو یہ جملہ دفعیہ نظر بد کا ہے۔

تیرے مُنہ میں خاک۔ عورتیں کسی کے مُنہ سے کوئی بات ناخوش بدفال سُن کے کہتی ہیں۔

تو نہیں جاتا یا نہیں مانتا جاتا نہیں مانتا نہیں
یعنے چلا جا مان جا نہیں تو تیرے واسطے اچھا نہیں۔ اور کبھی استفہام ہوتا ہے صرف لہجہ کا فرق ہے۔

تینتر کے مُنہ لچھمی ہے۔ ذرہ سی بات میں کام ہو گیا زبان ہلنے کی دیر تھی۔

تیرا سر کھجلاتا ہے۔ پٹنے کو دل چاہتا ہے

تیری شامت نے دھکا دیا ہے۔ کیوں سزا کا طالب ہوا ہے

تل کی اوجھل پہاڑ۔ چھوٹی چیز کی اوٹ میں بڑی آجاتی ہے۔ چھوٹے کام کو فکر بڑے کام سے غافل کر دیتا ہے۔

تخم تاثیر صحبت کا اثر۔ جیسا تخم ہوگا ویسا اُگے گا اور جیسی صحبت ہوگی ویسی ہی عادت ہوگی۔

ترت ماتھا ٹھنکا۔ اسی وقت شک پیدا ہوا۔

ٹانگ تلے نکال دیا۔ مات دیدی۔ ہرا دیا۔

ٹانگ تلے کو نکلجا۔ میری مات یا ہرادینا مان لے۔

تسمہ کے واسطے بھینس مارنی۔ ادنیٰ بات کیواسطے بڑا نقصان اُٹھانا۔

تن بدن میں جان نہیں نام زور آور خاں۔ صرف نام سے کیا ہوتا ہے زور چاہئے۔

تم تو آسمان سے قلابے ملاتے ہو۔ بڑہ بڑہ کے باتیں کرتے ہو یا مقدور سے زیادہ۔

تجھے اور کی کیا پڑی اپنی سنبھال۔ اور کا سکھ اپنے سے فارغ ہوکر کرنا چاہئے یا اپنی گزر ہوتی ہی نہیں اوروں کا بوجھ کیا اٹھاؤ گے۔

ترت دام مہاپن۔ مزدوری یا قرض ترت ادا کرنا بڑی خیرات ہے۔

تقدیر کے آگے تدبیر نہیں چلتی۔ یہ تو سبکو یقین کامل ہے

تکلے کا سا بل نکلے گا۔ سزا پائی۔ سیدھا ہوگیا۔

تلوار کا زخم بھرجاتا ہے بات کا نہیں بھرتا۔ ناسزا بات دل میں کھٹکتی رہتی ہے اور زخم خشک ہوجاتا ہے۔ سه
جراحات السنان لہا الالتیام ولا یلتام ما جرح اللسان۔

تلوار کی مار ایک بار احسان کی مار بار بار۔ جب احسان کرے گا نئی مار ہوگی۔

تو ڈال ڈال ہے تو میں پات پات۔ یعنے ہم تم سے بڑہ کے نمبر اول ہیں۔ کیونکہ پتے ڈالیوں سے زیادہ ہوتے ہیں۔

تن سکھی تو من سکھی صحت کے ساتھ دل تازہ رہتا ہے۔

تیری بات گدھے کی لات۔ بے توقیر اور بے اعتبار ہے۔

تمہیں بھی دیکھا۔ کہتے ہو کچھ کرتے ہو کچھ قول فعل یکساں نہیں بات بات میں تہ ہے صاف نہیں۔

تلملاہٹ ہے۔ بیقراری ہے۔

تیوری چڑہائی۔ بیزار نا خوش ہوا۔

تاک میں تھا۔ داؤ میں تھا منتظر تھا۔

توبہ بندے۔ یعنے دق کر ڈالا۔ خطاب ہوتا ہے۔

تمہارے کہنے کی بات ہے۔ یہ بات تم کو مناسب نہیں یا تم خیال نہ کرو۔ یا خلاف دانائی ہے۔

تیرے باپ سے لوں گا تو تو کیا ہے ہرگز نہ چھوڑوں گا۔

تھوک تیرے جنم میں۔ یہ کلمہ نہایت غصہ میں الزام دینے کو کمتر آدمی کو کہتے ہیں۔

تم روٹھے ہم چھوٹے۔ تم خفا ہوئے ہم کام کرنے سے بچے

تیری چاروں راہیں کھلی ہیں۔ فراخ۔ تیرا کوئی مزاحم نہیں جہاں چاہے چلاجا جو چاہے سو کر۔

تم کیا قاضی ہو۔ تم کو اس معاملہ سے کیا علاقہ تم دخل نہ دو
تاؤلا سو باؤلا۔ جلدی کا کام خراب ہوتا ہے (ع)
کہ تعجیل کار شیاطین بود
توڑ جوڑ کر رہے ہیں۔ تدبیریں لگ رہے ہے۔
تھپک دو۔ بچہ کو سلا دو۔ یا اسوا میں ڈال دو۔
تسبیح پھیروں کس کو گھیروں۔ تسبیح پھیرنا یعنے وظائف تسخیر کے واسطے ہیں۔
تل چور سو بجر چور۔ چوری سب برابر جیسے تھوڑی ویسی ہی بہت
تیرا کیا اجارہ ہے۔ تو کون ہے۔ تو کیوں دخل دیتا ہے
تلوار کے تلے دم تو لینے دو۔ یعنے ذرا مہلت دو یا جو دم فرصت ملے غنیمت ہے
تمہاری بات تھل کی نہ بیڑے کی۔ تمہارے کہے کا کچھ اعتبار نہیں یا موافق دستور کے نہیں
تم نے اڑائیں ہم نے بھون بھون کھائیں ہماری چالاکیاں معلوم کریں۔ ہم غالب ہیں
تن پر نہیں لتا مستی ملے البتہ مفلسی میں بھی آرائش کا خیال رہتا ہے۔ ایسی حالت میں نامناسب ہے
تن تکیہ من بسرام جہاں پڑے وہاں آرام
آزاد وضع ہر طرح پر خوش رہے۔ درویشیں ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست
تو بھی رانی میں بھی رانی کون بھرے پنگھٹ پر پانی سب تو مشخت پناہ ٹھاکر ہو گئے کام کون کرے
توڑ نے آئی جاڑہ کہیت پر اجارہ - ایک تیگاگی
چیز یعنے آئی پھر زندہ آدری اور دعوی۔
تو گدھی کمہار کی تجھے رام سے کوت۔ اس کمتر رتبہ سے بڑے مرتبہ پر کب جا سکتی ہے
تو میرا بالا کھلائیں تیری کھچڑی کھاؤں۔ احمق کو ایسا دم دیکر راضی کر دیتے ہیں
توے کی تیری تغاری کی میری۔ بڑا فائدہ اپنا چھوٹا اسکے کا
تمہارا مال ہمارا مال۔ ہمارا مال آہین آہیں۔ یہ ایک بنیے کا قول ہے اپنا ہی اپنا مانتا ہے۔
تھالی پھوٹی تو پھوٹی جھنکار تو سن لی۔ نقصان ہوا تو ہوئے دو مزا تو اڑا لیا یا امتحان تو ہو گیا۔
تھوڑا کھانا دہلی کا رہنا۔ یعنے خرچ اسقدر کھے جس میں عزت بنی رہے یا وطن چھوٹ جائے۔
تھوک سے ستو نہیں سنتے۔ بے خرچ کیے کام ادہر ادہر ہی نہیں ہوتا
تھوتھا چنا باجے گھنا ”بہت بجتا ہے“۔ اوچھا آدمی یا کمینہ بہت شیخی کرتا ہے یا اتراتا ہے۔
تھیلی میں روپیہ تو منہ میں گڑ دولت پاس ہو تو ہر طرح کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس لیئے کہ روپیے سے سب کچھ ہو سکتا یا روپیہ سے منہ شیریں رہتا ہے۔
ٹھوکر کھاوے بدہ پاوے۔ تکلیف اٹھاکر یا کچکو کے عقل آتی ہے۔
ٹھوک بجا لو۔ اپنا خوب اطمینان کر لو کچھ شبہ نہ رہے۔
ٹکسال باہر ہے۔ یعنی روپیہ کھوٹا ہے۔
تول کسا ہی روپیہ وزن میں پورا نہیں ہے کھوٹا تو نہیں ہے

تیل جل چکا۔ طاقت ہو چکی خاتمہ ہونے کو ہے۔
تھوک لگا دیا۔ ہرا دیا ذلیل کر دیا۔
ٹھنڈا لوہا کیوں کوٹتا ہے۔ محنت بیفائدہ کیوں بھرتا ہے۔
ترش رو ہے۔ بدمزاج زود رنج غصیلا ہے۔
ٹھڈا ٹوٹ گیا۔ عاجز ہو گیا۔ جھک گیا۔
تو کیوں جلتا ہے۔ تو کیوں حسد کرتا ہے یا بُرا مانتا ہے
تکراری ہے۔ مانا نہیں کرتا تقریریں کیا کرتا ہے۔
تقویم پارینہ ہے۔ کچھ کام کا نہیں بیکار محض ہے۔
(ع) کہ تقویم پارینہ ناید بکار
تیر ہو گیا۔ سیدھا ہو گیا۔ کجی چھوڑ دی۔ یا جلد چلا گیا۔
تانا بانا اُدھیڑ دیا۔ کام خراب کر دیا لاجواب کر دیا۔ یا بھید مفصل ظاہر کر دیا۔
تلوریا ہے۔ بڑا بہادر شجاعت نشان ہے
ٹڈی دل۔ انبوہ بیشمار لشکر بسیار۔
تنگ دست ہے۔ کچھ میسر نہیں۔ اور دست تنگ ہے۔ یعنے اس وقت روپیہ پاس نہیں ہے اگرچہ قدرت میں ہے۔
تھان لیا۔ یعنے گھوڑا استراحت کے لیے لوٹنے لگا
تازہ ولایت ہے۔ نو رسیدہ ہے یا نیا ہے۔
تازہ دم ہے۔ گویا کسی کام کے کرنے میں آمادہ ہے۔ یا سفر میں جانے کو تیار ہے۔ یا ابھی کا بنا ہے۔
تازی تر ہیں۔ دہلی میں ککڑی بیچنے والے کی صدا ہے
ٹھنڈے چولہے بیٹھے ہیں۔ ناامید یاس کی حالت میں ہیں۔

تمہیں کیا۔ یعنے کیا مطلب دخل مت دو۔
تنگ مایہ ہے۔ یعنے مفلس ہے۔
تنگ چشم ہے۔ بخیل ہے۔
تیجہ۔ مُردہ کے مرنے سے تیسرے دن اقربا اور برادری کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ قرآن شریف پڑھا جاتا ہے اور بھنے ہوئے چنوں پر کلمہ پڑھتے ہیں اور خوشبو اور پھول اُس وقت موجود رکھتے ہیں۔ اور تیغ آیت پڑھکر اور فاتحہ دیکر وہ چنے حاضرین پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اور بی بی کے سوا سب کا سوگ موقوف ہو جاتا ہے اور اسکو سوئم بھی کہتے ہیں اور دہلی میں پھول کہتے ہیں۔
تیرھویں۔ مسلمانوں کے جہلم کی طرح ہندوں میں تیرھویں ہوتی ہے
تعزیہ۔ ماتم کو کہتے ہیں اور اب اُسکو کہتے ہیں جو اکثر شیعے اور بعض اہل سنت ماہ محرم میں دسویں شب کو ایک گنبد کاغذ اور بانس کی کھپچوں کا بناکر ورک اور پنی سے سجا کر تیار کرتے ہیں۔
تیری بات گڑ سے میٹھی۔ تیری بات بہت پسند۔
تیر میرا اچھی نہیں۔ آپا دھاپی نہیں چاہیئے۔
تیر۔ وہ چیز ہے جو کمان میں جوڑا جاتا ہے۔ اور اس کلمہ سے کوّے کو اُڑاتے ہیں اور اسکا کسی کے آنے پر نیک فال سمجھتے ہیں۔
تر ہنا لے۔ جولاہہ کو کہہ دیتے ہیں۔ جا اپنا کام کر۔ شاید ترہنا جولاہہ کے اوزار کا نام ہے
ٹرہیں کی۔ کچھ حیلہ و عذر نہ کیا جواب نہ دے سکا۔
ٹھانگی ہے۔ بدمعاش ہے۔ چوروں کا مخبر اور آپ بے خطا اور ان کا پشت پناہ ہے چوروں کا خبر رساں۔
تن پیٹ کہاں کھادیں۔ کھانے پینے کا خرچ و ضروری

ہے۔ جب کوئی مفت میں خدمت لیتا ہے تو اظہار جلد دیر(؟) یوں کہتے ہیں

تیرے ہی تلے تو گنگا بہتی ہے۔ تو ہی تو بڑا زور یا حکومت

والا ہے طعن سے بولتے ہیں۔

تیلی کا بیل ہے۔ رات دن پھرے اور ایک ہی جگہ رہے

یعنے محنت کا اثر یا ترقی معلوم نہیں ہوتی۔

تم تو اپنی ہی گاتے ہو۔ اپنے ہی مطلب کی کہے جاتے ہو

ٹھنڈائی۔ مطلق تبرید۔ اور نشے باز بھنگ کو کہتے ہیں۔

تمہارے ہی تو سُرخاب کا پر ہے۔ تم ہی تو بڑے

زبردست ہو۔ طنز سے کہتے ہیں۔

تمہارے ہی دو تو ڑ نظر آتے ہیں۔ تم ہی میں تو یہ

طاقت یا قابو معلوم ہوتا ہے۔

تو جان۔ اختیار ہے۔

تو جان تیرا کام۔ تجھکو اختیار کلی حاصل ہے ہمکو دخل نہیں ہے یا سونپنے

نُرت کے تھپے تُرت نہیں جلتے۔ اعمال بد کا بدلا

یا سزا ترت نہیں ہوتی۔

ٹھیک کر دیا۔ سمجھا دیا۔ درست کر دیا۔ راہِ راست پر

کر دیا۔ یا خوب زد و کوب کی۔

تہو کا فضیحتی۔ بُری بات ہے۔ بدنامی ہے۔ کمینوں کی حرکت

ہے۔ یا مفت کی محنت ہے یا نکما جھگڑا ہے یا نکمی خصومت ہے

تار نہ ٹوٹے۔ یہ کام برابر ہوتا رہے موقوف نہ ہو۔

تیر کیا۔ چُرا لیا لے اُڑا لے بھاگا۔

تاڑ گیا۔ سمجھ گیا معلوم کر گیا۔

تاکو لے بھاگو۔ گروہ جیب کترے چوٹے اپنے ہی ... کہتے ہیں

تم جانو۔ ہمپر الزام نہیں بگڑے یا سنورے۔

تین ٹانگ کا گھوڑا ہے۔ یعنی معیوب نئی چیز ہے

تو کیوں پیٹ پھاڑتا ہے۔ تو کیوں نہیں مانتا۔ تیرا کیا

نقصان ہے۔ یا کیوں ساہٹ کرتا ہے

تگڑا ہے۔ زور آور قوی ہے۔

ٹھنڈا ہو گیا۔ مر گیا یا غصّہ اُتر گیا۔

تیرا اُلٹ دیا۔ دوالا نکال دیا۔ افلاس ظاہر کر دیا۔

ساہوکاروں کی اصطلاح ہے

ٹھیکری مُنہ پر دھر لی۔ بیمروتی کی۔ کچھ لحاظ نہ کیا۔

تھل بیڑا تباہ ہوا۔ سب سارا خاندان تباہ ہو گیا۔

تیار ہو گیا۔ موٹا تازہ ہو گیا یا بنکر آراستہ ہو گیا۔ یا

مستعد ہو گیا۔

تھر کتا ہے۔ ناچتا ہے یا کودتا ہے۔ چلبلا ہے ٹھیک نہیں رہتا ہے

تھر تھر کرتا ہے۔ جاڑے میں مرتا ہے یا ڈر کر کانپتا ہے۔

تم ہی غم کھاؤ۔ تم ہی جانے دو۔ تحمل کر دیا درگذر کرو۔ اثنائے

میں بیچ بچاؤ کرنے والے کہتے ہیں۔

تاج۔ کلاہ شاہی اور کلاہ گدائی اور سب میں عمدہ چیز

جسکو سرتاج بھی کہتے ہیں اور گنجفہ میں پہلی بازی کا نام ہے کُل

آٹھ بازیاں ہوتی ہیں اُن کے نام یہ ہیں ؎

تاج است سر سفید شمشیر و غلام ۔ یہ اوپر کی ہوتی ہیں

چنگ است سرخ و برات است قماش ۔ نیچے کی ہیں۔

ہر ایک بازی کے بارہ۔ بارہ ورق ہوتے ہیں۔ اول میر

دوم وزیر پھر دہلا پھر نہلا ایک تک جسکو نادری کہتے ہیں

اوپر کی بازیاں میر وزیر کے بعد دہلی سے ترتیب دیتے اور نیچے کی بازیوں کو یکہ سے دہلے تک۔ اور ہر بازی میں اوپر کا ورق کوئی سا ہو حکم زبردست ہوتا ہے۔ اور جب تقسیم کرتے ہیں تو تینوں شخص ورق اٹھاتے ہیں جس کے پاس زبر پتا آتا ہے وہ تقسیم کرتا ہے۔ اور بعد تقسیم کے جس کے پاس تقسیم میں چار دن ..دیاں آجاتی ہیں وہ آفتاب سے پہلے کھیلتے ہیں۔ اور جس کے پاس آفتاب سرخ کا شاہ آجاتا ہے وہ کھیل شروع کرتا ہے۔ آفتاب کی بابت دو دو پتے لیکر پہلے یکلو یعنے جس بازی کے دو یا زیادہ برابر کے حکم آجاویں کھیلتا ہے اور ایک حکم سے بازی کو اپنے قابو میں رکھتا ہے اور اگر اتفاقاً بھول کر یکلو کھیلنے سے رہ جاویں تو وہ سوختہ ہو کر سب پتوں سے کمتر ہو جاتے ہیں۔ پھر سر کرتے ہیں یعنے جس بازی کا حکم دوسرے کے پاس ہوتا ہے اوسکا ورق ڈالتا ہے۔ وہ حکم والا حکم ڈالتا ہے۔ اب یہ بازی سر کرنے والے کی ہوگئی پھر یہ اپنے یکلو کھیل کر سر کرتا ہے۔ اور اسی طور پر جب کسی کے پاس سر نہیں بنتا ہے اس کا گنجفہ بجھ جاتا ہے۔ اسکے فرق اتر کرکے کہیں سے ایک ورق مانگ لیتے ہیں جس کا نقش آتا ہے وہ کھیلتا ہے۔ اور بازی تمام ہو جاتی ہے پھر دوسری تقسیم میں کہ اوسکو پہلے تقسیم کا داہنی طرف والا تقسیم کرتا ہے۔ جس کے پاس جتنے اوراق پہونچے ہیں اتنے ہی ورق لیتا ہے اور بدستور سابق کھیلتے ہیں۔ چار تقسیم کے بعد جس کے پاس نو ورق سے کم رہ جاتے ہیں اوسکو خلال ہو جاتی ہے یعنے وہ ہار جاتا ہے۔ اور ایک طرح کھیلنے کی اور ہے اوسکو رنگ کہتے ہیں اس میں تقسیم کے واسطے جو ورق اٹھاتے ہیں جس بازی کا زیر پتا نکلے اسی بازی کا یکہ بجائے آفتاب ہوتا ہے اور ورق ہر رنگ ڈالتے ہیں۔ اگر اس رنگ کا ورق نہ ہو تو حکم ڈالنا پڑتا ہے اور ایک تقسیم میں خلال ہوتی ہے۔ اور اگر تین ورق پہنچ جاویں تو خلال سے بچ جاتا ہے۔

تاش۔ ایک کھیل کا نام ہے جیسے گنجفہ۔

تیرا سر گالا ہو۔ بچوں کو پیار میں بطور دعا کہتے ہیں یعنے تو بوڑھا ہو اور عمر دراز ہو۔

تر کی تمام ہوئی۔ طاقت ہو چکی کام تمام ہوا۔

ٹڑی گرم کر دی۔ ٹڑی چھیت دی۔ مارا یا خرچ کا زیر بار کر دیا۔

ٹڑی پر نج رہی ہے۔ یعنی کام سخت ابھی پیش آرہا ہے۔

تیسوں دن۔ یعنے ہمیشہ مدام ہر روز۔

تلے کا پتھر بھاری ہے۔ تلے کا پاٹ بھاری ہے۔ جورو زبردست ہے۔

تیرا منہ کالا ہو۔ کسی کمتر کو خفگی میں کہتے ہیں۔

تانا شاہ ہے۔ بڑا نازک مزاج ہے۔

تنگ دل ہے۔ بخیل ہے۔ اور دل تنگ ہے آزردہ ناخوش ہے۔

تیسرا پہر۔ دن کے اخیر کو کہتے ہیں۔ اور رات کے اخیر کو پچھلا (ع) صبح سے شام ہوئی شام سے پچھلا پہر۔

تایا۔ باپ کے بڑا بھائی اور چھوٹے کو چچا کہتے ہیں۔ اور ہنود تاؤ چاچا بولتے ہیں۔ یہ فرق ہند کا محاورہ ہے عرب میں دونوں کو عم کہتے ہیں۔

تالی بج گئی۔ تالی پٹ گئی۔ فضیحت ہو گیا یا شہرت ہو گئی۔

تنگ آگیا۔ یعنے ناچار ہو گیا۔

تھم تو سہی۔ ایسی کیا جلدی ہے۔

ٹپس جمالی۔ چاپلوسی خوشامد کرکے کام نکال لیا یا درستی کار کے لیے ذریعہ پیدا کرلیا۔

ٹاپتا رہ گیا۔ منتظر یا امیدوار رہ گیا۔ ٹاپ گھوڑے کے قدم مارنے کو کہتے ہیں۔

ٹیپ ٹاپ۔ آرائش زیب و زینت ظاہری۔ اور مطلق ٹیپ ایک زیور کا نام ہے جو گلے میں عورتیں پہنتی ہیں خواہ نقرئی ہو یا طلائی۔

ٹپ۔ کپڑے کا سایہ بان ہوتا ہے۔

ٹپ گیا۔ کود گیا۔

ٹپک گیا۔ گر گیا۔ یا پانی برتن سے رس کر نکل گیا۔

ٹپکا لگ رہا ہے۔ کثرت بارش سے مکان ٹپک رہا ہے اور آم جو درخت پر پک کر ٹپکتا ہے۔

تیس کلام۔ قرآن شریف کو باعتبار سیپاروں کے کہتے ہیں۔ اکثر عورتیں قسم کھاتی ہیں۔

تم ہی بڑے باپ کے بیٹے سہی۔ یعنے تم ہی بڑے درجہ کے سہی یہ طنز ہوتا ہے۔

تکلوں پر گذارہ ہے۔ توکل کی گزران ہے۔

تہل تہل کرتا ہے۔ موٹا ہو گیا۔ گوشت لٹک گیا۔ یا دلدل ہو رہی ہے۔

تیرا منہ ہے۔ تیرا حوصلہ یا جرأت ہے۔ تو یہ بات کہہ سکتا ہے یا یہ معاملہ کر سکتا ہے۔ اور کبھی یہ محاورہ بمعنی رعایت یا مروت یا تعصب کے بھی بولتے ہیں جیسے تیرا منہ ہے یعنے تیرا واسطہ ہے یا تیرا سبب ہے ورنہ میں فلاں شخص کے ساتھ ایسا کرتا

تو گئی۔ بچہ نا تمام وقت سے پہلے گر گیا۔ مویشی کی نسبت یہ لفظ بولتے ہیں۔ اور آدمیوں کی نسبت حمل ساقط ہو گیا۔ اور عورتیں کہتی ہیں پیٹ گر گیا۔ یا حمل گر گیا۔

تربت۔ گور کو کہتے ہیں۔ یعنے قبر کو۔

تیغہ کردیا۔ دروازہ چن کر بند کر دیا۔

تیری دُم کو رستا۔ کسیکو دھتکار کہتے ہیں۔

ٹھیکم ٹھیک۔ صحیح اور درست۔

تار باندھ دیا۔ متواتر۔ پے در پے۔ علی الاتصال کہتا رہا یا کرتا رہا۔

تیری کیا بات۔ یعنے تو بڑے درجہ کا ہے۔ (ع)

تو پڑی ہاتھوں میں کھیلے تری کیا بات حنا

اور کبھی طنز بھی ہوتا ہے۔

ٹال۔ بہانہ سے دیر کرنی۔ اور بیلوں کے گلے میں باندھتے ہیں۔ وہ بجتی ہے۔ اور جہاں لکڑی یا بھس کا انبار واسطے فروخت کے لگاتے ہیں اوسکو بھی ٹال کہتے ہیں۔

ٹالدیا۔ بہانہ کرکے خوش کر دیا۔ بات کا جواب دیدیا۔

تعظیم کار بگیراں معاف۔ کیونکہ اس میں دیر لگنی ہے ہر کام حرج ہوتا ہے۔

ٹھرّا۔ دہاقین شراب کو کہتے ہیں۔

تیر نہیں تو تکا ہی سہی۔ اعلیٰ نہیں تو ادنیٰ ہی سہی۔

تو کر چکا۔ تو نہیں کرے گا۔ یا تجھسے نہیں ہو سکے گا۔

ٹانگ اولال سکے مر گیا۔ یعنے بیکسی کی حالت میں کوئی خبر گیرانہ ہوا۔

تم بھی کیا ہو۔ کہنا کچھ کرنا کچھ ٹال ٹول حیلہ حوالہ سامنے کچھ پیچھے کچھ۔

تم کیا ہو۔ یعنے کچھ بھی نہیں بے حقیقت ہو۔

ترنگ سوجھی۔ اور ارادہ ہوگیا تدبیر بدل گئی۔

تنگا ترشی سے گذرتی ہے۔ یعنے کفاف اندک خورند بسیار۔ آمدنی قلیل اور خرچ کثیر۔ یہی سبب تنگی معیشت ہے۔

تیری دُم کو نمدا۔ کسی کے قول کو رد کر کے کہدیتے ہیں۔

(ع) ہست تری دُم کو بہمن نمدا

تری آواز مکے اور مدینے۔ یہ دعا ہے بہت مبارک و آفرین کی جگہ بولتے ہیں۔

تیس مارخاں بنے پھرتے ہیں۔ بہادری کا دعویٰ ہے یا ہتیار بند ہیں یا اکڑتے ہیں یہ جملہ بہ مقابلہ متکبر کے بولتے ہیں۔

تین میں نہ تیرہ میں۔ کسی گنتی میں نہ شمار میں نہ کسی بہ میں نہ اعتبار میں۔ بقولیکہ (شعر)

تین میں ہم ہیں اور نہ تیرہ میں ❊ دوستو کس شمار میں ہم ہیں

ٹالم ٹول وقت کا چور۔ حیلہ حوالہ میں ٹال ٹول وقت پر صاف جواب۔

ٹپکے کا ڈر ہے۔ ناگہانی حادثہ کا خوف ہے۔

ٹرا کھو نو کھٹو آئے۔ بیوقوف نکھٹو حاکم ہوئے سر کھول کر بیٹے تو تباہ ہو رہو اب ظلم ہی ہوگا۔

ٹڈی کا آنا کال کی نشانی۔ یہ بزرگوں کا آزمودہ ہے

ٹکہ سے جیئے تو کیا جیئے۔ کچھ لطف نہیں یا کارِ برآری نہیں۔ کچھ فائدہ ہوا تو کیا ہے۔

ٹھارا مارے اور رونے نہ دے۔ زبردست جو چاہے سو کرے۔

ٹھگائی سے ٹھاکر بنتا ہے۔ بدمعاشی کر کے زبردست بنتا ہے

ٹھنڈا کھائے گرم سے نہائے
سایہ میں سوئے اسکا بیری پچھاڑے روئے

اِس تدبیر سے مرض لاحق نہیں ہوتا دشمن بدخواہ آپ روئے گا۔ یہ حفظ صحت کی تدبیر ہے۔

ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے۔ نرم مزاج آدمی تند مزاج پر غالب ہوجاتا ہے۔

ٹھٹیرے ٹھٹیرے بدلائی ہے۔ برابر برابر کا معاملہ ہے جیسا تم کروگے ویسا ہی ہم کریں گے۔

ٹھہ۔ کسی کی بات ناپسند کر کے کہدیتے ہیں۔

تین تیرہ ہوگئے۔ تتر بتر ہوگئے۔ متفرق پریشان ہوگئے۔

تُو تو وہیں مَرا ہوا تھا۔ یعنے تو تو وہاں موجود تھا۔

تم کہاں جاؤگے۔ ایک تو استفسار ہے دوم استفہام یعنی تم مت جاؤ۔

تجھے کیا۔ یعنے تیرا نقصان یا کیا الزام یا تو کیوں دخل دیتا ہے

تھوک ہے۔ یا تف ہے۔ یعنے کیا بیحیائی کا کام کیا۔

س اُٹھتی مرے پیڑو کے تلے ہوک ہے دائی
گر آج نہ جاوے تو ترے تھوک ہے دائی

تو ڑپر۔ یعنے ضد پر۔

تنت کے تنت۔ عین وقت پر کم فرصتی میں۔

تلے میں رکھ لیا۔ قبضہ میں آگیا۔ یا زبردستی لیکر کھا گیا۔

ترٹی دی۔ جھوٹ سچ کہکر مستعد کردیا یا برہم کردیا۔

(ع) اچکمہ دم۔ دہانسا۔ ترٹی۔ دیکے مرادل جو لیا۔ اور دیا مجکو فریب

ٹہکانہ لگا۔ مرگیا ؎

صدا ایک نوحہ کی آنے لگی ✦ کہ یعنی وہ دختر ٹہکانے لگی

اور کبھی بمعنی قرار اور صبر و شکیب کے آتا ہے۔ میر حسن

ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا ✦ نہیں تو مرا جی ٹہکانے لگا

اور وہ چیز جو اپنے موقع پر صرف ہو۔ بے محل نہو۔

ٹونہ۔ جادو۔ اور نکاح کے بعد جب دولہا کو دولہن والے گھر میں بلاتے ہیں تو آرسی مصحف سے پہلے ڈنڈیاں بتاسوں یا مصری کی ڈلیوں پر ٹونہ گاکر اور پہونک کر دولہا کو کھلاتی ہیں۔

تماشبین۔ تماشا دیکھنے والا۔ جیسے کہتے ہیں تماشبین کو الکس کیا۔ پر محاورہ میں مرو رنڈی باز کو کہتے ہیں۔

امثال تا مثناة مع تا ہندی

تاؤ لاؤ ہنا مونجھ کی تانت۔ آدمی جلدی کا کچھ کا کچھ نکما کام کرنے لگتا ہے۔

تیلی کا تیل جلے او مشعلچی کا دل جلے۔ خرچ کسی کا ہو جان کسی کی جلے۔

ٹھاٹرے کی جورو سب کی دادی۔ غریب کی جورو سب کی بھابی۔ زبردست کا ساتھی زبردست غریب ساتھی غریب

ٹاٹ کا لنگوٹا نواب سے یاری۔ بے دستگاہ ہو کر بلند پروازی مفلس کا بڑے امیروں سے ملاقات نہیں ہوسکتی۔ یا بیجا ہے

ٹوٹی پھوٹی سو گری کمہار کے یہ تینوں کو کافی ہے۔ یعنی اتنے کام کے واسطے یہ بھی کافی ہے۔ یا زبردست باوصف ناتوانی بھی غریب آزار ہو سکتا ہے۔ متکبر آدمی اپنی نسبت بطور فخر کہا کرتا ہے۔

تازی کو مار اتر کی کانپا۔ ایک کو سزا ملے دوسرے کو عبرت ہو

ٹکڑے کھائے دن بہلائے کپڑے پھٹے گھر کو آئے کم ہمتوں کے حال کا اظہار ہے کہ جب تک کہیں سے کچھ ہاتھ آیا گذران کی۔ جب زیادہ خرچ پڑا گھر کو بھاگے۔

تیتر تو اپنی آئی مرا تو کیوں مرے بٹیر۔ جس نے خطا کی سزا پائی تو بیخطا کیوں مرتی ہے۔

تو انہ تغاری مُفت کی بھٹیاری۔ بیامانی میں بڑا دعوی کرنا۔

تو کونہ مو کو لے چولہے میں جھونکو۔ رفع قضیہ کے لیے یہ مثل بولی جاتی ہے۔ یا یہ شے جب کسی کے کام کی نہیں تو دور کرو یعنی چولہے میں ڈالو

تھکا اونٹ سرائے کو تکتا ہے۔ پست ہمت کی نسبت یہ مثل بولتے ہیں۔ یا یہ کہ تھک کر بے کام سے بچنا چاہتے ہیں

تیرنا ہی ڈوبتا ہے۔ آدمی جس فن میں مشاق ہے اُس ہی میں کبھی خطا بھی پاتا ہے۔

تیسرے دن مُردار بھی حلال ہو جاتا ہے۔ تیسرے فاقہ یعنی جب جان پر بنتی ہے تو مردار و حلال برابر ہے یعنے انتہائے مجبوری میں فعل ناجائز بھی جائز ہو جاتا ہے۔

تیل تلوں ہی میں سے نکلتا ہے۔ مال تجارت کا

اُسی مال کی قیمت میں شامل ہے۔

ٹاٹ کی انگیا اور مونج کی تنی۔ دیکھ مرے دیورا میں کیسی بنی۔ سب کام بیجا اور اُس پر اتنا اترانا۔

تعظیم ہند بر کوچۂ تنگ یا بر کاسہ بنگ۔ یعنے آگے آپ ہوں یا پہلے آپ نوش کریں۔

تعظیم دفع ماندگی۔ تعظیم کے لیے اُٹھنا دفع ماندگی ہے۔

تعویذ گنڈہ کے بھروسہ مت رہنا کچھ کمر کا بھی زور لگانا۔ کام ہمت لگانے سے ہوتا ہے محنت شرط ہے بے کیے خود بخود نہیں ہوتا۔

تگ حرباً تا تودۂ پاچک۔ گرگٹ کی اتنی ہی طاقت ہے یہ ہی کر سکتا ہے یعنے کم زور آدمی سے زیادہ طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔

تہنیتھلی رکابی پہلپہلا بہات لو پنچوں ہاتھوں ہانتھ۔ تھوڑی چیز پر اتنی نمود

تازی پر بس نہ چلا ترکی کے کان اینٹھے۔ زبردست پر زور نہ چلا غریب پر جلن اُتاری۔

تازی مار کھائے ترکی آش کھائے۔ یعنے آدمی بھی ہر طرح کے ہوتے ہیں کوئی سزا کے لائق اور کوئی انعام کے قابل۔

تاش بر مونج کا بخیہ۔ بے تک بے جوڑ کام ناجنس کی صحبت زیبا نہیں ہوتی۔

تجھے اور کی کیا پڑی تو اپنی نباہ۔ اور کا فکر تب کر کہ اپنی گذر ہو لے۔

ترسنی نے دیا ملکنی نے کھایا جیب جلی سواد نہ پایا۔ دل تنگ کا سلوک قلیل ایک حریص کے ساتھ جو دیا ہوا کالعدم ہو۔ نہ اسقدر کہ کافی ہو اور لینے کا نام۔

ترکش میں ایک تیر نہیں شہر ماشری لڑتے ہیں۔ بیسامانی میں ظاہری ہنگامہ کر رکھا ہے۔

تریا چلتر جانے نہ کوئی خصم مار کے ستی ہو۔ لوگ عورتوں کے مکر نہیں جانتے خصم کو مارے اپنی برارت کے واسطے ستی ہوتی ہے۔

تریا رووے پُرکھ بنا کھیتی رووے مینہ بنا۔ عورت بغیر شوہر کے اور کھیتی بغیر مالک کے ہمیشہ خراب حال رہتی ہے

تم کاٹو ناک اور کان میں نچھوڑوں اپنی بان۔ کیسی ہی تکلیف دو پر میری عادت نہ جائے گی۔

تم ہم کو بلاؤ گے تو کیا کھلاؤ گے اور تم ہمارے ہاں آؤ گے تو کیا لاؤ گے۔ ہر طرح اپنا ہی مطلب نظر رکھا۔ خود مطلبوں کی مثل ہے۔

تمہارے نیوتے کبھی نہیں کھانے۔ تمہارا وعدہ کبھی پورا نہیں ہوتا۔

تو آنکھا تو میں بانکا تو سوئی میں تاگا تو مرزا تو میں خان کا ہیں۔ تجھ سے کسی بات میں کمتر نہیں ہوں۔

تو تیلی کا بیل تجھے کیا سبزہ لگا رہ گھاس سے۔ اس سے زیادہ حوصلہ مت کر۔

تو دیورانی میں جٹھانی تیرے آگے نہ میرے پانی

تو کونہ بہناؤں تیرا بھیا اور رلاؤں۔ ایک پوربیا کے
ہاتھ میں روپیہ تھا تھوڑی دیر میں دیکھا تو ہاتھیں پسینہ آگیا۔ وہ
سمجھا کہ روپیہ اس خوف سے روتا ہے ایسا نہ ہو یہ بہنا لے تب اُس نے
روپیہ کی تسلی کے لئے یہ کہا۔ پھر یہ بخیل کی مثل ہوگئی۔

تو میری گور کھود میں گاڑ آؤں تجھکو۔ جیسے
اورکے واسطے نیت کی وہ ہی اُس کے واسطے ہے۔

تولہ بھر کی آرسی نانی بولے فارسی۔ تھوڑا سا
سلوک کرکے بہت سا احسان جتلانا۔

تیلی خصم کیا پھر بھی روکھا ہی کھایا۔ بدقسمتی کا
اظہار ہے کہ کمینوں کا سا کام کیا پھر بھی مطلب پورا نہ ہوا۔

تیل تیلی کا بہگت بھیا جی کی تماشبین کا کیا گیا
خرچ کسی کا محنت کسی کی تماشبین کو سب مفت۔

تیلی کا کام تنبولی کرے چولھے میں آگ لگے
کسی کا کام کوئی کرنے لگے یہ نہیں چاہیے۔ ہر کار سے و
ہر مردے۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا۔

تیلی کے بیل کو گھر ہی گھر میں پچاس کوس۔
گھر بیٹھے تھک کر چور ہوجاتا ہے کہیں جاوے نہ آوے۔

تیلی کی جورو ہو کر پانی میں کیا نہاوے
آدمی جس حیثیت کا ہو ویسا کام کرے۔

تین پیڑ بکائین کے میاں باغ ہیں۔
مفت کی بڑائی۔

تین بلائے تیرہ آئے دیکھو یہاں کی ریت
باہر والے کھا گئے گھر کے گاویں گیت

بے انتظامی سے بے محل صرف کرنا نہ چاہیے ترتیب کا لحاظ
ضرور ہے۔

ٹکڑے دیکر بچھڑا پالا سینگ لیکر مارن آیا۔
نیکی کی عوض بدی۔ قوت پاکر محسن سے بدی کرنے پر بولتے ہیں

ٹکڑے مانگ کھاتا۔ پونجی گانٹھہ باندھنا عقلمند
حریص ایسا ہی کرتے ہیں۔

تہیدستاں را دست دلیری التبہ و پنجہ شیری شکستہ
مفلس تہیدست میں نہ دلیری ہوتی ہے نہ دلاوری کسی شمار
میں نہیں ہوتا۔

تو بجا پدر چہ کردی خیر کہ ہماں چشم داری از پسر
تونے اپنے بزرگوں سے کیا بھلائی کی۔ جو اُسکا اپنے بیٹے
سے امیدوار ہے۔

ٹوٹے کو جوڑ پھر کر جوڑے گانٹھ گٹھیلی ہو۔ جس سے
ناخوشی رنج ہوجاتا ہے پھر خوب صفائی نہیں ہوتی ہے
رشتہ چو گسست میتواں بست ❊ لیکن بمیاں گرہ بماند

ٹھاڑا مارے اور آگے رکھلے۔ زبردست کے
بیس بسوے جو چاہے سو کرے۔

ٹیپ ٹاپ کی پگڑی وہ بھی جورو کا صدقہ۔
برائے مدز پریشان و شوکت جتائی نازیبا ہے۔

تانبا شد چیز کے مردم نہ گویند چیزہا۔ جس بات
کی کچھ اصل نہیں ہوتی تو اوس میں کوئی کچھ نہیں بولتا جب
کچھ تھوڑی بھی ہوتی ہے تو بڑھا دیتے ہیں۔

ٹین ٹانگ کی گدھی نومن کی لدنی۔ طاقت سے

زیادہ بکھیڑا دشوار ہوتا ہے۔

تشنہ را ہمی نماید اندر خواب۔ ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب۔ آدمی کو جو شے مرغوب و محبوب ہوتی ہے وہی ہر دم پیشِ نظر رہتی ہے۔

تا شود مردِ فربہے لاغر۔ لاغرے مردہ باشد از سختی جب تک تونا ضعیف ہو ناتوان مر رہے۔ ایسا ہی تونگر اتنے غریب ہو غریب کا کوپنا نکل جائے۔

تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ جب کسی کام کی تدبیر دیر طلب کی جائے وہ کام خراب بھی ہو جاتا ہے اور تدبیر ضائع جاتی ہے۔

تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبد ست نالائق آدمی کو تعلیم اثر پذیر ہرگز نہیں۔

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چوں نہ دانی کہ در سرائے تو کیست

تجکو پاس کی خبر ہوتی نہیں دور کی کیا جانے۔

توانگری بدل است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال۔ مال تو بخیل کے پاس بھی ہوتا ہے پر دل تونگر نہیں ہوتا اور عزت دانائی سے ہوتی ہے۔ پیری سے نہیں ہوتی۔

تدبیر کند بندہ۔ تقدیر زند خندہ بندہ کیسی ہی تدبیر کرے اور تقدیری ہو کر رہتا ہے وہ نہیں ٹلتا۔ فقط۔

محاورات و امثال ثائے مثلثہ

ثابت قدم کو سب دہا دیں۔ بات کے پکے قائم مزاج کو سب مانتے ہیں، معتقد قائل ہوتے ہیں۔

ثابت قدم کو سب جگہ ٹہاویں۔ قائم مزاج کا سب جگہ ٹہکانا ہونا ہے۔

ثابت کر تب مُنہ پر مار۔ پہلے جرم ثابت کر تب سزا دے۔

ثواب نہ عذاب کمر ٹوٹی مفت ہیں۔ کچھ حاصل نہ وصول محنت بربادی تکلیف منت کی یعنے محض تضیع اوقات۔

محاوراتِ جیم عربی

جھک مارتا ہے۔ بیجا کہتا ہے یا بیجا کرتا ہے۔ یا جھوٹ بولتا ہے۔

جھک مت مار۔ بیجا مت کہہ۔ یا بیجا مت کر۔ یا جھوٹ مت بول۔

جیا تو کیا جیا۔ زندگی بے لطف ہے۔

جھاڑو دیدی۔ سب لے لیا کچھ نہ چھوڑا۔

جیسے کو تیسا۔ آدمی جیسا ہوتا ہے اُس کو ویسا ہی مل جاتا ہے بھلے کو بھلا بُرے کو بُرا۔ لکل فرعونٍ موسےٰ۔

جی صاحب۔ جی حضور۔ ندا کا جواب۔ بے تعظیم کے ساتھ۔ یا تسلیم ہے۔ اور کبھی ندا کے جواب میں نرا صاحب یا حضور

یا حضرت یا قبلہ یا نزاجی کہدیتے ہیں اور بے تمیز ہاں کہتے ہیں۔
جھوٹے کے منہ میں گہہ۔ اپنی صفائی کے واسطے بولتے ہیں
جھوٹ بولنا گہہ کہانا برابر ہے۔ یعنی ہم جھوٹ نہیں
بولتے۔ اس میں بھی صفائی مراد ہے۔
جن جائی اُنہیں لجائی۔ اولاد کی بد اطواری سے
ماں باپ ہی کو شرم ہوتی ہے۔
جتنا چھوٹا وتنا کھوٹا۔ جتنا پست قد وتنا ہی شریر
کل قصیر فتنۃ الاعلی۔
جون کا تون۔ ویسے کا ویسا ہی بعینہ وہ کا وہی۔
جی بھر آیا۔ رو دیا۔
جھینکتا پھرے گا۔ پچتائے گا۔ افسوس کرے گا۔
شکوہ کرتا پھرے گا۔
جی بُرا کیا۔ قے کی۔
جُل دے گیا۔ دھوکا دے گیا۔ فریب کر گیا۔
جا پہوںچا کی منگور۔ فاد بڑہ گیا۔
جنگل میں منگل ہے۔ جنگل میں بہار آرہی ہے۔
جُوا ڈال دیا۔ عاجز ہو گیا۔ تھک گیا۔ جان بچالی۔ الگ ہو گیا۔
جان بچی لاکھوں پائے۔ جان لاکھوں کی برابر ہے۔
جائے لاکھ رہے ساکھ۔ کچھ ہی نقصان ہو مگر بات یا آبرو
بنی رہے یا لاکھ خرچ ہوں تو ساکھ بچتی ہے۔
جتنا اوپر وتنا ہی نیچے ہے۔ یعنے بڑا ہی شریر فتنہ
انگیز مفسد ہے۔
جس کا کھائے اُس کا گائے۔ جس کی بدولت فائدہ
ہو اُس ہی کی خیر منا دے۔
جُگ ٹوٹا سار ماری۔ اتفاق ہونے میں کوئی غالب
نہیں ہو سکتا۔ نا اتفاقی ہوئی اور اگلے تباہ ہوئے۔
جلدی کا کام شیطان کا۔ کہ تعجیل کار شیطان بود۔
جنتی نہ ڈھول نہ بجتے۔ ایسے بد آدمی کا غل پج رہا ہے
یہ جننے کا نتیجہ ہے۔
جیب میں ہاتھ ڈالو۔ کچھ دو۔
جھکل باول ہو رہی ہے۔ بیہودہ بحث تکرار ہو رہی ہے
جیتی مکھی نہیں نگلتے۔ ظاہر دیدہ و دانستہ غدر یا حق
تلفی نہیں کرتے۔
جی ہے تو جہان ہے مثل ہے کہ جی ہے تو ہے گا جہان
وگرنہ موے پر تو کیا میری جان
جہ ہڑی میں منہ دہو آؤ۔ یعنے یہہ مراد پوری نہیں
ہو گی۔
جل گیا۔ نہایت آزردہ ہوا۔ بُرا مانا۔ ناپسند کیا۔
جل مر۔ حسد کیا کر کچھ نہیں ہو گا۔
جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ ہے۔ ظاہر ہے سچ
کے سامنے جھوٹ ذلیل ہے۔
جھنبورا۔ بازیگر تماشے۔ اسے اُس لڑکے کو کہتے ہیں جس سے
تماشا کراتے ہیں۔
جاتا آتا رہا۔ ہو ہوا لیا۔ گیا گذرا ہوا۔
جدہر رب اُدھر سب۔ حق تعالیٰ جس پر مہربانی فرماتا
ہے تمام مخلوق بھی اُدھر رجوع لاتی ہے۔

جوئندہ یابندہ۔ جو تلاش اور محنت کرے گا حاصل کریگا۔

جانگلو ہے۔ بیوقوف یا احمق ہے۔

جل گیا تو کیا کرلے گا۔ بہت ناخوش ہوا تو کیا نقصان کرسکتا ہے۔

جانے دوجی۔ چپ ہو رہو تحمل کرو۔ معاف کرو۔ یا چلا جانے دو۔

جدھر مولا اُدھر دَولہ۔ دولہ درویش کا قول ہے ظاہر ہے جس پر اللہ مہربان اُس پر سب مہربان۔

جورو کا مزدور ہے۔ فرماں بردار یا مطیع جورو کا ہے یا نالائق بیہودہ کم حوصلہ بے حمیت ہے۔

جھاڑ بیباق کیا۔ سب خرچ کرڈالا کچھ باقی نہیں چھوڑا۔

جم جم نت تت۔ ہمیشہ کو ہو جیو۔ عورتیں بطور دعا بولتی ہیں۔

جنگ زرگری ہے۔ ظاہر میں خلاف باطن میں پیار بطور ریا۔

جی ہے تو سب کچھ۔ زندگی ہے تو سب کچھ ہے پھر کچھ بھی نہیں سب غیروں کا ہے۔

جھاڑا لیلو۔ تلاشی کرو اس کے پاس کیا ہے اور دہاقین جھاڑا یا خانہ کو کہتے ہیں۔

جھٹک گیا۔ جھڑ گیا۔ لاغر ہوگیا۔

جھاڑ دو۔ اس پر دعا دم کرو۔ یا مکان صاف کردو۔

جی دھکڑ پکڑ کرتا ہے۔ اندیشہ ناک اور متردد ہے۔

جون کی چال چلتا ہے۔ نہایت آہستہ۔ دھیما سست

جوانی میں مانجھا ڈھیلا۔ زور آوری کے وقت سُستی۔

جھاڑو دیدو۔ مکان صاف کردو۔

جم گیا بیٹھ رہا۔ دیر لگادی۔

جھول آئی۔ گیا بھن بھینس یا گائے بیانے کے قریب ہوگئی۔

جہاں کا لنسا وہاں بجلی۔ جہاں مال وہاں چور۔

جھٹ پٹ۔ ترت پھرت۔

جھونکدیا۔ خرچ کرڈالا۔ لگادیا۔

جھگڑا ہی کیا ہے۔ صاف بات میں تکرار کیا ہے۔

جی کا جلاپا۔ رنج دینے والا۔

جلا جواری ہے۔ بڑا شوقین ہے۔

جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ کسی مصیبت کے دفعیہ کے واسطے یا کسی امر مکروہ پر بطور دعا پڑھتے ہیں۔

جھاڑ پونچھہ برابر کیا۔ کھایا لیا خرچ کرڈالا۔

جھٹک دو۔ مکان صاف کردو کوڑا نہ رہے اور کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

جی دھک دھک کرتا ہے۔ خوف پیدا ہو رہا ہے۔

جیت کی ہوا بھی اچھی۔ اس میں نام آوری تو ہے۔

جی کلبلاتا ہے۔ جی چاہتا ہے ہوس کرتا ہے۔

جھات جھات کرتا ہے۔ یعنے کپڑا جا بجا سے پھٹا ہوا ہے یا دیوار میں کہنگی سے جگہ جگہ سوراخ ہیں۔

جامِ جہاں نما ہے۔ اس میں سب مطالب ہیں۔

جھاگ لائے۔ تڑپن شروع کیا۔

جھینکتا پھرتا ہے۔ کہتا یا شکوہ کرتا پھرتا ہے یا پچھتاتا ہے۔
جنگی جوان ہے۔ زور آور لڑاکا بدمعاملہ ہے۔
جھٹ کرو۔ جلدی کرو۔ دیر نہ لگاؤ۔
جو ہو سو ہو۔ کچھ ہی ہو کچھ پروا نہیں۔
جانور ہے۔ بیوقوف ناسمجھ ہے۔
جنم پتری۔ تقویم ہنود۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی عمر اور سرگزشت پنڈتوں سے لکھوا رکھتے ہیں۔
جھاڑ ہو کر لپٹ گیا۔ ایسا لپٹا کر پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔
جا اپنا کام کر۔ الگ ہو یہاں مت ٹھیر۔ اس میں خلل نہ دے۔ غصہ میں کہتے ہیں۔
جُرات۔ پھرت۔ سُرت۔ فنِ سپہ گری میں یہ تین باتیں ضرور چاہییں۔ دلاوری۔ پھُرتی۔ اوسان جب سپاہی ہوتا ہے۔
جُوت دیا۔ کام میں لگا دیا۔
جی لوٹ گیا۔ شوق پیدا ہوا۔ پسند کیا۔
جزاک اللہ خیرا۔ کسی پسندیدہ امر پر بطور دعا بولتے ہیں۔ خدا تجکو نیک عوض دے۔
جگر جلتا ہے۔ غصہ آتا ہے یا افسوس آتا ہے۔
جُھنجلاہٹ آگئی۔ یا جھنجلا گیا۔ غصہ آگیا۔
جن چڑھا ہوا ہے۔ غصہ میں ہے۔
جیت تمہاری ہار میری۔ یعنی ہر طرح پر راضی ہوں۔
جال میں پھانس لیا۔ حیلہ گری سے قابو میں کر لیا۔ وقت میں ڈال دیا۔
جان کھالی۔ تنگ کر دیا۔ دق کر ڈالا۔
جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔ بے توقیر ہے کوئی نہیں پوچھتا۔
جی گیا۔ کام بنگیا۔ بیماری سے افاقہ ہوا صحت پائی۔
جھل جھلی سی آگئی۔ ہلکی خفیف سی تپ گئی۔
جنگلی کبوتر ہے۔ کسی سے مانوس نہیں الگ رہتا ہے۔
جل گیا۔ نہایت آزردہ ہوا۔ بُرا مانا۔ اور عورتیں غصہ میں کسی کو کہدیتی ہیں۔ یعنی خراب آدمی۔
جھگڑہ جنجال ہے۔ ناحق لپٹ پڑتا ہے تکرار ی ہے۔
جوئیں لگ گئیں۔ شیخی کرتا ہے یا اتراتا ہے۔
جاتا رہا۔ یعنے لڑکا بد وضع ہوگیا۔ بگڑ گیا۔ کھویا گیا کام کا نہ رہا۔
جہیز۔ جس کو عوام لوگ غلطی سے دہیز کہتے ہیں وہ اسباب جو لڑکیوں کو شادی کے وقت باپ کے گھر سے ملتا ہے۔ عرب میں اس کو تین جگہ بولتے ہیں۔ جہیز عروس۔ جہیز لشکر۔ جہیز میت۔
جال میں پھنس گیا۔ آفت میں مبتلا ہو گیا دشواری آگئی۔
جیتے رہو۔ یعنے عمر دراز ہو۔ جب کوئی خورد اپنے بزرگ کو دعورت ہو یا مرد اسلام کرتا ہے تو یہ اُس کا جواب ہوتا ہے۔

جنتری میں کو نکالا ہے۔ بسیدھا کر دیا دبا لیا۔ جنتری زرگروں کا اوزار ہوتا ہے اور تقویم سالانہ۔

جوان عید۔ اہل دہلی اُس عید کو کہتے ہیں جو انتیسویں کو چاند نظر آئے۔ اور اگر تیسویں کو چاند ہو تو بوڑھی عید ہے۔

جان کھودی۔ حد سے درجہ مشقت کی۔

جل جوگنی۔ دہلی میں چیل کو کہتے ہیں۔

جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے۔ جنگ و جدال ہو رہی ہے۔

جو کھوں کس کی ہے۔ نقصان کس کا ہوگا۔

جی اچھا ہے۔ عیادت کے طور پر بیمار سے پوچھا کرتے ہیں۔

جی دھڑکتا ہے خائف و پریشان ہے۔ (ع)

جی دھڑکتا ہے نہیں چولی نہ مسکے بوجھ سے

جی اُچھر گیا۔ جی بھر گیا۔ رغبت نہ رہی۔ خواہش نہ رہی نفرت ہوئی۔ کن نہ رہ پڑا۔

جان حاضر ہے۔ یعنے کسی چیز سے دریغ نہیں۔

جھیپ گیا۔ سرنگوں ہوگیا شرما گیا۔

جھاڑے جاتی ہوں۔ پاخانے جاتی ہو گوار یا بولتی ہیں

جان بچانا ہے۔ الگ ہوتا ہے۔

جواب ترکی بترکی۔ جیسا کہو ویسا سُنو۔

جی بھاری کیا۔ رو دیا۔ (ع)

تم جو کرتے ہو اپنا جی بھاری

جی جانتا ہے۔ یعنے رنج یا احسان خوب یاد ہے۔

خبگل جلیبی۔ ظریف لوگ خشک پاخانہ کو کہا کرتے ہیں۔

جان و مال کو دعا دیتا ہوں۔ کوئی بڑا بزرگ جو مزاج پرسی کرتا ہے تو یہ جواب ہوتا ہے۔

جواب دے دیا۔ منظور نہ کیا۔ نمانا۔ یا یہ چیز پُرانی کمزور ہوگئی کام کی نہ رہی۔

جواب نامہ۔ ایک کاغذ پر کلمۂ شہادت لکھکر مردہ کے کفن میں رکھدیتے ہیں۔ ؎

جواب نامہ نہیں گر تو رکھد و نامۂ یار

جو پوچھیں قبر میں عاشق سے کچھ جواب تو دے

جھُوجھُو گے راول کے۔ عورت یا مرد لیٹ کر بچہ کو اپنے پاؤں پہ بٹھا کر ہلایا کرتے ہیں۔ بہلانے کے واسطے۔ اور زبان سے یہ کلمات کہتے ہیں۔ بچہ خوش ہوتا ہے۔

جو فروش گندم نما ہے۔ دغاباز حیلہ ساز ہے۔

جنازہ۔ مسلمان جو مردہ کو چارپائی پہ یا صندوق میں دفن کرنے کے واسطے لیجاتے ہیں ہندو اُس کو ارتھی کہتے ہیں۔

جیٹھ۔ شوہر کا بڑا بھائی اور چھوٹے کو دیور کہتے ہیں عربی میں دونوں کو حمو کہتے ہیں۔ اور ہندی مہینے کا نام ہے۔

جی پکا دیا۔ جی جلا دیا۔ بڑا رنج دیا۔

جیٹھا۔ پہلی اولاد سب سے بڑی۔ اور ثمر درختی میں جو مقدار میں بڑا ہی ہو۔

جٹھانی۔ جیٹھ کی بیوی کو کہتے ہیں۔

جو دے گا اُسکا کھیلے گا- جو خرچ کرے گا اُس کا مقصد پورا ہوگا

جگ پر بون- مرگیا-

جھلک گیا- ناگاہ نظر آگیا-

جھڑی لگ گئی- بارش جو علی الاتصال کئی روز تک ہوتی ہے اور دھوپ نہیں نکلتی- اور جو کام برابر ہوتا رہتا ہے موقوف نہ ہو-

جنازہ روان- گھوڑے کی سواری-

جوش میں آگیا- غصہ ہوگیا-

جھانگ دیا- درخت کی شاخیں کاٹ ڈالیں- آدمی کے ہاتھ پاؤں توڑ دیے-

جتنی چادر وتتنے پاؤں پسارو- اپنی حیثیت یا مقدور کے موافق کرو اُس سے نہ بڑھو-

جھپٹ لیا- مفت لے لیا یا ہاتھ میں سے چھین لیا-

جھپٹ گیا- بہت جلد گیا-

جہانبے کی چڑیاں ہیں- یہ مجمع جلد متفرق ہو جائے گا-

جا کالا مُنہ کر- خفگی میں کمتر کو کہتے ہیں- یعنے چلا جا- یا نہیں مانتا- مت مان جا دور ہو-

جان آڑ کر- جان کی پروا نہ کی-

جان پر کھیل گیا- جان کا بچاؤ نہ کیا

جان کو آل لگ گیا- جان کو جنجال رنج لگ گیا- دشواری ہو رہی ہے-

جب آنکھ بند کی پھر کچھ ہی ہو- جب آپ مرگئے- پھر کچھ ہی ہُوا کرو- سب برابر ہے-

جس کا چن اُس کا پُن- جس کا خرچ اُسی کو ثواب چُن مخفف چون کا ہے ہندی میں آٹے کو کہتے ہیں-

جس کا کھائے اَن اور پانی- اُس کی منائیے آبادانی- اپنے محسن کی خیر منائے-

جس کا کھائے اُس کا گائے- جس سے فائدہ اُٹھاوے اُسی کی یادگاری کرے-

جس کے پیشہ میں بان وہ بڑا شیطان- جیسے گاڑی بان شتربان فیلبان- ان میں ٹرپن ہوتا ہے-

جس کے پاس نہیں پیسا وہ بہلا مانس کیسا- عزت روپیہ سے ہوتی ہے-

جگ کی ماں جہان کی خالا- جو عورت گھر گھر پھرتی ہے ایسی کو کہدیتے ہیں-

جماعت سے کرامت ہے- اتفاق اور اجتماع سے کام سرانجام پاتا ہے-

جنے کوئی گوند کھائے کوئی مصیبت کوئی بھرے مزا کوئی اُڑاوے-

جھگڑے کے تین ز- زن- زمین- زر- اِن تینوں لفظوں کے سر پر زا ہے یعنی تینوں فساد کی جڑ ہیں-

جھوٹے کے آگے سچا رو مرتا ہے- سچے کا کچھ بس نہیں چلتا خصوص آج کل-

جھوٹے کو گھر تک پہنچانا چاہئے- خوب قائل معقول کرنا چاہیے-

جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے۔ جلد گھبرا جاتا ہے بچلنے لگتا ہے۔

جھوٹے ہاتھ سے کتے کو بھی نہیں مارتا۔ بڑا ہی بخیل کنجوس ہے۔

جھوٹے بات بناوے پانی میں آگ لگاوے۔ بڑا ہی عیار کاذب ہے۔ یا جھوٹ میں اتنا اثر ہوتا ہے۔

جیب دیوانی اپنی کاموں سیانی۔ اپنے مطلب کی ہر ایک کو خوب سوجھتی ہے

جیتا سو ہارا۔ ہارا سو مُوا۔ جس کی جیت بمنزلہ ہار کے ہو تو ہارے بے شک بمنزلہ موت کے ہوگی۔ یہ حال قمار بازوں کا ہے یا عدالت میں مقدمے لڑنے والوں کا۔

جیسا مُنہ ویسی ہی تھپیڑ۔ جیسا سوال دیسا ہی جواب یا جتنا سر وتنی ہی سر زاہ۔

جیسا سونا ویسا ہی دہارا۔ جیسا چشمہ دیسا پانی یا جیسی اصل ویسی فرع۔

جیسی پڑے ویسی سہی۔ جو گزرے تحمل کرے۔

جیب جلی سواد پایا۔ سالن میں نمک مرچ مزا دیتا ہے۔

جنہجلا گیا۔ غصہ ہو گیا۔

جی جلتا ہے۔ غصہ آتا ہے افسوس آتا ہے۔

جوش میں آگیا۔ غصہ ہُوا۔

جی جی نکال لیا۔ اچھا اچھا چھانٹ لیا۔

جہان۔ دنیا اور جس وقت اور جس جگہ یا جب۔

جے بھے ہے۔ بشبہ کی بات ہے یقین نہیں ہے۔

جمگھٹ ہو رہا ہے۔ مجمع اکٹھا ہو رہا ہے۔

جان چُرا رہا ہے۔ الگ ہوتا ہے کم ہمتی کرتا ہے۔

امثال حرف جیم

جس کے سر ہتیار اُس کا کیا اعتبار۔ شاخ دار حیوان کا کچھ اعتبار نہیں چاہیے مار بیٹھے گا۔

جس کی ماں جلے گی اُس کی جائی پہلے جلے گی اولاد میں ماں باپ کے سے آثار ہوا کرتے ہیں۔

جن ڈھونڈا اون پایا۔ جوئندہ یابندہ محنت سے ظفر یابی ہے۔

جوتے ہل تو پاوے پھل۔ محنت سے راحت ملتی ہے۔

جو چوری کرتا ہے وہ موری بھی رکھتا ہے۔ ہر ایک آدمی ہر باب میں انجام کا فکر پہلے کر لیتا ہے۔

جورو ٹٹولے پہینٹ (پگڑی) ماں ٹٹولے پیٹ۔ جورو کی محبت غرض مندانہ ہے اور ما کی ماتا طبیعی اور خلقی۔

جہاں کا مردہ وہیں گڑتا ہے۔ جہاں کا جھگڑا ہوتا ہے اُسی جگہ چکتا ہے۔

جہاں مرغ نہیں بولتا کیا صبح نہیں ہوتی۔ کوئی کام ہو کسی پر موقوف نہیں ہوے ہی جاتا ہے۔

جہاں نشیب ہوگا وہیں پانی مرے گا۔ جہاں کچھ عیب ہوگا لوگ اُس ہی کی گرفت کرینگے۔

جان نہ پہچان خالا بڑی سلام۔ یعنے ناواقف اجنبی سے ملاقات اور محبت کا یہ طریق ہے۔

جہاڑ سے چہوٹا پہاڑ میں اٹکا۔ آسانی سے نکلکر دشواری میں پہنس گیا۔

جنم کا اندہا نام نین سُکہہ۔ عیب دار اچھے نام سے بے عیب نہیں ہو جاتا۔

جس نے نہیں دیکہا ٹہگ وہ دیکھے قسائی
جس نے نہیں دیکہا شیر وہ دیکھے بلائی
یعنے یہ قوم سنگدل ایذا رساں ہوتی ہے اور شیر بلی ہم شکل ہوتے ہیں

جتنا گڑ ڈالوگے وتنا میٹھا ہوگا۔ جتنا خرچ کروگے وتنا کام درست ہوگا۔

جیجا کے مال پر سالی لٹر باولی۔ بیگانے مال پر کوئی اتراوے۔

جنگل میں مور ناچا تو کس نے دیکھا۔ جب کوئی اپنا مال دولت غیر جگہ پردیس میں صرف کرے اور وطن والے محروم رہیں تو یہ مثل کہتے ہیں۔

جو بوؤگے وہ ہی کاٹوگے۔ جو کروگے وہی بھروگے۔ (ع)

چہ تخم افگنی بر ہماں چشم دار

جس نے بہونکنا سکہایا اُسی کو کاٹنے دوڑے یہ محسن کشی ہے سو

کس نیاموخت علم تیر از من ✠ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

جس ہانڈی میں کھائے اُسی میں چھید کرے ناشکر ہے۔ جس چیز سے فائدہ اُٹھاوے اُسی کو برباد کرے۔

جس کی نہ پہوٹی بوائی وہ کیا جانے پیڑ پرائی جس کو کبھی دُکھ نہیں پہونچا اُس کو دردمندوں کے درد کی کیا خبر۔ یعنے دل نہیں دکھتا۔

جاٹ مرا جب جانو جب تیرہویں ہو لے۔ یعنی بعضی جگہ بہت دیر کے بعد یقین ہوتا ہے کہ کام ہو گیا۔

جس کو پیا چاہے وہ ہی سُہاگن۔ حاکم کو جس کی خاطر منظور ہوتی ہے اُس ہی کا کہنا مقدم ہوتا ہے یا وہ ہی بی بی ممتاز ہوتی ہے جس کو شوہر چاہے۔

جہاں جائے بھُوکا وہاں پڑے سوکا۔ بدقسمت جہاں جاتا ہے بدقسمتی ساتھ جاتی ہے۔

جن وہی ہے جو سر چڑھکر بولے۔ بڑا جن وہ ہے جو سر چڑھکر باؤلا بناوے۔

جس کے ہاتھ میں ڈوئی اُس کا سب کوئی۔ جس کے ہاتھ سے فائدہ ہوتا ہو اُس کے سب خیر خواہ ہوتے ہیں

جس کی تیغ اُس کی دیگ۔ جس کا زور غلبہ اُسی کا قبضہ۔ اَلْمُلْکُ لِمَنْ غَلَبَ۔

جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ زبردست غالب ہوتا ہے جو چاہے چہین لے۔

جس کی زبان چلے اُس کے ستر ہل چلیں۔ زبان دراز آدمی سب پر غالب ہوتا ہے۔ زبان زوری سے خوب کما رکھتا ہے۔

جس نے اپنی ٹوپی اُتار لی دوسرے کی اتارتے ہوئے کب ڈرتا ہے۔ جو فتنہ پرداز اپنی عزت کا خیال نہیں کرتا دوسرے کی عزت کا کب خیال کرے گا۔

جوانوں کو سُستی بڈھوں کو مستی۔ اُلٹے کام ہونے لگے۔ زمانہ پلٹ گیا۔

جورو چکنی میاں مزدور۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جورو بناؤ کرے اور میاں لنگوٹہ بند۔ پر یہاں خیر نہیں۔

جوڑ جوڑ مر جائیں گے مال جوائی کھائیں گے بیشک پاپی کا مال پرایت جائے۔

جوگی جگت جانے نہیں گیروے میں کپڑے رنگے تو کیا ہو گا۔ بغیر اصلی بات کے ظاہری بناوٹ سے کیا ہوتا ہے۔

جوؤں کے مارے کہنڈرا نہیں پھینکتے۔ ادنےٰ تکلیف سے بڑا مطلب نہیں کھو دیتے۔

جوئے میں بیل بھی نہک جاتا ہے۔ سخت مشقت کسی کو برداشت نہیں ہوتی۔

جہاں دولہا وہاں برات۔ آدمی اپنے سردار کے ساتھ رہتے ہیں۔

جہاں دیکھیں توا پرات۔ وہاں ناچیں ساری رات۔ جہاں وصول کی امید ہوتی ہے وہاں آدمی ہر دم موجود رہتے ہیں۔

جہاں اور درخت نہیں وہاں ارنڈ ہی درخت ہے

جہاں کامل لیاقت والے نہیں ہوتے وہاں کم لیاقت ہی لیاقت والے شمار ہوتے ہیں۔

جہاں سو وہاں سوائے۔ یعنے خرچ میں ڈرابل نہیں اس کو بھگت سکتے ہیں۔

جیسا راجہ ویسی پرجا۔ نیک ہے تو نیک اور بد ہے تو بد الناس علےٰ دین ملوکہم

جلتے جھوپڑے سے جو نکلے سو واہ۔ جاتا ہوا جو بچے سو غنیمت ہے۔

کوڑی پاس نہیں کھٹے والے ہوت۔ پاس کچھ بھی نہیں۔ مفت کی شیخی جتاتے ہیں۔

جو کرے سو بھرے۔ جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا یا جو شخص کرے گا وہ ہی سزا یا انعام پاوے گا۔

جہاں کانا وہاں بجلی کا سالنا۔ جہاں مال دولت وہاں چور اُچکا۔

جہاں چار برتن ہوتے ہیں کھٹکتے بھی ہیں۔ جہاں مجمع ہوتا ہے وہیں تکرار بھی ہو جاتی ہے۔

جاٹ کی بیٹی برہمن کے گھر آئی۔ ادنےٰ ہو کر بڑی عزت پائی۔

جاگتے کی کٹیا سوتے کا کٹرا۔ جو چوکس ہشیار رہتے ہیں اچھا مطلب پاتے ہیں۔ غافل خسارہ اُٹھاتے ہیں۔

جب تک دم ہے تب تک غم ہے۔ غم اور تردد جان کے ساتھ ہیں دامن نہیں چھوڑتے۔

جب تک جینا تب تک سینا۔ عمر بھر مزدوری کرنی اور کھانا۔

جتنا چہانو وتنا اگر کرا ہو۔ جتنا کچھ کھاؤ تحقیقات کرو وتنا ہی عیب ظاہر ہوتا جائے۔

جتنے منہ وتنی باتیں۔ ہر ایک اپنی اپنی سمجھ اور خواہش کے موافق کہتا ہے۔

جدھر چلتا دیکھیں اُدھر تاپیں۔ خود غرضی سے جدھر امید وصول ہو اُدھر دوڑیں۔

جڑ سے بَیر پتوں سے یاری۔ بزرگ سے دشمنی اولاد سے اخلاص

جس راہ نہیں چلنا اُس کے کوس کیا گننے۔ جس کام سے غرض نہیں اُس کا ذکر پوچھا پاچھی بے فائدہ ہے۔

جیسا ویس ویسا بھیس۔ جہاں رہے وہاں کا چلن دستور رہنا چاہیئے۔

جس کے ماں باپ جیتے ہوں وہ حرامی نہیں کہلاتا۔ جس کے دعوے کے گواہ موجود ہوں وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا

جیسا لینا دینا ویسا گانا بجانا۔ جتنا دوگے وتنا کام ہوگا۔

جیسے کنتہا گھر رہے ویسے رہے بدیس۔ نکما آدمی بے تنکا گھر رہا تو کیا چلا گیا تو کیا۔

جیسی مائی ویسی جائی۔ مادہ اور دختر کا اوصاف یکساں ہوتے ہیں۔

جب خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا تو کون ہے خدا کی بخشش سب پر ہوتی ہے کمینہ ہو یا شریف۔

جیسے دودھ میں سے مکھی نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ کسی کو معاملہ سے ناکام یا الگ کر دیتے ہیں تو یہ مثل کہتے ہیں۔

جوتیاں کیا سونپی خانہ سامان بنگئے۔ ادنےٰ التفات سے مختار و مصاحب بن گئے۔

جاڑے کی مار بہاری رزائی یا بیگانی جائی۔ جاڑا جانے کے یہی دو علاج ہیں۔ رزائی یا جورو۔

جس کا کام سو ہے سلجے۔ اور کرے تو ٹانک باجے۔ جس کا پیشہ ہوتا ہے وہی سُدھارتا ہے اور کو اُس میں خفت ہوتی ہے۔

جیسے کاگ جہاز کے سو جہت اور نہ ٹھور یعنے مجکو اور ٹھکانا نہیں ہے جیسے سمندر میں پرند کو سوائے جہاز کے اور جگہ نہیں ہے۔

جس پگڑی میں ہو نہ چلا پگڑی نہیں وہ بہنٹی ہے۔ چلہ سے البتہ پگڑی کی زیبائش ہوجاتی ہے۔ ہر چیز اپنے اوصاف میں پوری ہونی چاہیئے۔

جس حلوے میں گھی نہ ہووے حلوا نہیں وہ لپٹی ہے۔ بغیر گھی کے حلوا کم لذت ہوتا ہے۔

جتنی دیگ وتنی کھرچن۔ جتنا مال و متاع وتنا ہی نفع اور فائدہ۔

جاڑا ماہ نہ پوہ جاڑا ہوا کا ہو۔ جب ہوا چلے گی کوئی موسم ہو کچھ نہ کچھ خنکی ہوگی۔ گرمیوں میں اسی لیے

جتنا مروتنے ہی سرواہ۔ ہر چیز کی مقدار اُس کی حیثیت سے موافق ہوتی ہے۔ جتنی آمدنی وتنا خرچ۔

جاٹ کہے جاٹ ترے سر پر کھاٹ مغل کہے مغل ترے سر پہ کو لہو
کہا تک نہ ملا۔ جواب دیا بوجھ میں تو مرے گا تک سے کیا کام۔

جات جمات پوچھے نہ کوے۔ کُرتی پہن تلنگا ہوئے
ذات کی کچھ پوچھ نہیں وردی پہنی تلنگا بنا۔

جاٹ کی بیٹی بابا جی نام۔ کمتر ہوکر عمدہ نام۔

جب کارج مونڈہ مونڈا یا سو ہی آگے آیا۔
یعنی جس واسطے فقیری لی وہ ہی محنت کشی سر رہی۔

جس کی جو سبھاو جاوے نہ اُس کے جی سے نیم نہ میٹھا ہو جو سینچو گڑ اور گھی سے۔
خلقی عادت کبھی نہیں چھوٹتی۔ گڑ اور گھی دینے سے نیم میٹھا نہیں ہو جاتا۔

جاکی ہنڈلی واکی منڈلی۔ جس کی داو دہش اُسی کی اطاعت۔

جاگے گا سو پاوے گا سوئے گا سو کھووے گا
جو کسی ہشیاری سے کامیابی۔ غفلت میں فوت مطلب جاگتی کی کھوٹی سوتے کو کٹیرا

جب آوے بہ سن کا چاؤ چھوا گئے نہ پڑا باؤ
جب خدا تعالے بڑھاتا ہے تو چھوا پر واکی کچھ پرواہ نہیں ہوتی مقدر رات ہرگز نہیں مٹتے۔

جب بہاگن کو ہووے لگائی۔ توٹے

کوٹ اور کودے کھائی۔ جب بدسرشت کی عورت نکلنا چاہتی ہے تو کسی راہ نہیں رہتی کوٹ کو توڑ کر کھائی پر سے کود جائے۔

جب تک پیا لڑکتا ہے تب تک گاڑی ہے
پھرا ئندہن یعنے دین لین سے معاملہ جاری رہتا ہے۔

جب پیٹ میں کہہ یا گئی میٹھا اور سلونا کیا۔
بھوک میں جو ملے میٹھے اور سلونے سے کچھ کام نہیں ضرورت ایسی ہوتی ہے۔

جب چنے تھے تو دانت نہ تھے جب دانت ہوئے تو چنے نہیں۔ دونوں بیوقت زندگی بے لطف گزر گئی۔ جوانی میں مفلسی پیری میں تونگری۔

جب دانت نہ تھے جب دودھ دیو جب دانت دئے تو کیا ان نہ دیوے۔ پروردگار اپنے فضل ورحم سے ہر حال میں موقع پر پرورش کرتا ہے۔

جہاں چاہے سرگ کو جائے یا نرگ کو مجھے دہی پوری سے کام۔ کوئی بگڑے یا سنورے اپنا مطلب فوت نہ ہو۔

جس تن لاگے وہ ہی جانے۔ جس پر پڑتی ہے وہ ہی بھگتتا ہے۔

جس دیس رہیئے واہو کی سی کہیئے۔ جہاں رہے وہاں کی بولی بولے

جس ٹہنے پر بیٹھیں اُسی کی جڑ کاٹیں۔ جس سے فائدہ اُٹھاویں اُسی کی بدخواہی کریں۔

جس کا پلہ بھاری وہ ہی جھکے۔ اقبال مند تواضع کرتے ہیں۔ ؎

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

جو فروش گندم نما ہے۔ دغا باز ہے۔

جونک ماٹی میں رہے تو ہی اینٹھتی رہے۔ بدآدمی کیسا ہی ذلیل خراب حال ہو پر اپنی بدی سے باز نہیں آتا ایذا دیتا ہے۔

جتنا قریب وتنا رقیب۔ قریب کو حسد زیادہ ہوتا ہے۔

جائے اوستاد خالی است۔ کسی مصنوع میں خلل ظاہر ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں۔

جبل بگردد جبلی نگردد۔ پہاڑ کا ٹلنا ممکن ہے پر عادت نہیں ٹلتی۔

جون جون چڑیا موٹی ہو وتنی چونچ چھوٹی ہو کم حوصلہ جتنا تونگر ہوتا جاتا ہے وتنا ہی بخیل ہوتا جاتا ہے۔

جہاندیدہ بسیار گوید دروغ۔ جہان میں پھر پھر کر چالاک ہو جاتا ہے

جوے زر بہتر از ہفتاد من زور۔ تھوڑا زر ہی بہت سے زور سے زیادہ کام دیتا ہے۔

جور اوستاد بہ ز مہر پدر۔ اوستاد کی مار پیٹ باپ کی محبت سے بہتر اس لیے کہ اُس سے ہنرمند بنتا ہے۔

جوابِ جاہلاں باشد خموشی یعنی عاقل کو جاہلوں کو جواب نہیں دیتے چپ ہو رہتے ہیں تاکہ فساد نہ پھیلے یہ اضافت مفعول کی طرف ہُوئی یا جاہل جواب میں چپ ہو رہتے ہیں۔ کیونکہ جواب نہیں آتا۔ یہ اضافت فاعل کی طرف ہے۔

جای تنگ است مردماں بسیار۔ اتنی چیز میں گزارہ نہیں چیز تھوڑی خواہندہ بہت۔

جس کے چار بھیا ماریں ڈھول چھین لیں دپیا جب نند ملتی ہے تو جرأت بڑھتی ہے تو سب کچھ کر سکتا ہے

جسے دیکھ مجھے تاپ آوے وہ ہی مجھے بیاہن آوے۔ جس سے نفرت ہوتی ہے اُسی کے قابو میں آ کے تو ایسی مخالفت دشوار ہوتی ہے۔

جن کو لاڈ گہنیرے اُنکو دُکھ بہتیرے۔ ناز پروردوں کو جیسے آرام بہت ویسی ہی تکلیف بہت۔

جنگل جاٹ نہ چھیڑیئے ہٹی بیچ کلال
بہو کا ترک نہ چھیڑئے ہو جائیں جنجال

جاٹ جنگل میں اور بنیا دوکان پر اور بہو کا سپاہی ہر جگہ ہمیشہ سر ہوتے ہیں۔

جنگل میں منگل بستی میں کڑاکا۔ جنگل میں رونق آبادی میں فاقہ یعنی خلاف دستور۔

جُوا بڑا بیوپار جو اس میں نہ ہوتی ہار۔ دم بھر میں وارے نیارے ہوتے ہیں پھر ادہر آیا اُدہر گیا۔

جو نہ بھائے آپ کو وہ دے بہو کے باپ کو ناپسند چیز اندر کو۔ موئی بھیڑ غیاث خضر کی نیاز۔

جیب میں نہیں کہل کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی۔ نری شیخی اور اترا رٹ بیجا و نازیبا۔

گھر میں نہیں دانے بڑھیا چلی بھنانے۔ مفت کی نمود بی نمود ہے۔

جیتے تو ہانہہ کالے ہارے تو مُنہ کالا۔ قمار باز کا حال بہر حال خراب آمدنی مردار مال۔

جیسا سوت ویسا پھنیٹا جیسا باپ ویسا بیٹا۔ اصل کا اثر فرع میں ماں باپ کا اثر اولاد میں ہوتا ہے۔

جیسے کو تیسا ملے سُن لے راجہ بھیل لوہے کو گھُن کہا گیا لونڈے کو لے گئی چیل

لوہے کو اگر گھُن کہا گیا تو لونڈے کو چیل لے گئی۔ ایک شخص سو من لوہا کسیکو امانت دیکر سفر کو گیا تھا جب آکر مانگا تو جواب ملا کہ گھُن کہا گیا۔ اِس کے عوض اُس نے اُسکا صغیر سن بچہ پکڑ کر چھپا دیا۔ جب تلاش ہوئی تو لوہے والے نے کہا ایک بچہ کو چیل لیے جاتی تھی۔ آخر اِس چالاکی سے لوہا وصُول کیا۔

جیتا رہے میرا ناک کاٹنے والا میں سنکنے سے چھُوٹی۔ بیحیا بدکار عورت کا مقولہ ہے۔ بدکار عورت کے خصم نے ناک کاٹ لی تھی تب یہ کہا تھا۔ یعنے اِس میں یہ بھی فائدہ ہے۔ جب اِس مقولہ کی شہرت ہوئی تو ضرب المثل ہو گئی۔

جائے شیراں نشست گیپاسے۔ شیروں کی جلد لومڑی نے لی۔ یعنی لیاقت مند اشرافوں کی جگہ کمینے ہو گئے۔

جس طرف ہو عزم پورا چاہیئے۔ آدمی جو کام کرے بتمام ہمت کرے جب کامیاب ہوگا۔

جن کا بیڑا اُن کا کھیڑا۔ جن کا کُنبہ قبیلہ بہت بڑا ہوگا اُن کا حکم۔ عزت۔ طاقت۔ نمود۔ زیادہ ہُوگی۔

محاوراتِ جیم فارسی یعنی (چ)

چھوٹا منہ بڑی بات۔ کمتر ہو کر بڑا دعویٰ یا بزرگ کا مقابلہ۔ اور بند دق کی پہلی ہے۔

چکنا گھڑا ہے۔ بیحیا ہے شرم نہیں کرتا کچھ کہو اثر نہیں ہوتا۔

چل بدہو موری کی راہ۔ یعنی اب تو بے اختیار ہے

چھپر سے تلے دم لے۔ ذرا ٹھہر دم لے تامل کر۔

چھکے چھوٹ گئے۔ گھبرا گیا بیحواس ہو گیا۔

چور ہو گیا۔ بواوِ معروف تھک گیا۔

چور ہو گیا۔ بواوِ مجہول خطاوار ٹھیر گیا۔

چھپے رستم ہیں۔ یعنی نمود اور شیخی نہیں کرتے اوصاف ستودہ پوشیدہ رکھتے ہیں۔

چولھے میں پڑے۔ بڑا خراب ہے کچھ غرض نہیں غصہ میں کہتے ہیں۔

چیونٹی کے پر لگے اب خیر نہیں۔ یعنے اپنی حد سے بڑھ گیا۔ جب چیونٹی کے پر نکلتے ہیں تو وہ اُڑتی ہے جلد وہ کہا جاتے ہیں۔ ع مور رہماں بہ کہ نباشد پرش۔

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں۔ کہانے اڑانے

والوں کے پاس مال کہاں ہوتا ہے۔

چھینکتے ہی ناک کاٹی۔ خطا ہوتے ہی سزا دی۔

چاروں شانے چت۔ بیحواس ہوکر گر گیا۔

چیپر مزاحم ہے۔ ناحق دہینگا دہینگی کرتا ہے۔ ناحق لپٹتا ہے۔

چپڑ قنات تیا ہے۔ مفلس قلانچ ہے۔

چراغ سحری ہے۔ قریب الانتقال ہے۔

چرام کے نام چلاتا ہے۔ بڑا جزورس ہے یا بزور کام لیتا ہے یا ادنے نکمّی چیز سے دام کر لیتا ہے۔

چپ کی داد خدا کے ہاں۔ لاچار بیچارہ کی فریاد خدا سنتا ہے۔

چوسر۔ ایک کھیل کا نام ہے۔ عوام چوپڑ بھی کہتے ہیں۔

چھال۔ پوست درخت۔ اور اروں کی بوچھاڑ۔

چٹ کر گیا۔ کھا گیا۔

چرپوز ہے۔ بیہودہ یاوہ گو ہے۔

چورا ہو گیا۔ ٹوٹ پھوٹ گیا۔

چراغ بڑا ہو گیا۔ چراغ ٹھنڈا ہو گیا۔ بجھ گیا۔

چراغ ہو گیا۔ بجھ گیا۔ اور روشن ہو گیا۔

چراغ گل ہو گیا۔ بجھ گیا۔ اور کسیکی موت پر کہتے ہیں کہ آگے کوئی لائق صاحب حوصلہ نہ رہا۔ یا بالکل کوئی نہ رہا

چلّو بھر پانی میں ڈوب مرو۔ چپنی بھر پانی میں ڈوب مرو۔ شرم کرو غیرت کرو۔

چٹ روٹی پٹ دال۔ دونو کام جھٹ پٹ ہو گئے دیر نہ لگی۔

چڑھ ہمارے گولر پکّے۔ یعنے مقصود حسب دلخواہ پورا ہو گیا۔

چشم بد دور۔ دعا کی جگہ بولتے ہیں یعنے اس شائستگی پر چشم بد اثر نہ کرے۔

چمڑے کی زبان ہے۔ اس سے جا بیجا نکل جاتا ہے۔

چلو چھٹو۔ یعنے ناکام چلے جاؤ۔

چال دکھاؤ۔ چلے جاؤ مذاق میں کہتے ہیں۔

چوڑیاں ٹھنڈی ہو گئیں۔ ٹوٹ گئیں۔

چل ہوا سو ہوا۔ خیر جانے دو صبر کرو ہوا سو ہوا اچھا یا برا۔

چمقل ہے۔ بیوقوف ہے۔

چھاتی دھڑک گئی۔ تردد۔ فکر۔ پیدا ہوا۔

چار گردہ کا آدمی ہے۔ بڑا بہادر بڑی ہمت والا۔

چھنگا۔ جس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوتی ہیں۔

چل ہوا ہو۔ دور ہو چلا جا غصہ میں کہتے ہیں ع

چل ہوا ہو اے صبا دیکھا تجھے

چخ مردار۔ دور ہو۔ عورت کو غصہ میں کہتی ہے۔

چھوکرا۔ چھوہرا۔ دہاقین وغیرہ بچہ کو کہتے ہیں۔

چپر گیا۔ قابو سے نکل گیا۔

چنپت ہوا۔ بیخبر چلا گیا۔ بھاگ گیا۔ (ع)

ایک عالم کا ہوا دل لیکے بغل میں چنپت

چنّا۔ یعنے روپیہ دلال وغیرہ بولتے ہیں۔ اور بانوا کوڑا اور عوام روپیہ کہتے ہیں۔

چٹکیوں میں اُڑا دیا۔ اُس کی بات معتبر نہ رکھی یا جھٹ پٹ کھو کھنڈا دیا۔ یا ایک بات میں چپ کر دیا۔

چخ چخ تو سہی۔ جا تو سہی الگ تو ہو۔

چوکنا آدمی ہے۔ بڑا چوکس ہے غافل نہیں ہوتا۔

چل ہٹ۔ یہ کلمہ زجر کا ہے اور دیر مت کر جلد آ یا تُنا آ۔ یا دخل مت دے۔ کمتر کو کہتے ہیں۔

چلو جی خیر۔ یعنے جانے دو تکرار مت کرو تحمل چاہیے ہوا سو ہوا

چین بول گئے۔ کام آخر ہوا۔ اب کچھ نہیں رہا یا تھک گیا۔ یا مقابلہ نہ کر سکا۔

چین مانی۔ مات کھا گیا۔ ع۔

کہ چین مانی خوبان نوشاد نے

چلتا پھرتا نظر آ۔ چلا جا دور ہو۔

چشم نمائی کر دی۔ دھمکا دیا۔ ڈرا دیا۔

چھک پو بھول گیا۔ حیران ہو گیا۔ حواس نہ رہے۔

چکر میں آ گیا۔ مصیبت میں پھنس گیا۔ فکر لگ گیا۔

چھلکیوں موتنے لگا۔ عاجز ہو گیا۔ فرمانبرداری کرنے لگا۔ ڈر گیا۔

چوکس رہنا۔ ہوشیار رہنا غافل نہ ہونا۔

چکرائے۔ سوچنے فکر کرنے لگے۔ حیران ہوئے۔

چہ خوش۔ کسیکی بات پر بطور استنکار کہا کرتے ہیں۔

چنوری نگل گیا۔ کسی کی ڈاڑھی دراز ہوتی ہے تو بطور مذاق کہہ دیتے ہیں۔

چون و چرا نہ کی۔ کچھ تکرار و حجت نہ کی۔

چون نہ کی۔ کچھ نہ بولا کچھ عذر پیش نہ کیا۔

چین چپٹ نہ کی۔ بعذر مان لیا۔

چھلچھلا آدمی ہے۔ ہلکا کم ظرف بیہودہ آدمی ہے۔

چھو چھو بتا دی۔ ناکام ٹال دیا حیلہ حوالہ کرکے اُسکا حق کچھ نہ دیا۔

چوبر دتا ہے۔ موٹا جسیم ہٹا کٹا زور آور ہے۔

چومیخہ کیا۔ بڑی سخت سزا دی۔

چھاپا مارا۔ ناگہاں بیخبر جا لیا۔

چوکڑی بھول گیا۔ جو تدبیر مناسب تھی وہ نہ کی سکتے ہیں جب ہرن چوکڑی بھول جاتا ہے تو شکار ہوتا ہے۔

چھُو منتر ہو گیا۔ تیرت ہو گیا۔ خیچ ہو گیا۔

چاٹ گیا۔ کھا گیا۔ باقی نہ چھوڑا۔

چورنگ اُڑا دی۔ برباد کر دیا یا بیخ پر بیخ دیا۔ چورنگ یہ ہے کہ بکرا یا مینڈھا ذبح کرکے اُس کی نلیاں پیٹ کے اوپر رکھ کر دونوں طرف رسا باندہ کر معلق کر دیتے ہیں پھر اُن نلیوں پر تلوار آزماتے ہیں۔

چلتا پرزہ ہے۔ بڑا ہوشیار چالاک ہے۔

چھاونی ڈالدی۔ دیر لگا دی یا اُسی جگہ رہ پڑا۔

چاٹ لگ گئی۔ چاٹ پڑ گئی۔ مزا پڑ گیا۔ ہوس ہو گئی۔ لالچ یا شوق ہو گیا۔

چکا چوندہ ہو گئی۔ آنکھیں چُندھیا گئیں۔

چھپر اُٹھا لیا۔ غل مچا دیا شور کر دیا۔

چھٹی ہے۔ مسلمانوں میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے

تو ساتویں دن بچہ کا سر مونڈتے ہیں اگر بچہ لڑکا ہوتا ہے تو دو راس نہیں تو ایک راس بکرا یا بکری ذبح کرتے ہیں بالوں کی برابر چاندی فقیر کو دیدیتے ہیں۔ اور قرابتی وغیرہ جمع ہو کر بہت خوشی کرتے ہیں۔ عربی میں عقیقہ کہتے ہیں۔ اور ہندی میں چھٹی اور مونڈن۔

چھٹی کا راجا۔ ہمیشہ کا تونگر خوش حال۔ اور کبھی بطور مذاق وطنز مفلس کو بھی کہدیتے ہیں۔

چھین جھپٹا ہو رہا ہے۔ کچھ بھی انتظام نہیں جس کے جو ہاتھ آیا لے بھاگا۔

چیل جھپٹا۔ لڑکوں کے کھیل کا نام ہے۔ ایک لڑکے کو خطا وار بنا کر بٹھاتے ہیں۔ اور اُس کے ہاتھ میں دوپٹہ کا پلہ دیکر دوسرا پلہ اور لڑکا اُس کا محافظ لیتا ہے۔ اور باقی لڑکے اُس کے سر پر دھپے مارتے ہیں اور محافظ اُن کو دفع کرتا ہے۔ اور اُس لڑکے کو بچاتا ہے اور بہت ارد گرد ے اُس کے گرد گھومتا ہے۔

چھڑنگ چڑھ گئی۔ ضد ہو گئی۔

چکما دے گیا۔ چھل فریب کر گیا۔

چلتہ کر گیا۔ چلتر کھیل گیا۔ عجب طرح کا فریب دے گیا

چکمانہ چلا۔ داؤں میں نہ آیا۔

چٹے کا پیہ چڑھا لو۔ روپیہ کو پرکھ لو۔

چھینٹ بیل سے نہ لگانی۔ درستی کا بیہ الزام دینا۔

چوری کا گھڑ بٹہا۔ مفت کا مال نہایت پسند۔

چار یار۔ ابوبکر صدیق۔ عمر بن الخطاب فاروق عثمان بن عفان ذو النورین۔ علی بن ابی طالب المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔

چار قل۔ وہ چار سورتیں جن کی ابتدا قل ہے۔ کافرون اخلاص۔ فلق۔ ناس۔ مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔

چھان پھوڑ لو۔ خوب تحقیق کر لو ڈھونڈ لو دریافت کرو۔

چل نکلا۔ یعنے ہوشیار ہو گیا کام درست کرنے لگا یا چلا گیا۔ یا شریر ہو گیا۔ حد سے بڑھ گیا۔

چھچھورا ہے۔ سبک آدمی بے توقیر ہے۔

چھٹے چھماس۔ گاہے گاہے۔ یا کبھی کبھی۔

چاروں پہر۔ یعنے ہر وقت یا اکثر اوقات۔

چاروں اور۔ ہر طرف۔

چوچلا۔ نیا سوانگ۔

چہل قدمی۔ کہانے کے بعد ٹہلنا۔

چوتہی۔ جب کوئی لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اُس کو شوہر کے گھر سے چوتھے دن باپ کے گھر لے آتے ہیں۔ یہ چوتھی کہلاتی ہے۔

چالا۔ چلنے کا دن۔ اور عروس جو چوتھے دن باپ کے گھر آکر پھر دوبارہ شوہر کے گھر جاتی ہے۔ اُس کو ہنود چالا اور مکلاوہ اور مسلمان اشراف بہوڑا کہتے ہیں۔

چوتہی کھیلتے ہیں۔ جب دو شخص لڑنے لگتے ہیں اور ایسی مٹا مہرنے لگتا ہے تو بطریق ظرافت کہدیتے ہیں کہ چوتھی کھیلتے ہیں۔ اور چوتہی کی اصل یہ ہے کہ جب کسی کی شادی ہوتی تھی اور عروس چوتھے روز اپنے میکے یعنی باپ کے گھر آتی تھی اور

نوشاہ اُس کا شوہر اُس کے ساتھ آتا تھا تو یہاں والے ترکاریاں جیسے گاجر بیر وغیرہ اور کھیلیں بہت سی جمع کرتے تھے۔ ایک طرف مستورات اور ایک طرف نوشاہ اور کچھ لڑکے اُس کے یار غار پھر خوب لڑتے رہتے وہ کھیلیں اور بیر وغیرہ سب بکھر جاتے تھے تب صلح ہوجاتی تھی اس کا نام چوتھی کھیلنا تھا اب یہ رسم چھوٹ گئی۔

چاندنی۔ چاند کی روشنی اور شعاع اسی لیے سفید فرش کو کہنے لگے۔ اور سفید پھول کا نام ہے۔ اور گھوڑے کی ایک بیماری کا نام ہے۔

چہلم یا چالیسواں۔ مرنے سے چالیسویں دن برادری کی مستورات مردہ والے کے گھر جمع ہوتی ہیں اور کھانا پکا کر مساکین کو کھلاتی ہیں۔

چھ ماہی۔ مرنے سے چار مہینے دس دن کے بعد برادری کی مستورات مردہ والے گھر جمع ہوتی ہیں۔ کھانا پکا کر مساکین کو کھلاتے ہیں۔ اب مردہ کی بیوی کو زیب و زینت مہندی سرمہ دوسرے گھر میں جانا جائز ہوگیا یعنی عدت پوری ہوگئی۔

چوڑی پڑگئی۔ کوے کی دیوار پھٹ گئی۔

چھلک گیا۔ اُبل گیا۔ برتن پانی سے پر ہوگیا۔ اوپر سے نکل گیا۔ غلہ وغیرہ میں نہیں بولتے۔

چکنی چپڑی باتیں۔ خوشامد پیار کی تملق آمیز باتیں

چاند۔ مہتاب۔ اور اس سے مطلق مہینہ بھی مراد لیتے ہیں۔

چندہ۔ چند آدمی ملکر جو اپنے پاس سے خرچ جمع کرکے کسی کار خیر میں یا رفاہ عام کے واسطے صرف کریں جیسے دیوبند اور سہارنپور کے مدرسے۔

چچا۔ ہند کے محاورہ میں باپ کا چھوٹا بھائی اور بڑا بھائی تایا کہلاتا ہے اور ہنود تاؤ چاچا بولتے ہیں۔ اور عربی میں دونوں کو عم کہتے ہیں۔

چراغ پاؤں ہوگیا۔ گھوڑا سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اس کو الف ہوگیا بھی کہتے ہیں۔ اور آدمی جو گر پڑتا ہے اس کو بھی کہتے ہیں چراغ پاؤں گرا۔

چراغ جلا پوت گلا۔ لڑکے جو آپس میں کھیلتے ہیں تو ایک کی بازی دوسرے کے سر ہوجاتی ہے اور اُس کا مطالبہ ہوتا ہے جب شام ہوتی ہے تو کہتے ہیں چراغ جلا پوت گلا یعنے اب بازی کا مطالبہ نہیں رہا۔

چل رہی ہے۔ آپس میں بگاڑ دشمنی ہے۔

چور بھر گیا۔ متحیر ہوگیا۔ یا چوکس رہ گیا۔

چھوٹی اُمت۔ کم رتبہ یا کم عمر آدمیوں کا گروہ۔

چنڈال آدمی۔ بڑا موذی بدذات۔

چلا۔ قابو سے نکلنے کو ہے۔

چنگ۔ پنجہ۔ اور گنجفہ میں ایک بازی کا نام ہے تاج میں دیکھو۔

چھلّہ۔ بکسر چلّہ کو بگاڑا ہے۔ بچہ کی ولادت سے چالیسویں دن جو عورت نہاتی ہے۔ اور بالفتح۔ چاندی وغیرہ کا جو انگلی میں پہنتے ہیں۔

چرخہ سا پھرتا ہے۔ بہت پھرتا ہے۔ یا بیفائدہ پھرتا ہے۔ یا سرگردان و پریشان پھرتا ہے۔

چیچک۔ ایک خبیث مرض ہے۔ اکثر کم عمر بچوں کو

تلف کر دیتا ہے۔ تمام بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں بعضوں کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں۔ اس کو سیتلا بھی کہتے ہیں اور اگر کچھ ہلکی ہوتی ہے تو اوس کو کھسرا کہتے ہیں۔ اور ہنود ماتا جی کہتے ہیں۔ اور بفائدہ نہایت تعظیم کرتے ہیں۔ کیونکہ اُنکے بچے بھی تلف ہوتے ہیں۔ ایک نے اپنے دوست سے پوچھا تمہارے کے بچے ہیں جواب دیا کچے بتاؤں یا پکے۔ دوست نے کہا پہلے کچے پکے کی تفصیل بیان کرو۔ کہا کچے وہ ہیں جن کے ابھی چیچک نہیں نکلی اور پکے وہ جن کے نکل چکی۔

چار ہاتھ پاؤں سب کے ہیں۔ کماؤ کھاؤ یا زور طاقت سبھی میں ہے۔ بدلہ لے گا۔

چاکری میں آکری کیا۔ جب نوکر ہوئے پھر سستی کیسی۔

چاندی کی ریت نہیں سونے کی توفیق نہیں۔ نہ یہ ہو سکے نہ وہ۔

چڑھے پر چڑھاؤ سر دُکھے نہ پاؤں۔ آنے پر آنے دو کچھ مضائقہ نہیں۔

چھُری بھلی نہ کٹاری۔ جس سے تکلیف ہو سب بُرا۔

چیونٹی کے گھر نت ماتم۔ ناتوان کو ہمیشہ مصیبت۔

چسکا لگ گیا۔ مزا پڑ گیا۔ حرص پیدا ہو گئی۔

چنچنا مزاج ہے۔ زود رنج ہے۔

چھٹک کر بیچتا ہے۔ اپنی چیز کی جھوٹی تعریف کرتا ہے

چل دور ہو۔ زجر کا کلمہ ہے۔ غصہ میں کہتے ہیں۔

چھاچھ چھِبنک گئی۔ بات بگڑ گئی یا کام بگڑ گیا۔

چاندنا کر دیا۔ کچھ نہ چھوڑا سب لے گئے۔

چاندنا ہو گیا۔ کچھ نہ رہا سب صرف ہو گیا۔

چاندی کا بادل۔ ڈوم ڈھاڑی اہل محفل کو کہا کرتے ہیں۔

چور کے پاؤں میں کانٹے تیرے پاؤں میں گھونگرو۔ بچوں کو کھلایا کرتے ہیں۔ اور تیرے جگہ بچے کا نام لیتے ہیں۔

چانگلا ہے۔ زبردست ہے قابو والا مالدار ہے۔

چھان پر پھونس نہیں۔ مفلس تہیدست ہے۔

چاکر سے کوکر بھلا جو سووے اپنی نیند۔ نوکر سے کتا اچھا جو کسی کا فرمانبردار نہیں۔

چاند چڑھے کُل عالم دیکھے۔ ظاہر بات کسی پر پوشیدہ نہیں رہتی۔

چراغ گل پگڑی غائب۔ داؤ لگا مال مارا شام ہوئی مال لٹا۔ حاکم کی غفلت ہے۔

چور کو چور ہی سُوجھتا ہے۔ المرء یقیس علے نفسہ انسان جیسا خود ہوتا ہے دوسرے کو بھی ویسا ہی جانتا ہے۔

چھک گیا۔ سیر ہو گیا۔ اب حاجت نہیں رہی۔

چیونٹی کی آواز عرش پر۔ ناتوان بیچارہ کی فریاد یا بد دعا دور جاتی ہے۔ یعنے مقبول ہے۔

چین چین کرتا پھرے گا۔ فریاد یا شکوہ کرتا پھرے گا۔

چلمیں بھرتا ہے۔ اُس کے سامنے حقیر ہے یا خدمت گاری کرتا ہے۔

چلنی بھر پانی میں ڈوب مرو۔ حیا شرم کرو۔

چہرہ مہرہ ٹھیک ہے۔ یعنے خوبصورت ہے۔

چھاج سی ڈاڑھی۔ جس کی ڈاڑھی لمبی چوڑی ہوتی ہے اُس کو بطور مزاح کہدیتے ہیں۔

چارو سو بھارو۔ جو جوان خوب کماتا ہے وہی تندرست اور جسیم ہوتا ہے۔

چار حرف بھیجتا ہوں۔ لعنت کرتا ہوں نفرت ہے۔

چھم چھم کرتی آتی ہے۔ بڑے ناز سے آتی ہے۔

چپڑی اور دو دو۔ یعنی عمدہ بھی اور زیادہ بھی۔

چلا۔ یعنے گرا۔ ؎ کیفیتِ چشم اُس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لیو کہ چلا میں

چھڑے چھٹانک۔ ہلکے پھلکے خالی بے اسباب و بے سامان۔

چوپایا ہوگیا۔ یعنے بیاہ ہوگیا۔

چوماسا۔ چار مہینے اور اس سے خاص مراد برسات کا موسم ہوتا ہے۔

چھینٹے جوڑتا ہے۔ تہمت لیتا ہے طوفان لگاتا ہے۔

امثال جیم فارسی

چھٹانک چون چوبارہ رسوئی۔ تھوڑی سی بات کے واسطے اتنا بڑا اہتمام۔ یا ادنے بات پر اتنی نمود۔

چور کی ڈاڑھی میں تنکا۔ یعنے الگ پہچانا جاتا ہے۔

چور کا بھائی گٹھ کٹا۔ آدمی جس قماش کا ہوتا ہے اُس کے یار غار بھی ویسے ہی ہوتے ہیں۔

چڑیا کی چونچ بتیسواں حصہ۔ یعنے یہ مقدار نہایت قلیل ہے

چاول کی کنی نیزہ کی انی۔ کچے چاولوں اور نیزہ کی نوک مضرت میں دونو برابر ہیں۔

چھاج تو بولے چھلنی بھی بولے جس میں بہتر سو چھید۔ جو خود عیب دار ہو اُس کو صاف لوگوں کے بارہ میں دم مارنا نہیں چاہیئے۔

چمار کا نام جگ جیون۔ ادنی ہوکر عمدگی کا دعوی۔

چیز نہ رکھی اپنی چوروں گالی دے۔ اپنے مال کی آپ حفاظت کرنی چاہیئے۔ چور کا تو یہی کام ہے کہ چرا لے۔

چنا ڈالکر کھانے میں ساجھا۔ ذرا سے کام پر بڑی اجرت یا تھوڑی پونجی سے بڑی شرکت نہیں ملتی۔

چمار کو عرش پر بھی بیگار ہے۔ کم رتبہ کیسا ہی بڑھ جاوے لوگوں کی نظروں میں گھٹا ہی رہتا ہے۔

چھیدی مولی خوب مٹھتی ہے۔ علیحدہ کام سے شرکت حسب دلخواہ ہوتا ہے۔

چوری اور سرزوری۔ خطا کرنی اور دھمکی دینی یا گھمنڈ کرنا۔

چلنی کا نام گاڑھی نہیں تو اینٹ بہن۔ کوئی چیز ہو

جب تک اپنا کام دے تب تک وہ چیز ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

چنے کے ساتھ گھن پس گیا۔ اُس کی ہمدمی میں وہ تباہ ہوگیا۔

چور چوری سے جاوے پر ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ جس بات کی عادت ہو جاتی ہے اگر وہ چھوٹ بھی جاوے پر اُس کا اثر باقی رہتا ہے۔

چودہری ہو یاراؤ جب کام نہ دے ایسی تیسی میں جاؤ۔ کوئی بڑے سے بڑا ہو جب کام نہ آیا نکما ہے۔

چاٹ لگی تو حلوائی کی دوکان سوجھی۔ بقول صاحب قران۔ ع۔ جب بھوک لگی بھڑوے کو تنور کی سوجھی

چار باسن ہوتے ہیں تو کھڑکتے بھی ہیں۔ جہاں چار آدمی جمع ہوتے ہیں تکرار بھی ہو جاتی ہے۔

چار دن کی چاندنی پھر اندھیر کا اندھیر۔ اس قلیل مدت کے عیش پر کیا بھروسا کرنا چاہیئے۔

چار دن کی چار چودس ہے۔ دھن دولت حکومت ہمیشہ نہیں رہتی کمینہ کی طرح کیا اترانا۔

چاند پر خاک نہیں پڑتی۔ کسی کی بدگمانی یا حسد سے نیک لوگوں کا ضرر نہیں ہوتا۔

چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ ایک سے ایک کو فیض ہوتا ہے۔

چلتی گاڑی میں روڑا اٹکا۔ کام بنا بنایا بگڑ گیا یا بنتا بنتا رہ گیا۔

چل نہ سکوں میرے بارہ بجر سے۔ کچھ ہو تو سکتا نہیں پر میرے بارہ سے بھی سخت زیادہ طلبی۔

چمار کو چمڑہ کا ٹکہ۔ جیسا آدمی ہوتا ہے مناسب حال انعام پاتا ہے۔

چمگادڑ کی مہمانی میں بھی لٹکوں تو بھی لٹک جیسی لیاقت والے کے پاس جاؤگے ویسی ہی عزت پاؤگے۔

چوٹٹی کتیا جلیبیوں کی رکھوالی۔ خیانت پیشہ سے امانت داری کا کام نہیں ہوتا۔

چور پر مور پڑے۔ جیسے کو تیسا ملا۔

چپ سب سے بھلی۔ نہ بولے نہ الزام پاوے۔

چور سے کہے چوری کر شاہ سے کہے تیرا گھر پھوٹتا ہے۔ چالاک آدمی ہوتے ہیں دو کو لڑا دیں اور دونوں کے یار بنے رہیں۔

چور کے پاؤں نہیں۔ جرأت نہیں ہوتی۔ گرفتاری کے خوف سے ترت بھاگ جاتا ہے۔

چوہا بل میں سماتا نہیں دم سے باندھا چھاج۔ اپنا گزرہ ہوتا نہیں اور کا ذمہ لیا۔

چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ۔ نالائق بھی بزرگوں کی سی عزت کے طالب ہوئے۔

چھپر پر پھونس نہیں دروازہ پر نقارہ۔ کنگال ہوکر اتنی نمود۔

چھٹی نہ ستوا انشا امیر الامراء کا نواسا۔ بے ہمتی اور

یہ ترنگ۔

چور کے اور سانپ کے پیر نہیں ہوتے۔ چور کو گرفتاری کے ڈر سے جرأت نہیں ہوتی اور سانپ کے ظاہر ہیں۔

چلنا بھلا نہ کوس کا بیٹی بھلی نہ ایک۔ بیٹی جب پیدا ہوئی مولیٰ رکھی نیک۔ چلنے میں سراسر مشقت ہے۔ اگر کوس بھر چلے گا تو بھی کچھ تھکے گا۔ اور بیٹی کے ہونے میں بے عزتی کا اندیشہ ہے۔

چولھے آگ نہ گھڑے پانی۔ سراسر بے سامانی۔

چاہ کن را چاہ درپیش۔ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔

چاک کا گڑ کلری کے ہولے۔ بھادوں کی دھوپ بادشاہ کو نہیں ملتی۔ حقیر بات ہے۔ بادشاہ اس کی خواہش نہیں کرتے چونکہ گڑ اور ہولوں میں لذت ہوتی ہے۔ اس لیے یہ مثل ہوئی۔

چور کی ما کوٹھی میں سر دبوے اور روے۔ بیٹے کی محبت میں روے تاکہ راز نہ کھلے تو چھپاوے۔

چیچک اور کبھی نکلکر رہتی ہے۔ ان دونوں پر یقین ہے کہ نکلے ہی گی۔

چاتر نو بیری بھلا مورکھ بھلا نہ دوست۔ دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے۔

چاتر کا کام نہیں پاتر سے اٹکے۔ پاتر کا کام یہ ہے لیا دیا سٹکے۔ دانا آدمی بیسوا عورت کے فریب میں نہیں پھنستا بیسوا کا یہی کام ہے لیا دیا الگ ہوئی۔

چادر چھوٹی پاوں پسارے بہت۔ آمدنی تھوڑی خرچ کیا زیادہ۔

چاکر رہے تو نا چاکر۔ نہ تلپچے ناچاکر۔ نوکر کو خدمتگاری سے چارہ نہیں بیکار رہے تو خیر۔

چار دن کی کوتوالی پھر وہی کھرپا وہی جالی۔ اب یہ حکومت ہے معزولی کے بعد وہی پہلا حال۔

چار مہینے پال کا۔ چار مہینے ڈال کا۔ چار مہینے جیسا کیسا۔ چار مہینے سردی کے باسی پانی۔ اور برسات کے چار مہینے تازہ پانی۔ اور گرما میں جیسا ملے پسند ہوتا ہے۔

ع چشم ازرق موی میگون رنگِ زرد
اینچنین کس با کسی نیکی نہ کرد

اس وصف کا آدمی شریر بدذات ہوتا ہے۔ علم قیافہ سے ثابت ہے

چو دشمن خراشیدے ایمن مباش۔ دشمن کو ستا کر ڈرتا رہ وہ بھی بدلہ لے گا۔

چوں بخلوت میروند آں کارِ دیگر میکنند۔ تنہائی میں کچھ اور ہی کرتے ہیں۔ کسی کا پوشیدہ عیب دریافت کرکے کہتے ہیں۔

چو سر خواہی سلامت سر نگہدار۔ سلامتی جب ہے کہ بھید نہ کھلے۔

چکوا چکوی دو جنے ان مت مارو کوئے یہ مارے کرتار کے رین بچھوہا ہوئے

چکواچکوی کو کوئی نہ مارو، اِن پر غیبی مار ہے۔ کیونکہ رات کو جُدا رہتے ہیں۔ یہ مرغابی کا جوڑا ہوتا ہے بط کی مانند۔ سُرخ رنگ رات کو پانی کے ایک اِس طرف ایک اُس طرف رہتا ہے اور دن کو پاس پاس۔

چون نہ داری ناخن درندہ تیز۔ با بدان آن بہ کہ کم گیری ستیز۔ اگر مقابلہ کی تاب وطاقت نہیں تو بد آدمی سے کیوں الجھتا ہے۔

چو آب از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یکدست جب بچنے کی امید ہی نہیں تو پھر کچھ ہی ہو۔

چرا عاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی۔ عاقل کو نہ چاہیے کہ ایسا کام کرے جس میں آخر کو ندامت ہو۔

چار نہیں ہیں بہو نکے ٹیکن دو نہیں لنبائن ایک نہیں ہے سر کا بہار و لوری بلیکائن کوئی شخص صرف پائنتی کا میرو اجیتا تھا اور یہ سدا کہتا تھا۔

چپّے بھر کی کوٹھری میاں محلہ دار۔ اتنی حقیقت پر یہ حوصلہ۔

چیھی نہ پروانہ مار کہا ئیں ملک بیگانہ۔ بدمعاش لوگ حاکم کی غفلت میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ بے علاقہ اور بے سند

چرپی چھائی آنکھن میں ناحن لاگی آنگن میں بے حیائی اختیار کی۔

چرسی یار کسکے دم لگا ما کھسکے۔ نشہ باز اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔

چور کا مال سب کوئی کھائے چور کی جان اکارت جائے چور کی جان مفت جاتی ہے اور اُس کا مال اور لوگ کھاتے ہیں یا دبا کر حصہ لیتے ہیں۔

چور گٹھری لے گیا بیگاریوں کو چھٹی ہوئی۔ بار برداری سے بچے بے فکری حاصل ہوئی۔

چھاتی پر دھر کے کوئی نہیں لے جاتا۔ سب مال دولت چھوڑ کر تنہا خالی ہاتھ چلے جاتے ہیں۔

چھہ چاول نو کھال پانی۔ چیز تھوڑی نمود بہت۔

چھوٹی سی بچھیا بہت سی ہتھیا۔ خطا تھوڑی سزا بہت۔

چینوٹی کی موت کا ریلا ہی بہت ہے۔ غریب کزور کو تھوڑا سا صدمہ بھی بہت ہے۔

چلتی چاکی دیکھ کر دیا کبیرا روئے۔ ان دو پاٹوں بیچ آن کے ثابت گیا نہ کوئے۔ یعنی زمین آسمان کے بیچ میں آکر موت سے کوئی نہیں بچا یا حوادث سے کوئی سالم نہیں ہا

چاک اُترا ہوا پھر نہیں چڑھتا۔ کام بگڑا ہوا پھر نہیں سنورتا چاک جسپر کمہار برتن بنا کے ہیں کیلی پر سے اُتر کر ٹھیک نہیں بیٹھتا۔

چوری کا مال سستا ہوتا ہے۔ کیونکہ معیوب ہوتا ہے۔ اُس کے خریدار کم ہوتے ہیں۔

چھپگر کی سبزی۔ درزی کے بند۔ سُونار کی کہٹائی۔ ٹالم ٹول اور بہانے ہوتے ہیں۔

چار دن کی چودہر پر اتنا اُدماد۔ ذرا سی ہستی پر اتنا بکھیڑا یا نمود۔

چھیلا پھرے گلی گلی۔ جیب میں نہیں کھل کی ڈلی۔ میسر کچھ بھی نہیں نمود ہر جگہ۔

محاوراتِ حائی مہملہ

حاتم کی گور پر لات ماری۔ ناکس سے جو کبھی نیک امر یا بخیل سے کچھ سخاوت ہو جاتی ہے تو بطور طنز کہتے ہیں۔

حاضر میں حجت نہیں۔ موجود میں کچھ عذر نہیں الموجود شفقار۔

حیوان ہے۔ بیوقوف کج فہم ہے یا زور آوری بیجا کرتا ہے۔

حسب ... در ... ۔ ... بیتے ہیں۔ بحث نہیں کرتے۔

حال کا نہ قال کا روٹی اور چچہ بھر دال کا۔ کار کا نہ بار کا۔ کھانے پینے کا ہے۔

حال گیا احوال گیا پر دِل کا خیال نہ گیا سب حالت بدل گئی پر عادت نہ گئی۔

حلال تھوڑا حرام بہت۔ حلال تھوڑے میں وہ برکت ہے جو حرام بہت میں نہیں ہوتی یا حلال کم ملتا ہے اور حرام بہت۔

حُجتیِ لا اُمتی۔ جھگڑالو تکراری بُرا۔

حجرا بھی مجرا بھی۔ تنہائی بھی عزت بھی۔

حرام کو ٹھے پر چڑھ پکارتا ہے۔ خود بخود مشہور ہو کر بدنام کر دیتا ہے۔

حساب نت نیا۔ حساب اگر ہمیشہ ہوتا رہے تو بھول نہیں پڑتی صفائی رہتی ہے۔

حساب جو جو بخشش تنو تنلو۔ معاملہ میں حساب کوڑی کوڑی کا بخشش لاکھوں کی۔

حق کا راضی خدا ہے۔ سچ اللہ تعالیٰ کو پسند اور مقبول ہے۔

حلال میں حرکت حرام میں برکت۔ حلال کم میسر آتا ہے حرام بہت۔

حلق سے نکلی خلق میں پڑی۔ کوئی بات جو مُنہ سے نکلی مشہور ہوئی۔

حیضی بچہ ہے۔ بڑا بد ذات نٹ کھٹ ہے۔

حج کا سارا دھے ہے۔ بہت ضعیف موہوم ہے۔

حوض بھرے تو فوارہ چھوٹے۔ جب آدمی پاس اپنی حاجت سے زیادہ ہوتا ہے تو اور کو دیتا ہے۔

حرّاف۔ پیشہ ور دانا اور اِس لفظ کو عورتیں بجائے دشنام جانتی ہیں اِس سے بُرا مانتی ہیں۔

حرارہ آگیا۔ غصہ آگیا۔ غیرت آگئی۔ ارادہ ہوگیا۔

حریف ہے۔ ہم پیشہ اور برابر کا مقابل ہے۔

حالی موالی۔ نوکر چاکر شاگرد پیشہ ہے۔

حرام کا مال گلے میں آٹکے۔ مردار مال کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

حافِظ جی۔ اُس کو کہتے ہیں جس کو سارا قرآن شریف برزبان یاد ہو اور چونکہ اندھے لوگ اکثر یاد کرتے ہیں تو اندھوں کو حافظ کہنے لگے قرآن شریف یاد ہو یا نہ ہو۔

حلوائے بے دودھ ہے۔ نہایت خوشگوار اور پسندیدہ ہے۔

حاضری۔ مردہ کو دفن کرکے آتے ہیں تو قریب یا آشنا کے گھر سے مردہ والے کے گھر کھانا آتا ہے۔ دہلی میں اس کو حاضری کہتے ہیں۔ اور دیہاتی اور قصباتی اس کو کڑوا پانی کہتے ہیں۔ دہلی میں یہ ٹھہرا ہوا ہے کہ فی کس ایک شیرمال یا ایک آبی روٹی اوس پہ گولی کے چار کباب ایک مولی اور پیاز ترشا ہوا۔ اور کچھ پودینہ بجائے سالن کے ہوتا ہے۔ اور شیعوں کے یہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حاضری ہوتی ہے بڑی محفل کرتے ہیں۔

حِلیہ۔ آدمی کا قد و قامت رنگ یا کوئی داغ یا زخم کا نشان خاص علامت ضبط کرنا۔ تاکہ اُس کی جگہ دوسرا نہ قائم ہوجائے فوج میں ضرورت ہوتی ہے۔ یا اب پنشنداروں کے واسطے ضرورت ہے

حلال خور۔ حلال کھانے والا۔ اب محاورہ میں خاکروب کا لقب ہوگیا ہے۔ اور کسیکو کہو تو بُرا مانے۔ اور پنجاب میں مُصلّی کہلاتے ہیں۔ یہ ایک قسم ہے کہ خاکروبی ہی کرتے ہیں اسلامی طریق پر روزہ نماز بھی کرتے ہیں۔ ناپاکی سے بچتے ہیں مردار نہیں کھاتے۔

حَجّام۔ عربی لفظ ہے پچھنے لگانے والے کو کہتے ہیں۔ مگر ہند کے محاورہ میں نائی سر مونڈنے والے کو کہتے ہیں جسے عربی میں حلاق کہتے ہیں۔

حاجتی۔ ایک ظرف ہوتا ہے مٹی یا تانبے کا جس کو چاندی یا اونٹ کے سوار پیشاب کرنے کے واسطے رکھتے ہیں۔

حَبّو آئی۔ بچوں کو کھلاتے ہوئے بہلاتے ہیں۔

حاوَہ۔ زادیہ میں دیکھو۔

حجامت کردی۔ حیلہ سے سب لے لو الیا کچھ نہ چھوڑا محتاج کردیا۔

حکمت بہ لقمان آموختن۔ دانا کو دانائی سکھانی دانائی کے خلاف ہے۔

امثال حائے مہملہ

حلوائی کی دوکان پر داداجی کی فاتحہ۔ بیگانے مال پر دعویٰ یا قبضہ کرنا یا اپنا بتانا۔

حلوا خوردن را روے باید۔ عزت کے واسطے لیاقت چاہیئے۔

حکمِ حاکم مرگ مفاجات۔ حاکم کا حکم ناگہانی موت ہے کیسی ہی ضرورت درپیش ہو۔ چاروناچار حکم بجالانا پڑتا ہے۔

حکیم اوروں کی دوا کرے اپنی نہ کرے۔ دوا کی بدمزگی سے بچتا ہے۔ یا ناصح لوگ اوروں کو سمجھاتے ہیں آپ نہیں سمجھتے۔

حاکم چون کا بُرا ہوتا ہے۔ حاکم کیسا ہی ضعیف ہو تو بھی زبردست ہوتا ہے۔

حاکم کے آنکھ نہیں ہوتی کان ہوتے ہیں۔ حاکم دیکھتے نہیں پھرتے۔ خوشامدیوں کی سُنا کرتے ہیں۔

حساب کوزی کا بخشش لاکھوں کی۔ حساب کرے تو خوب ٹھوک بجا کر کرے بخشش جتنی چاہو کرو۔

حکیم کو قارورہ سے لاج۔ پیشہ ور کو اپنے پیشہ سے شرم نہیں چاہیے۔ نہیں بھوکا مرے گا۔

حمایت کی گدھی عراقی کے لات مارتی ہے۔ مدد پا کر کمزور بھی بڑے کا مقابلہ کرتا ہے۔

حاکم کے تین شحنہ کے نو۔ اِس لیے کہ شحنہ سے اکثر حاجت پڑتی ہے۔ حاکم سے کبھی۔

حاکم ہارے منہ پر مارے۔ حاکم ہمیشہ زبردست ہے اُس کی ہار بھی جیت ہے۔

حساب جوں کا توں کنبا ڈوبا کیوں۔ اوسط کا حساب تو ٹھیک ہے پھر کنبا ڈوبنے کی کیا وجہ ہے ایک بیوقوف محاسب کا حال ہے کہ گہرے اور چھچھلے پانی کا اوسط نکال کر دریا میں گھس گیا۔

حق کر حلال کر ایک دن میں ہزار کر۔ نیک کام ہر روز جتنا چاہے کیا کرے۔

حکم نشانی بہشت کی جو مانگے سو پائے حکومت نشانی پسندیدگی کی ہے دعا بھی مقبول ہے۔

حلوائی دیوانہ ہوگا تو پھر پھر لڈو اپنے ہی کو کھائے گا دیوانگی میں بھی اپنے کی جانب داری ملحوظ ہوتی ہے۔

حیا والا اپنی حیا سے ڈرا بےحیا نے جانا مجھ سے ڈرا کمینہ کے ساتھ ویسا ہی برتتے نہیں تو سر پر چڑھتا ہے۔

حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔ حرام زادہ کو شیطنت کی فرصت بہت ملتی ہے۔ اور بہت ڈھیل ہوتی ہے۔ (ع) سچ ہے حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے

حصہ تیرا تہائی اتنا برتن کیوں لائی۔ جو شخص اپنے حق سے زیادہ لیا چاہے اُس کو کہتے ہیں۔

حیار نو عروسی در بر شوہر نمی ماند۔ ہر چیز اپنے محل پر رہتی ہے بے محل نہیں رہتی۔

حیلہ رزق بہانہ موت۔ رزق اور موت دونوں مقدراتِ الٰہی سے ہیں پر ظاہر میں رزق کا کوئی حیلہ ہوتا ہے۔ نوکری تجارت وغیرہ اور موت کا کچھ بہانہ ہو جاتا ہے مرض قتل وغیرہ۔

حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلارام را۔ جو خود زیبا اور پسندیدہ ہے اُس کو آرائش کی حاجت نہیں۔

محاوراتِ خاءِ معجمہ

خالی سے بیگار بھلی۔ بے شغلی میں دل بہلانے کو بے اُجرت غیر ہی کا کام سہی۔

خیر یعنی ہوا سو ہوا جانے دو صبر کر دیا معلوم ہوا۔

خیر تو ہے۔ کچھ فتنہ فساد قباحت تو نہیں۔

خوب آؤ بھگت کی تعظیم تواضع کی اور کبھی یہ رمز ہوتی ہے کہ خوب ذلیل کیا۔

خوب سر مونڈا۔ خوب سا رولا۔ خوب لوٹا۔ حیلہ سازی سے لیا۔

خوب لتاڑا۔ خوب پچھاڑا۔ الزام دیا۔

خوب خبر لی۔ یعنی غصہ کیا۔ مارا پیٹا۔ یا بڑی مدد کی اور کبھی طنز ہوتی کہ خبر نہ لی لہجہ کا فرق ہوتا ہے۔

خاک چھانتا پھرتا ہے۔ بیفائدہ سرگرداں پریشان پھرتا ہے یا تلاش کرتا پھرتا ہے۔

خاک میں ملا دیا۔ کھو کھنڈ ادیا یا برباد کر دیا۔ یا مجکو بڑا رنج دیا۔

خاک تیرے منہ میں۔ کسی سے بدفالی کی بات سُنکر یہ کلمہ کہدیتے ہیں۔

خم ٹھوک کر سامنے ہو گیا۔ بیباک ہو کر مقابلہ کیا پہلوان کشتی کے وقت خم ٹھوکتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو خم کر کے داہنا ہاتھ اُس پر مارتے ہیں جب آواز نکلتی ہے۔

خصیوں میں تانت باندہ دینا۔ بدلہ لیسنا۔ یعنی تو میرا کچھہ نہیں کرسکتا۔

خصم جورو کی لڑائی کسیکو نہ بھائی۔ سب کو ناپسند ہے گھر خراب ہو جاتا ہے۔

خوشامد سے آمد ہے۔ خوشامد سے فائدہ ہوتا ہے۔

خیر رہے۔ ہاتو اہیک مانگتے ہوے دعا دیا کرتی ہیں۔

خوب پاپڑ بیلے۔ بڑی محنت کی رنج اٹھایا یا بیمار رہا۔

خس کم جہاں پاک۔ نالائق مرگیا جہان اوس کی بدی سے چھوٹ گیا۔

خر خوش نہ خاوند خوش۔ ایسا نالائق نکما ہے کہ کوئی خوش نہیں نکمے آدمی یا نکمی معاملہ پر کہتے ہیں۔

خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ خدا کی بخشش بے اسباب ظاہری ہوتی ہے۔

خدا کو دیکھا نہیں عقل سے پہچانا۔ عقل علم کا بڑا وسیلہ ہے۔

خدمت سے عظمت ہے۔ کارگزاری سے مرتبہ ملتا ہے۔

خدا لگتی کوئی نہیں کہتا مُنہ لگتی سب کہتے ہیں۔ حق بات کوئی نہیں کہتا۔ خوشامد کی سب کہتے ہیں۔

خدا کا دیا سر پر جو ہو سو ہو منظور خدا کبھی نہیں ٹلتا۔

خدا کی چوری نہیں تو بندہ کی کیا چوری۔ جو بات خدا کے خلاف مرضی نہیں تو بندوں سے کیا چھپانا۔

خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ غیب سے ناگہاں مصیبت آجاتی ہے۔ ہر دم ڈرتا ہے۔

خدا لاٹھی سے نہیں مارتا۔ ناگہاں عذاب مصیبت بھیجدیتا ہے۔

خدا بچھڑتی رات نہ کرے لڑتی رات کرے۔ یعنے سب جمع رہیں پریشان و متفرق نہ ہوں اگرچہ لڑائی ہووے

خاگی انڈا ہے۔ کم اصل بے بنیاد نسب کا کمتر ہے۔

خندہ سوگندہ۔ کل قلیل فتنہ مشہور ہے۔

خواب خیال ہے۔ یعنی یہ بات یا چیز میسر نہیں خواب کی طرح بے اصل ہے۔

خالا کا دم اور کواڑوں کی جوڑی۔ تنہائی ہے کوئی بات چیت کے دن بہلانے کو نہیں۔ تنہائی کی حالت پر کہتے ہیں

خربزہ بخور تراباپا فالیز چکار۔ تجھے اپنے مطلب سے کام فضول باتوں سے کیا غرض۔ فضول کار کے وقت بولتے ہیں۔

خوش گپ ہے۔ آدمی صاحب اخلاق ہے بات چیت شیریں کرتا ہے متکبر نہیں۔

خون منہ کو لگ گیا۔ مزا پڑ گیا ہوس ہو گئی۔

خوب دور دبک کی۔ خوب گھر کا دھمکایا۔

غدائی خوار۔ پریشان خستہ حال۔

خدا خدا کرکے۔ بڑی دقت اور مشقت کے بعد بڑی آرزو اور تلاش سے۔

خون کا بدلہ خون۔ جیسی خطا ویسی ہی سزا۔

خوردہ فروش ہے۔ کم مایہ متفرق فروش ہے۔

خوب ٹھوک بجا لو۔ یعنے اطمینان کر لو سوچ سمجھ لو دیکھ بھال لو۔

خواب میں نہیں۔ یہ چیز ہرگز میسر نہیں۔

خضر مل گئے۔ نیک ذریعہ ہو گیا کام بن گیا۔

خود فضیحت دیگر برا نصیحت۔ اوروں کو بدی سے بچانا اور آپ نہ بچنا۔

خدا سمجھے۔ خدا بدلہ لے۔ اپنے کو عاجز ناتوان سمجھ کر زبردست کو کہا کرتے ہیں۔

خاک نہیں۔ خراب ہے یا کچھ بھی نہیں (ع)

تنگسلمی کے سوا بندہ کے گھر خاک نہیں

خیر نامگو۔ قال بد نہ بولو (ع)

مزن فال بد کاورد حال بد

خوب گت کی۔ خوب مارا سزا دی یا خبر گیری کا سامان کر دیا۔

خدا خیر کرے۔ انجام نیک ہو ابتدا بد ہے۔

خال خال ہیئے۔ کمتر ہے کہیں کہیں۔

خاک تودہ بنا دیا۔ یعنی جو برائی ہو میرے سر پڑتی ہو تیر انداز لکڑی کا صندوق بنا کر ایک قسم کی سخت مٹی بھر کر تیر اندازی اور نشانہ بازی کرتے ہیں۔

خورد برد کیا۔ لیلو الیا۔ کھا پی لیا۔

خواہ مخواہ۔ طوعاً و کرہاً حق ناحق یا ہو نہ ہو۔

خونخوار ہے۔ قاتل ہے یا تند مزاج غصیلا ہے۔

خام کار۔ نادان ناآزمودہ کار۔

خدا مالک ہے۔ توکل کی راہ سے کہا کرتے ہیں۔

خدا کے سپرد کیا۔ **خدا کے حوالہ کیا**۔ کسی کو رخصت کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں یہ دعا ہوتی ہے۔

خام خیالی ہے۔ وہمی بات ہے غلط فہمی ہے واقعی نہیں یا یوں نہیں ہو سکتا۔

خالہ۔ عربی میں ماں کی بہن کو کہتے ہیں اور ہند کے محاورہ میں ماتوسی بولتے ہیں۔ اور باپ کی بہن کو عربی میں عمّہ اور ہند میں پھوپھی کہتے ہیں۔

خالی ہاتھ۔ یعنے بے خرچ یا بے ہتیار۔

خدا خیر رکھے۔ دعا ہے یہ کام ہو جائے مجھ خاطر جمع رکھو۔

خدا کی مرضی۔ کسی کے مرنے پر یا کام بگڑنے پر یا صدمہ پہنچنے پر تسلی دینے کو کہتے ہیں۔

خدا حافظ۔ کسی کو رخصت کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔

خاکا اُڑا دیا۔ صرف کرڈالا یا بدنام یا مشہور کر دیا۔

خاکا اُتار لیا۔ تصویر کھینچ لی۔

خر دماغ ہے۔ متکبر ہے یا کم فہم ہے۔

خوب گہری چھنی۔ بہت لڑائی ہوئی (ع)

خوبرویوں سے چھنا کرتی ہے گہری ہم سے

خوب خاک چھانی۔ بہت محنت کی مشقت بُھگتی۔

خاک اُڑائی۔ مشقت کی یا بدنام کیا۔

خاک۔ کسی بات کے جواب میں کہتے ہیں۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا

(ع) خاک پہونچے گی فلک پر میری آہ نارسا + اور گرد و غبار

خانہ بدوش۔ وہ قوم کہ اُن کا خاص وطن کوئی نہیں ہوتا پہرتے رہتے ہیں آج یہاں کل وہاں جیسے جہلی مار۔

خانہ خراب۔ خوار و پریشان روزگار کسیکو غصہ میں کہہ دیتے ہیں

(ع) خانہ خراب میر ہی ایسا غیور تھا

خانماں خراب۔ سرگشتہ اور پریشان کار۔

اے خانماں خراب ہے تیرا بھی گھر کہیں

خبردار۔ نفی فعل کی کمال تاکید ہے۔ یعنے ہرگز نہ کرنا یا نہ کہنا۔ بڑے بزرگ سے خطاب نہیں کرتے۔

خانہ جنگی ہوگئی۔ باتوں باتوں میں لڑکر نوبت ہتیار کی آگئی۔

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ رود۔ چوں بیاید ہنوز خر باشد

نا اہل کیلئے اشراف نہیں بنجاتے۔ کچھ ہی کرو۔ (ع)

ناکس بتربیت نہ شود اے حکیم کس

خلیفہ۔ سلطانِ وقت اور نائب۔ مسلمانوں کا قول ہے اور ہند کے عوام نائی کو بہی کہتے ہیں۔

خلفاء راشدین۔ حضرت ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور عثمان ذی النورین اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔

خانہ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب

دوستوں سے جو ہاتہ آوے سو لے دشمنوں کے دروازہ پر مت جا۔

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ جو آپ خراب حال ہو وہ دوسرے کی اصلاح کیا کرے گا۔

خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی۔ مرنے سے پہلے عجز و انکسار کرکے خاک کی مثال بن جا۔

خبر بد بہ بوم و زاغ سپار۔ اچھی خبر یعنی فرحت آپ سُنا اور بُری بات کسی بیہودہ سے کہلوا آپ الگ رہ۔

خطا اگر راست آید تاہم خطاست۔ بیجا کام اگر کبہی مفید بہی ہو جائے تو بہی بیجا ہے اُس پر دستور نہ کرے کبہی نہ کبہی ضرر پہنچاوے گا۔

خیرہ چشم۔ جندہ بدنظر یا منحوس۔

خانہ بربادی ہوگئی۔ بیوی مرگئی۔

خانہ ویرانی ہوگئی۔ بیوی مرگئی۔

خوب سوجھی۔ اچھی تدبیر کی۔

خط۔ لکیر۔ اور مراسلہ جو کسیکو لکہکر بھیجتے ہیں۔ اور حجام جو سوائے سر کے چہرہ سنوارتا ہے۔

خط بھر آیا۔ سبزہ آغاز ہوا ڈاڑھی نکلنی شروع ہوئی۔

خانہ کوچ۔ یعنی مع عیال و اطفال کوچ کرتا ہوں۔

خود رائے۔ خود پسند۔

خواجہ سرا۔ مردوں میں مخنث کی وضع ہوتے ہیں۔ امیروں کی دربانی کرتے ہیں۔ اور زنانہ میں آمد و رفت رکھتے ہیں محلی بھی کہلاتے ہیں جس کو عوام نے مہلا بنا لیا ہے۔

خود کردہ را چہ علاج۔ خود کردہ چارہ نیست
اپنا کیا آپ بھگتو اس کا کچھ چارہ اور علاج نہیں۔

خوب نام پیدا کیا۔ نیک شہرت پیدا کی اور رمز اطنز ہے بدنامی پر۔

خدا خدا کر کے کفر توڑا۔ بڑی مشقت سے راضی کیا یا ڈھیلا کیا یا منایا۔

خوگیر کی بھرتی ہے۔ عمدہ چیز نہیں ناقص ہے۔

خوب ٹھوکا۔ بہت مارا۔

خم ٹھوکنا۔ سامنا کرنا۔ کون ہیں وہ جو تیرے سامنے خم ٹھوکیں گے
تو اشارہ سے بتادے اُسے ہم ٹھوکیں گے۔

خواب۔ سُونا۔ اور سوتے ہوئے جو آدمی کچھ دیکھتا ہے۔ ہنود سُپنا کہتے ہیں اور عربی میں رویا۔ ؎
تشنہ را اے نماید اندر خواب * ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

خواب میں بھی نہیں دیکھی۔ کبھی میسر نہیں ہوئی۔

خواب خرگوش میں ہے۔ بڑی غفلت میں ہے۔

خالی گھر دیوانی بیوی۔ کودتی پھرے کوئی پوچھنے وا

نہیں ناموس کو سلام۔

خام کو کام سکھا لیتا ہے۔ جس کو کام نہیں آتا کام پڑنے پر سیکھ جاتا ہے خام سے پکا بن جاتا ہے۔

خدائی خوار گدھے سوار۔ خراب خستہ پریشان آوارہ پھرتا ہے۔

خصم کیا بُرا کیا کر کے چھوڑ دیا نکھد برا کیا عیب ایک سے ایک بُرا ہوتا ہے سب سے بچنا چاہئے۔

خصم کیا سکھ بہنے کو یا پٹی سے لگ کرنے کو جو کام کیا جاتا ہے سو کسی فائدہ کی امید پر اگر فائدہ نہ ہوا تو عبث ہے۔

خاک از تودۂ کلاں بردار۔ کار برآری بڑی اور عمدہ جگہ سے کرنی چاہئے۔

خُذ حَرفاً فَلُ الّقا۔ تھوڑا سبق لے اور خوب یاد کر۔

خوش رہو تم جانو نہیں مانتے مت مانو۔

خبر بھی ہے۔ جانتے بھی ہو الزام دینے کو کہا کرتے ہیں کہ تم نہیں جانتے۔

خدائی کا دعوے کرتا ہے۔ بڑا ہی متکبر سرکش ہے

امثال خا معجمہ

خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ یعنی خدا سفلہ کو اہل قدرت نہ کرے ورنہ مردم آزاری کرے گا۔

خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے۔ آدمی جیسی صحبت اختیار کرتا ہے ویسی ہی عادت ہوتی ہے: چاہیئے کہ اچھی صحبت اختیار کرے۔

خون لگاکر شہیدوں میں داخل ہوئے۔ ادنےٰ عمل سے بڑے درجہ کے طالب ہوئے یا نام کردیا۔

خدا جس کو بچائے اُس پر آفت کیونکر آئے خدا کی حفاظت میں کوئی آفت نہیں آسکتی۔

خال جو بڑا مسّہ ہوا۔ اپنی حد سے بڑھی ہوئی شئے بدنما ہوتی ہے۔

خارشتی کُتیا مخمل کی جھول۔ خدا کی قدرت اس حال میں یہ درجہ یا یہ وضع مناسب نہیں۔

خاک نہ دھول بکائن کے پھول۔ کسی کام کے نہیں کے شیخی مفت کی۔ بکائن کے پھول کسی کام نہیں آتے۔

خصم کا کھائے بھیا کا گیت گائے۔ فائدہ کسی سے محبت اور کسی سے۔ ایسے موقع پر بولتے ہیں۔

خربوزہ پر چھری گرے یا چھری پر خربوزہ طرح خربوزہ کا نقصان ہے۔ کم زور کی ہر صورت میں خرابی ہوتی ہے۔ غریب ہی کو دبنا پڑتا ہے۔

خدا دے کھانے کو تو کا ہے کو جائے کمانے کو۔ مفت ملے تو محنت کیوں کرے۔ یہ مقولہ کاہلوں کا ہے۔

خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف یہ مثل اُن کے حق میں ہے جو جورو کے غلام اور مطیع ہوتے ہیں۔

خان خانان کھانے میں بطانہ۔ پوشیدہ احسان کرنے پر کہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ منعم خاں خانخانان کسیکو کھانا بھیجتے تو اُس کے اندر روپیہ یا اشرفیاں دبا دیتے۔ بطانہ پوشیدہ چیز۔

خطائے بزرگاں گرفتن خطاست۔ بزرگوں پر اعتراض کرنا بڑی بے ادبی ہے۔

خانی درخانہ ورائے در بازار۔ شاہ اورنگ زیب عالمگیر سے کسی نے خان کے خطاب کی درخواست کی تھی اُس پر یہ حکم ہوا تھا کہ ابھی لیاقت نہیں ہے۔ اور رائے کا خطاب ہنود کو ہوتا تھا۔

خدا خود میر سامانست اسباب توکل را۔ متوکل کے واسطے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے سامان مہیا کردیتا ہے ناامید نہ ہونا چاہیے۔

خالا ضخلی دال پکاوے ڈہلڈہلی۔ ڈہلڈہلی پتلی شوربے دار۔ جہاں خوب خاطرداری نہیں ہوتی وہاں کہتے ہیں۔

خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا ہے تو کون ہے۔ شریف اور وضیع کی تحقیقات نہیں ہوتی۔

خدا شکرخورہ کو شکر ہی دیتا ہے۔ ہر شخص کو اس کے مناسب حال سامان مہیا کردیتا ہے۔

خدا کا دیا نور کبھی نہ ہووے دور۔ اللہ تعالیٰ جو بخشتا ہے وہ قائم ہی رہتا ہے۔

خربوزہ چاہے دھوپ کو آم چاہے مینہ ناری چاہے زور کو بالک چاہے نہہ

ہر شخص اپنے مفید اور مرغوب چیز کی خواہش اور طمع کرتا ہے فقط

محاوراتِ دالِ مہملہ

دل بھر آیا۔ رونے لگا۔

ڈوبی ڈھیری ہے۔ محض نکما ہے۔ کم ہمت آرام طلب یا بے مقدور۔

دانت کھٹے کر دیئے۔ ہرا دیا۔ عاجز کر دیا۔

دانت کھٹے ہو گئے۔ عاجز ہو گیا۔ تھک گیا۔

دانت تلے جیب دے۔ ذرا ٹھہر۔ تامل کر۔

دانت کاٹی روٹی کھاتے ہیں۔ آپس میں بڑی دوستی محبت ہے۔

دُت۔ زجر کا کلمہ ہے۔ دور کے لفظ کو بگاڑا ہے۔

دیکھتا رہ گیا۔ حیران رہ گیا کچھ بس نہ چلا۔

دم مارنے کی جگہ نہیں۔ یہاں کچھ بس نہیں چلتا بے اختیاری ہے۔

دم نکل گیا۔ ہار گیا۔ ڈر گیا۔ مر گیا۔

دم بھر۔ تھوڑی دیر۔

دم لیلو۔ ذرا ٹھہر او۔ آرام کرو۔

دم بھرتا ہے۔ بڑا دوست ہے۔

دم خود رہ گیا۔ چپ رہ گیا۔ کچھ نہ بولا۔

دم دے دیا۔ بہکا دیا۔

دم دے گیا۔ فریب دے گیا۔

دم تو لو۔ ذرا ٹھیرو تو سہی۔

دم لو۔ ٹھیرو۔ صبر کرو۔ جلدی مت کرو۔

دم نہ لیا۔ ذرا نہ ٹھیرا۔

دم کے دم میں۔ ذرا سی دیر میں۔

دم بند ہے۔ لاچار ہے۔ نہ کچھ کہہ سکے نہ کر سکے۔

دم باز ہے۔ فریبیا دغاباز ہے۔

دم نہ مارا۔ کچھ نہ بولا قائل ہو گیا۔ مان گیا۔

دم کہا رہا۔ چپ ہو رہا۔

دمبدم ۔ ہر وقت۔

دم کردو۔ بچہ پر کچھ اللہ کا نام پڑھ کر پھونک دو۔

دم لگا لوں۔ ذرا حقہ پی لوں۔

دم قلندر دودہ ملیدہ۔ فقیروں کی صدا ہے مانگتے وقت کہتے ہیں۔

دم دلاسا دیکر۔ طفل کی تسلی کرے۔

دم کہینچ گیا۔ چپ کر گیا۔ کچھ نہ بولا۔

دم دیدو یا کردو۔ یعنی کہانے کی دیگ۔ پک کر تیار ہو گئی اب اِس کا مُنہ بند کردو تاکہ بہاپ نہ نکلے۔

ملڑا سا پہرتا ہے۔ جگر کہاتا رہتا ہے۔

دم کا دمامہ ہے۔ زندگی بھروسے کے لائق نہیں ہے۔

دم ناک میں آگیا۔ دق ہو گیا۔

ڈلا سا ہیگ گیا۔ ایک دفعہ ہی فنا ہو گیا۔

دریا دل ہے۔ بڑا سخی ہے۔

دھن بھاگ۔ قسمت کُھلی۔ اچھے نصیب ہنود بولتے ہیں
دل کو نہیں لگتی۔ یقین نہیں آتا۔
دیکھو۔ ہوشیار ہوجاؤ۔ احمق مت بنو۔
دھن ہے۔ آفرین ہے اور طنز بھی ہے یعنے یہ کیا کیا کام
ہنود کا قول ہے۔
دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو۔ عورتیں دعا دیا
کرتی ہیں۔
دود یا دہاری ہے۔ بڑی ہمت والا ہے۔
دولا مولا ہے۔ بڑی ہمت والا سخی ہے۔
دہاوا دیا۔ حملہ کیا۔
دلدیا۔ بڑا سخت صدمہ پہونچایا۔
دہاندل مچادی۔ ناحق کا جھگڑا پھیلا دیا۔ یا
بدمعاملگی کی۔
دل کو دل سے راہ ہے۔ ایک دل میں جو بات ہوتی
ہے محبت یا عناد وہ مقابل کے دل پر اثر کرتی ہے۔
دل کھول کر۔ تمام ہمت اچھی طرح کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔
دل دہکڑ پکڑ کرتا ہے۔ دل فکرمند متردد ہے کیا کیجئے۔
دل ٹھنڈا ہوگیا۔ خوش ہوگیا خاطر جمع ہوگئی
دل بجھ گیا۔ ناامیدی ہوگئی یا دل کا شوق
جاتا رہا۔
دل بس میں نہیں۔ یعنی نہیں مانتا۔ یہی ہوس
کرتا ہے۔
دل تڑپتا ہے۔ بیقرار مشتاق ہے۔

دل دہک دہک کرتا ہے۔ خوف پیدا ہوا بیقراری
ہو رہی ہے۔
دل سے اُتر گیا۔ بھول گیا یا شوق جاتا رہا۔
دل کے پھپھولے پھوڑتا ہے۔ دل کی ہوس پوری
کرتا ہے۔ ارمان نکالتا ہے بدلہ لیتا ہے۔
دل دھڑکتا ہے۔ تردد ہے کیا ہوگا (رغ)
دل دھڑکتا ہے کہیں چولی نہ مسکے بوجھ سے
دل کی دل میں رہ گئی۔ اُمنگ نہ نکلی فرصت نہ ملی
وقت نکل گیا یا قابو نہ چلا۔
دل اُچاٹ ہوگیا۔ برداشتہ ہوگیا۔ ہرگز کسی کام
میں نہ لگا۔
دل صاف ہوگیا۔ کینہ دور ہوگیا۔ بل نکل گئے کدورت
جاتی رہی۔
دل پھر گیا۔ رغبت نہ رہی۔
دل بھر گیا۔ خواہش نہ رہی۔
دل کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ۔ پوشیدہ بات وہی
جانتے ہیں جن میں ہوتی ہے اور کو کیا خبر۔
دل کو ہو قرار تو سب سوجھیں تہوار۔ خاطر جمع
بیفکر ہو تو سب باتیں خوش آتی ہیں۔
دل تنگ ہے۔ آزردہ۔ بیزار۔ ناخوش ہے۔ اور تنگ
دل ہے یعنے بخیل ہے۔
دلّی دکھاؤں۔ بچّے کو کھلاتے ہوئے بغلوں میں ہاتھ دیکر
سر سے اونچا اٹھا لینے میں وہ بچہ خوش ہوتا ہے۔

دھر دھر پھولو۔ عورتوں کی دعا ہے۔ افزایش دولت کے لیے۔

دور ہو۔ کسی کو خفگی میں کہتے ہیں۔ چلا جا سامنے مت ہو زجر کا کلمہ ہے۔

دھبہ لگ گیا۔ عیب لگ گیا۔ بدنامی ہو گئی۔ دھبہ داغ کو کہتے ہیں۔

ڈبو دیا۔ برباد کر دیا۔ بگاڑ دیا۔

ڈوب گیا۔ برباد ہو گیا۔ یا کم ہمتی کی عاجز ہو گیا۔ یا غرق ہو گیا۔

دھوم مچا رکھی ہے۔ رونق کر رکھی ہے یا فساد کر رکھا ہے یا مشہور کر رکھا ہے۔

دھوپ میں چنوا دوں گا۔ بچوں کو ڈرایا کرتے ہیں جیسے کانوں میں سر کر دوں گا۔

ڈینگ مارتا ہے۔ نمود اور شیخی کرتا ہے۔

ڈھنڈ مچا دیا۔ بات ظاہر کر دی۔

دنگ ہو گیا۔ دنگ رہ گیا۔ متحیر ہو گیا یا دنگ ہو گیا۔

داغ لگا۔ رنج ہوا یا بدنام ہوا۔

داغدار۔ عیب دار۔ نشان والا۔

داغی۔ عیب دار۔

دھن دار۔ دولت مند ایسا ہی دھنی۔

دان کر دیا۔ دیدیا۔ ہنود بولتے ہیں۔

دن دہاڑے۔ ظاہر بہ ملا سب کے سامنے۔

ڈو ڈولہ ہے۔ متفکر ہے کیا کروں ایک طرف نہیں۔

ڈھینگر ہو گیا۔ نہایت لاغر ضعیف ہو گیا۔

دھوم مچ رہی ہے۔ مشہور ہو رہا ہے یا رونق ہو رہی ہے یا فساد ہو رہا ہے۔

دھن لگی ہوئی ہے۔ بڑا شوق ہے پکا ارادہ ہے۔

دہائی دیدی۔ غل مچا دیا ظاہر کر دیا۔

دہائی ہے۔ مستغیث فریاد کرتا ہوا حاکم کے روبرو کہا کرتا ہے۔

دبے مردے اکھاڑتے ہو۔ کبھی کے گزرے ہوئے قصے یاد کرتے ہو۔

دستر خوان پر چٹنی سیج پر تٹنی۔ خوب لذت دیتی ہے۔

دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔ دس آدمی ایک کے ساتھ تھوڑا تھوڑا بھی سلوک کریں تو اُس کی اجرا رحاجت ممکن ہے قطرہ قطرہ دریا شود۔

دھینگا دہانگی ہے۔ خلافِ دستور بدمعاملگی ہے۔

ڈھول جھڑ گئی۔ پٹ گیا۔

دیکھو جی۔ کیا کرتے ہو۔ ہشیار ہو جاؤ۔

دھیما آدمی ہے۔ نرم مزاج ہے۔

دوازدہ ماہی رخصت مل گئی۔ معزول ہو گیا۔

دہاک پڑی ہوئی ہے۔ بڑی ہیبت ہے۔

دھرم کرو۔ خیرات دو۔ ہنود کا مقولہ ہے جب گہن ہوتا ہے تو خاکروب مانگتے ہوئے گلی گلی کہتے پھرا کرتے ہیں۔

دہاند ہے۔ حرص ہے تگدو ہے۔

دام دام ادا کیا۔ یعنی سب تمام و کمال ادا کر دیا۔

ڈنگواری۔ یعنے کاروبار کا شریک اس طور کہ یہ اوس کا کام اور وہ اس کا کام ملکر کیا کریں۔

دیکھہ بہال لو۔ ڈہونڈلو سوچ بچار کر لو۔

ڈانٹ دیا۔ دہمکا دیا۔

ڈنگر ہے۔ احمق بیہودہ ہے۔

دندناتا ہے۔ خوب تندرست ہے یا بیخوف مقابلہ پر ہے یا اپنے منصب پر قائم ہے۔

دوہی بات ہیں ہار جیت۔ ناکامی یا کامیابی۔

دور گئے کی آس کیا۔ مذبذب بات ہے آیا آیا نہ آیا نہ آیا۔

دو لڑتے ہیں تو ایک گرتا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے گرنے کا کچھہ تعجب نہیں۔

دہی موئی جنوائی چور۔ جنوائی کو پہر وہ علاقہ اور مناسبت نہیں رہتی۔

دیس چوری پر دیس بہیک۔ پردیس میں بہیک سے حیا نہیں آتی۔

دیکھی پیر تیری کرامات۔ یعنی اصل حال کہل گیا کہ کچھہ نہیں ہوسکتا۔

داغ دے گیا۔ مرگیا۔ بڑا رنج دے گیا۔

دانت تلے اُنگلی دی۔ افسوس کیا انکار ظاہر کیا۔ منع کیا۔

دُھر درگا ہوں پُہنچ گیا۔ جہاں جانا تہا جا پہنچا یا جو کرنا تہا وہ کر لیا۔

دشمن زیر پا نوشیر۔ جب نئی جوتی پہنتے ہیں تو بطور فال نیک بولا کرتے ہیں۔

ڈنک لگایا۔ بڑا صدمہ پہنچایا۔

دون کی لی۔ اترائے شیخی کی۔

دیوار ہم گوش دارد۔ آہستہ بولو نہیں دیوار کوئی سنتا ہو

دیکھہ دیکھہ۔ یعنے کیا کرتا ہے ہوش میں آ۔

دیکھہ تو سہی۔ یعنی ذرا ٹہر سوچ سمجھہ تو لے۔

دیوتا ہے۔ بڑا نیک خوش خصال ہے۔ ہندو بولتے ہیں۔

دیو ہے۔ بڑا بد وضع بدذات ہے یا جسم ہٹا کٹا ہے۔

دہوم ہے۔ مشہور ہے۔ یا بیاہ شادی میں خوب رونق ہے

دروغ گویم برروئے تو۔ جہوٹ بولوں سامنے مُنہ پر۔

دروغ گو را حافظہ نباشد۔ جہوٹے کو یاد نہیں رہتا کچھہ کا کچھہ کہنے لگتا ہے۔

ڈہنگ بگڑ گیا۔ بدوضعی اختیار کی۔

دہواں بکہیر دیا۔ ہرا دیا لاچار کر دیا۔

دُم دبا کر چلا گیا۔ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

دَہول۔ بفتح کہیتی کی محافظ فاختہ کو کہتے ہیں۔ اور طبلہ نجیہ اور بالضم گرد و غبار۔

دُہول اُڑا دمی۔ کہو کہنڈا دیا۔ خرچ کر ڈالا۔

دہولا۔ سفید رنگ۔ گنوار بولتے ہیں۔

دیکھنا سو سیکھنا۔ جو دیکھنا وہی کرنا بہلا ہو یا بُرا۔

دیکھہ کر کام کرو۔ سوچ سمجھکر غور و تامل سے مناسب حال کام کرو۔

ڈہنگ بگڑا ہوا ہے۔ معاملہ یا حال خراب ہے۔

دیوانہ ہوا ہے۔ زجر ہے یعنی اِس سے باز آ۔

دارو۔ دوا۔ اور نشہ باز شراب کو کہتے ہیں۔

دور و بک کی۔ ڈانٹا۔ دہمکایا۔ غصہ کیا۔

دلدل میں پہنس گیا۔ مشکل سخت کام ذمہ پڑ گیا۔

دیکھا نہ بہالا۔ دید نہ شنیدہ نہ ملا نہ ملایا جان نہ پہچان کون ہے کون نہیں۔

دِوالا نکل گیا۔ مفلس ہو گیا ساکہہ جاتی رہی۔ ساہوکار بولتے ہیں۔

دانتا کلکل ہے۔ بے فائدہ بحث تکرار ہے۔

دن دہولے۔ یعنے ظاہر بر ملا جسے سب دیکہیں۔

دن کا کام رات کو۔ بیوقت یہ سُستی کے آثار ہیں۔

دو بدو۔ آمنے سامنے۔

دوہیں دہار۔ سیاہ رنگ۔

دہوڑا ہل گیا۔ طاقت ہو چکی پہلا سا حال نہیں رہا۔

دستوری کا لکا ہل گیا۔ سزا پائی۔

دہوکے کی ٹٹی ہے۔ ظاہری نمائش ہے۔ حقیقت میں کچہ نہیں۔

دیر آئے درست آئے۔ جو کار دیر میں سوچ سمجہکر مشورے سے ہوتا ہے وہ درست ہوتا ہے۔

دہتکار دیا۔ نکال دیا۔ الگ کیا۔ دہمکا دیا۔

داؤ دے گیا۔ قابو میں نہ آیا۔ فریب کر گیا بچ گیا۔

دنگل ٹوٹ گیا۔ مجمع متفرق پریشان ہو گیا۔

دراز ہو جاؤ۔ لیٹ رہو۔

ڈانوا ڈول پھرتا ہے۔ خراب سرگشتہ پریشان پھرتا ہے۔

ڈول پر کا دانہ ہے۔ یعنے مفت اور بے منت و محنت ہے۔

داؤ کہا گیا۔ فریب میں آ گیا بہک گیا۔

ڈہول بج گئے۔ مشہور ہو گیا۔

دولتی جہاڑی۔ بڑا صدمہ پہونچایا۔

دال میں کالا ہے۔ اِس میں کچہ آمیزش دغا ہے یا پوشیدہ بات ہے کہ صاف ظاہر نہیں۔

دن لگ گئے۔ اترانے لگا نمود کرتا ہے۔

دُنیا پر لات ماری۔ تارک درویش ہو گئے یا مر گئے۔

دار مدار ہو گئی۔ صلح پیچ بچاؤ ہو گیا۔ جہگڑا روٹہہ مٹا وانہ رہا۔

دہولیا پوت۔ لڑکوں کی بازی ہوتی ہے کسی پر الزام رکہکر برات کے واسطے دہولیا پوت دیتے ہیں۔ اِس طرح کہ خاک کی چٹکی ہتیلی پر رکہکر اُس میں تنکا کہڑا کرکے اُس الزام والے لڑکے سے کہتے ہیں یہ تنکا زبان سے اُٹہالے اگر اُٹہالے گا تو الزام سے بری ہے۔ وہ بیوقوف جب زبان سے اُٹہاتا ہے تو وہ خاک اُس کے مُنہ میں بہر دیتا ہے پہر سب ہنستے ہیں۔

دُہیجو ہے۔ دہیجو اوس کو کہتے ہیں جس کی بیوی مرجاوے اور وہ نکاح کا ارادہ کرے۔

ڈاڑھی کا بال ایک ایک ہوگیا۔ خوش ہوگیا کھل گیا۔

دانت نکالدیے۔ عاجز ہوگیا یا پُرانا ہوگیا گھس گیا اور خفا ہوکر کسی کو کہتے ہیں کہ دانت نکالدیے یعنے شرم نہ کی حیا نہ آئی۔

دہوئیں لپک ہے۔ حریص مفت خور ہے۔

دُہن لگی ہُوئی ہے۔ شوق لگا ہوا ہے۔

دربار سلامت رہے۔ ڈوم ڈہاڑی وغیرہ کمین کسی امیر یا معزز کو دیکھکر تعظیماً یا بطور دعا کہتے ہیں۔

دہوری۔ کسان بیل کو کہا کرتے ہیں۔

دوکان بڑہادی۔ بند کردی خرید فروخت کا وقت نہیں رہا۔

درِ دمِ سر ہے۔ محنت مشقت بہت فائدہ کم۔

ڈہاک کے تین پات ہیں بے سامانی ہے۔

دین دین محمدؐ۔ مسلمان جب لڑکے کا ختنہ کرتے ہیں تو اُس وقت برکت کے واسطے کہتے ہیں۔

دولہا بنے بیٹھے رہو۔ یعنے عزت اور توقیر سے بیٹھے رہو۔

دست نگر ہے۔ امید وار رہتا ہے کہ کچھ مل جاوے اوس کو ملتا رہتا ہے۔

دست آتے ہیں۔ یعنے مرض اسہال ہے۔

دُمچی گرگئی۔ بطور مذاق سوار کو متوجہ کرنے کے لیے کہدیتے ہیں۔

دُہر پٹ بہول گیا۔ اوسان جاتے رہے جیسے چوکڑی بہول گیا۔

دانتوں سے نہیں کہلتا۔ بہت مشکل ہے۔

دائیں بائیں کے ہیں۔ دونوں برابر کے ہیں کچھ فرق نہیں۔

دنیا بامید قائم ہے۔ امید واری پر دنیا کی طلبگاری چلی جاتی ہے۔

درانتی پڑگئی۔ فصل ربیع کٹنی شروع ہوگئی۔

دہیز۔ جو اسباب زیور کپڑا برتن وغیرہ لڑکی کو شادی کے وقت باپ کے گھر سے ملتا ہے عربی میں اُس کو جہیز کہتے ہیں غلط العوام دہیز ہوگیا۔ عرب تین جگہ استعمال کرتے ہیں۔ جہیز عروس۔ جہیز لشکر۔ جہیز میت۔

دوپاڑہ۔ اراذل ہنود کی عورتیں جو کار کرتے وقت لہنگے کو ٹانگوں پر لپیٹ لیتی ہیں۔

دَہا۔ مسلمان ماہ محرم کو اور خصوص اُس کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور عربی میں اُس کو یوم عاشورا کہتے ہیں۔

دسواں۔ کسی کے مرنے سے دسویں دن مردہ والے گھر برادری کی مستورات جمع ہوتی ہیں، اور کہانا پکا کر مساکین کو کہلاتی ہیں۔

دور نہ جاؤ۔ یعنی اس کی مثال یا جواب کہیں اور ڈھونڈتے نہ پھرو یہ موجود ہے۔

دانایان فرنگ احمقان ہند۔ فرنگستان کے دانا ہندوستان کے احمق مشہور معروف ہیں۔ اور بعضے ظرفا یہ معنی کہتے ہیں۔ دانایانِ فرنگ احمقانِ ہند کی برابر ہیں۔

دیور۔ شوہر کا چھوٹا بھائی۔ اور بڑے کو جیٹھ کہتے ہیں اور عربی میں دونو کو حمو کہتے ہیں۔

دیورانی۔ دیور کی بیوی یہ دونو ناتہ صرف عورتوں میں ہوتے ہیں۔

ڈہال۔ وضع طرز مراد لیتے ہیں۔ اور نشیب کی جانب اور ہتیار مدور جس سے تلوار روکتے ہیں۔ ؎

جیسے عابد کی ہو پیشانی پہ سجدہ کا نشاں
اُس کی مشک پہ شہا جلوہ نما یوں ڈہال

ڈہلگیا۔ بالضم اُدھر کو پھر گیا۔ اور بالفتح دوپہر کا وقت پہر گیا۔ یا جوانی ہولی۔

دن کے دن۔ یعنے جلدی اُسی دن۔

ڈانٹا۔ خوب دہمکایا۔

دلدّری۔ منحوس خراب آدمی۔

درپن۔ ہنود آئینہ کو کہتے ہیں۔

دن بھر۔ یعنے سارے دن۔

ڈالی۔ شاخ درخت۔ اور محاورہ میں عید کو یا اور خوشی کے وقت باغبان وغیرہ میوہ یا پھولوں کی چنگیر بناکر امیر کے سامنے انعام کی امید پر لاتے ہیں۔ چنانچہ اب بڑے دن ۲۵ ستمبر کو امراء صاحب لوگوں کے پاس بھیجتے ہیں۔

دہار۔ دریا کا بیچ جہاں پانی زیادہ ہوتا ہے۔ اور تلوار چہری وغیرہ کی تیزی اور پیشاب اور دودہ کو بھی کہتے ہیں بولتے ہیں دہار میں ڈوب گیا۔ دہار کند ہوگئی۔ اور دہار پر مارتا ہوں۔ اور دہار نکال لو۔

دہار میں ڈوب گیا۔ کم ہمتی کی۔

دہار پر مارتا ہوں۔ اِس کی پرواہ نہیں۔ اسپر پیشاب کرتا ہوں۔

دہار نکال لو۔ بہینس یا گاے دوہ لو۔

دہاڑ۔ قزاق اور رہزنوں کا انبوہ اور کبہی اور مجمع کو بہی کہدیتے ہیں۔

دستر خوان۔ مخفف دستار خوان۔ مسلمان کپڑا بناتے ہیں کہانا ڈہکنے کے واسطے۔ اور جب کہانا کہاتے ہیں تو اُس کو بچہاکر اُس پر کہانا رکہکر کہاتے ہیں اور بہت چہوٹے کو دستری بہی کہتے ہیں۔

دب نکلا۔ پست ہوگیا۔ عاجز ہوگیا۔

دُب گیا۔ نافرمانی نہ کرسکا۔ مان گیا۔ ڈرگیا۔

دُھر سے۔ ابتدا سے یا اصل جڑ بنیاد سے۔

دُھری۔ گاڑی میں ایک لوہے کی شلاخ ہوتی ہے جس میں پہیّے پروئے ہوئے ہوتے ہیں۔

دارو درمن۔ طبیب کا علاج۔

دعا کرتا ہوں۔ جب کوئی بزرگ مزاج پوچہتا ہے تو یہ جواب ہوتا ہے۔

داب دو۔ دفن کردو یا فساد موقوف کرو۔ جانے دو یا آگ کو راکہ میں پوشیدہ کردو۔

دشمن چراغ پاؤں۔ جب کوئی ٹہوکر کہاتا ہے یا گر پڑتا ہے تو بطور تفاول کہتے ہیں۔

دیدوں ڈھویا۔ بیمروت بے لحاظ عورتیں بولتی ہیں۔

ڈس لیا۔ سانپ نے کاٹ کھایا۔

دھینگا مشتی ہونے لگی۔ دنگہ فساد شروع ہوگیا۔

ڈرگیا۔ دبک گیا۔ چپ گیا۔

ڈر مار گیا۔ چپ ہوگیا جیسے سوتا ہے۔

دفتر کھول دیا۔ سارا حال قصہ گزرا ہوا بیان کر دیا۔

دلیا۔ یعنے غلہ کو چکی میں جو کوب کرکے شیرین یا نمکین پکا کر کھاتے ہیں۔

دیدہ و دانستہ۔ عمداً سوچ سمجھ کر بارادہ۔

دن پہاڑ ہوگیا۔ کاٹنا دشوار ہوگیا۔ (ع)

یہ دن پہاڑ سا کیونکر کٹے مرے اللہ

دھجیاں اُڑا دیں۔ پہاڑ ڈالا یا اُس کی بات کو بالکل رد کر دیا۔

دن رات۔ مدام ہر وقت۔ (ع)

یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے

دن کٹ گیا۔ دن گزر گیا۔

دن پہلے ہی نہ ہو جائیں۔ یہ کام ہو جاوے تو قسمت ہی نہ کہیں جائے۔ (ع)

بخت بدلے جو مرے روز پہلے آدینگے

دنداں شکن جواب۔ بہت سخت جس کے آگے جواب نہ ہوسکے

دادا۔ باپ کا باپ جس کو عربی میں جد صحیح کہتے ہیں۔ اور نانا ماں کا باپ جد فاسد کہلاتا ہے۔

دیکھ لیا۔ آزمالیا۔

ڈولی میں میٹھکرا اُپلے پُگنے گئے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی کو پوچھتا ہے تو۔ یعنے وقت ظرافت مذاق کی راہ سے یہ فقرہ کہہ دیتے ہیں۔

دیوڑی دیوڑی کرنا ہے۔ چڑانے کہتا ہے اس طور عادت ہے کہ بیچ کی انگلی خم کر کے ہونٹ کے ساتھ ہلاتے ہیں جس کو چڑاتے ہیں وہ شرماتا ہے۔

ڈور پر لگا لیا۔ تابع اور مطیع کر لیا۔

دائی کا جی ماندا ہے۔ کوئی بڑا عزیز پیارا بیمار ہوتا ہے تو عورتیں اس خبر کو تفاؤلاً اس طور بیان کرتی ہیں۔

ڈھولی۔ برگ تنبول بمقدار دو صد یا کچھ زیادہ۔ یہ لفظ برگ تنبول سے مخصوص ہے اور چیز کو (مثلاً ایک ڈھولی روپیہ یا آم) نہیں کہتے۔

ڈوب مر۔ غیرت کر۔ شرم کر۔

امثال دال مہملہ

دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ جب دو کا آپس میں اتفاق ہوگیا تو پھر کوئی بگاڑ نہیں سکتا۔

دمڑی کی گڑیا ٹکا ڈولی کو اصل سے بالائی کو خرچ چند زیادہ۔

دو چون کے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ یعنے آپس کے اتفاق سے دو ادنے مرتبہ کے بھی قوی ہو جاتے ہیں۔

دریا کا پہیر کس نے پایا ہے۔ دانا آدمی کی بات کی تہ کو ذرا معلوم نہیں کرتا۔

دریا میں رہنا مگرمچھ سے بیر۔ کسی کے قابو میں ہوکر اُسی سے کینہ کرنا بیوقوفی ہے۔

دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ پریشان آوارہ ٹھکانہ یہاں نہ وہاں۔

دیمک کے دانت اور سانپ کے پاؤں اور چیونٹی کی ناک کسی نے نہیں دیکھی یعنے یہ گویا معدوم ہیں اور کام ایسا دیتے ہیں کہ جن حیوانات کے دانت اور پاؤں اور ناک ظاہر ہوتے ہیں اُن سے ایسا نہیں بن آتا۔

ڈھول کی آواز دور سے سہاونی ہوتی ہے۔ بڑا شور غل نزدیک کا بُرا معلوم ہوتا ہے۔

دعا دو سمدھانوں کو نہیں پھرتی دودو دانوں کو۔ جن کے سہارے سے گزران ہوتی ہے اُن کی خیر مناؤ ورنہ تو بھیک مانگتے پھرتے۔

ڈُکھتے چوٹ گرونڈے پھیٹ۔ ماؤف ہی جگہ اکثر چوٹ لگ جاتی ہے۔ اور مجرم پر جرمانہ ہوتا ہے۔

درزی کا کیا کوچ کیا مقام گز قینچی لی چلدیا۔ آزاد آدمی بیسامان کو کوچ مقام برابر ہوتا ہے کچھ فکر نہیں ہوتا۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے۔ بگڑی حالت میں تھوڑی سی امداد سے ہی بڑا سہارا اور تقویت ہو جاتی ہے۔

دیکھئے اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ دیکھئے اب تقدیر سے کیا پیش آتا ہے۔

دعوت ہے یا عداوت۔ دوستی ہے یا در پردہ دشمنی

دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک پیتا ہے جب آدمی کسی کار میں صدمہ اُٹھاتا ہے تو اُس قسم کی صورتوں سے ڈرتا ہے جیسے مارگزیدہ از ریسماں مے ترسد۔

دمڑی کی ہنڈیا تو گئی پر کتے کی ذات پہچان لی۔ کچھ نقصان تو ہوا پر تجربہ حاصل ہوگیا۔

دیکھی بھالی کر سنی لگی غوطہ دینے۔ ملے ملائے جان پہچان برائی سے پیش آئے۔

دھن دولت ہنڈنی پھرتی چھانو ہے یعنی دولت کا کچھ بھروسا نہیں کبھی کہیں اور کبھی کہیں۔

ڈوبے کٹورا اپٹے گھڑیال۔ خطا کرے کوئی سزا پائے کوئی۔

دن ڈھلا مزدور ہنسا۔ کیونکہ چھٹی کا وقت نزدیک آیا۔

دیوے تلے اندھیرا۔ ہوشیاری میں غلطی کرنی سوچ کے وقت چوک جانا

دبا ہوا بنیا پورا تولے۔ جب آدمی پر دباؤ پڑتا ہے تو حق ادا کرتا ہے

دو سے تین بھلے۔ تیسرے سے مدد اور زیادہ ہوگی۔

دائی سے پیٹ چھپانا۔ آخر کو اُسی سے کام پڑے گا۔ یا واقف کار کو دم دینا۔

دن میں تارے نظر آنے لگے۔ ایسا بدحال ہو گیا یا خرابی نظر آنے لگی۔

دینے کے نام کو اڑ بھی نہیں دیتا۔ ایسا بخیل ہے کہ دینے کے نام سے بچتا ہے۔

دودہیل گائے کی لات بھی بھلی۔ جس سے فائدہ ہوتا ہے اُس کی بری بات بھی سہی جاتی ہے۔

دلی میں رہ کر بھاڑ ہی جھوکا۔ ایسی جگہ بھی رہ کر لیاقت نہ پیدا کی نالائق ہی رہے۔

دیگ کی کھرچن بہت ہے۔ بڑی مقدار میں سے تھوڑا حصہ بھی بہت ہوتا ہے۔ ہزار کا دسواں حصہ بھی سو ہوتے ہیں۔

دودہ دیا مینگنیوں بھرا۔ احسان کیا منت رکھکر۔

دکھن جاؤ یا پچھم وہی قسمت کے لچھن جہاں جاؤ گے تقدیر کا لکھا ساتھ ہے۔

دبی بلی چوہوں سے کان کترواتی ہے۔ زبردست جب قابو میں آجاتا ہے پھر تو جو کہو سو مانتا ہے

دانت تھے تو چنے نہ تھے۔ چنے ہوئے تو دانت نہیں۔ جب جوانی تھی تو کچھ مقدور نہ تھا جب مقدور ہوا تو جوانی نہیں مراد بے وقت حاصل ہوئے پر ہوتے ہیں

دھر کی ٹوٹی نہیں جڑتی۔ تقدیر سے بگڑی ہوئی بات نہیں سنورتی۔

دیوانی بیوی خالی گھر۔ وحشت کیونکر نہ ہو یا جو دل میں آئے سو کر۔ کود وناچو۔

داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھوٹے۔ کوئی دے کوئی جھرے۔

دام کا کام بات سے نہیں ہو جاتا۔ روپیہ ہی خرچ کرنے سے ہوتا ہے۔

دانہ نہ گھاس گھوڑے تیری آس۔ دینا نہ لینا مفت میں کام لینا۔

دانہ نہ گھاس کھریرہ تین تین بار۔ خالی پھیکی خاطرداری کرنی۔

دبی چینونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے۔ لاچار ہو کر کمزور بھی حملہ کرتا ہے۔

درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی تاش میں آدمی کو برا بھلا سب پیش آتا ہے۔

دریا پر جانا اور پیاسا آنا۔ یہ قسمت کی خوبی ہے یعنی ایسی جگہ گئے اور محروم آئے۔ ظاہر امید کی جگہ سے نامراد رہ جانا

دگلا سب سے اگلا۔ بچھاؤ نرم اوڑھو گرم۔ گٹھری میں بھرم دید و کرم۔ دگلے میں یہ سب باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

دہاؤ دہاؤ کرم کا لکھا سو پاؤ۔ ہزار مشقت کرو تقدیر سے زیادہ نہیں ملتا۔

دو ملاہیں مرغی حرام - تعجب کی بات ہے کہ دونوں بیفکر رہیں کام کوئی نہ سنبھالے۔

دولہا ہی کے سر سہرہ ہے - جو سردار ہوتا ہے کاروبار اُسی کے ہاتھ ہوتا ہے۔

دولہا تو وہی پر دوشالا اپنا ہے - یہ سبکسروں کا قول ہے اِس سے اوچھاپن ظاہر ہوتا ہے۔

دوڑ چلے نہ اُکہٹ پڑے - کیوں بے سوچے غور کیے کام کرے کیوں نقصان اُٹھاوے۔

دودہ اور چھاچھ دونو سفید ہوتے ہیں - پر ایک سے نہیں ہوتے تمیز کرنیوالا چاہیئے۔

دودہ میں مکھی کسی نے نہ چکھی - نالائق آدمی کسیکو پسند نہیں آتا۔

دن آویں کہوٹے تو منتر ہی لوٹے - جب بُرے دن آتے ہیں تو دوست دشمن ہو جاتے ہیں۔

دمڑی نہ جائے اگر چہ چمڑا جائے - ایسا بخیل دمڑی کے واسطے اپنی مشقت منظور کرے۔

دمڑی کی گڑیا ٹکا سر منڈائی - اصل سے علاوہ خرچ زیادہ۔

دُگدا میں دونوں گئے مایہ ملی نہ رام - دودلہ آدمی سے کچھہ نہیں بنتا نہ دسانہ دیں۔

دشمنوع میں ایسا رہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان - سب سے ملاپ رکھنا درچہ کسی سے بنا۔

دہوبی کا چھیلا ایک اُجلا ایک میلا - اُس کے حق میں بولتے ہیں جو اپنی وضع دورنگی رکھے - میلا سفید دونو برتنے۔

دہوبی کے گھر پڑا چور وہ کیا لُٹا لُٹے اور - یعنے اوروں کے کپڑے گئے کسی کے سبب سے کسیکا نقصان ہوا

دہول کی رتی - بے اصل اور بے ثبات۔

دیا نہ باتی مفت میں پھرے اِتراتی - مفلسی میں نمود اور شیخی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

دیا ہاتہہ کھانے لگا ساتھہ - ذراسی التفات سے برابری کا دعوی کرنے لگا۔

دبے مُردے کیوں اُکھاڑتا ہے - گزرے قصے کیوں یاد دلاتا ہے۔

دیوار بھی کان رکھتی ہے - راز کو اس سبب سے چھپانا چاہیئے کوئی پیچھے سے سُنتا نہ ہو۔

دیتا بھولے نہ لیتا - دیا لیا سب کو یاد رہتا ہے یہ جو کہدیتے ہیں بہول گیا تھا صرف بہانا ہوتا ہے۔

دید نہ شنید آئے میاں حمید - جان نہ پہچان آموجود ہوئے - یا معاملہ مین دخل دیا۔

دیکھا بھالا تو پچی چپڑا سید ہو - کمینہ ہو کر بزرگی کا دعوی۔

دیکھا نہ بھالا صدقہ گئی خالا - جان نہ پہچان خواہ مخواہ محبت جتانی۔

دنیا اور مطلب اور مطلب سو اپنا - دنیا بے مطلب نہیں اور اپنا مطلب مقدم ہوتا ہے۔

دوس کیا دیجے چور کو صاحب بند جب آپ گھر کا در نہ کیا۔ چور کا تو یہی کام ہے اپنے گھر کی آپ حفاظت کرنی لازم تھی۔

ڈنڈنا اچھا ہنڈنا برا۔ نقصان ایک جگہ رہ کر اٹھانا مضائقہ نہیں جگہ جگہ سکونت اختیار کرنی بری۔

ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کر کھاتی ہے۔ ہمسایہ کا لحاظ بدلوگ بھی کرتے ہیں۔

ڈوبی کنتہ بھروسے تیرے۔ تیرے اعتماد پر کام خراب کرلیا۔

ڈوم کا تیر خدا خیر کرے۔ ڈوم بعد وقوعہ کے بھی جھوٹ سناتا ہے۔

ڈہائی پیڑ بکائین کے میاں باغ میں۔ ادنیٰ حالت پر بلند اقتدار کی خواہش کرنی۔

دانہ دانہ است غلہ در انبار۔ انبار میں ایک ایک دانہ ہوتا ہے جمع ہو کر انبار ہو جاتا ہے۔

ڈہل در گنبد آواز دور ہیں۔ جسامت اتنی بڑی جرأت کچھ بھی نہیں ظاہر کا دکھاوا ہے باطن میں کچھ نہیں

دنیا بہ لیجے مکر سے روٹی کھائیے شکر سے۔ دنیا مکر سے حاصل کرکے روٹی شکر سے کھاؤ یعنے عیش برتو۔

ڈوم کا گھر شیخی میں گیا۔ مرتبہ یا طاقت سے زیادہ نمود کرنی اچھی نہیں ہوتی۔

دست خود دہانِ خود گر نہ خوری زیانِ خود خود مختار کا مطلب خوب حاصل ہوتا ہے اب نہ کھاوے تو اپنا نقصان کرے

دیکھتی آنکھوں جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی یعنی دیدہ و دانستہ ایسا نکما کام یا حق تلفی نہیں کی جاتی۔

داتا داتا مر گئے رہ گئے مکھی چوس۔ لائق آدمی سخی مر گئے نالائق بخیل رہ گئے۔

داتا پن کرے بخیل جھر جھر مرے۔ سخی دیویں بخیلوں کی جان سوکھے۔

داتا کے نین گن دے دلواوے دیکے چھین لے۔ اللہ تعالےٰ بے نیاز حکیم ہے جو چاہے سو کرے۔

دال روٹی کھانے ٹوٹا تو بھاڑ میں پڑے اس احتیاط جزو رسی سے بھی گزارہ نہ ہو تو پھر کیا علاج۔

دانت ٹوٹے کھر گھسے پیٹھ بوجھ سے نلے ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے جب آدمی ایسی پیری کو پہنچتا ہے تو اس کا حامی کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے اور کوئی منہ نہیں لگاتا۔

دانہ دانہ پر مہر ہے۔ جس کی قسمت کا ہوتا ہے اُس ہی کو پہنچتا ہے۔ یا بخیل کے یہاں بڑی احتیاط اور خبرداری ہے۔

دس دینگے دس دلاوینگے دس کا دینا ہی کیا ہی دینا نہ لینا باتوں میں خاطر جمع کردی۔

دس کماتے تھے بیس کھانے تھے برسات بعد گھر کو آتے تھے۔ فضول خرچ بیفکر ایسا ہی کرتے ہیں۔

دکھن گئے نہ باہوڑے رہے چندیری چھا نو۔ دکھن جاکر پھر کوئی نہ آتا تھا وہاں کی دولت اور آرام یہاں کی مفلسی اور محنت نہیں آنے دیتی تھی یہ مثل ٹھہر گئی۔

دلی کے دلوالی مُنہ چکنا پیٹ خالی۔ یعنے دلی کے باشندے ظاہر کی آرائش ضرور رکھتے ہیں پاس کچھ ہو یا نہ ہو۔

داموں ڈھیر یا ہاڈوں ڈھیر۔ یا دولت کمائی یا جان گئی۔

دیگر بخود مناز کہ ترکی تمام شد۔ اب کیا اتراتے ہو وہ طاقت وہ وقت گزر گیا۔

درزی کے بند۔ سنار کی کھٹائی۔ چھپگر کی سبزی۔ ٹالم ٹول کے واسطے بہانے ہوتے ہیں۔

دیوانہ بکارِ خویش ہشیار۔ اپنے مطلب کے وقت دیوانہ بھی ہوشیار ہو جاتا ہے۔

دیوانہ ہے ولیکن بات کہتا ہے ٹھکانے کی اگرچہ دیوانہ ہے پر بات ٹھیک اور صحیح کہتا ہے۔

دیوانہ باش تا غمِ تو دیگراں خورند۔ دیوانہ بنجا تاکہ تیری خبر گیری اور لوگ کریں تو بیفکر رہے۔

در کارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ نیک کام میں فال دیکھنے کیا حاجت ہی کرنا ہی چاہیئے۔

دہ روان دہ دوان دہ پران۔ مسلمان رمضان کے جلد گزر جانے کو یوں کہا کرتے ہیں۔ اول کے دس تو چلتے ہیں۔ بیچ کے دس دن دوڑتے ہیں آخر کے دس دن اُڑتے ہیں۔

درِ یتیم را ہمہ کس مشتری بود۔ اچھی چیز کے سب طالب ہوتے ہیں۔

دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد۔ دشمن سے چوکس پہٹکتا رہے۔ دشمن اگرچہ ضعیف ہو اُس کے فریب قوی ہوتے ہیں۔

دار و بگمان خوردن۔ خردمندوں کا کام نہیں بلکہ بیجا ہے۔

درویش صفت باش کلاہِ تتری دار۔ عادت نیک بزرگانہ پیدا کرنی چاہیئے ظاہر لباس کیسا ہی ہو۔

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست فقیر رات کو جہاں پڑ رہا اُس کا گھر ہے۔

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز جس جھوٹ سے فساد دب جائے وہ اُس سچ سے بہتر ہے جو فساد پیدا کرے۔

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔ اگر فضل الٰہی حامی ہو دشمن کیا کرسکتا ہے۔

دگر زہ گر نہ داری طاقت نیش
مکن انگشت در سوراخ کژدم

پھر اگر طاقت اِس تحمل کی نہیں رہی تو ایسا کام مت کر اگر بچھو کے سوراخ میں اُنگلی ڈالوگے تو کاٹے ہی گا۔

دوستان در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمنان دوست نمایند

دوست وہی ہیں جو مصیبت میں کام آویں عیش میں توسب دوست بنجاتے ہیں۔

ڈوم کا گلا عطار کا شیشہ۔ یکساں ہیں۔ گلے میں سے ہر قسم کا نغمہ ایک شیشہ سے ہر قسم کا شربت اور عرق نکلتے ہیں

درعمل کوش ہرچہ خواہی پوش۔ اعمال اچھے چاہئیں لباس کیسا ہی ہو۔

دیگ میں سے ایک ہی چاول دیکھتے ہیں سب کا امتحان ہو جاتا ہے۔

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست

مصیبت میں جو مدد دیتا ہے وہ دوست ہوتا ہے زبانی دوست دوست نہیں ہوتا۔

درطریقت ہرچہ پیش سالک آید خیر اوست

درویشی میں جو حالت پیش آوے وہ ہی خوب ہے۔

درخانہ اگر کس است حرفے بس است۔ اگر لیاقت والا ہے تو اُس کو ایک بات کافی ہے۔

دونوں ہاتھوں سے تھامئیے پگڑی شیخ صاحب

زمانہ نازک ہے۔ اب اور زمانہ ہے اپنی عزت آپ بچاؤ اگلا زمانہ نہیں رہا۔

دلی کی بیٹی اور متھرا کی گائے۔ کرم پھوٹیں تو باہر جائے۔ دلی کی بیٹی کو دلی میں اور گائے کو متھرا میں خوب عیش و آرام ملتا ہے۔

دُم پکڑی بھیڑ کی وار ہوے نہ پار۔ ضعیف سہارے سے مطلب نہیں ہوتا۔

دمڑی کی روئی ٹکا دھنکوائی۔ بالائی خرچ اصل سے زیادہ۔

دن بھلے آوینگے تو گھر پوچھتے آپ چلے آوینگے

جب نصیب درست ہوگا کام خود بخود بنجائے گا ؎

بخت بد کے جو مر روز بھلے آوینگے + پوچھتے گھر وہ مرا آپ چلے آوینگے

دِن عید اور رات شب برات۔ بڑی خوشی اور عیش میں گزرتی ہے۔

دیوالی کی ہار جیت سال بھر رہتی ہے۔

ہارنوالا سال بھر ہار میں جیت والا جیت میں رہتا ہے یہ عقیدہ ہنود کا ہے۔

دو کوڑیاں حضرت فرید شکر گنج کی نیاز۔

یہ فقیروں کی صدا ہے یہ کہکر مانگا کرتے ہیں۔

دولہا مرے یا دولہن نائی کو اپنے ٹکے سے کام

کچھ ہی ہوا کرے پر اپنا مطلب فوت نہ ہو۔

دو میں تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا۔ دو میں تیسرا اجنبی اکثر مخل صحبت ہوتا ہے تو ناگوار گزرتا ہے۔

دھن لے کوئی دھرم کھوئے کوئی۔ یہ جھوٹے گواہوں کا حال ہے۔ جھوٹی گواہی دیکر ایمان اپنا کھوتے ہیں مال مدعی لیتا ہے۔

دھونتی کے کانٹا لگا دوڑے لوگ ہزار
نردھن گرا پہاڑ سے کوئی نہ آیا یار

توانگر کے خوشامدی ہزاروں ہوتے ہیں۔ غریب کا خبرگیراں کوئی ایک بھی نہیں ہوتا۔

دیبا دیبا چال کلا کلا بیوپار۔ ہر دیس ہر جگہ کا چال چلن خرید فروخت علحدہ طور پر ہوتی ہے۔

دیا باتی بلے۔ مرد مانس گھر بہلے۔ مرد رات کو اپنے گھر ہے تو نہایت احتیاط ہے۔

دیوار کھوئی آلوں نے گھر کھویا سالوں نے طاقوں سے دیوار کمزور کھوکھری ہوجاتی ہے گھر سالے کہا جاتے ہیں۔

ڈنڈا سی پونچھ بڈہانہ کا رستا۔ کمال بے سامانی پر سفر کرنا۔

ڈوم بجاوے چینی ذات بتاوے اپنی آدمی کی اصل اُسکے افعال اور حرکات سے معلوم ہوجاتی ہے

ڈیڑہ پاؤ چون چوبارہ رسوئی۔ ذرا سے کام کا اتنا بڑا اہتمام

ڈہلتی پھرتی چھانو کبھی اِدہر کبھی اُدہر۔ زمانہ کے انقلابات ہیں کبھی کچھ ہے اور کبھی کچھ۔

داشتہ آید بکار گرچہ بود سر مار۔ رکھی ہوئی چیز کیسی ہی بُری سے بُری ہو کبھی نہ کبھی کام آجاتی ہے۔

دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است۔ نگہبان دشمن سے بھی زبردست ہے۔

دھی جنوائی لیگئے بہوان لیگئین پوت
منو خبجلی یوں کہیں رہے اوت کے اوت
جو چیز اپنی ہوئی اور اپنے کام نہ آئی تو وہ ہوئی نہ ہوئی یکساں ہے

محاورات و امثال ذال معجمہ

ذرا دانت تلے زبان دے۔ ٹھیر تامل کر۔

ذرا جیا تو کیا جیا۔ بے لطف ہے۔

ذرا جیتا ہے۔ یعنے کچھ بڑہتی ہے۔

ذرا چھری تلے دم لے۔ کچھ ٹھیر جلدی مت کر۔

ذات ذمات نہ پوچھے کوئے۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے۔ کہ درین راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست۔ عبادت پسند ہے۔

ذات کی بیٹی ذات ہیں جاتی ہے۔ جنس کا لحاظ ضرور ہوتا ہے۔ (ع)

کبوتر با کبوتر باز با باز

ذات ذمات نہ پوچھے کوئے۔ جنیو پہن بامن ہوئے۔ لوگ ظاہر ہیں ہوتے ہیں حقیقت کی طرف نہیں جاتے۔

ذکر العیش نصف العیش۔ عیش اور خوشی کی بات چیت ہی آدہا عیش ہوتا ہے طبیعت خوش ہوتی ہے۔

محاورات راء مہملہ

ریوڑی کا کیا اُلٹا کیا سیدہا۔ ہر طرف سے یکساں ہے کچھ فرق نہیں یعنے یہ کام ہر طرح یکساں ہے۔

رنگ زرد ہوگیا۔ ڈرگیا یا بیماری نے دبالیا۔

رنگ فق ہوگیا۔ ڈر کے مارے، رنگ اُڑگیا۔ ع

سحر ہے دور مرا رنگ فق ابھی سے ہے

رو دیا۔ عاجز ہوگیا۔

رو گیا۔ مکر گیا۔ اپنے قول سے پھر گیا۔

ریتے میں پیشاب کیا۔ یعنے یہ خرچ جھٹ پٹ بیفائدہ گیا۔

رُخ نہ دیا۔ رُخ نہ کیا۔ متوجہ نہ ہوا بے پروائی کی۔

رونڈی ہے۔ بدمعاملگی کرتا ہے۔ کہکر پھر جاتا ہے قابلِ اعتبار نہیں۔

روکھا پھیکا ملا۔ بیدلی کے ساتھ۔ بیمروتی سے۔

ریوڑی کے پھیر میں آگیا۔ رنج دمحنت میں پھنس گیا۔ یا ناحق خرچ ذمہ آپڑا۔

ریجھیں گے تو پتھر ماریں گے۔ پتھر مارنے کو مقتضائے محبت سمجھتے ہیں۔

رولا مچا دیا۔ غل مچا دیا ظاہر کر دیا۔

راہ دیکھی۔ انتظار کیا۔ ع نہ آیا وہ کافر بہت راہ دیکھی

رو میں آئے تو آنے دو۔ جو چیز خود بخود بے محنت دو ہاتھ آئے اُس کو نرد کو وہ بہت خوب ہے۔

رنگ ہے۔ ظریف دگ کسی بات پر بجائے شاباش بولتے ہیں اور گنجفہ میں بازی کا نام ہے تاج میں دیکھو۔

روئی اور آگ کا کیا ساتھ۔ زبردست اور کمزور کا کیا مقابلہ

راجہ گھائل کا سوانگ بھرا۔ یعنی زخمی ہوگیا۔

رونا تو یہ ہی ہے۔ سوچ فکر اندیشہ خدشہ یہ ہی تو ہے۔

راس آنا شرط ہے۔ تدبیر کا درست اور موقع پر ہونا چاہیے۔

رانڈ۔ اُس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر مرجاوے اور بیوہ بھی کہتے ہیں اور جس کی شادی نہ ہوئی ہو کواری ارمانکتخدا کہتے ہیں اور جس کا شوہر جیتا ہو وہ سہاگن کہلاتی ہے۔

رانڈ کڑھی۔ اہل دہلی اُس کڑھی کو کہتے ہیں کہ جس میں پھلکیاں نہیں ہوتیں اور جس میں پھلکیاں ہوتی ہیں اُس کو سہاگن کڑھی کہتے ہیں۔

ریوڑ۔ بھیڑ اور بکری کے گلہ کو جو جنگل میں چرتا ہے کہتے ہیں۔ اور آدمیوں کے مجمع کو بھی کہدیتے ہیں۔ اور گائے بھینس کے گلہ کو لہنڈا کہتے ہیں۔

رگ دبتی ہے۔ ڈرتا ہے یا اُس کے قابو میں ہے۔

رہ گیا۔ تھک گیا۔ کامیاب نہ ہوا۔ ساتھ نہ دے سکا۔ برابری نہ کرسکا۔ یا بیٹھ گیا۔ یا امتحان میں پورا نہ اُترا۔

رچا ہوا ہے۔ دولت مند توانگر ہے۔

روتا پھرتا ہے۔ افسوس کرتا ہے۔ یا شکوہ شکایت کرتا ہے۔

رات دن کا فرق ہے۔ ظاہر بڑا فرق ہے۔

رنگ دیا۔ مالامال کردیا۔ خوب بڑا سلوک کیا۔

روپیہ بھنالو۔ خوردہ کرلو پیسے لیلو۔

رام رام۔ ہنود کا سلام ہے اور وہ ہی کبھی کسیکی بات

سنکر رام رام کہتے ہیں یعنی یوں ہرگز نہیں یا یہ کیا کیا۔

رام دہائی۔ ہنود قسم کی جگہ بولتے ہیں۔

رام بول۔ کولہو میں جب گڑ کی چاشنی پک کر تیار ہوتی ہے تو آنچ کم کرنے کے لیئے پکانیوالا کہا کرتا ہے۔

رام رام ست ہیں۔ ہنود مردہ کی ارتہی کے ساتھ کہتے جایا کرتے ہیں۔

رام رام جپنا پرایا مال اپنا۔ ظاہر میں پرستش نیت میں خباثت۔

رال ٹپکتی ہے۔ حرص کرتا ہے۔

رت جگا۔ شادیوں میں یا اور کسی خوشی کے وقت عورتیں رات کو خوشی کی محفل کرتی ہیں۔ تمام رات جاگتی ہیں ڈومنیوں کا ناچ ہوتا ہے۔

رولا مت مچا۔ ظاہر مت کر۔ یا غل مت کر۔ چپ رہ۔

راندہ لو۔ یعنے پکالو۔ ہنود بلکہ ناقین بولتے ہیں۔

رسوئی۔ وقتی کہانا پکنے کو ہنود بولتے ہیں۔ اور کبہی خاص کہانے کو بہی رسوئی کہتے ہیں۔ رسوئی تیار ہے۔

روٹی پولو۔ یعنے پکالو۔ صرف ہنود کا قول ہے۔

رسیدہ بود بلائے وے بخیر گزشت۔ مصیبت تو آئی تہی پر بچ گیا۔ جب کوئی خوف سے بچ جاتا ہے تو کہتے ہیں۔

رات تو اپنی ہے۔ یہ وقت تو اختیاری قابو کا ہے تنگی وقت بولتے ہیں۔

روتی صورت تہا۔ سدا غمگین۔

روڑا۔ اینٹ کا ٹکڑا۔ اور مویشی میں برسات کے ایام میں ایک مرض پیدا ہو جاتا ہے کہروں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں

روڑا اٹکا۔ کام میں حرج ہوا۔ بند ہوگیا۔

رنگ لایا۔ سنبھلا درستی کی حالت پلٹی۔ غالب۔ ۶

رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایکدن۔ یا ابہرا

رات تہوڑی سوانگ بہت۔

رات تہوڑی حسرتیں دل میں بہت ہ صلح کیجے بس لڑائی ہو چکی

راڑ ہی کیا ہے۔ جہگڑا ہی کیا ہے کچہ بڑی بات نہیں۔

رد بندہ خریدار خدا۔ جس کا کوئی نہیں اُسکا خدا ہے

رات آنکہوں میں کٹی۔ تمام رات جاگتے گزری۔

۶ سودا ترے رونے سے بس آنکہوں میں کٹی رات

رتا دو۔ برتن خالی کردو۔

روح قبض ہوتی ہے۔ بہت ڈرتا ہے سامنے نہیں ہوسکتا۔

رات کا کہایا یاد نہیں رہتا۔ بہولا بڑا کند ذہن ہو۔

رادہا کو یاد کرو۔ امید مت رکہو۔ اپنے کام لگو۔ یا نہیں مانتے مت مانو خوش رہو۔

رس گیا۔ پانی برتن میں سے تہوڑا تہوڑا ٹپک گیا۔

رستا ہے۔ برتن سلامت نہیں پانی نکلتا ہے۔

روئی کانوں میں دے رکہی ہے۔ یعنے سنتا ہی نہیں۔

رٹہہ کہاوا۔ وہ جو کم ہتی سے صرف روٹی پر پڑا گزران کرے۔

راس۔ سنہ۔ اور غلہ کا ڈھیر جو خرمن میں صاف ہو کر تیار ہوتا ہے۔ اور ہنود میں راز دیاریوں کا ناچ ہوتا ہے اُس کو بھی راس کہتے ہیں اور مویشی کے ساتھ لکھتے ہیں۔ یک راس نر گاؤ یا اسپ۔

روا رہو رہی ہے۔ یعنی جلدی ہو رہی ہے۔ ابھی جانے کو ہے۔

رقم۔ لکھت اور پڑی کی مقدار یعنے بڑی رقم ہے اور زیور کے عدد اور جواہر کے عدد کو کہتے ہیں۔ دو رقم یا تین رقم زیور یا جواہر اور نشان (ع)

رقم بر خود بہ بدنامی کشیدی

روندہ۔ بالضم جنگل جو گھاس کے واسطے روک دیتے ہیں تاکہ غیر کا ڈنگر نہ چرے۔ اور بالفتح تھانہ یا سپاہیوں کا گشت چورات کو حفاظت کے لیئے پھرتا ہے۔

رومال آدھا خدمتگار ہوتا ہے۔ اِس سے بہت کام نکلتے ہیں۔ جو چاہو اِس میں باندھ کر آسانی سے گھر لے آؤ۔ اور سردی میں ہاتھ منہ دھو کر پونچھ لو۔ اور خالی قائم مقام دوپٹہ کے ہے۔

روٹی۔ یہ ہی جو ہر روز کھاتے ہیں۔ اور مہانی کا کھانا برات کا یا چہلم کا۔ بلکہ بعضے دولت مند جو برات کو صرف شیرینی کھلاتے ہیں اور خشکے شکرانہ کو بھی روٹی کہتے ہیں۔

روٹی والا ہے۔ توانگر ہے۔

رانڈ کا رونا بازار کا سنو دا کس نے سُنا۔ یعنے اُن دونوں کی دادرسی نہیں ہوتی۔

روزگار۔ زمانہ اور نوکری مزدوری ہر روز حسب لخواہ میسر آنی۔

روکھا ہو کر بولا۔ بیمروتی کے ساتھ۔

روتے گئے موئے کی خبر لائے۔ جس حالت میں گئے تھے ویسی ہی خبر لائے۔

رفو چکر ہو۔ چلا جا۔

رانڈ سے پرے کو سنا ہی کیا ہے۔ بس صد ہے۔

راج آ رہا ہے۔ خوب عیش میں بیفکر گزرتی ہے۔

راگ سب بھول گئے۔ مقدور یا جوانی جاتی رہی۔

ریل پیل ہے۔ بہت کثرت سے ہے

رنگریزِ بر ریشِ خود درماندہ۔ رنگریز اپنی ڈاڑھی سے لاچار ہے اور کیا رنگے گا۔

راجا راج پرجا سُکھی۔ حاکم عادل ہوتا ہے تو رعایا کو آرام ملتا ہے۔

رانڈ کے چرخہ کی طرح چلا جاتا ہے۔ خراب پریشان پھرتا ہے یا بڑا باتون ہے بولے ہی جاتا ہے۔

رونے سے روزی نہیں بڑھتی۔ جو قسمت میں ہوتا ہے وہ تنا ہی ملتا ہے۔ محنت اور مشقت سے زیادہ نہیں ہو جاتا۔

رانڈ کا سانڈ ہے۔ جاہل کم فہم۔ بیفکرا۔ مسٹنڈا کام چور ہے۔

رگ پالی۔ اصل بات معلوم ہو گئی۔

روکھن ہے۔ یہ چیز منت ہے ساتھ میں آ گئی۔

رُت۔ موسم فصل۔

رزالا مست ہوا خدا کو بھول گیا۔ اترا گیا۔

رزالے کے ناخن ہوئے۔ کمینہ صاحب اختیار ہوگیا۔ قابو مِل گیا۔

رس میں بِس ملادیا۔ خوشی میں رنج و ملال پیدا کردیا۔

رسّی کا سانپ بنگیا۔ ناحق کا طومار بندہ گیا۔

رکھہ پت رکھاپت۔ اوروں کی عزت کرتا کہ وہ تیری عزت کریں۔

رو میں آیا سو حلال۔ آپ ہی آپ مفت میں جو ملگیا سو خوب۔

روبہ بازی ہے۔ مکر و حیلہ و دغا بازی ہے۔

رائی کا پربت بنگیا۔ ذراسی بات کا بڑا فساد پھیل گیا یا کام بڑہ گیا۔

رو یا کر۔ پچتایا دکیا کر اب کیا ہوتا ہے۔

روتا پھر۔ فریاد کرتا پھر شکایت کیا کر یا پچتایا کر۔

رگ چڑہ رہی ہے۔ غصہ میں ہے مانتا نہیں یا ضد کرتا ہے۔

رو گیا۔ اپنے قول سے پھر گیا۔

روٹھے گا تو ایک روٹی زیادہ کھاوے گا اور کچھ کسیکا نقصان نہیں کر سکتا پڑا روٹھو۔

رد قدح کرتا ہے۔ تسلیم نہیں کرتا ہے حجتیں کرتا ہے اور پیالہ کا ہٹاتا ہے

کیوں ردِ قدح کرے ہے زاہد مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے

رنڈی۔ کسبی حرام پیشہ کو کہتے ہیں اور پنجاب میں مطلق عورت کو۔ اِس میں مذمت نہیں جانتے اور اِس اطراف میں اس لفظ سے بچتے ہیں کسیکو کہدو تو نہایت جز ماتے برہم ہوجائے۔

امثال رائے مہملہ

رہنے کو جھونپڑے نہیں خواب دیکھے محلوں کے جھونپڑا میسر آتا نہیں دِل میں خیال محلوں کا اُبھرا ہوا ہے مفلسی میں اُمنگ تونگری ہے۔

راجا کے گھر میں موتیوں کا کال۔ یعنے یہاں کمی نہیں ہوتی انکار بے فائدہ ہے۔

رمضان کے نمازی۔ محرّم کے سپاہی ہولی کے بھڑوے۔ رمضان میں نمازی بہت ہوجاتے ہیں۔ محرم میں ہر ایک سپہ گری ظاہر کرتا ہے ہولی کے دنوں میں سب ہنود کیا جوان کیا بوڑہا مستانہ ہو کر ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ بعد میں اُن کو بھی شرم آتی ہوگی ایک دوسرے کو بھڑوا کہتا ہے۔ یعنی یہ تینوں بہت ہوجاتے ہیں۔

روزگار حمّام کی لُنگی ہے۔ یعنی ایک کی نہیں پس روزگار کا کچھہ اعتبار نہیں اسپر کبھی کوئی منصوب ہوتا ہے اور کبھی کوئی۔

روئی کے بہلاویں کپاس مت نگلو۔ بہلائی
کے منطنہ میں بُرائی مت لو۔
رانڈ کا سانڈ سوداگر کا گھوڑا۔ کھائے بہت
چلے تھوڑا۔ یہ دونوں عیش میں بسر کرتے ہیں محنت
مشقت سے الگ کاروبار سے بیفکر ہوتے ہیں۔
راتوں روئی ایک ہی مرا۔ اتنی محنت کی تب
اتنا کام ہوا۔
رسّی جل گئی اینٹھ باقی ہے۔ برباد ہوگیا پر
مَروڑ چلی جاتی ہے۔
رات کو جمائی آئے دِن کو مُنہ پھیلائے
ایسے جلد باز یعنے کام کا فکر پہلے سے کرتا ہے۔
راجا ہوکر چوری کرے نیاؤ کون کرے۔
حاکم ہی ظلم کرے تو پھر انصاف کہاں۔
راتوں رات۔ یعنی رات ہی رات میں جلد۔
یا تمام رات۔
ریت کی دیوار او چھایار کسی کام نہیں۔
دونوں کو قیام نہیں۔
روئے بغیر ما بھی دودھ نہیں دیتی۔ ف
تا نگرید بچہ کے یابد لبن
بغیر محنت کوئی کام نہیں ہوتا۔
رکابی میں جب تک بھات میرا تیرا ساتھہ
فائدہ کا لالچ ساتھہ رکھتا ہے۔
رات ماکا پیٹ ہے۔ رات کو سب کاروبار
چھوڑ کر آرام پاتے ہیں۔
راجا کا پرچانا سانپ کا کھلانا برابر ہے۔
یہ دونوں ضرر سے خالی نہیں جان کا خوف ہوتا ہے۔
راجا جوگی اگن جل ان کی اُلٹی ریت۔
یہ کسیکے مطیع نہیں ہوتے۔ اِنسے جتنا قرب اُتنا ہی ضرر۔
راجا ہوئے تو کیا وہ ہی جاٹ کے جاٹ۔
دولتمندی سے ذات اور اصل نہیں بدلتی۔
راجا کی سبھا نرگ کو جائے۔ خوشامدی ہاں میں
ہاں ملانے والے ہوتے ہیں۔ جھوٹ اور سچ اور حق
اور باطل سے کچھہ کام نہیں ہوتا۔
راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا۔ حاکم اگر خفا
ہوگا اپنے ملک سے نکال دے گا۔
راجہ کی بیٹی قسمت کی ہیٹی۔ بلند مرتبہ ہوکر
بد اقبال ہوئی۔
راجا کے گھر آئی رانی کہلائی۔ دولتمند کی
التفات سے ترت ترقی ہوتی ہے۔
راجہ کس کے یار جوگی کس کے میت۔ ان کی
راہ و رسم پر ہرگز اعتبار نہ کرے۔
راجہ کرے سو نیاو پانسا پڑے سو داؤ۔ انصاف
وہ ہے جو حاکم کردے داؤ وہ ہے جو پڑ جائے۔
رانڈ رہے جو رنڈوے رہنے دیں۔
رانڈ قایم رہے جو ہم صحبت نہ بہکاویں یا سلامت
چھوڑیں۔

راہ چلے یا پاس بسے جب جانیے۔ باہم سفر کرنے سے یا ہمسائگی سے آدمی کا حال کہلتا ہے۔

راجا کیا جانے بھوکے کی سار۔ جس نے بہوک سہاری ہو وہ ہی جانتا ہے۔ قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید۔

رتی بھر ناتا گاڑی بھر آشنائی۔ دونو برابر ہوتے ہیں قرابت کو آشنائی پر بہت غلبہ ہے۔

رائی سے پربت ہوا۔ ذراسی بات بڑہتے بڑہتے کیا کچھ ہوگئی۔

راہ ہے راہ سو راہ ہے راہ۔ جو سب کا راہ رسم وہ ہی خوب ہے یا وہ ہی منظور ہے۔

راہ چہوڑ کر کو راہ چلے ترت دہوکا کہائے۔ سیدھی بات کو اُلٹ کر اور بات اختیار کرے ضرور دہوکا کہاوے گا۔

روٹھے کو منائیے پٹھے کو سلائیے۔ ایسا نہ کرو تو بڑا ہی فساد پہیلتا ہے۔

ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔ حکومت کے واسطے ہیبت جزا سزا ضرور چاہیئے۔ نہیں تو انتظام نہیں ہوتا۔ ؎

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ است

رات دن پیسا اور پپنی بھر اُٹھایا۔ محنت تو اتنی کی فائدہ یہ ہُوا۔

راگ بھی اپنے وقت پر اچھا ہوتا ہے۔ سب چیزیں اپنے محل و موقع پر اچھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ بیوقت کا راگ پسند نہیں آتا۔

راجا بلاوے ٹہارا آوے۔ حاکم کے سب فرمانبردار ہوتے ہیں۔

راجا کا دان پرجا کا اشنان۔ راجا کی داد دہش رعایا کی عبادت ریاضت کی برابر ہوتی ہے۔

راجا کا دوجا بکری کا تیجا خراب ہے۔ راجہ کا دوسرا بیٹا اور بکری کا تیسرا بچہ خراب۔ اِس لیئے کہ راجا کے پاس دوسری ریاست اور بکری کے پاس تیسرا تھن نہیں ہوتا۔

راجا ماری پودنی بیر بساہن جائے۔ حاکم کا تہوڑا سا ظلم عداوت کا سبب ہوتا ہے۔

راستگو مفلس مجلس میں جھوٹا۔ غریب مفلس کا اعتبار کوئی نہیں کرتا۔

رام جی نے بیٹا دیا وہی مسلمان کا پوری کچوری کہاتا نہیں ٹکڑا مانگے نان کا کمال تمنا سے ایک چیز ملی وہ بہی اپنے کام کی نہیں۔

رام رام کا رن سب دہن ڈالا کہو مور کہہ جانے گر پڑا وہ دن دن دونا ہو۔ احمق لوگ خرچ فی سبیل اللہ کو یوں جانتے ہیں کہ کہو یا گیا۔ تلف ہوا پر اُسکا اجر روز بروز زیادہ ہوتا ہے۔

رام رام کو اسکنی بہوجن کو تیار۔ عبادت کرنے کو

ناتوان کہانے کو توانا تیا۔

رانڈا گیا سگائی کو آپ لاوے یا بھائی کو۔
ایک چیز کے کئی حاجتمند کس کس کو ملے۔

رانڈی کے گھر مانڈی عاشقوں کے گھر کڑاکا
یعنی رانڈی معشوقہ کے گھر حلوا مانڈی عاشقوں کے گھر فاقہ

رانی روٹھے گی اپنا سُہاگ لیگی کہا کسیکا بہاگ لیگی۔ رانی کو اتنا ہی قابو ہے کسیکی قسمت پر بس نہیں چلتا۔

رشتہ چو گُسِست میتواں لبت۔ لیکن بمیاں گرہ بماند۔ ٹوٹنے کے بعد ملاپ تو ہو جاتا ہے پر دل صاف اور بے تکلف نہیں ہوتا خلش باقی رہتی ہے۔

رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گُسستن
آہستہ چلنا اور بیٹھ جانا جھپٹ کرنے اور توڑ ڈالنے سے بہتر ہے

راستی موجب رضائے خداست۔ کس نہ دیدم کہ گم شد از رہِ راست۔ راستی میں خدا کی رضامندی ہے۔ راستی میں کسیکو خراب نہیں دیکھا۔

رموزِ عاشقاں عاشق بداند۔ بات کو کہنے والے کا ہمجنس ہم مذہب خوب سمجھتا ہے۔

رحمان جوڑے پلی پلی شیطان اُڑاوے کپے
کوئی تو تھوڑا تھوڑا جوڑتا رہے کوئی سب کہا اُڑا دے۔

رنڈی کی کمائی یا کہائے ڈہاڑی یا کہائے گاڑی۔ حرام کا مال ایسی ہی جگہ صرف ہوتا ہے۔

رواں نہ دہوآں بیوی مارے جوآں۔
کہانا نہ پکانا بیکاری میں جواں مارتی ہے۔

روپیہ پر کہیں بار بار آدمی پر کہیں ایک بار۔
آدمی کو ہر بار پرکھنے کی حاجت نہیں روپیہ ہر جگہ پر کہا جاتا ہے

روپ کی رووے بھاگ کی کہاوے۔ صورت شکل سے نصیب غالب ہوتا ہے۔

روئی کا ٹکڑا ہو جائیگا گھوڑا ٹٹو ہو جائے گا
یعنے مواجب استقدر ہو جائے گا۔ اور یہ بہی کہتے ہیں کہ امیدواری میں پڑے پڑے اخیر کو بد سے بدتر حالت ہو جائے گی۔

روٹی پڑی مُنہ میں ذات پڑی گہہ میں۔ رزق ہاتھ آئے باقی کچھ ہی ہو۔

روگ کا گھر کہانسی لڑائی کا گھر ہانسی۔ کہانسی سے اکثر مرض پیدا ہوتے ہیں اور ہنسی میں بیشتر فساد ہو جاتا ہے

رہے تو آپ سے اور نہ رہے تو سگے باپ سے۔
عورت عفیفہ ہوتی ہے تو آپ سے اور نہیں تو ہرگز نہیں بچتی کیسی ہی نگہبانی کرو۔

رہے تو نیک سے جائے تو جڑ بنیخ سے۔
زندگی ہو تو عزت سے نہیں تو فنا ہونا بہتر ہے۔

رام رام سب کہیں حسرت کہے نہ کوئی۔
ایک بار حسرت چاہ سے دلدر پار ہو۔
اصل کو چھوڑ کر فرع کی طرف دوڑتے ہیں اگر اصل کو لیں تو فوراً مقصد حاصل ہو۔

رویش ببیں حالش مپرس۔ صورت دیکھتے ہی

حال کھلجاتا ہے۔ استفسار کی کچھ حاجت نہیں۔

راج ہٹ۔ بالک ہٹ۔ تریا ہٹ۔ جوگی ہٹ یہ لوگ کسیکی نہیں مانتے اپنے دل کی آئی کرچھوڑتے ہیں راجہ۔ بچّے۔ لگائی۔ فقیر۔

رانگ ہیرے کو کاٹتا ہے۔ کبھی ضعیف ہی قوی پر غالب ہوتا ہے۔

روپیہ ٹوٹا اور ہیلی پھوٹی پھر نہیں رہتی۔ جلد صرف ہوجاتے ہیں۔ اتفاق خوب ہوتا ہے۔ نہ ٹوٹتے نہ صرف ہوتے۔

رزق را روزی رساں پُر میدہد۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کا رزق خود بخود پہنچا دیتا ہے۔ اسکا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ بے مگس ہرگز نماند عنکبوت۔

محاورات زائے معجمہ

زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ زبردست کا حکم ماننا ہی پڑتا ہے کوئی عذر نہیں چلتا۔

زبان سے نکلی انبر چڑھی۔ بات مونہہ سے نکلی اور مشہور ہوئی۔

زندگی حباب ہے۔ ضعیف بے ثبات ہے۔

زخم پر نمک کیوں چھڑکتے ہو۔ طعنہ زنی کیوں کرتے ہو۔

زیروں سے شیر ہوتے ہیں۔ ادنی سے اعلی بنتے ہیں ناتوانی سے قوت آتی ہے۔

زرنیست عشق ٹیں ٹیں۔ مفلس کی محبت نکمی بے اعتبار صرف ڈینگ اور بک بک۔

زبان کے تلے زبان ہے۔ یعنے کچھ اعتبار نہیں بات بدلتا رہتا ہے۔

زبان کے آگے خندق نہیں۔ جو چاہے بے سوچے سمجھے کہہ بیٹھتا ہے۔

زبان خلق نقارۂ خدا۔ جو مشہور ہوجاتا ہے وہ ہوکر رہتا ہے۔ الافواہ مقدمۃ الکون۔

زمین چڑھا ہوا ہے۔ گھوڑے کو کہا کرتے ہیں بہت چلتا ہے دور دور جاتا ہے۔

زمین اُٹھہ کھڑی ہوئی ہے۔ افتادہ بے تردد تھی اب اُس میں تردد ہونے لگا۔

زمین پاؤں تلے سے نکلنے لگی۔ ایسا خوف اور دقت کا وقت آگیا کہ ٹھہرنا مشکل ہوگیا۔

زمین میں گاڑ دوں گا۔ کسیکو دھمکا کر کمال غصہ میں کہتے ہیں۔

زمین کا پیوند ہو۔ بددعا ہے یعنے مرجاوے۔

زمین کا گز ہے۔ یعنی سفر ہی میں رہتا ہے بہت پھرتا ہے قیام نہیں۔

زگرگاں بگرگی توانیم رست۔ جیسے کو تیسا چاہیے تب معاملہ ٹھیک ہوتا ہے۔

زبان دراز ہے۔ بدزبان ہے جو چاہتا ہے کہہ

بیٹھتا ہے کسیکا لحاظ نہیں۔

زخم کاری۔ زخم بہت گہرا۔

زہر خند۔ غصہ کی حالت میں ہنسنا۔ ع بخندید گفت اندراں زہر خند

زلزلہ۔ بھونچال اور ہلنا زمین جو بعضے وقت ہلجاتی ہی

زمین دوز گولا۔ جو زمین سے اُبھرا ہوا نہ ہو۔ ایسے ہی وہ قلعہ جسکی فصیل میں گولہ نہ لگے۔

زاویہ۔ گوشہ۔ اور دو خط ملکر جو ٹیہری جگہ پیدا ہوتی ہے وہ تین قسم پر ہے۔ قائمہ۔ منفرجہ۔ حادہ۔ جب ایک خط دوسرے خط کو قطع کرتا ہے تو اگر دونوں طرف زاویے برابر پیدا ہوئے تو وہ دونو قائمہ ہیں جسکو گونیا کا کونہ کہتے ہیں اور اگر ایک بڑا دوسرا چھوٹا پیدا ہوے تو بڑے کو منفرجہ اور چھوٹے کو حادہ کہتے ہیں۔

زبان آج کہلی ہے کل بند۔ زندگی کا کچھ بھروسا نہیں

زر بل نہ زور بل۔ نہ روپیہ ہے نہ بدن میں طاقت ہے

زر ہے تو نر ہے نہیں تو کمہار کا خر ہے۔ زر ہے تو عزت ہے نہیں تو گدہے کی طرح لدا کرو۔

زبانی جمع خرچ ہے۔ دنیا لینا باتیں ہی باتیں ہیں۔

زندہ دل ہے۔ مرد خوشخو نیک گفتار خوش مذاق ہے رنج نہیں لاتا۔

زخرداں خطا و بزرگاں عطا۔ چھوٹے بے ادبی کیا ہی کرتے ہیں پر بزرگ معاف کر دیتے ہیں۔

زمین پر ہاتھ نہیں ٹیکے۔ عاجز نہیں ہوا ابھی طاقت ہے۔

زحمت ہے موت نہیں۔ یعنے حق وصول ہونے میں دیر تو ہے مارا نہیں جاتا ہے۔

زنخہ۔ وہ مرد جو عورتوں کی سی نزاکت اور رویہ عمل میں لائے۔ اُسکو مخلی بھی کہتے ہیں جسکو عوام نے مہلا بنالیا

زمین پکڑ لی۔ ہرگز نہیں اُٹھتا دفع نہیں ہوتا۔

زیر انداز۔ امیروں کے یہاں ایک کپڑا مکلف بنا ہوا ہوتا ہے محفل میں اُس کو حقہ کے تلے بچھاتے ہیں۔

زن مُرید۔ یعنے مرید زن اضافت مقلوب جورو کا غلام۔

زہر کے ہاتھہ میں لینے سے بے کہائے نہیں مرتا۔ کہاؤ تو اپنا اثر پیدا کرتا ہے ایسے ہی بدخصلت کا برتنا برا ہے

زور نہیں ظلم نہیں عقل کی کوتاہی۔ اپنے آپ کام خراب کرتا ہے۔

زر کے آگے زور نہیں چلتا۔ بلکہ زور اوروہی پست ہو جاتا ہے۔

زمیندار کو کسان بچہ کو مسان۔ ضرر پہنچاتا ہے۔

زمین شور سنبل بر نیارد۔ بد آدمی سے کبھی نیکی نہیں ہوتی

زمینداری کہڑے کی دوب ہے۔ دائم اور پائدار رہتی ہے۔

زبردست کے بیس بسوے۔ زبردست ہمیشہ ہر بات میں غالب رہتا ہے

زبان ہاتھی پر چڑہائے زبان ہی سر کٹوائے زبان کے طفیل سے مرتبہ ملا اور پھر سر کٹے۔ زبان بند رکھنی بہتر

زبان شیریں ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانکا۔ نرم زبانی سے کام بنجاتا ہے۔ بدزبانی سے بگڑ جاتا ہے۔

زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ جس میں کچھ عیب ہوتا ہے اُس ہی پر طعنہ زنی اور گرفت ہوتی ہے۔

زبان گوشتین است تیغ آہنی۔ گوشتین ہوکر تیغ کا کام کرتی ہے کیونکہ کبھی سر کٹوا دیتی ہے۔

زبان بدلنے سے گھر بدلنا بہتر ہے۔ بدعہدی کرنے سے نقصان اُٹھانا بہتر ہے۔

زلیخا پڑھی پر یہ نہ جانا عورت ہے یا مرد۔ اُن کے حق میں ہے جو پڑھتے ہیں سمجھتے نہیں یا بات کی تہ کو نہیں پاتے۔

زردار کا سودا ہے بے زر کا خدا حافظ
پر دار تو اُڑتے ہیں بے پر کا خدا حافظ
زردار اور سامان والے تو خوش ہیں غریب بے سامانوں کا اللہ والی

زنگی کی سیاہی کسی رنگ نہیں جاتی۔ جو پیدائشی بات ہوتی ہے کسی ڈھب دور نہیں ہوتی۔

(ع) کہ نتواں شست از زنگی سیاہی

زبردست کا بیگھا سو لبسوہ کا۔ زبردست کا حصہ ہی بڑا ہوتا ہے۔

زخمی دشمنوں میں دم لے تو مرے۔ نہ لے تو مرے۔ بیچارہ لاچار ہے ہر طرح اسکو موت نے آدبایا۔

زبردست کی جورو سب کی دادی۔ غریب کی جورو سب کی بھابی۔ زبردست کا حمایتی ہی زبردست غریب کا ہمراہی ناتوان کم قدر۔

محاوراتِ سین مہملہ

سمجھ لوں گا۔ بدلہ لوں گا۔

سمجھ لینا۔ تجھ سے ہوسکے گا تو بدلہ لینا۔

سو پیلی نہ ایک گولر۔ اکثر چھوٹی چیز بہت ملکر بڑی کے برابر ہوتی ہے پھر جو بڑا ہوتا ہے وہی فائق ہوتا ہے جیسے روپیہ اور روپیہ کے ٹکے۔

سُرخ ہوگیا۔ غصہ میں بھر گیا۔

سر پڑا ہوا۔ یعنے ذمہ ہو رہا ہے۔

سنڈ منڈ ہے۔ بہت موٹا تازہ ہے۔

سبز باغ دکھایا۔ ظاہری باتوں میں طفل کی تسلی کردی۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ کام شروع ہوتے ہی خرچ پیش آیا۔

سیر میں پونی بھی نہیں۔ جتنی مقدار چاہیے اُنہیں سے پونی کے برابر بھی نہیں۔

سونے سے گھڑاون مہنگی۔ اصل سے بالائی خرچ بڑھ گیا۔

سر چڑھ گیا۔ بیباک ہوگیا۔ ڈرتا۔ نہیں۔

سر چڑھا رکھا ہے۔ کچھ روک ٹوک تعلیم و تربیت نہیں بیباک کر رکھا ہے۔

سر چڑھا ہوا ہے۔ بڑا اقتدار اعتبار عزت رکھتا ہے

سوت کے بنولے ہیں۔ سراسر نقصان ہے۔

سر ہوگیا۔ زبردستی لپٹ پڑا پیچھا نہ چھوڑا۔

سر پڑ گیا۔ مفت ناحق ذمہ پڑ گیا۔

سر بھول گیا۔ اوسان نہ رہے بیحواس ہوگیا۔

سر مونڈ دیا۔ حیلہ حوالہ کر کے سب لے لیا کچھ نہ چھوڑا

سنتے بھی ہو۔ متوجہ ہو جاؤ۔

سنو جی۔ ذرا ٹھہرو۔

سر کہاؤ۔ نہیں مانتا مت مانو وہ جانے ہمیں کیا۔

سب وہا دیں۔ سب مانتے ہیں مطیع ہیں۔

سب بھول گیا۔ بیحواس ہوگیا اوسان نہ رہے اور بچہ پہلے کھیل کھلونے بھول گیا۔

سر نگی چلنے لگی۔ رونے لگا۔

سو بہوتوں کی ڈھیری ہے۔ یہ چیز بہت مشترک ہے۔ ہر شریک بدمزاج ہے۔

سماں ہے۔ ارزانی ہے یا فصل بہار کا موسم ہے یا ہنگامہ بہت آراستہ پر رونق ہے جیسا چاہیئے۔

سٹڑی ہے۔ یعنی غلطی پر ہے سمجھتا نہیں۔ اور کبھی مخاطب کو کسی کام سے ممانعت کرتے ہیں۔

سلفا ہوگیا۔ جھٹ پٹ ہو چکا۔

سوار کی بھی نہیں سنتا۔ یعنی کسی کا کہا نہیں مانتا اگرچہ بڑا ہو۔

سبز قدم ہے سبز بخت ہے۔ طنزاً منحوس ہے۔

سنبھالا لیا ہے۔ اب اپنی حالت پر آیا ہے۔ اور بیمار کو جو موت کے قریب ہو کچھ افاقہ ہو جاتا ہے اوس کو بھی سنبھالا کہتے ہیں یعنی صحت نہیں ہے۔

سیتلا کا کہا جا ہے۔ یعنے بچہ ابھی بہت چھوٹا ہے

سینہ سپر ہوگیا۔ بیباک خوب مقابلہ کیا یا خوب امداد کی۔

سانس لیلو۔ ذرا ٹھہر جاؤ آرام کرلو۔

سنگ آمد سخت آمد۔ یعنی لاچار ہوگیا یا سخت مشکل پیش آئی۔ یا یہ دشواری لاچار بھگتنی ہے۔

ساکھ گئی پھر ہاتھ نہ آئے۔ عزت یا اعتبار جہاں گیا پھر دیکھا کر ہاتھ نہیں آتا حاصل نہیں ہوتا۔

سدا کسی کی نہیں رہی۔ زمانہ میں انقلاب ہی رہتا ہے۔

سر نہیں یا سروہی نہیں۔ سروہی شہر ہے وہاں کی تلوار کو بھی سروہی کہتے ہیں۔ اوس کا یہ حال ہے یا سر اڑایا یا آپ ٹوٹی اکثر ٹوٹ جاتی ہے اسی لیے سپاہی سروہی دو باندھتے ہیں۔

شکم کا سب کوئی ساتھی۔ بر سفرہ ہمہ دوست نما بند

سمندر کیا جانے دوزخ کا عذاب۔ (ع)

سمندر چہ داند عذاب الٰہی

سمت۔ ایک کیڑا ہوتا ہے آتشیں پیدائش ہو۔

تسو تک گنتی پیر تک منتی۔ سو تک آگے شمار نہیں پیر پکڑنے سے زیادہ کچھ منت و عاجزی نہیں۔

سانچ کو آنچ نہیں۔ ؎

راستی موجب رضائے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

سب بات کھوٹی پہلے دال روٹی۔ پیٹ کا فکر سب کاموں پر مقدم ہے۔

سب سے بھلی چپ۔ نہ بولے نہ الزام پہلے۔

سرداری کا ڈنڈا اٹکا ہے۔ اپنے خیال میں سردار بن رہے ہیں۔

سب گڑ لاٹ ہو گیا۔ سب کام خراب ہو گیا۔

سر مونڈ کر کیا گھٹنا مونڈے گا۔ اور کیا کرے گا۔

سانپ کا سر ہی کچلتے ہیں۔ ایسے موذی کی یہی سزا ہے۔ سانپ سر کچلے بغیر نہیں مرتا۔

سانپ کا بچہ سنپولیا۔ ؎

ہنرزادہ بے ہنر چوں بود ٭ پدر گرزہ باشد پسر تڑوں بود

سردی کا مارا پنپے آن کا مارا نہ پنپے۔ کپڑا ہو یا نہ ہو پر کھانے کو ضرور چاہیے۔

سمجھنے والے کی موت۔ سب عاقل کو الزام دیا کرتے ہیں۔

سو کھے ساون رو کھے بھادوں۔ قدیم سے بے تبصرہ۔

سویا سو چوکا جاگا سو پایا۔ سوتا غافل محروم رہتا ہے۔ اور جاگتا ہوشیار کامیاب ہوتا ہے۔ ہر کام میں غفلت بری۔ ہوشیاری خوب ہے۔

سور مردار ہے۔ یعنی یہ چیز ہمنے ہرگز نہیں چکھی۔

سر سے میلی ہے۔ عورت حیض کی حالت میں ہے۔ ؎

رنگین تجھے قسم ہے کہ سر سے ہوں میلی میں
مت کھول کر کے منت و زاری ازار بند

سدھارے۔ چلے گئے۔ عورتیں بولتی ہیں۔

سنسان ہے۔ مکان خالی ہے نہ کوئی آدمی نہ آدم زاد

سر بند ہے۔ لاچار ہے کچھ بن نہیں آتا یا نہایت ڈرتا ہے۔

سہم گیا۔ ڈر گیا۔ دم بخود حیران رہ گیا۔

سانس چلتا ہے۔ زندگی کے آثار نہیں۔

ستارہ پیشانی۔ منحوس۔

سوئی کا بھالا ہو گیا۔ کیا تھا کیا ہو گیا۔ ذرا سی بات کا فساد پھیل گیا۔ تھوڑے کو بڑھا دیا۔

سادھو کا دین نہ مادھو کا لین۔ کسی سے کچھ معاملہ الجھا ہوا نہیں ہے۔

سر آنکھوں پر۔ مقبول۔ بہت خوب۔

سہاگن۔ وہ عورت جس کا شوہر حی القایم ہو۔ اور جس کا شوہر مر جاوے وہ بیوہ اور رانڈہ اور جس کی شادی نہ ہوئی ہو وہ کواری کہلاتی ہے۔

سیدھا سادھا آدمی ہے۔ بھولا بھالا آدمی ہے مکر چکر نہیں جانتا۔

سادا آدمی ہے۔ یعنے مزاج میں کچھ تکلف نمود نہیں۔

سورداس۔ ہنود اندہے کو کہتے ہیں۔

سرد ہوگیا۔ مرگیا یا غصہ اُتر گیا۔

سونا اچھالتے چلے جاؤ۔ بڑا امن ہے۔

سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ فریب سے یا بزور سب لے لیا۔

سو گالیوں کا ایک گالا بنتا ہے پھونک مار دی اڑ گیا۔ یعنے گالیوں کا ہم کو کچھ شکوہ نہیں تحمل کے سبب میں بولتے ہیں۔

سوانگ بھرا۔ وضع پلٹی یا حیلہ کیا۔

سر پیٹا کر۔ افسوس کرتا پھر۔ پچتایا کر۔

سکھی رہو۔ دعا ہے برہمن پالگن کا جواب دیا کرتے ہیں۔ پالگن برہمنوں کو سلام ہوتا ہے اور یہ جواب۔

سو جھے نہ بجھائے چاند کا سلام۔ نابود وصف کا جتلانا۔

سیدھا ہوگیا۔ راہِ راست پر آگیا۔ یا سیدھا چلا گیا یا سزا پائی۔

سیدھے سیدھے چلے جاؤ۔ چلے جاؤ۔

سب جھونک دیا۔ مال سب لگا دیا صرف کر ڈالا۔

سوئی کی جگہ بھالا گھسیڑتا ہے۔ تھوڑی سی بات کو بڑھاتا ہے۔

سارا بیڑا۔ سب کا سب۔

سخت سُست کہا۔ بُرا بھلا کہا الفاظ بیجا زبان پر لایا

ساہ گئی۔ بھینس یا گائے گیابھن ہوگئی۔

سوکھا سا آدمی۔ ضعیف دُبلا پتلا۔

سانپ سونگھی چیز ہے۔ اِس میں کوئی کچھ تصرف نہیں کر سکتا۔ زبردست کی ہے۔

سینکا۔ زراعت گندم جس کو کوئیں وغیرہ کا پانی دیتے ہیں۔ اور جس کو پانی نہیں دیتے اُس کو مارو کہتے ہیں۔ یہ کسانوں کی اصطلاح ہے۔

سر دست۔ اب فی الفور۔

سکالے۔ علی الصباح۔ گوار بولتے ہیں۔

سر سراٹ ہو رہا ہے۔ تدبیر میں لگ رہے ہیں بات چیت ہو رہی ہے کام ہونے کو ہے۔

سُدہ بدہ کچھ نہیں۔ سوچ سمجھ ذرا نہیں بڑا بیوقوف یا باؤلا ہے۔ (ع)

نہ سُدہ بدہ کی لی اور نہ منگل کی لی

سر پہ پنج رہی ہے۔ کام ابھی درپیش ہے سر پڑا ہوا ہے

سر دردی ہے۔ مشقت اور تکلیف ہے فائدہ چنداں نہیں

سُہاگن کڑھی۔ اہلِ دہلی اُس کڑھی کو کہتے ہیں جس میں پھلکیاں ہوتی ہیں نہیں تو رانڈ کڑھی کہتے ہیں۔

سڑپ گیا۔ سب کھا گیا کچھ نہ چھوڑا۔

سہ گیا۔ چپ ہوگیا۔ مان گیا۔ تحمل کیا۔ انتقام نہ لیا۔

سو گیا۔ دیر لگا دی۔ غفلت کی۔

سُست آدمی ہے۔ غافل بیفکر ہے ہر بات میں دیر لگاتا ہے سُست ہے۔

سبحان اللہ۔ سبحان تیری قدرت۔ ستائش اور

تعجب کی جگہ بولتے ہیں۔ اور انکار کی جگہ بھی بولتے ہیں۔

سر پیٹ لیا۔ سر دھنا۔ بہت ناگوار گزرا۔ رنجیدہ ہوا۔ خلاف طبع جانا۔

سوبھا۔ آرائش۔

سیاہ کرے یا سفید۔ اختیار کلی رکھتا ہے جو چاہے سو کرے۔

سر کھلا ہنے۔ جس روز دُلہن بیاہی آتی ہے اُس سے اگلے دن دلہن کو نہلا کر پوشاک بدلتے ہیں اقربا اور برادری کی مستورات سب جمع ہوتی ہیں۔ گانا بجانا ہوتا ہے سر کھلا اُس محفل کو کہتے ہیں۔

سُہاگ پُڑا۔ لڑکے کی برات میں بری کے ساتھ سہاگ پُڑا بھی ہوتا ہے۔ اُس میں خوشبوئیاں عروس کے استعمال کی ہوتی ہیں۔

سالگرہ۔ بعضے اشخاص اپنی اولاد کی پیدائش کی تاریخ میں ہر سال محفل کرکے شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ اور ایک ڈورا ہوتا ہے یادداشت کے واسطے اُس میں ایک گرہ لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ ۲۴ مئی کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔

سائیں صاحب۔ درویش۔ اور کمین۔ سقے چوہڑے وغیرہ اپنے آقا کو۔ اور عورتیں اپنے شوہر کو کہتی ہیں۔

سیدھا۔ راست۔ اور خوراک خشک آدمی کی آٹا دال گھی۔ وغیرہ حسب معمول تانجتہ اسکو سیدھا بھی کہتے ہیں

اور عروس جب باپ کے گھر سے شوہر کے گھر جاتی ہے تو اُوس کے ساتھ آٹا دال چاول کچھ نقد کر دیتے ہیں اِس کو بھی سیدھا کہتے ہیں اور یہ رسم دیہات میں ہے۔

سر کھل گیا۔ یعنے سر میں زخم کاری آیا۔

سہرہ۔ جب کسی لڑکے کی شادی ہوتی ہے تو اُسکو نئی پوشاک پہنا کر پھولوں کی یا زری لڑیاں مُنہ پر باندھتے ہیں اور سہرہ نثر یا نظم راگ بھی ہوتا ہے جو ڈومنیاں اُس وقت گاتی ہیں۔

سحر۔ صبح۔ اور وہ کھانا جو مسلمان رمضان کے مہینہ میں روزہ کے واسطے پچھلے کو کھاتے ہیں۔

سرخرو ہوگیا۔ یعنی بات یا کام پسند آیا۔ الزام نہیں کھایا۔

سُرخ و سفید۔ دونوں مشہور رنگوں کے نام ہیں اور گنجفہ میں دو بازیاں ہیں تاج میں دیکھو۔

سُرخ و سفید ہوگیا۔ یعنی موٹا تازہ توانا ہو گیا یا خفا ہوا۔

سویم۔ اِس کا بیان تیجہ میں گذرا۔ تیجہ اور سویم اور دہلی میں پھول سب ایک ہیں بولی کا فرق ہے۔

سال خوردہ۔ پرانا بڈھا ضعیف۔

سسرا۔ سُہرا۔ خسر یعنے مرد کی جورو کا اور عورت کے شوہر کا باپ اور عوام سہرا بھی بولتے ہیں۔ اگر کسیکو کہو تو بُرا مانے گالی سمجھتے ہیں۔ اور ایسے ہی سالے کو جو جورو کا بھائی ہوتا ہے۔

سالا سالی۔ جورو کے بہائی اور بہن کو کہتے ہیں اور
شوہر کی بہن جو چہوٹی ہو یا بڑی نند اور بڑا بہائی جیٹھ
اور چہوٹا دیور کہلاتا ہے۔
ستیاناسی۔ بڑا منحوس۔ اور ایک پہول ہوتا ہے خورد
زرد رنگ خاردار بیشتر کوڑیوں پر اور ہر جگہ اُگتا ہے۔ اور
اُس کو اونٹ کٹہلا بھی کہتے ہیں۔
سانبھر۔ ایک موضع ہے جیپور کی عملداری میں وہاں
تالاب ہے۔ اُس میں جو گر جاتا ہے نمک ہو جاتا ہے مگر اس
ملک میں سانبھر وہاں کے نمک کو کہتے ہیں۔
سہاگ بنا رہے۔ عورتوں کی دعا ہے۔ شوہر کماؤ
جیتا رہے اکثر ڈومنیاں کہتی ہیں۔
سرادہ۔ ہنود بولتے ہیں۔ اسوج کے مہینہ میں سولہ
دن ہوتے ہیں کہ ہنود اُن میں اپنے مردہ بزرگوں کے
نام پر برہمنوں اور کوؤں کو کہلاتے ہیں۔ اور سوگ برتتے
ہیں اسکو کناگت بہی کہتے ہیں۔
سوتیلا۔ دو جوروں کی اولاد آپس میں سوتیلے ہوتے ہیں
سکتہ میں رہ گیا۔ حیران متفکر رہ گیا کیا کروں۔
سائی۔ بیعانہ۔ جب کچہ خریدتے ہیں اور قیمت نقد
نہیں ہوتی تو قیمت میں سے کچہ روپیہ نقد دیتے ہیں کہ
یہ بیعہ ہمارا ہو لیا اگر باقی روپیہ دیکر نہ لیں گے تو سائی ہماری
رہی۔ ایسے ہی جب گہوڑا ٹٹو گاڑی وغیرہ کرایہ کرتے
ہیں تو ایک پیسا دیدیتے ہیں کہ وقت معہود پر حاضر ہو
اگر وہ نہ حاضر ہوا تو سب کے نزدیک مجرم ٹہرتا ہے اور
بے سائی مجرم نہیں ٹہرتا۔
سرتاج۔ سب سے بڑہکر عزت والا یا سب سے زیادہ
کوئی عمدہ چیز۔
سر ہاتہ پر لیے پہرتا ہے۔ لڑنے مرنے سے نہیں ڈرتا
ساس۔ ساسو۔ شوہر کی ما یا جورو کی ماکو عوام
ساسو کہتے ہیں۔
سر دہرا کوئی نہیں۔ حامی سربراہِ کار ذمہ دار
مددگار کوئی نہیں۔
سونٹہیا صراف ہے۔ بے سرمایہ دوکاندار ہے۔
سر کہا۔ یعنی نہیں مانتا مت مان تو جان۔
سر پہر گیا۔ سنتے سنتے یا کہتے کہتے تہک گیا۔
سر پہوڑے ٹہے۔ سر میں درد ہے دہاقین کا
قول ہے۔
سر دہن لیا۔ نہایت آزردہ ہوا بیزار ہوا۔
سرِ شام۔ شام ہوتی ہے۔ ع۔ سرِ شام کہانا کہلانا اسے
سُن ہو گیا۔ بالضم بےحس و حرکت رہ گیا۔
سَن ہو گیا۔ بالفتح۔ بودا پرانا بوسیدہ ہو گیا۔
سورما۔ بڑا بہادر۔
سیتلا۔ ایک خبیث مرض ہے چیچک میں دیکھو۔
سوکہی چپاتی ای کی۔ یعنے کہانا کہایا پر پانی نہ ملا۔
سو دوست سو دشمن۔ دانا آدمی چوکس رہے
ہر وقت احتیاط رکھے۔ غافل نہ ہو۔
سر میں پہوڑا نہیں ہے۔ یعنی ناحق کیوں نقصان

اُٹھاؤں تکلیف بھگتوں۔

سر نہیں پھر رہا۔ باؤلا نہیں ہوں کہ ایسا کام کروں۔

سرنکالو ہے۔ سب سے بڑھا ہوا ہے۔

سرسری بات۔ بے بھروسا بات جس پر اعتماد نہ کیا جائے

سخنِ تلخ۔ نازیبا بات گستاخانہ۔ سخنش تلخ نہ خواہی دہنش شیریں کن۔

سر میں ڈالیگا۔ یعنی کیا کرے گا کس کام کی ہے۔

سٹر گیا۔ یعنی بُس گیا بودار ہوگیا۔ اور پنجاب میں بمعنی چل گیا۔

سین ماردی۔ اشارہ سے منع کردیا۔ یا جتلادیا۔

سر سے سروا ہا ہے۔ سردار سے انتظام ہے۔

سر گاڑی پاؤں پہیے۔ ہمیشہ چکر کرتا آوارہ پھرتا ہے۔

سب گیا پر میاں کی ٹخ ٹخ نہ گئی۔ سب جاتا رہا پر غصہ نہ گیا۔

سب کی میا شام ہے۔ شام کو سب کے سب اپنے گھر آجاتے ہیں آرام پاتے ہیں۔

سسکتے گئے بلکتے آئے۔ جیسی ابتدا ویسی انتہا۔

سانس پورے کرتا ہے۔ آخر وقت ہے زندگی کی امید نہیں۔

سیٹی چل رہی ہے۔ آپس میں آوازے توازے ہو رہے ہیں۔

سو چیت ہوگیا۔ ہوشیار چوکس ہوگیا فکر جاتا رہا۔

سُراغ۔ نقش۔ پے و نشان۔ ہندی کھوج نکالنا چوری وغیرہ کا۔

سرلگادیا۔ تہمت لیکر جھوٹ کی راہ کوئی بات کسی کے ذمہ کردی۔

سبیل راہ۔ اور پانی کا وقف کرنا جہاں بدقت ہاتھ آتا ہو۔ اہلِ ہمت اکثر جنگل میں جاری کرتے ہیں۔ اور مسلمان بیشتر ماہِ محرم میں بلکہ بعضے شربت کی سبیل لگاتے ہیں اور ہنود پیاؤ بولتے ہیں۔

سرقفلی۔ دہلی کا لغت ہے مکان جو کرایہ دیتے ہیں تو مکان دار نصفی کرایہ ایک ماہ کا قفل کھلوائی لے لیتا ہے اور محسوب نہیں دیتا اور عوام سرقفلی کہتے ہیں۔

سُبھاؤ۔ معاملہ رسم و عادت چلن۔

امثال سین مہملہ

سو سُنار کی نہ ایک لوہار کی۔ سنار کی سو ضرب لہار کی ایک کی برابر نہیں ہوتی یا زبردست کا قصد سخت ہوتا ہے۔

سو رما چنا بہاڑ کو نہیں توڑتا۔ ادنی مرتبہ والا بلند درجہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یا کم زور زور آور کو ضرر نہیں دے سکتا۔

سیانا کوا گہہ کھائے یانی بلبل گوند کھائے
بعضے سیانے ہوشیار خراب حال ہوتے ہیں اور بھولے بھالے کامیاب یا بعضے ہوشیار بے توقیر ہوجاتے ہیں اور بھولے عزت والے

سدا کی پدنی اُرڈوں کو دوس۔ ہمیشہ کے عیب دار بہانہ سے کیا فائدہ۔

سانپ سب جگہ ٹیڑھا بمبی میں سیدھا ہوتا ہے
بدذات آدمی کی عادت کسی موقع پر درست ہوجاتی ہے۔

ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے۔
ساجھے کے کاموں میں جھگڑا انتہا ہو کر رہتا ہے۔

سات ماموؤں کا بھانجا بھوکا ہی رہتا ہے۔
ہر ایک دوسرے کے بھروسہ خبر نہیں لیتا۔ جس کام کے کئی سربراہ کار ہوں وہ خراب ہی ہوتا ہے

سر کے بدلہ سر گیا داڑھی گئی انسنٹ۔ یعنی غلانی چیز کے بدلے فلانا نقصان ہوا اور یہ نقصان مفت ہوا

سرکار سے ملے تیل پلتے میں میل۔ سرکار سے گر کچھ انعام ملے تو لینے میں دیر نہ کرے۔

سبز سبز کیا ہے عاشقوں کو روا ہے۔
بھنگڑ لوگ بھنگ پیتے ہوئے ترنگ میں کہا کرتے ہیں۔

سوجھے نہ بٹورا چاند کی رام رام۔ آسان کام نہ ہوسکے مشکل کا دعویٰ یا کم سوجھنے میں باریک بینی کا گھمنڈ

سوکن چون کی بھی بری ہوتی ہے۔ ساجھی کیسا ہی کمتر ہو دق کرنیکو کافی ہے۔ ایک کی دو جوروان سوکن کہلاتی ہیں۔ سوتیں بھی کہتے ہیں۔ عو بگی ہیگی وہ میری اب سوت ہو۔

سر کا بوجھ پاؤں پر آتا ہے۔ بزرگوں کا صدمہ خردوں میں اثر کرتا ہے۔

ساری رات ممیائی ایک بچہ بیائی۔
محنت اتنی اُٹھائی فائدہ ہی ہوا۔

سب سے بھلے ہم نہ ہے کی شادی نہ گئے کا غم
بیفکر آزاد کو نہ کسی بات کی خوشی نہ غم ہوا نہ ہوا برابر ہے۔

ساون کے اندھے کو ہرا ہی سوجھتا ہے
آدمی جس کام میں مصروف رہتا ہے خواب میں بھی وہی نظر آتا ہے۔

سخی سے شوم بھلا ٹھینگا دے جواب۔ سخی امیدوار کر کے الانتظار اشد الموت میں گرفتار کردیتا ہے اور شوم ترت ٹکا سا جواب دیتا ہے چل لیا ہو۔

سب سے بھلا کھسوٹا نہ نفع جانے نہ ٹوٹا۔
کھسوٹا راہزن سب سے اچھا نہ نفع کی پرواہ نہ ٹوٹے کی خبر۔

سب سے بھلا گوپی چند نہ کرے کھیتی نہ بھرے ڈنڈ
سب سے بھلا آزاد آدمی نہ کسی کام میں پڑے نہ نقصان بھرے

سو دوا نہ ایک لوا۔ لوے کا گوشت فائدہ میں سو دوا کے برابر ہے۔

سو کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔ بہت آدمیوں کا تھوڑا تھوڑا بوجھ ایک کے واسطے پورا بوجھ۔

سیہوں سے گانڈے کھاتا ہے۔ زبردست کا مقابلہ کرتا ہے۔

سر بڑا سردار کا پاؤں بڑا گنوار کا۔ سردار کا سر بڑا

ہوتا ہے جس میں عقل کا مایہ ہوتا ہے۔

سینگ کٹواکر بچھڑوں میں ملا۔ پیری کے لوازم وعادات چھوڑ کر بچوں کی سے حرکات کرنے لگا۔

سچ بولنا آدھی لڑائی ہوتی ہے۔ کیونکہ حق بات سب کو بُری لگتی ہے۔

سخی شوم سال بھر میں برابر ہو جاتے ہیں سخی کھا پی دے دلا کر اور بخیل کھو کھنڈا کر۔

سانس کے ساتھ آس ہے۔ دم کے ساتھ امیدواری لگی ہوئی ہے۔

سر اُٹھا کر چلا اور ٹھوکر کھا کر گرا۔ جس نے تکبر کیا ذلت پائی۔

سخی کی ناؤ پہاڑ چڑھے۔ سخی ہر باب میں کامیاب ہوتا ہے

ساری فوج میں کوئی سورما ہوتا ہے۔ سب ایک سے سورما نہیں ہوتے انبوہ میں کوئی عمدہ ہوتا ہے۔

سب دن سر ننگی عید کے دن ننگی۔ ہر روز آرائش ضرورت کے دن خالی۔ وقت پہ نکما ہونے پر بولتے ہیں۔

سفر اور سقر میں ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اسی واسطے دونوں کی تکلیف میں ذرا ہی سا فرق ہے۔

سوانگ بہت رات تھوڑی۔ وقت کمتر کام بہت

(ع) رات تھوڑی حسرتیں دل میں بہت

ساتھ کے لیے بھات چاہیئے۔ بے خرچ کیے رفیق نہیں ملتا۔

ساٹھا پاٹھا بیسی کھیسی۔ مرد ساٹھ برس کا جوان پاٹھا اور عورت بیس برس کی اُتری ہوئی۔

ساجھی ساجھی مل گئے جھوٹے پڑ گئے بیٹھ طرفین آپس میں مل گئے تو در انداز خفیف ہوئے۔ سے

کند ایں و آں خوش دگر بارۂ دل بشوے اندر میاں کور بخت و خجل

ساجھا بھلا جورو اور خصم کا۔ باقی سب ساجھے فساد کی جڑ ہیں۔

سار پرائی پیڑ کی کیا جانے بے پیڑ۔ پرائے دُکھ کی تکلیف وہی جانتا ہے جو آپ دُکھیا ہوا ہو۔

سارے بدن میں زبان ہی حلال ہے۔ بات کی پاسداری ہر دم ضرور ہے۔

ساری دیگ میں ایک چاول دیکھتے ہیں۔ ایک سے سب کا حال معلوم ہو جاتا ہے مشتے نمونہ از خروارے

سرِ نقد تو کری اُدھار۔ سخت کام ابھی لینا اور کچھ ابھی نہ دینا نہ لینا۔

سانپ تو نکل گیا پر رستہ پڑ گیا۔ اب تو خیر گزر گئی پر آگے کو خیر چاہیئے۔

سب سے بھلا کسان کھیتی کرے اور گھر رہے نہ کسیکا سلام نہ مجرا۔

سر کالا مُنہ بالا۔ جوانی میں ہیبت بہت ہوتی ہے۔

سر گالا مُنہ کالا۔ پیری میں سر سفید کھانیکی حرص بچوں کی سی

ساچی بات جو کہے سب کے دل سے اُتر آئے راست گو سے کوئی خوش نہیں ہوتا۔

سر وھلائے سیجا کھائے۔ یار بنکر مال اُڑائے۔

ساس بہو کی ہوئی لڑائی کرے پڑوسن ہاتا پائی۔ کسی کے جھگڑے میں کوئی دخل دے۔

سانپ اور چور دبے پر چوٹ کرتا ہے۔ اپنے بچانے کے لیے چوٹ کرتا ہے ان سے الگ رہنا چاہیے۔

سانبھر میں نمک کا ٹوٹا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جیپور کے علاقہ میں موضع ہے وہاں ایک بڑا تالاب ہے اُس میں جو گرتا ہے نمک ہو جاتا ہے۔ یہاں سانبھر نمک کو کہتے ہیں۔

سانبھر جائے الونا کھائے۔ فائدہ کی جگہ جائے اور محروم آئے۔

سانبھر میں پڑا اور گلا۔ بدصحبت جلد اثر کرتی ہے۔

ساگ کھائے اوج بڑھے مانس کھائے مانس ساگ کھانے سے پیٹ پھولتا ہے اور گوشت کھانے سے بدن قوی ہوتا ہے۔

ساس سے توڑ بہو سے ناتا۔ اسکا آل اچھا نہیں ہوتا

ساس کا اوڑھنا بہو کا بچھونا۔ بہو کی نظر میں ساس بے قدر ہوتی ہے۔

ساس گئی گانو بہو کہے میں کیا کیا کھاؤں۔ بہو کو ساس کی غیبت میں اچھا موقع ملتا ہے۔

ساس نہ نندی آپ ہی انندی۔ کوئی روک ٹوک والا نہیں آپ خوش ہے۔

ساس چھوٹی بہو بڑی۔ اب بہو ساس پر حکومت کرے

ساس بڑی بالن نند بغل گند۔ یہ عورتوں کا مقولہ ہے ان میں جو ہمیشہ اختلاف رہتا ہے اور بہویں اکثر اِن کے ہاتھ سے رنج اُٹھاتی ہیں تو یہ مثل مشہور ہوگئی ساس شوہر کی ماں اور نند شوہر کی بہن۔

سانپ کا کاٹا سووے بچھو کا کاٹا رووے۔ سانپ کا کاٹا ترت مرجاتا ہے اور بچھو کی لہر مارتی رہتی ہے

سانپ کی سی کینچلی اُتار دی۔ یعنی صاف مصفا ہوگئی

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ کام اِس طرح پر کرے کہ نقصان نہ ہو اور کام بنجاوے۔

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کر۔ بات قابو سے نکل گئی اب تدبیریں کیا کرو۔

سب کاموں میں ہو پوری تو کوئی نہ کہے لنڈوری ہنرور چالاک آدمی کو کوئی عیب نہیں لگاتا۔

سرائے کا کتا ہر مسافر کا یار۔ غرض مند ہر ایک سے گھل جاتا ہے

سخی سے راہ نہیں ولدر سے کیوں توڑے بڑا فائدہ نہیں تو تھوڑا ہی سہی۔ بڑے سے ملاقات نہیں تو چھوٹے ہی سے سہی۔ ع گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت ست۔

ساجھے گرو کا بالکا مرے نہ مارا جائے۔ زبردست کا خادم یا حمایتی بھی زبردست ہوتا ہے۔

سب کوئی بلبو پر لنگوٹیا یار نہ بلیو۔ یہ بے تکلف گستاخ ہوتا ہے۔

سب سنسار کال کا کھاجا جیسے گدا ویسے راجا۔ موت سب کو نگل جائے گی کیا اعلےٰ کیا ادنےٰ۔

سو غلام گھر سونا۔ نالایقوں سے کچھ آرایش نہیں ہوتی

سو سیانے ایک مت۔ عقلا میں سب کی رائے

ایک سی ہوتی ہے۔

سونا جانے کسے سے آدمی جانے بسے سے
ہر چیز اچھی بری آزمائش سے معلوم ہوتی ہے۔ سونے کا امتحان عیار سے آدمی کا امتحان پڑوس اور جوار سے۔

سورج خاک ڈالنے سے نہیں چھپتا۔ ظاہر بات ایسی تدبیر سے نہیں چھپتی۔ عالی مرتبہ مکروہات سے پست نہیں ہوتا

سونا سنار کا سوبھا سنسار کی۔ زیور سے اگرچہ خلقت کی آرایش ہے پر سنار ہی کھا جاتا ہے۔

سو دھوتی نہ ایک گوتی۔ ایک رشتہ دار قرابتی غیروں سے سو کے برابر ہوتا ہے۔

سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا۔ آخر چور کی چوری کبھی نہ کبھی پکڑی جاتی ہے۔

سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی۔ بڑا مطلب فوت ہوگیا۔ قابو میں نہ رہا۔

سوت کی انٹی یوسف کی خریداری۔ اِس کم مائگی پر اتنا بڑا حوصلہ۔

سوئی ٹوٹی کشیدہ سے چھوٹی۔ کام چوروں کو اتنا بہانہ بھی بہت ہے۔

سوئی کے ناکہ میں کو نکالا ہے۔ سب کو بزور فرمانبردار کر لیا ہے۔

سنگھ باجے بلا بھاجے۔ یہ قول اور اعتقاد ہنود کا ہے

سنگت کی پھوٹ کا اللہ بیلی۔ آپس کا اختلاف نااتفاقی بہت بری۔ اللہ ہی بچا دے۔

سو بید نہ ایک لو بید۔ سو نصیحت سے ایک ڈنڈا زیادہ اثر کرتا ہے۔

سو پٹیت نہ ایک لٹھیت۔ لٹھ باز کے سامنے پٹہ باز کی کچھ حقیقت نہیں۔

سوت بھلی سوتیلا برا۔ سوت کی اولاد زیادہ تر دشمن ہوتی ہے۔

سوتے کا مُنہ کتا چاٹے۔ غفلت کے یہی لچھن ہیں۔

سوئی چھیدنے سے پہلے چھدتی ہے۔ جیسی نیت ہوتی ہے پہلے ویسا ہی پیش آتا ہے۔

سہاتے کی لات ان سہاتے کی بات۔ دونو یکساں ہوتے ہیں۔ محبوب کی سب حرکات پسند۔

سنیاں بھیے کوتوال اب ڈر کاہیکا۔ خود گھر کے مالک کوتوال ہوگئے تو اس اختیار پر کس کا ڈر۔

سوا چھیدے ٹاٹ کو تو پہلے آپ چھدلے
جیسے کام کی نیت تھی وہی پہلے پیش آیا۔

سیر کو سوا سیر موجود ہے۔ ہر بیسے کو اُس سے بڑھ کر ملتا ہے۔

ستر گز کی پگڑی سر ننگا۔ توانگری میں مفلسی کا اظہار

سید سُنی نہیں کاٹھ کی کُنی نہیں۔ سید سنی نہیں ہوتا کاٹھ کی ہنڈیا نہیں ہوتی۔ یہ قول راست نہیں ہے سید سُنی ہزار ہا موجود ہیں۔

ساجھے کے چنے ڈُکھنی آنکھوں چابنے پڑتے ہیں
ساجھے کا کام ایسا ہی ذمہ ہوتا ہے کہ بیماری کا عذر نہیں چلتا

سگِ زرد برادرِ شغال۔ دونو ایک سے ہوتے ہیں صورت اور نقصان میں۔

سارا مال جاتا جانئے آدھا دیجے بانٹ۔ اگر سارا مال تلف ہوتا ہو اور آدھا دیکر آدھا بچے تو بھی غنیمت ہے

سینکہ پیڑ پتے بابا کے ساتھ تھے اب دیکھا بہالی کام۔ یہ فضول خرچی بابا کے عہد میں تھی اب سمجھ کر کفایت سے کام کر

سانپوں کے بیاہ میں صرف زبان کی لپالپی۔ باقی ہیچ سب۔

سب اپنے بہو بیگانی۔ اس لیے کہ بہو دوسرے گھر کی ہوتی ہے

ساتھ ہاتھ ہاتھی سے دور اور پانچ ہاتھ سنگھاری سے بیس ہاتھ ناری سے اور تیس ہاتھ متواری سے
یہ سب موذی آزار رساں ہوتے ہیں ان سب سے دور رہنا دانائی ہے ان سب میں عورت اور مست سے زیادہ تر پرہیز چاہئے

سادھو کو کیا سواد گڑ نہیں بتاسے ہی سہی فقیر کو مزہ دار اور بےمزہ یکساں ہوتا ہے۔ یا اپنے مطلب کی کہتا ہے۔

سادھو کی جن سنگت لینے اُسنے کمائی پوری کینے جس نے نیک صحبت اختیار کی اُس نے اچھی کمائی کی۔

سارس کیسی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑی۔ دونو یکساں بدحال خراب ہیں۔

سانپ کا کاٹا ہوا رسّی سے ڈرتا ہے۔ جس پر ایک دفعہ کوئی صدمہ تکلیف گزر جاتی ہے تو پھر وہ ایسے موقع پر چوکس رہتا ہے

سانپ کے منہ میں چھچھوندر نگلے تو اندھا اگلے تو کوڑی دونو طرح مشکل اُس کا کیا علاج۔

سانچ جو کہے سب کے من سے اُتر رہے۔ الحق مُرٌ مشہور قول ہے سچ ہر ایک کو بُرا لگتا ہے خصوص خوشامد طلبوں کو

ساون گھوڑی بھادوں گائے ماگھ میں جو بھینس بیائی جی سے جائے یا خصم کو کھائے
یہ سب ہنود کے عقائد میں ہنود ہی پر یہ حال گزرتا ہو گا مسلمانوں میں تو کچھ بھی نہیں ہوتا ہنود ایسی راس کو برہمن کو دیدیتے ہیں تو گویا اُس کا مرنا مناتے ہیں اور برہمن پر بھی یہ صدمہ نہیں گزرتا تو بھی وہ باطل اعتقاد نہیں بدلتا۔

ساہ کے سوائے کمبخت کے دو سوائے۔ جس کو اتنا بہت نفع ہوتا ہے وہی تقدیر سے جلد بگڑتا ہے اسواسطے کمبخت ہوا

سائیں سے سچا رہ اور بندہ سے ست بھاؤ چاہے لمبی کیس بڑھا چاہے منڈ منڈاؤ۔ یعنی خدا تعالیٰ سے معاملہ خوب صاف چاہئیے اور اہلِ دنیا سے بھی۔ رہی آدمی کی وضع وہ کیسی ہی ہو (ع)

درویش صفت باش کلاہ تتری دار

سائیں راج بلند راج پوت راج محتاج راج عورت کو شوہر کی کمائی پر زیادہ پورا اختیار ہوتا ہے اور پوت کی کمائی پر رضامندی سے۔

سب جگ روٹھا رہے میرا مالک نہ روٹھا چاہیئے مالک کے روٹھے میں پتا نہیں لگتا۔

سب سے ہلیئے سب سے ملئیے سب سے لیجئے چاؤ ہاں جی ہاں جی سب سے کیجئے بسیے اپنے گانو۔ یعنی سب کی بات سُن لینی چاہیے مگر جو اپنی درست تدبیر ہو عمل اُسپہ کرنا چاہئے

سب کو دبا دھکیل بندی آپ ہی رہی اکیل
سب گئے گزرے ہوئے میں آپ ہی تنہا ہوں۔
سب سِکنے کاشی گئے تو ہنڈیا کس نے چاٹی۔
یعنی سب سعادت مند ہیں تو یہ بدمعاشی کس نے کی۔
سپوتی رووے ٹکروں کو نپوتی رووے پتروں کو
غرض دنیا میں رنج وشکایت سے کوئی خالی نہیں۔
سخی دیوے شرماوے بادل برسے اور گرماوے
سخی کی عطا منت اور احسان جتلانے کو نہیں ہوتی۔
سخی کے مال پر پڑے بخیل کی جان پر۔ سخی سے
بخیل کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔
سدا نہ پھولی توری سدا نہ ساون ہو سدا نہ
جوبن تھر رہے سدا نہ جیوے کوئی۔ ہمیشہ ایک
سا حال ایک سا رنگ روپ اور زندگی نہیں ہوتی۔
سو گاڑی نہ ایک چھکڑا سو سوتے نہ ایک مچلا
ایک چھکڑا سو گاڑیوں سے زیادہ کام آتا ہے اور ایک مچلا
سو سوتے ہوؤں سے بدتر ہے وہ کام دیں یہ نہ دے۔
سوم کا کتّا جائے نہ جانے دے۔ بخیل کا ساتھی بھی
اور کی کاربرآری نہیں ہونے دیتا۔
سونا گھر بھڑوں کا راج۔ خالی گھر کو کوئی آدباؤ لیا قت
والوں کی غیبت میں نالائق قابض ہو جاتے ہیں۔
سونی سیج سے مرکھنا بیل اچھا۔ تنہائی سے دو تہائی
کیسی ہی ہو اچھی ہوتی ہے یا بیوہ رہنے سے بدمزاج شوہر اچھا۔
سونے کی کٹاری کسی نے اپنے پیٹ میں ماری
کیسا ہی عمدہ فائدہ ہو پر جان پر کوئی نہیں لیتا۔
سہاگ بھاگ ارزانی چولھے آگ نہ گھڑے پانی
عمدگی بات چیت سب کچھ باقی خیر سب بے سامانی۔
سِکھ واکو دیجئے جس کو سِکھ سہائے۔ سکھ نہ دیجئے
بندر کو جو بیّے کا گھر جائے۔ پند ونصیحت اُس کو
دینی چاہیے جو ماننے پسند کرے ایسے کو کیا دیجئے جو اُلٹا نقصان کرے
سوچ کرنا پر کھا ہارے مرد وہی جو پہلے مارے۔
سوچنے میں جو دیر لگتی ہے تو اکثر موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے
پس مرد وہی ہے جو پہلے وار کرے۔
سلہاری کو دیکھ سلہاری جلتی ہے۔ ایک جگہ
کے دو امیدوار آپس میں کینہ کیا کرتے ہیں۔
ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے۔ مدام یکساں
حال ہے کچھ تفاوت نہیں۔
سونا کہے سنار کو اُتّم میری ذات کیا کالے مُنہ
کی گھونگچی تلے ہمارے ساتھ۔ شریف کو کمینے
کی صحبت پسند نہیں ہوتی۔
سو روپے میں ایک بوتل کا نشہ ہوتا ہے۔ دولت
کا اثر یہ ہے کہ غافل اور متکبر کر دیتی ہے۔
سار کو سار کاٹتی ہے۔ برابر کا ہمجنس ہی تکلیف پہنچاتا
یا غالب آتا ہے۔
سگِ حضور بہ از برادرِ دور۔ سامنے آنکھوں کے
شرم ہوتی ہے اگرچہ ادنی ہو بڑے کے نسبت جو دور ہو۔
جب غیر کی رعایت زیادہ ہوتی ہے تو بولتے ہیں۔

سلام روستائی بے غرض نیست۔ کوئی جو سلام کرتا ہے یا مطیع ہوتا ہے تو اُس کا کچھ مطلب ضرور ہوتا ہے۔

سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار سستی چیز ضعیف کمزور ہوتی ہے بار بار پیوند دوزی کرنی پڑتی ہے اور جس کو ایک بار زیادہ لگتا ہے وہ مضبوط ہوتی ہے بہت مدت کام دیتی ہے جیسے پکا مکان اور کچا۔

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست۔ جو کام درست ہونے کو ہوتا ہے وہ ابتدا رحال سے ظاہر ہوتا ہے

سال اول کُلبہ بودم سال دیگر میرزا غلہ چوں ارزاں شود امسال سید میشوم جب آدمی کو مقدور دولت مل جاتی ہے تو جو چاہو بنجاؤ سب بن سکے

سگ باش برادر خُرد مباش۔ چھوٹے بھائی کی کچھ توقیر نہیں ہوتی۔

سنتور لکد زن گراں بار بہ۔ شریر بدذات پر بار ضرور چاہیئے۔

سگ را در مسجد چہ کار۔ بد آدمی نیک لوگوں کے صحبت کے لائق نہیں ہوتا۔

محاورات و امثال شین معجمہ

شملہ بمقدارِ علم۔ جیسا آدمی یا جیسا کام ویسا ہی سامان۔

شکر خورہ کو شکر ہی ملتی ہے۔ آدمی جس حیثیت اور حوصلہ کا ہوتا ہے ویسا ہی سامان مہیا ہو جاتا ہے۔

شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ۔ آدمی جس ہنر اور پیشہ کا نہیں ہوتا تو اُس کی ماہیت اور دقائق سے واقف نہیں ہوتا

شکار کے وقت کُتیا ہگائی۔ کام میں عین وقت کے وقت بہانہ کرنا جواب دینا۔

شیخی اور تین کانے۔ شیخی سے عزت نہیں حاصل ہوتی

شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں حاکم بڑا عادل ہے شیر کا مقدور نہیں کہ بکری کو ستا دے عہد میں کہا کرتے ہیں

شیخوں کی شیخی پٹھانوں کی شر۔ شیخ شیخی کیا کرتے ہیں اور پٹھان شریں مچاتے ہیں۔

شام کے مرے کو کہاں تک رویئے۔ ابھی سے کام شروع ہوا تو کب تک اسکی خبرداری ہوگی طاقت سے زیادہ ہے

شکاری شکار کریں احمق ساتھ پھریں کام والے اپنا کام بناتے ہیں احمق بے فائدہ ساتھ ہو کر اوقات ضائع کرتے ہیں

شاکر کو شکر موذی کو ٹکر۔ شاکر کو شکر کا نیک نتیجہ ملتا ہے موذی کو سزا ہوتی ہے۔

شان میں کیا جھفنے پڑ جائینگے۔ کیا شیخی یا عزت بگڑ جائیگی۔

شرع میں شرم کیا۔ جو کام شرع میں جائز ہو اُس میں کیا شرم چاہیے

شیطان سے زیادہ مشہور ہے۔ بہت مشہور یا بدنام ہے

شہر میں اونٹ بدنام۔ جو نامی ممتاز یا سرغنا ہوتا ہے اُسی کا نام لیا کرتے ہیں۔

شمع کی رو پشت یکساں ہوتی ہے۔ روشن اور صاف دل حاضر و غائب یکساں ہوتے ہیں۔

شیطان طوفان اللہ نگہبان۔ جھوٹی تہمت سے خدا کی پناہ۔

شیطان کا لشکر۔ نابالغ لڑکے جو جمع ہو کر شوخی اور شرارت کرتے ہیں

شرم ہی شرم میں کام تمام ہوا۔ خسارہ اٹھایا یا کام بگڑ گیا

شیروں سے شکار اور کووں سے بڑے۔ ہرگز نہیں ہاتھ آتی قابو کے نہیں ہوتے زبردست سے کچھ نہیں ہاتھ آتا۔

شکنجہ کیا۔ سخت عذاب کیا بڑی سزا دی۔

شیطان کے کان بہرے۔ کوئی سن نہ لے ظاہر نہ ہو جائے

شلیتے ہیں منخ لشکر میں شیخ۔ دونوں فساد کرتے ہیں۔

شیخی خوریکا گھر جلا کہا پڑا جلو میری شیخی تو میرے پاس ہے۔ شیخی چاہیئے گھر پڑا جل جاؤ۔

شیطان سے بچیے ہر جگہ موجود ہے۔ یہ انسان کا بڑا دشمن ہے

شیطان کا شیرہ ہے۔ یعنی اس سے پیچھا نہیں چھوٹتا یا اس میں پوشیدہ فساد ہے۔

شتر بے مہار۔ خود سر ہے کسی کا کہا نہیں مانتا یا خراب پریشان پھرتا ہے

شیخی کرکری کر دی۔ ہرا دیا الزام دیدیا لاچار کر دیا شرما دیا۔

شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال۔ شاید کہ یہی تدبیر کارگر ہو جاوے۔

شکل تو دیکھو۔ یعنی تجھے یہ حوصلہ نہیں ہو سکتا۔

ششدر ہو گیا۔ ششدر رہ گیا۔ متحیر ہو گیا۔

شیخی جھڑ گئی۔ کچھ بن نہ آیا۔ شرما گیا۔ اترات جاتا رہا۔

شیخی چڑھ گئی۔ ضد آگئی۔

شوربا پتلا ہو گیا۔ بڑا صدمہ پہنچا۔

شیخ۔ بزرگ آدمی پیر یا استاد۔

شیخی بگھارتے ہیں۔ اتراتے ہیں نمود کرتے ہیں۔

شمشیر۔ تلوار اور گنجفہ میں ایک بازی کا نام ہے۔ تاج میں دیکھو

شطرنج باز۔ حیلہ ساز چال باز مکار۔ شطرنج ایک کھیل کا نام ہے دونو طرف کے سولہ سولہ کل بتیس مہرے ہوتے ہیں ہر طرف ایک بادشاہ ایک وزیر دو رخ دو گھوڑے دو فیل آٹھ آٹھ پیادے اور بساط کے چونسٹھ خانے جن پر وہ چلتے ہیں اور اسکا کھیل دو طرح پر ہے رومی اور فرنگی دونو طرح میں بعض مہروں کی چال میں اختلاف ہے رومی طور پر اکثر حکمی نقشے ہیں اور شطرنج میں اکثر فریب ہوتا ہے اور مہروں کی چال مقرری ہے۔

شیخ چنڈال نہ چھوڑے مکھی نہ چھوڑے بال۔ ایسا بد ہے سب ہضم کرتا ہے۔

شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ لیاقت مند ایک بھی غنیمت ہے۔ کہتے ہیں شیر کا ایک ہی بچہ شیر ہوتا ہے۔

شیر ہو کر چھیچھڑے کھاتے ہیں۔ اپنی خلاف وضع کرتے ہیں یا انکسار اختیار کر لیا ہے۔

شیروں کا منہ کس نے دھویا ہے۔ جب اطفال بے منہ دھوئے کھانا کھاتے ہیں تو کہتے ہیں۔

شیرِ مادر ہے۔ حلال ہے کھاؤ پیو کچھ ڈر نہیں۔

شب برات۔ چودھویں تاریخ پندرھویں شب ماہ شعبان کو کہتے ہیں خاص مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔

شیخ تیری فطرت۔ فطرت نہ ہو تو کسی کام کے نہیں۔

شیر قالین ہے۔ صورت ہی ڈراونی ہے ہو کچھ نہیں سکتا تصویر کی مانند ہے۔

شوروا نکال دیا۔ بدحال کر دیا۔ باقی نہ چھوڑا۔

شیخی نکال دی۔ سزا دیدی بدلا لے لیا۔

شیر گرم۔ کنکنا۔ نیم گرم پانی۔

شیطان ہے۔ بڑا شریر فتنہ انگیز ہے۔

شیخین۔ صحابہ اور خلفاء میں سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما مراد ہوتے ہیں اور علماء مجتہدین میں امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسفؒ جب یہ دونوں ایک مسئلہ پر متفق ہو جاویں یہ مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔

شگوفہ گاہ شگفتہ ست گاہ خوشیدہ۔ درخت گاہ برہنہ ست گاہ پوشیدہ۔ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ کبھی راحت کبھی رنج کبھی تونگری کبھی مفلسی۔

شہر خاموشاں۔ قبرستان کو بولتے ہیں۔

شکار ہاتھ لگا۔ مفت ہاتھ آیا۔

شمسی قمری۔ دو تین چیزوں کو جو مختلف المقدار ہوں برابر کر دینا جیسے اوسط نکالتے ہیں۔

شب برات کا گھڑا۔ مسلمانوں میں رسم ہے کہ شب برات کے دن پچھلے مردوں کی درود فاتحہ دیکر مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں

شکار بکار بیکاران۔ جس کو کچھ کار نہ ہو وہ جنگل میں ٹکریں مارتا پھرے۔

شش و پنج میں ہوں۔ متردد ہوں۔ فکر لگ رہا ہے۔

شاید۔ مشکوک بات پر بولتے ہیں۔

محاورات و امثال صاد مہملہ

صدقۃ الفطر۔ مسلمان جو یکم شوال کو دوگانہ نماز سے پہلے دو سیر گندم فی کس مسکین کو دیا کرتے ہیں۔

صبح ہوئی چولھے پر نگاہ۔ حریص کا حال یہی ہوتا ہے حریص ہے

صورت طباق میں چھپ گھنڈی میں۔ بظاہر سادہ آرائش پوشیدہ یا چلن دستور کا اور اوصاف حمیدہ نامعلوم

صبح کا بچھڑا شام کو آوے تو بچھڑا نہ جانیئے۔ آدمی جب سنبھلے خوب ہے اتنی بے اعتدالی کا مضائقہ نہیں۔

صندل کے چھاپے منہ کو لگے۔ بڑی بدنامی ہو گئی

صورت چڑیل کی مزاج پریوں کا۔ کم مرتبہ ہو کر بلند مرتبہ کا برتاؤ۔

صورت ولیوں کی فعل قصائیوں کا۔ یعنی ظاہر میں نیک باطن میں نہایت بد۔

صورت پر نہیں پھبتا۔ یہ کام اس کے مناسب حال نہیں معلوم ہوتا یا اس سے ہونا معلوم نہیں ہوتا۔

صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل۔ بدشکل آدمی کو کہدیا کرتے ہیں۔

صدقہ دیوں رد بلا۔ صدقہ خیرات دینے سے اللہ تعالیٰ آتی بلا کو دفع کر دیتا ہے۔

صدقہ گئی۔ عورتیں اپنی اولاد یا قریب اقرب کو دیکھ کر محبت کی راہ سے کہا کرتی ہیں۔

صحبت اچھی بیٹھے کھائے ناگر پان صحبت بری بیٹھے کٹوائے ناک اور کان۔ اچھی صحبت کا یہ نتیجہ ہے اور بری کا یہ۔

صدر ہر جا کہ نشیند صدر ست۔ عزت والے یا امیر کی ہر جگہ عزت اور منزلت ہے جہاں بیٹھ جاوے۔

صبح کی بوہنی اللہ میاں کی آس۔ یہ قول دوکانداروں کا ہے۔

صلوات سُنائی۔ بہت بُرا بھلا کہا گالیاں دیں۔

۶ نہیں تو پھر کوئی صلوات سُن کے جاتے ہو

صدا۔ آواز اور فقیر بالوا جو کچھ نگ ملا کر کہتے ہوئے مانگتے ہیں

صاحبین۔ علمار مجتہدین میں سے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو کہتے ہیں جب وہ دونو ایک مسئلہ پر متفق ہو ویں مسلمانوں کی اصطلاح

صلح کل۔ جو شخص ہر طرح پر راضی ہو نفع ہو یا نقصان۔

صفائی نہیں۔ یعنی کینہ باقی ہے دل صاف نہیں ہوئے مکان صاف نہیں

صبر کر مَن میں تا سُکھ رہے تن میں۔ صبر سے راحت ہوتی ہے۔

صندل کی لکڑی کو نہیں جلاتے۔ منبرور کو کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

صاحب قائم مال میراث۔ مالک موجود اور بدمعاش روبرو لوٹتے ہیں اور بس نہیں چلتا۔

محاورات و امثال ضاد معجمہ

ضامن نہ ہو جئے گرہ کا دیجئے۔ ترت نقصان اُٹھانا اچھا ضامن ہونا بُرا۔ ؎ ضامن نہ ہو جے باپ بیٹا ناتی گھر پاپ کا ...، سے بہا دُکھ تاپ کا ... قول و فعل ... ہے

ضرورت میں گدھے کو باپ بناتے ہیں۔ لاچاری میں مطلب کے واسطے ذلیل سے ذلیل کام اختیار کرتے ہیں

ضرورت میں سب روا ہے۔ بُرا بھلا نیک نامی ہی لاچاری بڑی مصیبت ہے۔

ضرب الغلام اہانۃ المولیٰ۔ غلام کا پٹنا مولیٰ کی رسوائی

محاورات و امثال طار مہملہ

طویلہ کی بلا بندر کے سر۔ جو بگاڑ ہوتا ہے کوئی کرو غریب کے سر پڑتا ہے۔

طوطی بول رہا ہے۔ خوب حکم جاری ہو سب مطیع ہیں شوکت حاصل ہے۔

طوطی کی آواز نقار خانہ میں کوئی نہیں سُنتا۔ قوی کے سامنے ضعیف کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی۔ امیروں کی مجلس میں غریب کو کوئی نہیں پوچھتا۔

طاقت مہماں نداشت خانہ بمہماں گزاشت۔ یہ اب مثل ہو گئی اس کا پہلا مصرع یہ ہے۔ تیر تو آمد بدل مسکین نو دجاں گزاشت۔ یعنی مہمان کا خرچ نہ اٹھا سکے گھر چھوڑ کر روپوشش ہو گئے۔

طالب زر کا بالضرور جگ میں خوار حق سے دور۔ حریص لالچی لوگوں کی نظروں میں بیشک ذلیل ہوتا ہے۔

طاقی نہ چھوڑے باقی۔ یہ قول چابک سواروں کا ہے یہ عیب گھوڑے میں ہوتا ہے اس کو منحوس جانتے ہیں۔

طشت از بام۔ ظاہر اور نہایت مشہور۔

طلب الکل فوت الکل۔ زیادہ طلبی سرا سر محروم کرتی ہے۔

طوطے کی سی آنکھیں بدل لیں۔ یعنی بے مروتی کی کچھ لحاظ نہ کیا۔

طرفین۔ دونو طرف والے۔ اور علمار مجتہدین میں سے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہا اللہ کو کہتے ہیں جب یہ دونو ایک مسئلہ پر متفق ہوں مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔

طور بگڑ گئے۔ بصارت میں فرق آگیا۔ کم ہو گئی۔

طبیعت صاف ہو گئی۔ صحت ہو گئی یا کینہ دور ہو گیا

طاق ہو گیا۔ ہوشیار چالاک ہو گیا۔ کاربار سب سیکھ لیا۔

محاورات و امثال ظا معجمہ

ظالم کی داد خدا کے گھر۔ زبردست کا بدلہ خدا ہی دیتا ہے۔

ظالم کی چال ہی اور ہے۔ کیونکہ ظلم کے بہت طریقے ہوتے ہیں۔

ظالم کا زور سر پر۔ ظالم کے سامنے بس نہیں چلتا۔

ظاہر رحمن کا باطن شیطان کا۔ ظاہر درست دل میں شرارت اور شیطنت۔

ظاہر کے رنگ ڈھنگ ہیں۔ ریاکاری اور دکھلاوے کی باتیں ہیں۔

ظاہر کی ٹیپ ٹلّو ہے۔ ظاہر کی نمود اور زیب زینت ہے۔

محاورات عین مہملہ

عرق عرق ہو گیا۔ نہایت شرمندہ ہوا۔

عمر بھر کے دُکھیا نام چین سُکھ۔ اچھا نام رکھنے سے عیب نہیں جاتا رہتا۔

عید ہی کو دُھوبی کا گھر سُوجھتا ہے۔ ایسے بخیل کہ سال بھر میں صرف عید کے دن کپڑے سفید ہوتے ہیں۔

عیب کرنے کو ہنر چاہیے۔ بے ہنری سے عیب کرنا بدنام اور فضیحت کر دیتا ہے ہنر یعنی عقل سب جگہ درکار ہے۔

عید کے پیچھے چاند مبارک۔ بے محل ہے کسی کام کے وقت گزر جانے پر بولتے ہیں۔

عید پیچھے ٹر۔ برات پیچھے دَھونسا۔ دونو بے محل نازیبا یہ بھی وقت گزرنے پر بولتے ہیں۔

علّت جائے عادت نہ جائے۔ بیماری دور ہو جاتی ہے عادت کبھی نہیں چھوٹتی۔ العادۃ کالطبیعۃ الثانیۃ مشہور قول ہے

عقل کے ناخن لو۔ عقل درست ٹھیک کرو۔

عقل بڑی کہ بھینس۔ ظرافت کا کلمہ ہے یاروں میں مستعمل ہوتا ہے جب کسی سے کوئی حرکت خلاف عقل ہو جاتی ہے تو کہدیتے ہیں بہ سبیل مذاق۔

عجب دُھج ہے۔ عجب وضع ہے۔ دُھج مور کی دُم کو کہتے ہیں۔

عشق اللہ۔ بینوا لوگ کا سلام ہے آپس میں کیا کرتے ہیں۔

عصا پیر بجائے پیر۔ جب پیر ازکار رفتہ ہو جاتا ہے تو اُس کا قائم مقام اُس کا جبہ ہوتا ہے۔

عاقلاں خود میدانند۔ عقلمند جانتے ہیں کہ یہ کام کس نے کیا کیوں کیا کیا سبب۔

عجب چال ڈھال ہے۔ عجب طریق یا عادت اور وضع ہے طنز ہوتا ہے یعنی اچھا نہیں۔

عجوبہ ہے کھلوتا ہے یعنی متین نہیں۔

عقل پر پردہ پڑ گیا۔ بہک گئے سمجھ میں نہ آئی۔

عقیقہ ہے۔ مسلمانوں میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ساتویں دن اُسکا سر مونڈتے ہیں اگر لڑکا ہو تو دو راس ورنہ ایک راس ذبح کرتے ہیں اور قرابتی وغیرہ سب جمع ہوتے ہیں پکا کھاتے اور خوشی کرتے ہیں اُسی دن بچہ کا نام رکھتے ہیں اُس کو چھٹی اور مونڈن کہتے ہیں عقیقہ عربی ہے۔

عمر نوح چاہیئے۔ اِس کام کو مدت دراز چاہیے۔

عقل کا پتلا ہے۔ بیوقوف ہے بطور طنز کہتے ہیں۔

عقل کا تودہ ہے۔ ظریف آدمی بیوقوف شخص کو طنزاً کہا کرتے ہیں۔

عمر دراز جیتا رہے۔ جب کوئی بڑے بزرگ یا بڈھی عورت کو سلام کرتا ہے تو یہ اُس کا جواب ہوتا ہے۔

عنقا ہے۔ یعنی یہ چیز پیدا نہیں صرف نام مشہور ہے میسر نہیں آتی

عقد انامل۔ انگلیوں کی گنتی مسلمانوں کے یہاں اُنگلیوں پر گنتے ہیں دس ہزار تک گنا جا سکتا ہے اس کی تفصیل بہت ہے اور لکھنی مشکل۔

عجب چال ہے۔ یعنی اچھا نہیں ظاہر کچھ باطن کچھ۔

عدّت۔ مسلمانوں میں مُردہ کی بیوی کے واسطے چار مہینے دس دن مرنے کے روز سے مقرر ہیں کہ اس مدّت میں زیب و زینت سرمہ مسی مہندی وغیرہ سب ترک کرے گھر سے باہر نہ نکلے اور بعد اس مدّت کے جو متروک تھا سب جائز ہو جاتا ہے اس کو چھ ماہی بھی کہتے ہیں۔ چھ ماہی میں دیکھو۔

عید الفطر۔ یکم ماہ شوال کو کہتے ہیں۔

عید الضحیٰ۔ عید قربان۔ دسویں ماہ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔ یہ تینوں مسلمانوں کی اصطلاح ہیں۔

عمّو۔ باپ کا برادر چھوٹا یا بڑا پر ہند میں فرق کیا ہے چھوٹے کو چچا کہتے ہیں بڑے کو تایا۔ ہنود چاچا۔ تاؤ کہتے ہیں۔

علّت کٹی۔ یعنی فرصت ہو گئی کام ہو گیا یا جھگڑا طے ہو گیا

عراقی۔ تحقیراً گھوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

عقل بڑھے سوچ سے روٹی بڑھے لوچ سے۔ جتنا سوچ بچار اندیشہ فکر زیادہ کرو عقل تیز ہوتی ہے اور آٹے میں جتنا لوچ زیادہ ہوگا روٹی اتنی ہی پھیلے گی۔

عالی ہمّت سد المُفلس۔ کھاپی دے دلا کر فراغت کر دیا ہے

عراقی پر زور نہ چلا گدھی کے کان اینٹھے۔ جب زبردست پر زور نہیں چلتا تو غریب پر جھونجھل اُتارتے ہیں۔

عقل مند کی دُور بلا۔ عاقل اپنی عقل کے وسیلہ سے مکروہات سے بچ رہتا ہے۔

عیب ہا جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو۔ اُس کی برائیاں سب بیان کیں تو اوصاف بھی کہنے چاہئیں کوئی چیز نری عمدہ یا نری ناقص نہیں ہوتی عمدگی اور نقصان دونو ہوتے ہیں

عشقِ سعدی تا بزانو۔ یہ اگرچہ سعدی کا قول ہے پر اب مثل ٹھہر گئی یعنی اس بات کی چنداں خواہش تگ و دو نہیں ہے اتنی ہی ہے۔

عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش ست۔
آج کا عیش اگر کل کا فکر اور تردد نہ ہو تو خوب ہے نہیں تو تلخ ہے۔

عاقلاں پیرو نقطہ نشوند۔ عاقل عقل کی مدد سے صحیح پڑھتے ہیں نقاط کے پیرو نہیں ہوتے۔

عشق ست و ہزار بدگمانی۔ محبت ہے اور اس میں ہزار بدگمانیاں ہیں دل صاف نہیں۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ اصل جیسی ہوتی ہے فرع ویسی ہی ہو کر رہتی ہے ہزار تدبیر کرو صحبت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

عطار او را بہ لقا او بخشیدم۔ اس کی عطار کو اس کی صورت پر نثار کی۔

عطار کا شیشہ ڈوم کا گلا۔ دونوں یکساں ہیں ایک شیشہ سے تمام شربت اور عرق گلے میں سے تمام راگ نکلتے ہیں

علم در سینہ نہ در سفینہ۔ علم وہی جو یاد ہو کتاب میں لکھا ہوا چنداں کام نہیں آتا۔

عمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت ست۔ جب کوئی ادھورا کام بھی ایسے آدمی سے بنجا دے جس سے ہرگز توقع نہ ہو تو کہتے ہیں۔

عطاروں کا بازار گرم ہے۔ بیماری کی کثرت ہے۔ دوا کی بکری خوب ہے۔

محاورات غین معجمہ

غرض والا اپنی گاوے۔ اپنے مطلب سے کام رکھتا ہے

غم کھاؤ۔ جانے دو۔ تحمل کرو۔ معاف کرو۔ کبھی یہ مراد ہوتی ہے ذرا ٹھہرو۔ تامل کرو۔

غلام کی ذات بڑی بدذات۔ لاجبرانی عبیدی کا قول مشہور ہے۔

غم نہ داری بز بخر۔ اگر کچھ فکر نہیں ہے تو بکرا خریدے بہتیرا فکر ہو جائے گا جتنا تعلق وتنا فکر اور غم ادنیٰ درجہ یہ ہے۔

غضب ہو گیا۔ سخت مصیبت آپڑی افسوس کے وقت بولتے ہیں

غصہ بڑا عقلمند ہوتا ہے۔ کمزور ہی پر آتا ہے زبردست کے سامنے نہیں آتا۔

غائب غلا ہو گیا۔ دبک گیا۔ روپوش ہو گیا۔ چلا گیا۔

غیر غیر ہے اپنا پھر اپنا ہے۔ غیر کی توقیر مدارات ناطے والے کے برابر نہیں ہوتی یا اپنے سے جو امید ہوتی ہے وہ غیر سے نہیں ہو سکتی

غیر کا سر کدو برابر۔ کسی کے سر کی اور کو کیا قدر۔

غلطاں پیچاں ہے۔ مبتلا نہایت متفکر کام میں مصروف کم فرصت ہے۔

غوطہ کھا گیا۔ ڈوب گیا یا طرح دے گیا الگ ہو گیا یا بچ گیا یا دبک گیا

غلام۔ بندہ اور گنجفہ میں ایک بازی کا نام ہے تاج میں دیکھو

غپ شپ ہو رہی ہے۔ ہر طرف کی گفتگو لاطائل ہو رہی ہے

غپ شپ اڑ رہی ہے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی ہیں

غرض نکلی آنکھ بدلی۔ جب مطلب پورا ہو گیا تو آپ کا کیا کام رہا

امثال غین معجمہ

غلام کو اور چنے کو منہ نہ لگاوے۔ غلام دلیر ہو جاتا ہے اور چنے کا مزہ نہیں چھوٹتا۔

غلام اور چونا بغیر پٹے کام نہیں دیتا۔ کم اصل بغیر سزا پائے کام نہیں آتا۔

غرض کے وقت گدھے کو باپ بنا لیتے ہیں۔ غرض مند اپنی غرض کے واسطے ذلت اختیار کرتے ہیں۔

غیر کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کاٹی۔ کسی کا بُرا منانے کو اپنا نقصان کر لیا۔

غریب تیرے تین نام جھوٹھا پاجی بے ایمان۔ غریب کی ہمیشہ اور ہر طرح کی بے عزتی ہوتی ہے۔

غریب کی جوانی گرمی کی دھوپ جاڑے کی چاندنی اکارت جاتی ہے۔ کچھ کام نہیں آتی۔

غریب کی جورو سب کی بھابی زبردست کی جورو سب کی دادی۔ غریب کا ساتھی بھی سب میں کم رتبہ اور زبردست کا یار سب پر زبردست ہوتا ہے۔

غریب کی جورو عمدہ خانم نام۔ مفلسی میں نام سے عزت نہیں بڑھتی۔

غصہ بہت زور تھوڑا مار کھانے کی نشانی۔ ناتوان کا غصہ اُسیکو ضرر دیتا ہے۔

غلام آب کش باید و خشت زن۔ غلام وہی اچھا ہوتا ہے جو خدمت گزار ہو نہیں تو مفت کا بار ہے۔

محاورات و امثال فا

فقیری شیر کا برقع ہے۔ اِس فرقہ میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔

فقیر کو کمل ہی دوشالہ ہے۔ غریب کو جو میسر ہو جائے وہی عمدہ ہے۔

فقیر کی صورت ہی سوال ہے۔ زبان سے مانگو یا نہیں۔

فاتحہ نہ درود کھانے کو موجود۔ کام نہ کاج فائدہ کے طالب ہوئے۔

فضل کرے تو چھُٹیاں عدل کرے تو لُٹیاں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تو معاف صاف بچے اور عدل کیا تو بیشک عذاب ہے۔ پنجابی بولی ہے۔

فراٹے بھرتا ہے۔ بڑا چالاک اور مشاق ہے۔

فقیر جاہل شیطان کا گھوڑا۔ فقیر جاہل جہاں جاتا ہے شیطان ساتھ رہتا ہے۔

فکر ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست۔ ہر ایک کو جتنی طاقت ہوتی ہے وتنی بار کشی کرتا ہے۔

فقیرنی کا پوت چلن احدیوں کا۔ غریب ہو کر وضع مزاج امیرانہ محنت نہ مزدوری گزر کیسی ہو۔

فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہے۔ فوج میں آگے بڑا صدمہ ہوتا ہے اور برات کے پیچھے خرچ دشوار ہوتا ہے۔

فالودہ کھاتے دانت ٹوٹے تو کیا کیجے۔ بھلائی کرنے سے نقصان ہوتا ہو یا سہل بات میں بھی دشواری ہووے تو اسکا کیا علاج۔

فقط تعویذ سے کام نہیں نکلتا کمر کا بھی زور چاہیئے صرف تعویذ سے بغیر زور کمر کے کوئی کام نہیں ہوتا تعویذ

کے ساتھ اپنی ہمت بھی چاہئے۔

فرعون بے سامان ہے۔ افلاس میں بڑا متکبر سرکش ہے۔

فاتحہ پڑھو۔ یہ مطلب نہیں ہوتا اس کی امید نہ رکھو۔

فخنہ فقیر ہے۔ نہایت کنگال محتاج ہے۔

فطرتی ہے۔ ہوشیار حیلہ ساز ہے۔

فاقہ کی ماری جان ہے۔ بھوکا ناتوان ضعیف ہے۔

فالتو ہے۔ یعنی حاجت سے زیادہ بیکار ہے۔

فرشتہ ہے۔ نیک وضع نیک خلق نیک بخت ہے۔

فقیر ہے۔ درویش عابد زاہد ہے اب فقیر بھیک مانگنے والے کو کہنے لگے ہیں۔

فہم عالم بالا معلوم۔ فیضی کا قول ہے جبکہ سعدیؒ شیرازی کے شعر پر مقابلہ کرکے یہ شعر کہا تھا ؎ ہر گیاہے کہ از زمیں روید وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید ٭ اور وہیں چیل نے اُس کے منہ پر بیٹ کردی تھی تب یہ کلمہ سخت کہا تھا اور سعدیؒ کا یہ شعر ہے ؎ برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ٭ ہر ورقِ دفتریست معرفتِ کردگار

فریاد مچادی۔ غل مچادیا۔

محاوراتِ قاف

قاضی کی مونچھ ہے۔ مفت کی بیگار ہے۔

قاضی جی کیوں دُبلے شہر کا اندیشہ۔ حاکم رئیس کو تمام رعایا کی خبرگیری کرنی پڑتی ہے ہر وقت فکر رہتا ہے۔

قاضی کی مسواک ہے۔ یعنی یہی ایک چیز ہے۔

قلعی کھل گئی۔ اصل بات معلوم ہوگئی بھید ظاہر ہوگیا۔

قابو کی بات نہیں۔ طاقت سے زیادہ ہے یا اختیار ہی نہیں۔

قاضی بدو گواہ راضی۔ اِس لیے شرع میں مقدمہ دو گواہ سے طے ہوتا ہے۔

قرض کا رڑھ مہمانی۔ یہ عمل اچھا نہیں۔

قسم کھانے پینے کے لیے ہے۔ یہ قول جھوٹے گواہوں کا ہے۔

قورمہ بسا بھی دال سے اچھا ہوتا ہے۔ عالی مرتبہ اگر اپنے مرتبہ سے کمتر ہوجاوے پھر بھی کم مرتبہ سے فائق رہتا ہے۔

قول مرداں جاں دارد۔ شریف کہکر خلاف نہیں کیا کرتے۔

قہرِ درویش بر جانِ درویش۔ غریب کا غصہ اُس کی جان پر ہوتا ہے اور کو ضرر نہیں کرتا۔

قارورہ گھٹا ہوا ہے۔ آپس میں بڑی موافقت ہے۔

قال ہی قال ہے حال نہیں۔ باتیں ہی باتیں ہیں عمل نہیں۔

قمر در عقرب ست۔ یہ وقت منحوس ہے مشیعہ لوگ بہت بُرا سمجھتے ہیں۔

قافیہ تنگ ہے۔ لاچار ہو رہا ہے۔

قلیا تمام ہوئی۔ کام آخر ہوا طاقت ہوچکی۔

قل ہوگیا۔ تباہ ہوگیا ہوچکا ع قل ہوا زہد کا قلیا ہوئی زاہد کی تمام

قل اعوذ یا ہے۔ مفت خور لیے محنت بِلا ہر گز زباں کرنیوالا ہے

قل کردیا۔ تباہ کردیا۔ ہرادیا۔

قاروں کا خزانہ چاہئے۔ بہت مال چاہیے۔

قیامت ہے۔ بڑی دشواری بہت مشکل ہے۔

قیامت برپا ہے۔ بڑا فتنہ و فساد جنگ و جدال ہو رہا ہے یا ریخ اندھیر ہے

قیامت برپا کر رکھی ہے۔ بڑا دق کر رکھا ہے دنگہ فساد پھیلایا ہے۔

قضائی کی گھاس کٹرا کھا جائے۔ یعنی کیا مقدور کہ ہمارا نقصان کر سکے۔

قاضی وقصبانی وقصاب و قانونگوئے نیز۔ اِن چار قاف سے خدا کی پناہ شریر مکار ہوتے ہیں۔

قلعی کھول دی۔ عیب صواب ظاہر کر دیا۔

قلم پکڑنا نہیں جانتا۔ جاہل ہے لکھنا پڑھنا کیسا۔

قلعی اُکھڑ گئی۔ بھید ظاہر ہو گیا۔

قریب ہی قریب ہے۔ ملتا جلتا یکساں ہے کچھ ایسا فرق نہیں ہے۔

قربانی۔ خاص وہ ذبیحہ جو مسلمان دہم ماہ ذی الحجہ کو بارھویں تاریخ تک ادائے واجب کے واسطے ذبح کرتے ہیں۔

قارورہ۔ شیشہ کو کہتے ہیں چونکہ بیمار کا پیشاب شیشہ میں دکھاتے ہیں اِس واسطے بیمار کے پیشاب کا نام ہو گیا۔

قابو چی۔ مکار خود مطلبہ۔

قارون ہے۔ بڑا دولتمند ہے۔

قائل معقول کر دیا۔ سمجھا دیا جھگڑا مٹا دیا یا بل نکال دیا۔

قصبانی کھرپا ہے۔ بڑا متفنی خود مطلبہ ہے۔

قصہ کوتاہ کرو۔ یعنی بالائی باتیں جانے دو مطلب پر آؤ۔

قلمدان سپرد ہو گیا۔ دیوان یا میر منشی ہو گیا۔

قدم بڑھاؤ۔ آگے بڑھو آگے چلو چلے جاؤ۔

قدم لیے۔ پانو چومے تعظیم کی۔

قماش۔ وضع اور قسم اور گنجفہ میں ایک بازی کا نام ہے

تاج میں دیکھو۔

قضارا چہ علاج۔ حکم الٰہی ہو کر رہتا ہے اس کی نہ کوئی تدبیر علاج

قصہ کہانی ہے۔ بات معتبر قابل سند نہیں۔

قضائی کے کھونٹے بندھا۔ موت کے پنجہ میں گرفتار ہوا۔

قضا کار۔ یعنی اتفاقاً بے ارادہ بے توقع۔

قلم برداشتہ۔ کوئی مضمون بے فکر و تامل لکھ دینا پہلے مسودہ نہ کرنا بڑے تیز طبع کا کام ہے۔

قتل کی رات۔ مسلمان ماہِ محرم کی دسویں رات کو کہتے ہیں

امثال قاف

قاضی نیاؤ نہ کرے گا تو گھر کو آنے دے گا۔ حاکم اگر انصاف نہ کرے گا تو قید بھی نہ کریگا۔

قسمت کے بلیا پکائی کھیر ہو گیا دلیا۔ تقدیر کے لچھن اچھا کام بگڑ گیا سمجھے کچھ ہو گیا کچھ۔

قصہ زمین بر سرِ زمین۔ جس جگہ کا معاملہ ہوتا ہے اُسی جگہ چکتا ہے۔

قاضی جی پہلے اپنا آگا ڈھانکو پھر نصیحت کرنا۔ آدمی پہلے اپنی اصلاح کرے پھر اور کی طرف متوجہ ہو۔

قانون گو کی مری کھوپری بھی دغا دیتی ہے۔ قانون گو سے زیادہ کوئی دغاباز نہیں ہوتا۔

قرآن شریف کا جامہ پہنکر آوے تو یقین نہ کرنا۔ اتنا جھوٹا ہے اس کی بات کا کبھی یقین نہ کرنا۔

قاضی کی ڈاڑھی تبرک ہو گئی۔ مفت میں گئی جب کے پی

اُولا ہو خرچ ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں۔

قریب ہے سو رقیب ہے۔ قرابتی کو حسد زیادہ ہوتا ہی الاقارب کا العقارب مشہور قول ہے۔

قاضی کے گھر کچوہے بھی سیانے۔ ہوشیاروں کے ہم نشین بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔

قاضی کی لونڈی مری سارا شہر آیا قاضی جی مرے کوئی بھی نہ آیا۔ حکومت کا خوف ایسا ہی ہوتا ہے تب حکومت کا خوف تھا اب وہ خوف گیا گزرا ہوا۔

قسائی کی بیٹی دس برس کی بیٹا جنتی ہی۔ زبردست کا کام جلد ہوتا ہے یا قسائی کی اولاد جلد تیار ہوتی ہے۔

قتل الموذی قبل الایذا۔ موذی کا مار ڈالنا ایذا دہی سے پہلے چاہیئے

؎ سر گرگ باید ہم اول برید ٭ نہ چوں گوسپندانِ مردم درید

قرض کا کھانا پھوٹس سے تاپنا یکساں ہی۔ بے برکت ہی کچھ فائدہ نہیں ہوتا جلد ہو لیتا ہی پر لاچاری کو کیا کرے

قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی۔ بدعورت جب آپ کام کی نہیں رہتی تو اوروں کو بہکا کر اپنی راہ پر لاتی ہی اس سے بچنا چاہیئے۔

قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا۔ پوچھنے کی حاجت نہیں ؏ رویش ببیں حالش مپرس۔

قدرِ عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ تکلیف کے بعد آرام کی خوبی معلوم ہوتی ہے۔

قدرِ نعمت ست بعد زوال۔ ہر چیز کی خوبی جب معلوم ہوتی ہے جب وہ گزر جاتی ہے اور وقت پر یاد آتی ہی

قرآن بر سرِ زبان ست و زر در میان جان۔ اس لیے قرآن پڑھنا سہل ہے اور دینا مشکل ہے ؎

بنا نے ہمچو خر در گل بمانند ٭ در الحمدی بخواہی صد بخوانند

محاوراتِ کاف

کیا پھولا پھرتا ہے۔ کیا غافل ہی یا کیا متکبر ہے۔

کِس باغ کی مولی ہے۔ یعنی بے نام و نشان کسی تبہ کا نہیں۔

کیوں نہیں۔ کبھی نہیں یا ضرور چاہیئے اور استفسار بھی ہوتا ہے لہجہ کے فرق سے

کیا ہوا۔ یعنی کچھ نقصان نہیں ہوا اور استفسار ہے لہجہ کے فرق سے۔

کیا کرتا ہے۔ یعنی مت کر اور لہجہ کے فرق سے استفسار ہے

کیوں جی۔ کیوں صاحب۔ کیوں رے۔ کیوں بے۔ یہ ممانعت ہے بالفعل کسی کام سے تعظیم اور تحقیر کے ساتھ اور ندا کا جواب بھی ہوتا ہے ادا کے ایسی جگہ بھی بولتے ہیں جبکہ کوئی کام اِسکے قول کے موافق ہو گیا ہو اپنی دانائی جتانے کو ہم کہتے نہ تھے

کیا بکتا ہے۔ یعنی تو غلط اور بیہودہ کہتا ہے۔

کیوں مغز کھاتا ہے۔ یعنی چپ رہ بک بک مت کر۔

کلھیا میں گڑ نہیں پھوٹتا۔ یعنی پوشیدہ نہیں رہیگا ظاہر ہو کر رہے گا۔

کٹی اُنگلی پر پیشاب نہیں کرتا۔ یعنی بڑا بے مروت ہی کچھ کام نہیں کرتا۔

کھچڑی کھاتے پہنچا اُترا۔ بڑے نازک ہیں طنز ہوتا ہے۔

کُریل میں غُلّہ لگا۔ عین عیش کے وقت رنج پہنچا۔

کانٹا نکل گیا۔ خوف جاتا رہا۔ فکر نہ رہا۔

کیوں ستی ہوتا ہے۔ کیوں مشقت سہتا ہے۔

کہا ہے۔ چھوٹوں کی ندا کا جواب ہے یا کچھ بھی نہیں اور استفسار ہے۔

کیا کہتا ہے۔ مت کہو اور استفسار ہے یا کیا الزام دینا ہے

کیا بلّی نے چھینک دیا۔ یعنی تم جو اس کام سے باز ہے اس کی یہی وجہ ہے جاہل لوگ چھینک کو منحوس سمجھتے ہیں کام نہیں کرتے۔

کوڑی کے تین تین ہیں۔ یعنی نہایت خوار اور ذلیل۔

کاٹو تو بدن میں خون نہیں تھا۔ یعنی نہایت خوفناک ہوگیا۔

کیا ہوگیا۔ استفسار ہے اور کیا بگاڑ ہوگیا اور کبھی غصہ میں کہتے ہیں یعنی دق مت کر باز رہ یا کیا نقصان ہوگیا۔

کھٹ بکھیرا آدمی ہے۔ یعنی تند مزاج یا زود رنج یا بد معاملہ سرکش ہے۔

کانٹا سا کھٹکتا ہے۔ تکلیف دے رکھی ہے فکر کی جگہ ہے۔ مع
کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا

کھیل نہیں ہے۔ سہل نہیں دشوار ہے غور طلب ہے یا اس میں زحمت ہوگی۔

کھیتی خصم سیتی۔ مالک کی خبرداری سے ہوتی ہے نہیں تو سراسر نقصان ہے۔

کیا صرافے کا ٹکا ہے۔ یہ اصراف مناسب حال نہیں۔

کوئے کی آواز ہے۔ جیسی کہوگے ویسی سُنوگے۔

کیوں گہہ کھاتا ہے۔ کیوں جھوٹ بولتا ہے۔

کمان چڑھ رہی ہے۔ خوب حکم اور اختیار حاصل ہے۔

کافور ہوگیا۔ چلدیا۔ اُڑگیا۔

کیا مُنہ کا نوالہ ہے۔ کہ جھٹ پٹ ہو جاوے یہ کام مشکل و دیرطلب ہے۔

کُوت میں بندوق فندوق دفتر میں نام۔ توکل کی گزران ہے نہ نوکری نہ چاکری۔

کانٹے لگی اُوس ہے۔ سریع الزوال ہے۔

کسی نے ہاتھ نہ پکڑا۔ کسی نے مدد نہ کی۔

کیا خوب۔ نیک بات پر بولتے ہیں اور کبھی رمز وطعن پر بھی کہتے ہیں۔

کان پر جوں نہیں چلتی۔ کہا نہیں مانتا اثر پذیر نہیں ہوتا۔

کیا ہوگا۔ کچھ نہیں ہوگا یا کچھ فائدہ یا نقصان نہیں ہوگا۔

کیا کہتا ہے۔ یعنی یہ بات صحیح اور درست نہیں یا مت کہو اور استفہام لہجہ کا فرق ہے۔

کس جوڑ توڑ میں پھر رہے ہو۔ کس فکر اور تردد میں لگ رہے ہو۔

کان امینٹھ دئے۔ سزا دیدی دھمکا دیا۔

کیا ہونا۔ کچھ بھی نہ ہوتا۔
کمان گرم کردی۔ سزا دیدی۔
کُتّے کا بیری کُتّا۔ دشمن ہم جنس ہوتا ہے۔
کایا بڑی کہ مایا۔ مایا کو کایا یعنی جان پر فدا کرتے ہیں۔
کانٹے کٹے نہ ماری مرے۔ یہ مصیبت کسی طور دفع نہیں ہوتی
کس چکی کا پسیا کھایا ہے۔ یعنی کس قدر موٹا ہوا ہے
تعجب میں کہا کرتے ہیں۔
کیوں نہیں۔ استفہام ہے اور انکار بھی ہوتا ہے
ہرگز نہیں۔
کپوت مرا بھلا۔ نالائق مرا بھلا زندہ رہے گا بدنامی
ہی حاصل کرے گا۔
کانا ٹٹو بدھو لشکر۔ کسی بے سامانی کا طنز ہوتا ہے۔
کیسے کالے تل چابے ہیں۔ جواب تک بال سفید
نہیں ہوئے۔
کس برتے پر تتا پانی۔ کس ہنر اور ہمت پر یہ شیخی ہے
کس مقدور پر یہ حوصلہ۔
کرنے کی بدہیا ہے۔ مشاقی سے ہاتھ درست رہتا ہے
کام درست آتا ہے۔
کچھ دیا ہی آگے آگیا۔ جو یہ بلا ٹل گئی صدقہ دیا رد بلا۔
کچھ بسنت کی بھی خبر ہے۔ دنیا کی حالات سے بھی
واقفیت ہے کیا ہو رہا ہے کیا گزرتا ہے ہوشیار کرنے کو کہتے ہیں
کمر میں توشہ منزل کا بھروسہ۔ توشہ کا بڑا
سہارا ہوتا ہے۔

کلا چلے ستر بلا ٹلے۔ کھانے سے طاقت آوے مرض دفع ہو
کھاوے پان ٹکڑے کو حیران۔ مفلسی میں یہ خرچ
فضول۔
کھانے کو بسم اللہ کام کو استغفر اللہ۔ کھانے کو
تیار کام سے انکار۔
کوئیں پر گئے پیاسے آئے۔ فائدہ کی جگہ سے فائدہ
نہ ہوا محروم رہے۔
کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ غصہ ہوتا ہے جھنجلاتا ہے
کیا ڈھنگ ہے۔ کیا حال ہے۔
کیا دھاندہے۔ کیا حرص ہے کیا شوق یا ہوس ہے۔
کوئے میں ڈوب مرو۔ غیرت کرو۔
کرلو جو کرنا ہے۔ یعنی کچھ نہ ہو سکے گا۔
کروٹ بھی نہ لی۔ ہرگز نہ مانا توجہ نہ کی۔
کارخانہ بھنڈ ہوگیا۔ بگڑ بگڑا گیا خراب خستہ ہوگیا۔
کیوں جان کھاتا ہے۔ کیوں حیران دق کرتا ہے۔
کیا خاک لٹی تھی۔ کیا تعب ہوا تھا طنز ہے۔
کھل گئے۔ بالضم راز کھویا بالکسر بہت خوش ہوئے۔
کھسر پھسر کر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ باتیں یا کچھ
صلاح و مشورہ کر رہے ہیں۔
کان کھول دئے ہیں۔ کہدیا ہے سنا دیا ہے۔
کیا فوں فاں کرتے ہو۔ کیا دھمکاتے ہو۔
کرتوڑ نکر توڑ۔ وہ توڑ جس کا توڑ مشکل ہوئی۔
کچھ ہم سمجھے کچھ تم سمجھے۔ حساب دوستاں در دل کا سا قصہ ہوگیا۔

کم کھا غم نہ کھا۔ کیونکہ اب بیماری کا خوف نہیں ہے۔
کم خرچ بالانشین۔ کوئی چیز جو اپنی جنس میں خوبصورت اور سستی ہو تو اُس پر بولتے ہیں۔
کماؤ کو کس نے نہیں چاہا۔ کماؤ کو سب پسند کرتے ہیں
کہیں ڈوبے بھی ترے ہیں۔ بگڑے ہوئے کبھی نہیں سنورتے۔
کھانا اور غرآنا۔ احسان مند نہ ہونا۔
کوئیں میں بھنگ پڑی ہے۔ سب مست بیوقوف ہیں
کھاکے ڈکار نہیں لیتا۔ بڑا نا دہند ہے لیکر کبھی نہیں دیتا۔
گلنگ کا ٹیکا لگ گیا۔ بڑی بدنامی ہو گئی۔
کیا کرتے ہو۔ یعنی مت کرو اور استفہام ہے۔
کوڑیالا ہے۔ تونگر ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہیں۔
کیا کمی ہے۔ سب کچھ بہت کچھ ہے۔
کس سٹر پٹر میں پھرتے ہو۔ کس سوچ بچار فکر تردد میں ہو۔
کیا پھبن ہے۔ کیا زیب زینت ہے۔
کیا بھنگیر خانہ مچایا ہے۔ کیا لایعنی غل غپاڑا کر رکھا ہے۔
کچھ ڈھنگ نہیں۔ حال ابتر ہے نتمام ہونے کو ہے یا شائستگی نہیں۔
کیا پٹاک پڑے تھے۔ کیا خوشحالی یا رونق ہوئی تھی کچھ بھی نہ تھا۔

کیوں دانت نکالتا ہے۔ بے محل کیوں ہنستا ہے۔
کانا پھوسی کر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ بات چیت صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔
کانٹا نہ لگے۔ کچھ برائی پیش نہ آوے۔
کانٹا ہو گیا۔ نہایت ضعیف لاغر ہو گیا۔
کانوں میں سر کر دونگا۔ بچوں کو ڈرایا کرتے ہیں۔
کہہ سُن لو۔ خاطر جمع کر لو معاملہ طے کر لو۔
کھاؤ تو کدو سے نہ کھاؤ تو کدو سے۔ یعنی یہی ہے کھاؤ تو نہ کھاؤ تو اور رمز ہے کہ کھاؤ یا نہ کھاؤ کچھ غرض نہیں۔
کو ددن دیکر پڑھا ہے۔ نوشت خواند میں کچا ہے۔
کج ادائی کی۔ خلاف دستور کیا بیمروتی کی۔
کٹھ مُلا ہے۔ ادھ کچرا ہے کامل نہیں۔
کٹھ بید ہے۔ نیم حکیم ادھ کچرا ہے کامل ہوشیار نہیں
کھال اُدھیڑ دی۔ بہت مارا سزا دی۔
کس بلا سے پالا پڑا ہے۔ کیسے نا[illegible]ن سے معاملہ الجھا ہے۔ ع پالا پڑا ہے ہم کو خدا کس بلا کے ساتھ
کوٹ نج نکل گیا۔ بگڑ گیا طاقت نہ رہی تباہ حال ہو گیا۔
کھنڈت کی۔ بدمعاملگی کی۔
کان کھا لیے۔ بہت بک بک کی۔
کھایا سو کھویا۔ خیرات کرتے تو بہتر ہوتا کام آتا۔
کپڑوں سے ہے۔ عورت حیض کی حالت میں ہے۔
کالے کے سی ایک لہر آجاتی ہے۔ کبھی خیال آجاتا ہے۔

کل کے جوگی کندھے پر جٹا۔ جب تک کامل نہ ہو بھیس بدلنے سے کوئی قائل نہیں ہوتا۔

کان میں تیل ڈالے بیٹھے ہیں۔ یعنی بیخبر چپ چاپ

کب مُوا کب کیڑے پڑے۔ یعنی ایسا جلد نہیں ہوتا

کرم ریکھ امٹ ہی۔ تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا ہو کر رہتا ہی

کوسے سے نہ جئیں نہ مریں ناحق دل ناخوش کریں یہ تو خوب ظاہر ہے۔

کوئی مرے کوئی ملار گاوے۔ کسی کو رنج کسی کو خوشی۔

کان کھڑے ہوئے۔ ہوشیار ہوئے۔ سمجھے۔ چونکے

کرنہ کرتوت لڑنے کو مضبوط۔ کام نہیں ہو سکتا لڑنے کو تیار۔

کونڈی جھاگوں آگئی۔ کام ہونے کو ہے قریب آگیا

کیوں جان کھاتا ہے۔ کیوں دق کرتا ہے جانے دے

کنٹک ہے۔ بڑا بخیل ہے۔

کھل کھیلا۔ شرم اُٹھا رکھی بے پروا ہو گیا خود سر ہو گیا۔ کسیکا لحاظ نہیں کرتا یا صاف کہدیا۔

کجدار مریز۔ ناشدنی امر کا حکم جو قابو سے باہر ہو۔

کھاتا پیتا ہے۔ مقدور والا ہے۔

کھاؤں کھاؤں کرتا ہے۔ بڑا غصہ میں بھرا ہوا ہی۔

کھد بدی لگی۔ شوق پیدا ہوا ہوس ہوئی۔

کام چور نوالہ کو حاضر۔ کام کو نہیں کھانے کو موجود۔

کام کو نہیں کھانے کو ہوں۔ ایسے کام چور کونڑے بھی ہوتے ہیں۔

کبت بھاٹ کی کھیتی جاٹ کی۔ یہ دونو اپنے اپنے پیشہ میں ماہر مشاق ہوتے ہیں۔

کچھ نہ ہُوا۔ مطلب پُورا نہ ہوا۔

کور باطن ہے۔ دل میں کینہ حسد رکھتا ہی صاف دل نہیں

کور نمک ہے۔ خیانت پیشہ نمک حرام ہے۔

کس ہَوا میں ہو۔ کس خیال باطل میں ہو سمجھو۔

کیا چٹک ہے۔ خوشنما ہے۔

کھاوے تو آوے۔ کچھ امید ہو تو اطاعت کرے۔

کھایا سو اپنا رہا سو بیگانہ۔ اُسکا و لوگ کھاو پیئے برتنگے

کام کا نہیں۔ اچھا نہیں۔

کور مغز ہے۔ بیوقوف ہے۔

کالی بلا تیرے پیچھے۔ بد دعا ہے۔

کل کو نہ کہنا۔ یعنی زمانہ آئندہ میں الزام نہ دینا۔

کھلونا بنا رکھا ہے۔ کچھ عزت و توقیر نہیں ہے مسخرہ بنا رکھا ہے

کھانڈ کے کھلونے۔ خاص دہلی میں بیچنے والے گدبدوں کو کہا کرتے ہیں۔

کیرانہ کا لڈو ہے۔ خاص دہلی میں بیچنے والے آموں کو کہا کرتے ہیں۔

کال کی پیدائش ہے۔ بڑا حریص ہے۔

کھاتے کھلاتے رہو۔ کھاتے پیتے رہو۔ بینواؤں کی دعا ہے۔

کھو کھنا۔ ہنڈوی وصول دیکر جو واپس آتی ہی اُس کو کہتے ہیں یہ ساہوکاروں کی اصطلاح ہے۔

کھڑی رکھی۔ ہنڈوی کسی سبب سے جو ملتوی رہتی ہے ساہوکار بولتے ہیں۔

کالی بھنورالی نمکین ہے۔ دہلی میں جامنیں بیچنے والے بطور صدا کہتے ہیں۔

کھٹکہ ہے۔ خوف کی جگہ ہے فریب کا احتمال ہے۔

کھا کر کھویا۔ ضعیف و کمزور ہی رہا طاقت پیدا نہ کی۔

کھلبلی پڑگئی۔ پریشان ہوگئے گھبرا گئے اوسان گئے۔ اپچا اپنی پڑگئی۔

کاچو بھوجو۔ بدرجۂ اوسط نہ بہت خوب بہت کمتر کام چلاؤ۔

کھیوا پار ہوا۔ کام بن گیا مطلب پورا ہوگیا۔

کھڑکا نہ ہو۔ کوئی سُن نہ لے شہرت نہ ہو۔

کھور ولایا۔ نزاع شروع کی ٹنٹا برپا کیا۔

کھلے بازار۔ برملا ظاہر سب کے سامنے کچھ چھپاؤ نہیں۔

کھلے بندوں۔ ظاہر بے خوف اور بے لحاظ۔ ع

تجھی سے کھلے بندوں ہے خنگی

کھلے خزانے۔ ظاہر برملا بیخوف و ہراس۔

کیا بیل چلے گا۔ کیا کام آوے گا۔

کان کترتا ہے۔ بڑا ہوشیار ہے سب کو عاجز پست کرتا ہے۔

کہاں جاؤں۔ کیا علاج و تدبیر کروں۔

کواری۔ وہ عورت ہے جس کی شادی نہ ہوئی ہو۔

کمر باندھی۔ ارادہ کیا مستعد ہوا۔

کمر ٹوٹ گئی۔ کچھ سہارا نہ رہا۔

کانپتا ہے۔ بہت ڈرتا ہے۔

کندھا نہ دیا۔ مدد نہ کی ذمہ نہ لیا۔

کلیجا پھٹ گیا۔ برا مانا رنج آگیا دشمنی ہوگئی۔

کرم سینکہ۔ وہ حقہ جس کی نے پیشانی تک ہو ظریف بولتے ہیں

کچھ چھین جھپٹ نہ کی۔ مان گیا کچھ بحث و تکرار نہ کیا۔

کُلکُلاں۔ بضم ہر دو کاف بہمہ وجوہ لے دے کے یعنی جو ہے سو یہ ہے۔

کَلکَلاں۔ بفتح ہر دو کاف یعنی پھر زمانۂ آئندہ میں۔

کَل کو۔ یعنی زمانہ آئندہ میں۔

کلکان کر دیا۔ دق کر ڈالا۔

کایا پلٹ۔ دوسرا جون ہنود کا عقیدہ ہے۔

کمک کی۔ مدد کی۔

کہاں مر رہا۔ کہاں دیر لگائی کیوں دیر لگائی۔

کیا چوڑیاں پھوٹ جائیں گی۔ اتنے کام میں کیا حرج کیا نقصان ہو جائے گا۔

کلیجا ٹھنڈا ہوگیا۔ طبیعت خوش ہوگئی۔

کل جُگ آگیا۔ برا وقت آگیا۔ آدمیوں کی وضع بدل گئی۔ نیت بگڑ گئی۔ عادت پلٹ گئی۔ بدی اختیار کرلی۔

کھول دو۔ ظاہر کردو مبہم نہ رکھو۔

کھاٹ لگ گیا۔ بیمار ہوکر بہت ضعیف ہوگیا اُٹھا بیٹھا نہیں جاتا۔

کسی کا سلام نہ مجرا۔ یعنی کسی کے ماتحت نہیں خود مختار ہے

کھا پی برابر کیا۔ سب خرچ کر ڈالا کچھ نہیں رہا۔

کھال اُچیڑتا ہے۔ بڑا دق کرتا ہے

کھُرکھُر کرتا ہے۔ کھانسی ہو رہی ہے۔
کار خیر۔ دختر کی شادی کا نام ہے جیسے فرزند کی شادی
کا نام کدخدائی۔
کدخدا۔ فرزند شادی شدہ۔
کھٹک گیا۔ الگ ہو گیا یا دل میں وہم پیدا ہوا۔
کہاں سو رہا۔ کہاں دیر لگائی کیوں دیر کی یا
غفلت کی۔
کیا رنگ ہے۔ کیا حال اور کیفیت ہے۔
کھوا کھیڑی ہے۔ فضول خرچ بے احتیاط ہے۔
کھڑے کھڑے ہو جاؤ۔ یعنی تھوڑی دیر کو لمحہ بھر کو۔
کان نہ پھڑکائے۔ کچھ نہ بولا۔ تعرض نہ کیا۔ دب گیا۔
کیسی دُھرپٹ اُڑی۔ خوب پٹا ذلیل ہوا۔
کھڑ کنجا ہے۔ بدہیئت یا بدحال ہے۔
کٹے رو کھ تلے ہے۔ بڑی بلا مصیبت میں مبتلا ہے۔
کان پر کو گئی۔ بچگیا۔ بال بال بچا۔
کھیل بگڑ گیا۔ معاملہ خراب ہو گیا۔
کواڑ بند ہو گئے۔ یعنی کوئی نہ رہا جو گھر کھلے۔
کسبی۔ کنجری۔ کنچنی۔ یہاں کے محاورہ میں کسبی اور
کنچنی بازاری عورتوں کو کہتے ہیں پنجاب میں اِن کو کنجری
کہتے ہیں اور یہاں کنجر ایک قوم ہوتی ہے کہ وہ زنا نہیں
کرتے اور نہ ناچیں گاویں بلکہ چھاج وغیرہ بنا کر گزران
کرتے ہیں کسبیاں کنچنیاں ناچتی گاتی ہیں زنا کرتی ہیں
ان کی یہی معاش ہے اور کنجر نہ ہندو نہ مسلمان سب کے
گھر کا اور مردار بھی کھاتے ہیں اور کنچن مسلمان ہوتے ہیں
اکثر احکام اسلام کے بجا لاتے ہیں۔
کھارکے۔ وہ بھینس یا گائے جو پہلے پہل بیاوے بچہ
دے پہلے نہ بیائی ہو۔
کھڑے گھاٹ۔ ترت فی الفور۔
کیوں جھُرتا ہے۔ کیوں افسوس کرتا ہے۔
کیوں آسمان پر ڈھیلے پھینکتا ہے۔ کیوں
ناشکری کرتا ہے۔
کیا پکار کرے گا۔ کیا مدد کرے گا کیا کام آئے گا۔
کوکہ۔ دائی مرضعہ دودھ پلانے والی کے بیٹے کو کہتے
ہیں کہ دودھ پینے والے کا کوکہ ہے۔
کُڑکُڑاتا ہے۔ خفا ہوتا ہے۔
کڑوا پانی۔ مردہ کو جب دفن کرنے آتے ہیں تو کسی
قریب یا آشنا کے یہاں سے کھانا آتا ہے وہی ہیں اس کو
حاضری بھی کہتے ہیں دہلی میں یوں مقرر ہے کہ فی کس ایک
شیرمال ایک آبی روٹی اُس پر گوبی کے چار کباب ایک
مولی پودینہ پیاز کترا ہوا بجائے سالن کے اور دیہات میں
کچھ مقرر نہیں اکثر کھچڑی ہوتی ہے۔
کیا کانٹوں میں ہاتھ پڑتا ہے۔ کیا عیب لگتا ہے
یا نقصان ہوتا ہے۔
کسی کا دیا نہیں کھاتا۔ یعنی کسی کا نہیں محتاج دست نگر
نہیں ہوں۔
کھپ گیا۔ سب ہو چکا۔ سب لگ گیا یا دیر لگا دی۔

کھپ رہا۔ بیٹھ رہا۔ دیر لگا دی۔

کفن سر سے باندھے پھرتا ہے۔ لڑنے مرنے سے نہیں ڈرتا۔

کیا اڑا ہے۔ کیا بحث تکرار ہے کچھ بڑی بات نہیں۔

کوکو آئی۔ دو انگلیاں سبابہ اور وسطی خم کرکے بچوں کی طرف لیجاتے ہیں اور اُس کے گدگدی اُٹھاتے ہیں بچوں کا کھلانا ہے۔

کلے مونچھ گئے۔ ضعیف لاغر ہوگیا۔

کاکاجی۔ افغان پیر مرد کو کہا کرتے ہیں۔

کیا یاد کروگے۔ کیا احسان مند ہوگے ؎
ہے کہ کن جگر جیسے یہ پیدا کروگے تو ہم تمہیں ل دیتے ہیں کیا یاد کروگے

کس شمار میں ہو۔ یعنی بے توقیر ہے کسی کام کا نہیں۔

کسر نکال دی۔ عوض کر دیا۔

کسر نکل گئی۔ عوض ہوگیا۔

کڑاہا۔ چاشنی کلاں اور پنجاب میں حلوہ کو کہتے ہیں۔

کپٹی آدمی۔ کینہ توز پوشیدہ دل میں دشمنی رکھنے والا۔

کان کھجانے کی فرصت نہیں۔ یعنی فرصت مطلق ذرہ بھی نہیں۔

کرم پھوٹ گئے۔ بدبختی نحوست آگئی ہنود کا قول ہے۔

کھل اُپاڑ۔ کھال کھسوٹ۔ کھل اُچیڑ۔ بڑا دق کرنے والا پنڈ نہیں چھوڑتا۔

کَلُ۔ بفتح آرام اور گزرا ہوا دن اور آئیندہ الاٰون اور گنجے کو بھی کہتے ہیں اور بالضم تمام اور سارا۔

کلکل۔ بفتح ہر دو کاف غل غپاڑا۔ بحث تکرار۔

کناگت۔ ہنود بولتے ہیں اسوج کے مہینہ میں ۱۶ دن ہوتے ہیں اُن میں اپنے مردوں کے نام پہ برہمنوں کو اور کووں کو کھلاتے ہیں اور سوگ برتتے ہیں اس کو سرادہ بھی کہتے ہیں

کریا کرم میں ہے۔ یعنی سوگ ماتم میں ہنود میں رسم ہے کہ جب کوئی بزرگ مرجاتا ہے تو اُس کا اقرب شخص ڈاڑھی مونچھ سر کے بال منڈا کر سوگ کرتا ہے جوتا نہیں پہنتا کپڑے کی جگہ پشمینہ پہنتا ہے۔

کوڑی کوس دوڑاتا ہے۔ بڑی محنت لیتا ہے ذرہ چین نہیں دیتا تھکا دیتا ہے۔

کوٹل۔ جو کسی طرح نہ مانے اپنی بات پر یا جگہ پر قائم رہے۔

کوتل۔ امیروں کی سواری کے ساتھ الگ گھوڑے کھچے ہوئے تیار رہتے ہیں اور زائد چیز کو بھی کہدیتے ہیں۔

کھاتے کھاتے مُنہ پھر گیا۔ یعنی رغبت نہ رہی۔

کٹ گیا۔ کھچ پڑا برا مان گیا۔ شرمندہ ہوگیا۔

کھال اُڑا دی۔ بہت مارا۔

کانٹا۔ خار اور نہایت دُبلا اور صرافوں کے ترازو جس میں سونا چاندی تولتے ہیں۔

کانٹا سا۔ دُبلا پتلا ضعیف۔

کانٹے کی تول۔ یعنی پورا نہ زیادہ نہ کم۔

کبوتر خانہ ہے۔ ایک آتا ہے ایک جاتا ہے کچھ حفاظت نہیں ہوسکتی انتظام کی جگہ نہیں۔

کھسن بودڑا۔ چیز بدہیئت بدصورت بگڑی ہوئی۔

کھچ پڑا۔ کھچ گیا۔ برا مان گیا۔

کوُا چلتا ہے۔ لاؤ کشی ہو رہی ہے۔ پانی نکالتے ہیں۔

کوُا جوڑو۔ لاؤ کشی شروع کرو۔

کچریاں بیچتے ہیں۔ غل مچا رکھا ہے۔ ع

جب ہم پڑھے ہیں شعر تو بیچے ہیں کچریاں

کچھ آوے نہ جاوے۔ یعنی کام میں ماہر مشاق نہیں ہے

کیا مارا۔ یعنی کچھ نہ مارا۔ ذوق ؎

بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا۔ نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

اور کبھی استفہام کے واسطے بولتے ہیں۔ ذوق ؎

تفنگ و تیر تو کچھ بھی نہیں تھا پاس قاتل کے

الٰہی دل پہ میرے تاک کر مارا تو کیا مارا

اور کبھی یہ مراد ہوتی ہے خوب مارا اچھا مارا لہجہ کا فرق ہوتا ہے

کیا جلدی پڑی ہے۔ یعنی دیر ہونے میں کچھ حرج نقصان نہیں ہے۔

کھٹواؤ۔ کہیں سے کچھ دلواؤ کموادو۔

کس مرض کی دوا ہے۔ کس کام کا ہے۔

کبوتر با کبوتر باز با باز۔ آدمی جس کام کا ہوتا ہے ویسی ہی صحبت پسند اور اختیار کرتا ہے۔

کان دبا کر چلا گیا۔ کچھ بولا نہ جواب دیا لاچار عاجز ہو کر چلا گیا۔

کانوں پر ہاتھ دھر گیا۔ انکار کیا لاعلمی ظاہر کی اور اپنی بریت کی یا پہلوتہی کی۔

کانی کوڑی کا بھی نہیں۔ کسی کام کا نہیں اس کی کچھ وقعت نہیں۔

کان کھڑے ہو گئے۔ سنکر چوکس ہو گیا۔ تعجب کیا۔

کل کی باتوں بات۔ یعنی کل ہو سو ہو۔

کیکر سے آم ملے نہیں ہوا کرتے۔ بری چیز عمدہ اور کمینہ شریف نہیں ہو جاتا۔

کاٹھ کا الّو ہے۔ بیوقوف اور علاوہ بیوقوفی کے بجیب حرکت

کھسرہ۔ مرض ہے چیچک سے کمتر چیچک میں دیکھو۔

کورا رہ گیا۔ یعنی کچھ ہاتھ نہ آیا ناکام رہگیا۔

کیا آدمی ہے۔ یعنی خوب آدمی ہے اور کبھی طنز ہوتا ہے کیا شریر ہے۔

کھانا اور گھرّانا۔ کھانا اور احسان مند نہ ہونا۔

کھڑا کھیل فرخ آبادی۔ کام فی الفور یا کم خرچ سستا۔

کھل گیا۔ ابر موقوف ہوا اور راز ظاہر ہو گیا بادل صاف ہو گیا

کیا تار بیٹھتا ہے۔ یہ کام کیونکر ہوتا ہے کیا پیش آنا ہے

کورا ہے۔ نیا۔ غیر مستعمل اور کپڑا بے شوب۔

کھچڑی سی پک رہی ہے۔ صلاح و مشورہ ہو رہا ہے۔

کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ خفا ہوتا ہے جھنجلاتا ہے۔

کان بھر دیئے۔ کہدیا در غلان دیا بہکا دیا۔

کائی سی پھٹ گئی۔ جنگ میں دباؤ پڑتا ہے تو سب متفرق ہو جاتے ہیں اُس حالت کی تشبیہ ہے۔

کھٹے میں پڑ گیا۔ بھول بھال گئے ملتوی رہ گیا۔

کیلے کی گوب ہے۔ بڑا نازک بدن نرم اندام ہے۔

کوڑا ہے۔ یعنی ٹوٹا پھوٹا خراب نکما ہے۔

کیا پھولا ہے۔ کس قدر موٹا ہو گیا ہے۔

کیا بھولا ہے۔ کتنا کم فہم ہے اور کبھی تعجب کے واسطے لہجہ کے فرق سے کہا جاتا ہے۔

کل کو ایسا نہ ہو۔ یعنی پھر زمانہ آئندہ میں ایسا نہ ہو جائے کام نہ بگڑ جائے۔

کھاوے مونگ رہے اونگ۔ جیسی غذا ویسی ہی طاقت اور ارش

کھلاوے گھی شکر ملے ایک ٹکر۔ احسان مند کر کے طعنے دیتا ہے یا کھلاوے پلاوے پر اپنا زیر دست اور قابو میں رکھے

کیوں ہتیا دیتا ہے۔ یعنی اس شخص کی پر بار ورتی کیوں گنہگار کرتا ہے

کوڑ دیتی ہے۔ لاچار ہے سامنا نہیں کر سکتا ڈرتا ہے۔

کھل ہو گیا۔ بفتح بودا پورانا نکما بوسیدہ کمزور ہو گیا۔

کھاری کوئے میں گیا۔ نکما بے فائدہ گیا تلف ہوا۔

کہاں کے تیس مار خاں ہیں۔ کہاں کے زبردست دلاور ہیں

کھرچن باقی ہے۔ پہلا اندوختہ چلا آتا ہے۔

کیوں چیں چیں کرتا ہے۔ کیوں شکوہ و شکایت کرتا ہے یا غل مچاتا ہے۔

کھلاوے بھات مارے لات۔ احسان کر کے طعنے دیتا ہے یا سلوک کرے پر قابو میں رکھے۔

کیا ہاتھوں میں مہندی لگ رہی ہے۔ یعنی کام کیوں نہیں کرتے کیا عذر ہے۔

کان کھا گیا۔ کان چاٹ گیا۔ بہت بک بک کی۔

کلبلاتا ہے۔ ابھی دم ہے یا سوتا نہیں جاگتا ہے۔

کیا قاضی جی کی گدھی چھڑائی ہے۔ کیا ہم نے کچھ قصور کیا ہے

کرسی نشین ہو گیا۔ بہت درست عمدہ ہو گیا۔

کون جاوے۔ یعنی میں نہیں جاتا۔

کیوں صاحب نکھو گے۔ یعنی ہم نے کیا کام کیا آفریں باش چاہیئے فخریہ کہا کرتے ہیں۔

کیا ہے۔ یعنی کچھ بھی نہیں اور استفہام سے لہجہ کا فرق اور کیا خوب ہے

کوڑی۔ بیس کی مقدار یہ لفظ چھت کی کڑیوں یا تختہ وغیرہ سے اور سوزن سے مخصوص ہے ہر چیز کو نہیں کہتے مثلاً ایک کوڑی آم۔

کبھی نہیں۔ ہرگز نہیں یا بعضی دفعہ نہیں لہجہ کا فرق ہے

کارد باستخواں۔ لاچار شد۔

کہاں جاتا ہے۔ کیوں جاتا ہے۔ مت جا اور اور استفہام ہے کس جگہ کس کام جاتا ہے لہجہ کا فرق ہے۔

امثالِ کاف

کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا۔ بزرگوں کی ریس اچھی نہیں ہوتی۔

کوسے نہ جییں نہ مریں ناحق دل ناخوش کریں ظاہر ہے کہ بھلا برا کچھ نہیں ہوتا۔

کوئی مرے کوئی ملار گاوے۔ زمانہ میں کسیکو رنج کسیکو خوشی۔

کبت بھاٹ کی کھیتی جاٹ کی۔ یہ دونو قوم اپنے فن کے پورے ہوتے ہیں

کچھ کھوئے سے سیکھتے ہیں۔ بغیر نقصان ہوئے عقل

نہیں آتی نقصان سے تنبیہ خوب ہوتی ہے۔

کوئی کسیکی قبر میں نہیں جاتا۔ کوئی کسی کے بدلے نہیں پکڑا جاتا یا کوئی کسی کی بلا اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

کال نہ چھوڑے کوئی گدا ہو یا راجا ہوئی۔ موت سب ادنےٰ اعلیٰ کو فنا کر دے گی۔

کھانے کو موا پہننے کو امواء سبز رنجمہ مفلسی میں ظاہری نمود۔

کوس چلی نہیں بابا پیاسی۔ ابتداء کار میں محبت کی فریاد۔

کوئیلوں کی دلالی میں منہ بھی کالا کپڑے بھی کالے ایسے کام کا یہی نتیجہ ہوتا ہے برائی میں دخل دے گا تو بیشک بُرا ٹہرے گا۔

کیوں گہہ میں ڈھیلا ڈالو کیوں چھینٹیں لو۔ کیوں کسی سے چھیڑ فساد کرے کیوں خود مبتلا ہو۔

کبھی نہ سوئی سانترہ سپنے آئی کھاٹ۔ ہمیشہ کے کنگال دل میں خیال تونگری کا۔

کمہار کہے سے گدھے پر نہ چڑھے اپنی خوشی چڑھے بعضے آدمی ناصح کی ہرگز نہ مانیں پھر صدمہ پاکر اپنی خوشی وہی کریں۔

کمہار کا کمہاری پر بس نہ چلا گدھی کے کان اینٹھے آدمی کا جب زبردست پر بس نہیں چلتا تو کمزور پر جلن اُتارتا ہے۔

کس کی گور کون دھواں کرے۔ غریب پردیسیوں کا کون خبرگیراں ہوتا ہے۔ غیر کا کام کوئی نہیں کرتا۔

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو۔ کوئی متوجہ حال نہیں ہوتا۔

ککڑی کی پونگی بجی بجی نہیں تو توڑ کھائی۔ یعنی کام میں کچھ بُرائی نہیں یوں ہوا تو ہوا نہیں تو یوں سہی۔

کاٹھ کی ہنڈیا دوبار نہیں چڑھتی۔ ضعیف چیز بار بار کام نہیں دیتی یا دغا فریب ہر بار نہیں چلتا۔

کانا بندوقچی کھبا تیرانداز۔ یہ دونو خوب نشانہ لگاتے ہیں۔

کتے کی دُم بارہ برس نلوے میں رہی جب نکلی تو ٹیڑھی نکلی۔ خلقی عادت بد کسی تدبیر سے اصلاح پذیر نہیں ہوتی۔

دال میں کالا ہے۔ اس میں کوئی پوشیدہ بات دغا فریب ہے۔

کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ تحقیر کی جگہ بولتے ہیں کہ اتنے میں کیا کام چلے گا۔

کاتک کتیا ماہ بلائی چیت چڑی بیسا کھ لگائی۔ کاتک کے مہینہ میں کتیا کو اور ماہ میں بلی کو اور چیت میں چڑیا کو اور بیساکھ میں عورت کو جوش شہوت ہوتا ہے۔ اور یوں بھی کہتے ہیں بے ساکھ لگائی یعنی عورت کا کوئی وقت مقرر نہیں عورت ہمیشہ یکساں ہے۔

کھوٹا بیٹا کھوٹا پیسا بعضے وقت کام آجاتا ہے عیب دار چیز سے بھی بعضے وقت خوب کام نکلتا ہے۔

کبھی نہ پوجی دوار کا کبھی نہ کر وا چوت۔ تو گدگی کمہار کی تجھے رام سے کیا کیا کرت۔ نا آزمودہ کار سے کار درست نہیں ہوتا کار کی لیاقت ضرور چاہیئے۔

کباڑی کی چھان پر پھوس نہیں ہوتا۔ اپنی خبرگیری کی توجہ نہیں ہوتی۔

کاغذ کی ناؤ کب تک بہے گی۔ اِس ادنیٰ چیز سے کب تک گزارہ ہوگا۔

کُتّا نہ دیکھے گا نہ بھُونکے گا۔ دشمن کے سامنے سے ٹلجانا چاہیئے دیکھکر بھڑکے گا۔

کیوں گولر کا پیٹ پھڑواتا ہے۔ پوشیدہ عیوب کیوں ظاہر کراتا ہے۔

کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات بڑی۔ زمانہ یکساں نہیں رہتا کبھی کچھ ہے اور کبھی کچھ۔

کچھ لوہا کھوٹا کچھ لہار۔ کچھ اِس کی خطا کچھ اُسکی صاف خالی دو تو نہیں۔

کہوں تو ماری جائے اور نہیں تو باپ کتا کھائے دونو طرح مشکل۔

کریلے کی بیل نیم چڑھی۔ آپ تو تلخ تھی ہی ہم صحبت وہم نشین ایسے ملے صحبت کے اثر سے نورٌ علیٰ نور ہوگئے۔

کھینچا تان وہ بھرے جو غیر کے بیچ میں پڑے۔ کسی کے معاملہ میں دخل دینے سے الزام اُٹھانا پڑتا ہے۔

ساگوں میں بتھوے کا ساگ۔ سب سے بے لذت بے مقدار

کالے کے سامنے چراغ نہیں جلتا۔ زبردست کے سامنے ضعیف کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔

کوئے کے پاس پیاسا آتا ہے کوا نہیں جاتا۔ غرض مند کو چاہیئے کہ جہاں غرض نکلے وہاں جاوے بیغرض کو کیا پیڑ پڑی ہے

کپڑا نہ لتا مستی سلے البتہ۔ مفلسی میں زیب و زینت کی ہوس وہ بھی غیر مناسب۔

کیسہ میں روپیہ مُنہ میں گڑ۔ روپیہ پاس ہوتا ہے تو دل تازہ مُنہ شیریں رہتا ہے۔

کب بابا مرے کب میراث بٹے۔ خدا جانے کب ہو کب نہیں ایسی امیدیں ضعیف ہوتی ہیں۔

کوئی جلے تو جلنے دو میں آپ ہی جلتا ہوں۔ میں آپ ہی مصیبت میں ہوں کسی کی مصیبت سے مجھے کیا غرض

کملی جتنی بھیگے گی بھاری ہوگی۔ جتنا اصراف کروگے یا جھگڑا بڑھاؤ گے زیر باری بڑھیگی۔

کیا چندن کی چٹکی کیا گاڑی بھری کاٹھ۔ عمدہ چیز تھوڑی بھی بُری بہت سے بہتر ہے ایک شریف نتو کمینے سے بہتر ہے

کام کو کام سکھاتا ہے۔ جہاں کام کرنا شروع کیا آہستہ آہستہ آپ آتا چلا جاتا ہے۔

کاٹھ کاٹنے سے کٹتا ہے۔ کوئی کام ہو کرنے سے پورا ہوتا ہے۔

کاتن بیٹھی دیا بالے دات کھویا آسے بالے۔ بیوقت کام کرنا شروع کیا اچھا وقت ناحق کھوکر۔

کسی کی حالت دیکھکر کیوں للچاوے جی۔ اپنی روکھی سوکھی کھاکر ٹھنڈا پانی پی۔ اور کو دیکھکر کیوں للچاتا ہے اپنے حال پر جیسا ہے قناعت کر۔

کانٹا بُرا کریل کا اور بدلی کی گھام سوکن بُری چون کی ساجھے کا نام۔ کریل کا کانٹا اور ابر کی گھام اور

شوگن جون کی بھی بری کیونکہ برابر کی ساجھی ہے۔

کیوں اندھا نوتے جو دو جنے آویں۔ ایسا کام کیوں کرے جس میں بالائی خرچ آپڑے۔

کمزور کا غصہ پٹنے کی نشانی۔ کمزور ہر جگہ للچار ہے

کھیر کھاتے دانت ٹوٹا۔ اِس درجہ کی نزاکت۔

کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے۔ ہر جا کہ گل ست آنجا خارست۔ سب جگہ نیک بھی بد بھی۔

کانٹے بوئے کریل کے آم کہاں سے ہوں۔ بدی کا پھل اچھا نہیں ہوتا ع چہ تخم افگنی بر ہماں چشم دار

کان پیارے تو بالیاں جورو پیاری تو سالیاں۔ ایک کے سبب سے ایک پیارا ہو جاتا ہے۔

کام نہ کاج کا دیکھو تو دشمن اناج کا۔ کار نہ بار کھانے کو تیار۔

کال کے ہاتھ کمان بوڑھا چھوڑے نہ جوان کال کا صدمہ سب کو پہنچتا ہے جیسے موت کسی کو نہ چھوڑیگی۔

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ زبردست کا مارا نہیں جیتا

کاٹے ہاتھ نام تلوار کا۔ لڑے فوج نام سردار کا بعضے مواقع ہوتے ہیں کہ کام ہو کسی سے اور نام کسی کا ہو۔

کاتنا تو نہیں آتا پونیاں بانٹنی تو آگئیں۔ بڑا کام تو نہیں آتا چھوٹا آسان کام تو آگیا۔

کُتے کو گھی نہیں پچتا۔ شریف کو کمینے کی صحبت گوارا نہیں یا ناکس کو اچھی صحبت پسند نہیں ہوتی۔

کس کی بکری کون ڈالے گھاس۔ بیگانہ مال کی کون خبرداری کرے

کسی کا دھن کوئی کھاوے پاپی کا مال اکارت جاوے کوئی کماوے کوئی اُڑاوے پاپی کا انجام یہی ہوتا ہے۔

کسی کا گھر جلے کوئی تاپے۔ کسی کا نقصان ہو کسیکو آرام ملے

کڑوے سے بلیئے میٹھے سے ڈریئے۔ تند مزاج اکثر بات کے صاف ہوتے ہیں اور نرم مزاج اکثر دم باز۔

کر سیوہ کھا میوہ۔ محنت کو راحت ہے۔

کر جاوے ڈاڑھی والا پکڑا جاوے مونچھوں والا۔ کر جائے کوئی شبہ میں گرفتار ہو جائے کوئی۔

کارگاہ چھوڑ تماشے جانا حق چوٹ جولاہا کھا۔ اپنا کاربار چھوڑ کر اوروں کے کام میں دھنے نقصان اُٹھاوے

کچھہ گوشہ جھکے کچھہ کمان۔ دونو طرف سے نرمی ہو تو صلح ہوتی ہے

کچھہ اودے نے دیا کچھہ پودے نے ہمارا کام بن گیا۔ اِدھر اُدھر کی امداد سے ہمارا کام بن گیا۔

کچّا بانس جدھر پھیرو پھر جاتا ہے۔ اسی لیے بچے کی تعلیم خوب ہوتی ہے سہ

چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ ÷ نہ شود خشک جز بہ آتش راست

کٹے گا جہان کا سیکھے گا نائی کا۔ نقصان کسی کا تجربہ کسی کا۔

کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان چلے۔ میر کہتا ہے سہ

تم گالیاں سناؤ ہیں چٹکیاں لوں ÷ پیارے کسی کا ہاتھ کسی کی زبان چلے

کسیکو بینگن بیائے کسی کو کونج۔ مال مفت کوئی ہضم کر جاتا ہے کسیکو ہضم نہیں ہوتا۔

کسی کو اپنا کر رکھہ یا کسی کا ہو رہ۔ آرام سے جب گزریگی کسی سے محبت اور اتفاق پیدا کرنا چاہیئے۔

کسی نے پیا دودھ کسی نے پانی دونو کو ہی رات گوانی۔ دونو کی رات کیا سب کی رات گزر جاتی ہے۔

ککڑی کے چور کو پھانسی نہیں دیتے۔ ادنے خطا پر اتنی سخت سزا نہیں دیتے۔

کماؤ آوے ڈرتا نکھٹو آوے لڑتا۔ ہنرمند ڈرتے ہیں نالائق لڑتے ہیں

کماوے خانخانان اُڑاوے فہیم۔ میاں کماوے غلام اُڑاوے یہ میاں کی علو ہمت ہے۔

کماویں رات کھلاویں ذات۔ عزت والے رات کو کماویں اور برادری میں نام پیدا کریں۔

کمبخت کا بیٹا لہو موتے بھاگوان کا گھوڑا۔ آدمی کے حق میں لہو موتنا نہایت مضر اور گھوڑے کے حق میں بہت مفید

کمل اوڑھے سے فقیر نہیں ہوتا۔ فقیری نیک اوصاف باطنی کا نام ہے لباس کا نام فقیری نہیں ؎

درعمل کوش ہرچہ خواہی پوش ÷ تاج برسر نہ و علم بردوش ÷

کوئی نہ پوچھے بات میرا دھن سہاگن نام۔ کوئی پوچھے نہ گنے آپ ہی آپ اتراوے۔

کندھے ڈالی جھولی چار چھپڑا نہ کوئی۔ بےغیرتی سے سب سے مانگا شرم نہ کی۔

کنجڑے کی لگاڑی قصائی کی پچھاڑی۔ خوب ہوتی ہے اس صورت میں اچھا سودا ہاتھ آتا ہے کنجڑے کا اچھا مال میوہ چھنٹ جاتا ہے اور قصائی کا اچھا گوشت پیچھے بچ رہتا ہے

کواری کو ارمان بیاہی پشیمان۔ کواری کو ہوس کہ عیش کروں بیاہی کو پچھتاوا کہ بلا میں پھنسی۔

کھینچو نہ کمان بنو نہ پٹھان۔ بغیر ہنر دکھائے توقیر نہیں ہوتی

کھیل نہ جانے مرغ کا اُڑانے لگا باز۔ اپنے حوصلہ سے زیادہ کام اختیار کیا درست کیونکر ہو۔

کہے سے کوئی کوئے میں نہیں گرتا۔ کسی کے کہنے سے دیدہ و دانستہ نقصان کوئی قبول اور پسند نہیں کرتا۔

کھیت کھائے چڑی نول کے سر پڑے۔ نقصان کوئی کرے تاوان کوئی بھرے یا ملزم کوئی ٹھہرے۔

کھلائے گھی شکر مارے ایک ٹکر۔ احسان کرتا ہے اور کھو دیتا ہے یا جسکو رعایت کرے پر اُسکو قابو میں رکھے یا بچہ کو خوب کھلاوے پلاوے پر اُسپر سے ہیبت کم نہ کرے۔

کہوں دن کی سُنے رات کی کہوں کپڑے کی سنے گات کی جو بات ہے سو اُلٹی ہے کم فہم کو کہتے ہیں۔

کھاوے جیسے بکری سوکھے جیسے لکڑی۔ کھایا پیا تن پیٹ کو نہیں لگتا۔

کھانے کے دانت اور ہیں دکھانے کے اور۔ ظاہر اور ہے اور باطن اور۔

کہاں راجا بھوج کہاں ننوا تیلی۔ ادنے اور اعلیٰ برابر نہیں ہوا کرتے۔

کھا گیا سو انگ لگا دیگیا سو لیگیا چھوڑ گیا سو کھو گیا مضمون ظاہر ہے جو چھوڑ گیا اُس کو اور برتینگے۔

کھاتے پیتے جگ ملے او سر ملے نہ کوئی۔ عیش میں سب رفیق ہوتے ہیں اور بیفائدہ کوئی نہیں ملتا۔ برسفرہ ہمہ دست تمام شد

کھانا پرایا ہی تو پیٹ تو اپنا۔ آدمی بھلے بُرے کا خیال رکھے

کھات پڑے تو کھیت نہیں ریت کا ریت۔ یا تو خوب غور کر نہیں بیکار ہے۔

کوئے کی مٹی کوئے کو لگ گئی۔ جو کمایا سب کھایا پیا آخر ہو گیا۔

کوئی تولوں کم کوئی مولوں کم۔ عزت حرمت میں سب یکساں نہیں ہوتے۔

کون کسی کے آوے جاوے دانہ پانی قسمت کا لاوے تقدیر میں جہاں کا دانہ کھانا مقدر ہوتا ہے وہاں جانے کا سبب غیب سے کھڑا ہو جاتا ہے۔

کولھو کاٹ موگری بنائی تسمہ کے واسطے بھینس ماری کمال نادانی کا کام ہے ظاہر نقصان کر لینا۔

کوتہ گردن تنگ پیشانی حرامزادہ کی یہی نشانی۔ ایسا آدمی مفسد موذی ہوتا ہے علم قیافہ سے ثابت ہے۔

کواری کو سدا بسنت ہے۔ آزاد مجرد کو ہر وقت عیش ہے کچھ فکر نہیں ہوتا۔

کواری کھائے روٹی بیاہی کھائے بوٹی۔ کواری سے بیاہی کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے۔

کھائے پر کھایا سب گنوایا۔ زیادہ حرص میں سب جاتا رہتا ہے۔

کھانے کے گال نہانے کے بال چھپے نہیں رہتے عیش و آرام کی حالت نہیں چھپتی۔

کھائیں تو گھی سے نہیں جائیں جی سے۔ ہو تو اچھا ہو نہیں تو بھوکا مرنا منظور ہے۔

کھائیے من بھاتا پہنیے جگ بھاتا۔ کھاوے وہ جو اپنی پسند ہو پہنے وہ جو سب کو پسند ہو۔

کھائے دل پور لڑے سر پھوڑ۔ دونوں میں کمی نہ کرے

کالا کوا خیرات کو۔ دہلی میں چڑیماروں کا قول ہے کوے لیے ہوئے گلی گلی میں کہتے پھرتے ہیں اور ظریف لوگ سیہ جردہ یار کو مذاق کی راہ سے کہہ کر چھیڑا کرتے ہیں۔

کھری مزدوری چوکھا کام۔ جب اچھی مزدوری ملے پھر اچھا کام کیوں نہ ہو۔

کھرے سے کھوٹا ایسے کو سراسر ٹوٹا۔ جو شخص نیکوں سے بدی کرے آپ قباحت بھگتے گا۔

کھڑکا ہوا اور چور ابھرا۔ اس لیے کہ چور کو اپنی گرفتاری کا خوف ہوتا ہے

کھلائے نوالہ سونے کا دیکھے نظر شیر کی۔ بچوں کی تعلیم و تہذیب کے واسطے یہی ضرور ہے یعنی ڈراتا رہے۔

کھلاڑی کو کھلاڑی دیکھ کر چپ نہیں رہتا۔ خواہ مخواہ کھیل کی ہوس پیدا ہوتی ہے یا اپنا جتلانا منظور ہوتا ہے

کھسیانی بلی کھنبا نوچے۔ خفت اتارنے کو یہ عمل کرتی ہے جب آدمی کا ایک جگہ بس نہیں چلتا تو دوسری جگہ ندامت اتارتا ہے

کیا کرے گا دولہ جسے دے مولیٰ۔ جسے مولیٰ دے اسے لے تدبیر سے کچھ نہیں ہوتا۔

کیسی مسجد کیسا مندر جب دیکھو من کے اندر۔ جس کو مسجد یا مندر میں ڈھونڈھتے ہو وہ ہر وقت دل میں ہے۔

کیمیا گر کیسا جو مانگے پیسا۔ چاہے تو وہ دیوے۔

کوٹھی میں دانے کود کود کملانے ہو گئے اتنے رہ گئے

جب تک ت سلے کمائی کو تیار ہے جب ت نہ رہی تھک کر بیٹھ رہے

کبھی نہ کبھی سیر کو گئی تلسنڈوں میں جا بڑی۔ کبھی نہ کبھی امید پوری ہونے کو تھی سوئی خراب ہو گئی۔

کھلائے کا نام نہیں رولائے کا الزام۔ احسان تو گیا گزرا ہوا برائی کا الزام سر پڑا۔

کبھی ناؤ گاڑی میں اور کبھی گاڑی ناؤ میں۔ زمانہ یکساں نہیں رہتا عجب رنگ دکھاتا ہے زبردست کو حاجت مند حاجت مند کو زبردست کر دیتا ہے۔

کاٹھ کی ہانڈی چڑھے نہ دوجے بار۔ فریب یا سست تدبیر ایک بار چل جاتی ہے بار بار نہیں چلتی۔

کاجل کی کوٹھری جو جائے گا اُسے ٹیکا لگے گا۔ بری جگہ جو جاوے گا سو بدنام ہو گا۔

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی۔ اس کا کچھ بھروسا نہیں ضعیف بات پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔

کاسا دیجئے یا ساند تجئے۔ کھانا کھلاؤ الگ رہو یہ احتیاط کی بات ہے۔

کاغذ کی ناؤ میں کون پار اُترا۔ سست تدبیر سے کسی کا کام پورا نہیں ہوا

کوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است۔ تھکے ہوئے لاچار کو روکھی روٹی بے سالن ہی غنیمت اور بہت عمدہ چیز ہے۔

کال کا مارا سب جگ ہارا۔ بھوک کا مارا کوئی نہیں پنپا یا موت کا مارا کوئی نہیں بچتا۔

کالی گھٹا ڈراؤنی بھوری برسنہار۔ یہ لوگوں کا تجربہ ہے یا نمود کرنے والوں کا انجام خالی ہوتا ہے۔

کالے کے کاٹے کا منتر نہ جنتر۔ یعنی ہرگز نہیں بچتا کوئی تدبیر کرو۔

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ ترت مر جاتا ہے۔

کال کے ہاتھ کمان بوڑھا بچے نہ جوان۔ موت کسی کو نہ چھوڑے گی۔

کالی بہلی نہ سیت دو نو مارو ایک ہی کھیت۔ یہ دو نو بد ہیں ان دونو کو ایک ہی جگہ قتل کرنا چاہیئے دو دشمنوں کے حق میں بولتے ہیں۔

کالے آدمی صابن سے گورے نہیں ہوتے۔ پیدائشی بات کبھی نہیں جاتی کچھ تدبیر کرو جو بدمزاج ہوتے ہیں کبھی درست نہیں ہوتے۔

کالا مُنہ کر جگ دکھاوے تب لالی کی لالی پاوے جب تک آدمی بڑی بڑی ذلتیں یا مشقتیں نہیں اُٹھاتا مطلب پر ظفریاب نہیں ہوتا۔

کانی اپنا ٹینٹ نہ دیکھے دیکھے اور کی پھُلّی۔ عیب دار اپنے بڑے عیب پر نگاہ نہ کرے اور کا ذرا سا عیب دیکھ لے اور گرفت کرے

کانے کو سراہے کانے کا باپ۔ یہ مقتضائے محبت طبیعی ہے یعنی اپنی چیز کو اگرچہ عیب دار ہو سب پسند کرتے ہیں۔

کمین کبھی کونڈے کے اِدھر کبھی اُدھر۔ کم ہمت شکم کا بندہ کھانے کے گرد رہتا ہے۔

کبھی گھی گھنا کبھی مٹھی بھر چنا۔ یہ زمانہ کا رنگ ہے کبھی عیش کبھی تکلیف۔

کبھی کی ہے تیرے مرن کی ریت۔ کینہ ور کی دوستی میں نیکا تعجب نہیں

کپڑا کہتا ہے تو کر مجھے تہ میں تجھے کروں شتر۔
کپڑے کو احتیاط سے رکھنا خوبت کا باعث ہے۔

کتا بھی بیٹھتا ہے تو دُم ہلا کر بیٹھتا ہے۔ آدمی کو مکان کی صفائی ضرور چاہیے۔

کتا پائے تو سوا من کھائے نہیں تو دیا چاٹ کر رہ جائے۔ آدمی کو صبر و قناعت ضرور چاہیے۔ کتے کو جتنی بہت خواہش ویسا ہی بڑا صبر۔

کتے کی ٹیڑھی پونچھ کبھی نہ سیدھی ہو۔ خلقی عیب کبھی نہیں چھوٹتا۔

کتیا چوروں سے مل گئی اب مدت آوے کون۔
جب اپنے ہی یار غار دشمن ہو گئے تو اب اُمید کس کی رہی۔

کوٹھی اناج کو توالی راج۔ جولاہی کو یہی تونگری ہے۔

کچھ لیتے ہو کہا اپنا کام یہی ہے کچھ دیتے ہو کہا یہ شرارت بندہ کو نہیں بھاتی۔ خود غرضوں کے یہی قول و فعل ہوتے ہیں لینے کو تیار دینے کو کبھی نہیں۔

کسی کے گئے ہیں گھی کے گھڑے کسی کے بہے ہیں پتھر پڑے۔ کوئی قسمت والا نصیبہ ور ہوتا ہے۔ کوئی بد قسمت کیا کرایا برباد۔

کمائی نہ پیا گاڑی جوت میرے بھیا۔ بے سامانی میں یہ شیخی۔

کمبختی کی یہ نشانی سوکھ جائے کوئے کا پانی
اس سے زیادہ اور کیا کمبختی ہو گی۔

کم رزقہ بہت ہیں بے رزقہ کوئی نہیں۔ اللہ تعالےٰ تھوڑا بہت رزق سب کو پہنچاتا ہے۔

کنوا بیچا ہے کوئے کا پانی نہیں بیچا۔ غدار بدمعاملہ کے قول و فعل ایسے ہی ہوتے ہیں۔

کوڑی کوڑی مایہ جوڑے کے زمین میں دھرتا ہے
جس کا لہنا وہی کھاوے پاپی بریہ مرتا ہے۔
کنجوس پاپی مشقت بھر کر جوڑتا ہے پھر جس کے نصیب ہوتا ہے وہی کھاتا ہے کہیں رکھو۔

کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی ہیئے کا اندھا۔ کوئی نابینا ہے کوئی بے وقوف۔

کوئے کی مٹی کوئے ہی کو لگ جاتی ہے۔ سب خرچ ہو جاتا ہے کچھ نہیں بچتا۔

کھائے نہ کھلائے خالا دیدوں آگے آئے۔ بڑے بخیل اور خالا ہو کر سامنے آئے یا یہ بخل تیرے آگے آوے۔

کھائے مغل کی طاہری اب کہاں جاگی باہری۔ زبان کی چاٹ نہیں جانے دیگی۔

کھٹن گئے کماؤ کھٹ کے بھی لائے بانٹو بیوی شیرنی میاں خیر سے تو آئے۔ کھٹ تو کیا لاتے آپ صحیح سلامت آ گئے یہی غنیمت ہے۔

کوبے گھڑے میں جہ رہا۔ ہر طرح سے ناکام اد وقت میں قتا کس نیاید بجنگ افتادہ۔ ناتواں متواضع سے کوئی نہیں لڑتا

کافیہ کا بھاگا بن کو جا لاگا۔ لیاقت پیدا کرکے نالایق ہو گیا کافیہ عربی میں نحو کی آخری کتاب ہے اُس تک پہنچکر عربی کی شد بد ہو جاتی ہے۔

کہ خر لبتہ بہ گرچہ وزد آشناست۔ اگرچہ اطمینان ہو پھر بھی احتیاط بہتر ہے۔

کیر گس چہ خفتہ وچہ بیدار۔ یعنی ہر حال میں یکساں ہے ہوا نہ ہوا برابر ہے کمزور کی چستی اور سستی برابر ہے۔

گور خرنگ خم پیر مخر۔ اندھے اور لنگڑے سے کاربار ہو سکتا ہے بڑھے ضعیف سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

گھنے پوت بکالے میا۔ محبت کے مارے بلائیں لیتی ہے۔

گیا ئے گیا شیر شاہ گیا لیگیا سلیم شاہ۔ سب یہیں رہ گیا خالی ہاتھ چلے گئے کھانا پینا ہی خوب ہے۔

کالا سے زبوں بریش خاوند۔ بری چیز مالک کے منہ پر مارتے ہیں یعنی پھیر دیتے ہیں۔

کدال نہ پھاوڑا ابڑا کھیت ہمارا۔ حال یہ دعوے یہ۔

کاٹھ کی تلوار کیا کاٹ کرے۔ مقصود یہ ہے یا ضعیف تدبیر سے کام نہیں چلتا۔

کبوتر با کبوتر باز باباز۔ ہر جنس اپنی جنس کی طرف مائل اور راغب ہوتی ہے۔

کپڑا نہ لتا مستی ملے البتہ۔ کچھ ہو یا نہ ہو آرائش کے کام

کہیں خیر خوبی کہیں ہائے ہائے۔ زمانہ کے رنگ ہیں کہیں عیش و آرام کہیں رنج و ملال۔

کیوں نہ ہو وے چڑیل بنیئی جس کے بڑے مہاجن ہیں جس بنیئی کا شوہر مہاجن یعنی بڑا بھوت ہوگا وہ چڑیل کیوں نہ ہوگی ہمدمی اور صحبت ایسا ہی اثر کرتی ہے۔

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش ست۔ اپنے آپ کو کوئی معیوب نہیں سمجھتا۔

کھرا تختہ پڑا نشتیر۔ دونوں قوت میں برابر ہوتے ہیں کے آدمی کے پیر شدی۔ کب آئے کب پیر بنگئے ایسی جلدی

کردنی خویش آمدنی پیش۔ آدمی جو کرتا ہے نیک یا بد سو اُسکا پھل پاتا ہے۔

کٹھلی کتیا بھس میں بیائی ٹکڑا دیکھکر دوڑ دوڑ آئی۔ طمع کی حالت میں بد حیوان بھی مطیع ہو جاتا ہے۔

محاوراتِ کاف فارسی

گنجے کے ایک رگ زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی شریر بد ذات ہوتا ہے۔

گیدڑ بھبکی ہے۔ ظاہر کا ڈراوا ہے مضر نہیں۔

گوشتِ خر دندان سگ۔ وہ جانے اور اُسکا کام

گھر کی مرغی دال برابر۔ قیمتی چیز اگر مفت برابر ہو تو اُس کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں ہوتا۔

گدھے پر کتابیں لادیں۔ پڑھکر عمل نہ کیا حوصلہ حاصل نہ کیا ع چارپایہ براو کتابے چند

گھونسوں میں کیا اُدھار۔ اسکا اُدھار ترت چاہیئے۔

گاڑی دیکھکر پاؤں پھول لے۔ امیدواری پر ارادہ بڑا

گھر کی موچھیں ہی موچھیں ہیں۔ نری باتیں ہی باتیں ہیں باقی ہیچ۔

گرا گبا جوان ہو گیا۔

گھنچکر ہے۔ بے فہم پریشان گو پریشان حال ہے۔

گیدڑ بولتے ہیں۔ مکان اُجاڑ ہے آدمی نہ آدم زاد۔
گھر پھونک تماشا دیکھنا۔ عبث نقصان اُٹھانا۔
گہنوں میں گہنا پیتل کی نتھ۔ کل سے دیکھی ہی ہے سو ہی بیکار۔
گوں گے کا گوڑ ہے۔ اسکی لذت بیان نہیں ہوسکتی۔
گھوڑا ملا تو کوڑا بھی مل جائے گا۔ بڑا کام ہو تو چھوٹے کا کیا فکر ہے وہ بھی ہو جائے گا۔
گرجتے برستے نہیں۔ جو شیخی کرتے ہیں اُنسے خیر نہیں آتی
گُڑ گھر بار میٹھا ہوتا ہے۔ نیک کام ہمیشہ نیک ہوتا ہے
گھر نہ بار میاں محلہ دار۔ بے حقیقت ہو کر ریاست کا دعوےٰ
گانٹھ کا دیجئے عقل کا نہ دیجئے۔ نقد دینا مضائقہ نہیں پر تدبیر نہ بتانے سے کس نیاموخت علمِ تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
گھر کھیر تو باہر بھی کھیر۔ جسے گھر عیش ہو باہر بھی خدا تعالےٰ عیش دیتا ہے۔
گھر کی پُھٹکی باسی ساگ۔ غصہ میں کہتے ہیں جب کسی سے کام بگڑتا ہے اس میں کمال تحقیر ہے یعنی یہ بھی نہیں۔
گھر کی مری۔ یعنی تم سے کچھ بھی نہ ہو سکا یا یہ کیا کیا تحقیر۔
گھڑی میں گھڑیال ہے۔ کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔
گھوڑے بیچکر سوئے ہیں۔ کام سے فارغ اور بیفکر ہو گئے ہیں
گھوڑے کو گھر کیا دور ہے۔ چالاک ذی مطلب جلد پاتا ہے۔
گھوڑے کو لات آدمی کو بات۔ تیز کر دیتی ہے
گھوڑے کو تنگ آدمی کو ننگ۔ چست کر دیتا ہے۔
گئی تھی نماز کو روزے گلے پڑے۔ آسان بات سے مشکل ذمہ آپڑی۔
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں پچھتاوا اور افسوس جاتا ہے
گالوں میں چاول چاب چاب باتیں کرتا ہے۔ مقدور حاصل ہے ویسی ہی باتیں بناتا ہے۔
گھر کر ستر بلا سر دھر۔ شادی کرنے میں ستر بکھیڑے ذمہ آجاتے ہیں۔
گرگھٹ کیسے رنگ بدلتا ہے۔ ایک بات پر ایک حال پر قرار نہیں۔
گود لیتے گرا پڑتا ہے۔ ہر طرح کی خاطرداری میں سیدھا نہیں ہوتا۔
گاؤدی ہے۔ بیوقوف ہے ڈنگر ہے۔
گہرے ہو گئے۔ خوب فائدہ ہوا۔
گڑھی بول گئی۔ قوت ہو چکی کام تمام ہونے کو ہے۔
گھس پس پرانا اور نیا جب کوئی نئے کپڑے پہنتا ہے تو عورتیں یہ دعا دیا کرتی ہیں۔
گربہ کشتن روزِ اول باید۔ دھمکانا پہلے دن کا کام آتا ہے۔
گھی کے چراغ جلتے ہیں۔ مقصود خوب حسبِ مراد حاصل ہے بہت خوش ہیں۔
گھد کا پتلا ہے۔ ابھی چھوٹا بچہ ہے۔
گھل مل گئے۔ پھر موافق ہو گئے مل ملا گئے۔
گدھا گھر سا میں موٹا ہوتا ہے ایسا ہی دیکھنے میں آتا ہے۔

گدھے کو گدھا ہی کھجلاتا ہے۔ ہم جنس کی خدمت ہم جنس کرتا ہے۔

گئے گنگ رہے اٹک۔ گنگ ہنود کا تیرتھ ہے وہاں سے صحیح سلامت کمتر آتے ہیں اس لیے یہ فقرہ مشہور ہوا۔

گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت ست۔ بڑا فائدہ اگر میسر نہ ہو تو کمتر ہی غنیمت ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو۔ نیک کا بدلہ نیک ناقص کا بدلہ ناقص۔

گھر نہنیوں نے لیا۔ اولاہو خرچ میں ہے اپنے کام میں نہیں۔

گھر گنگا آئی۔ مطلب بے محنت پورا ہوا۔

گھر دور بھروٹا بھاری۔ بڑی مشکل ہوگئی۔

گھر سے کھویا تو آنکھیں کھلیں۔ کچھ کھو کر صدمہ اُٹھا کر عقل آئی۔

گھر کے چور کی چوکسی کہاں تک۔ جو ہر وقت موجود ہو اس سے کہاں تک چھپاوے۔

گھر کے ہی نہ گھیرتے۔ کسی لائق ہوتے تو اپنا ہی کام نہ سنبھالتے۔

گھر گھر عید ہے۔ یعنی موسم اچھا ہے سماں ہے۔

گُل ہوا۔ چراغ بُجھ گیا۔ ۶ دیا سادہ جلتا جو تھا گل ہوا۔

گوری کا جوبن چٹکیوں میں گیا۔ یہ چیز مفت غیروں کے صرف میں آئی بے فائدہ گئی۔

گھاگ ہے۔ ہوشیار چالاک یا تن آور ہے۔

گودڑ سے پیٹ بھر دیا۔ حیلہ حوالہ باتیں بنا کر راضی کر دیا۔

گھُول میل ہے۔ بڑی میل ملت ہے۔

گھُور کر دیکھا۔ غصہ کی نظر سے دیکھا۔

گلیا بیل ہے۔ بے ہمت کاہل وجود ہے۔

گھر میں چوہے کلابادیاں کھاتے ہیں۔ مُفلس کنگال ہے ظاہر درست کر رکھا ہے۔

گدھے کا کھایا کھیت پاپ نہ پُن۔ بے فائدہ ہے ثواب نہ عذاب۔

گُن سیکھا اوگن سیکھا عقل مند ہو کر بیوقوفی کرنے لگا۔

گدھا ہے۔ نہایت بے وقوف ہے اور زجر ہے یعنی یہ کام مت کر۔

گھر شکھہ تو باہر چین۔ جس کو گھر میں آرام باہر بھی خوش ہے۔

گھر گھر ایک ہی لیکھا۔ سب کا حال یکساں ہے۔

گھُل گیا۔ ضعیف ہوگیا بدن میں کچھ باقی نہیں رہا۔

گزر گیا۔ یعنی مر گیا۔

گرہ لگ گئی۔ بات طے ہوگئی معاملہ ٹھہر گیا قیمت معین ہوگئی

گل کھایا۔ داغ کھایا رنج اُٹھایا۔

گیدڑ کی مہمانی۔ عبث بے فائدہ۔

گانٹھ سا ہے۔ موٹا تازہ زور آور ہے۔

گلے کا ہار ہو گیا۔ یعنی ٹلتا ہی نہیں سر ہو گیا ذمہ پڑ گیا ما یچھا نہ چھوڑا۔

گھر والا۔ عورتیں شوہر کو کہا کرتی ہیں۔

گھر کے گودڑے۔ کسی چیز یا بات کو ناپسند کر کے بطور مذاق بولتے ہیں۔

گبدو۔ یعنی موٹا آدمی۔

گور میں پاؤں لٹکتے ہیں۔ پیر فرتوت مرنے کے نزدیک ہے

گپت دان۔ ہنود میں ہوتا ہے چھپا کر کرتے ہیں اسکی تفصیل فحش سے خالی نہیں۔

گڑیا کا کھیل نہیں۔ مشکل ہے سہل نہیں۔

گول مول۔ مجمل بات بات بلا تفصیل یا موٹا تازہ آدمی۔

گنڈہ دار۔ یعنی کبھی کبھی۔

گت کردی۔ سزا دیدی یا مذمت کردی سامان مہیا کر دیا۔

گھی کہاں گیا کھچڑی میں۔ یعنی اپنے ہی کام آیا۔

گوہ میں کو گھسیٹا۔ نہایت ذلیل و خوار کیا طعنے دیئے۔

گوہ میں کوڑی گرے گی تو دانت سے اٹھاؤں گا۔ یعنی اپنا حق نہ چھوڑوں گا کوڑی کوڑی وصول کروں گا۔

گدھے پہ چڑھایا۔ بہت ذلیل و فضیحت کیا۔

گوہ پہ مٹی ڈالو۔ فتنہ فساد با دو جانے دو سطے کردو۔

گوہ نکال دیلہ مارا پیٹا۔

ہڑہ یار ہے۔ بڑا دوست مخلص ہے۔

گولی مارو۔ دور کرو یہ چیز کام کی نہیں۔

گولی لیا۔ گولی کھایا۔ یہ دونو کلمہ عورتیں غصہ میں بطور بد دعا کسیکو کہدیتی ہیں۔

گوبر گنیش۔ موٹا آدمی کم ہمت نکما ہے۔

گدھا کھجاون ہے۔ ہر ایک دوسرے کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جو وہ اس کے ساتھ کرتا ہے۔

گوبر نکالدیا۔ بہت سزا دی۔

گدھا گھوڑا ایکساں۔ نیک و بد میں تمیز نہیں۔

گبرو۔ نوجوان آدمی۔

گھنے کر دیا۔ گروی رکھدیا۔

گاڑھی چھن رہی ہے۔ خوب لڑائی ہو رہی ہے یا گہری ہے ع خوبرویوں سے چھنا کرتی۔ ہے گہری ہم سے

گلوبند۔ امیروں کے بارہ ایک کپڑا کلف ہوتا ہے حجام امیر کی حجامت اسپر بناتا ہے۔

گرہ سے دیا۔ مفت نقصان اٹھایا۔

گرہ۔ عرفی عقد اور بعضی قوم بیاہ سے پہلے اپنی برادری میں جن سے نیوتہ کا لین دین ہوتا ہے انکے گھر گرہ بھیجا کرتے ہیں یہ انکے بلاوہ کی نشانی اور نیوتہ کا مطالبہ ہوتا ہے۔

گھر ہو آؤ۔ یعنی یہ کار یا معاملہ تمہاری خواہش کے موافق نہیں ہوگا۔

گناہ بے لذت۔ جس میں خرچ تو ہو اور کچھ فائدہ نہ ہو یا صرف قباحت ہو۔

گھوڑا گدگدایا۔ یعنی تیز ہانکا۔

گیدڑی دوڑ گئی۔ خوف پیدا ہو گیا یا بات پوشیدہ پھیل گئی۔

گل۔ بفتح پنجاب میں بات کو کہتے ہیں۔

گھر بس گیا۔ بیاہ ہو گیا۔

گوش بر آواز ہے۔ منتظر ہے۔

گھر پیچھے۔ یعنی ہر گھر تقسیم بھاجی وغیرہ پر بولتے ہیں جیسے
آدمی پیچھے سب کو نام بنام۔

گیہلا کہنے کا۔ عورتیں بولتی ہیں ناخوشی کلمہ ہے۔

گولے رڑہا رہا ہے۔ اپنی طرف سے جھوٹ سچ باتیں
بنا کر لوگوں کو بہکا سکھلا کر فساد برپا کر دیتا ہے یعنی فتنہ گر ہے
لوگوں کو لڑاتا ہے۔

گزشت انچہ گزشت۔ جانے دو ہوا سو ہوا بر ماضی
صلوات اور کبھی گزشتہ رنج و مصیبت بیان کر کے
کہتے ہیں کہ یہاں تک کہوں گزشت انچہ گزشت۔

گلخپ ہو گیا۔ ناحق برا مانا یا لڑ پڑا۔

گردن نیچی کرلی۔ شرما گیا جواب نہ آیا۔

گدام۔ انبار کا ایک مکان الگ ہوتا ہے اُس میں اکثر
اسباب اور متفرق چیزیں اور ٹوٹا پھوٹا اسباب رکھا رہتا ہے۔

گنجفہ رنگ کھیلکا نامے تاج میں دیکھو۔

گل حکمت۔ جب کسی دوا کا پھونکنا منظور ہوتا ہے
تو دوا کو کپڑے میں لپیٹ کر اُس پر گارا خوب لپیٹ کر پاچک میں
رکھکر آگ دیتے ہیں اور بعضی دفع دوا کو ظرف گلی میں رکھکر اسی طرح
پھونکتے ہیں دوا اُس گولے یا ظرف میں جلکر رہجاتی ہے

گھات میں تھا۔ ناکہ میں یا تاک میں لگ رہا تھا اور وقت
بداں معاملہ کا منتظر تھا۔

گردن ٹوٹ گئی۔ تباہ ہو گیا حوصلہ نہ رہا ضعیف ہو گیا

گونا۔ دیاقین بولتے ہیں جس کو مسلمان اشراف بہوڑا
اور ہنود۔ کلی دہ اور چالا کہتے ہیں۔

گرم گرم کھاؤ۔ یعنی ترت ابھی۔

گھاٹ۔ جس جگہ آدمی عبور دریا کرتے ہیں اور جہاں دھوبی
کپڑے دھوتے ہیں اور تلوار کس گھاٹ کی ہے یعنی کہاں
کی بنی ہوئی ہے اور غلہ جو کو بھگو کر پھر کوٹ کر پھر بھون کر
چابتے ہیں اور دہاقین وضع اور طرز کے اور گتی کے معنوں
میں بھی بولتے ہیں اور بعد ہولی کے جو شہروں میں
میسلہ ہوتا ہے اُسکو بھی کہتے ہیں۔

گھان ڈالا۔ کسی کام کی تیاری شروع کی۔

گرہ کھل گئی۔ الگ ہو گئے یا دل کا رنج صاف ہو گیا
یا مشکل کام سہل ہو گیا۔

گھر بھر دیا۔ بہت کچھ دیا۔

گوٹہ۔ مشہور ہے ماہ محرم کے اول عشرہ میں جو بنا کر
پان کی جگہ کھاتے ہیں اُس میں کھوپرا باریک کترا ہوا اور
دھنیا کٹا ہوا اور خربزہ کے بیج چھلے ہوئے اور چھالیا
اور چکنیاں یہ سب ملی ہوئی ہوتی ہیں۔

گلا گیر ہو گیا۔ لپٹ پڑا ہرگز نہ چھوڑا یا ناحق لڑ پڑا۔

گوں گیرا ہے۔ خود مطلبہ ہے۔

گنوار گوں کا یار۔ گنوار اپنے مطلب کا ہوتا ہے۔

گھنٹ۔ ہنود دل کے معنوں میں بولتے ہیں۔

گنگارام۔ ہنود جو طوطا پالتے ہیں تو یہی نام ہوتا ہے اور
مسلمان میاں مٹھو کہتے ہیں۔

گھٹیا ہے۔ یعنی اُس سے کمتر ہے یا کم قیمت۔

گھر تنگ روزی فراخ۔ اس میں اچھی گزرتی ہے۔

روزی فراخ چاہیے گھر کی تنگی بسر ہو سکتی ہے۔

گردان کبوتر ہے۔ اپنی جگہ کو نہیں بھولتا آہی رہتا ہے۔

گل کترتا ہے۔ نئے نئے شعبدے حیلے ایجاد کرتا ہے

سو ٹکڑے ہیں ایڑی کے برنگ صد برگ
کیا دشت نوردی میں کترتا ہے جنوں گل

گنگا جمنی۔ دورنگا یا دو وضع کا۔

گھر بگڑ گیا۔ گھر کا ناظم خبرگیر نہ رہا۔

گنگا نہا آئے۔ پاک صاف ہو گئے ہنود بولتے ہیں۔

گھر تنگ بہوز بر جنگ۔ یعنی بڑی دشواری ہو رہی ہے۔

گل دوپہریا۔ شریر آدمی بد خصال۔

گھوڑے دوڑ لیے۔ خواہش یا طاقت اور قوت ہو چکی۔

گود لے لیا۔ بچے کو متبنی کر لیا یعنی اسکی پرورش اپنے ذمہ کرلی ایسے بچے کو لے پالک بھی کہتے ہیں۔

گل گیا۔ بودا بوسیدہ ہو گیا یا پک گیا۔

گرو گھنٹال ہے۔ سب کا پیشوا ہے اکثر امر بیجا میں بولتے ہیں یعنی مفسد مغوی ہے۔

گورکھ دھندا لگ رہا ہے۔ پیچدار معاملہ درپیش ہے گورکھ دھندا ایک آلہ ہوتا ہے کہ اسکی سمجھ مشکل ہوتی ہے کوڑی ایک طرف سے دوسری طرف پہنچانی بڑا غور اور تامل چاہیے

گدودٹ مچادی۔ شور و غل مچا دیا چور جنگل میں گیدڑ کی سی آواز بول کر اپنے حریف کو جو آبادی میں ہوتا ہے اپنا آنا جتلایا کرتے ہیں اس کی پہچان یہ ہے کہ اس آواز کے پیچھے گیدڑ نہیں بولتے۔

گھٹاٹوپ۔ رتھ یا بہل کی پوشش جو کتل یا دولڑی کی بناتے ہیں مینہ سے بچاؤ کے واسطے۔

گلچھرے اڑاتا ہے۔ چین کرتا ہے عیش میں ہے۔

گسّا۔ دہاقین لقمہ کو کہتے ہیں۔

گل بہ تاراج رفت خار بماند۔ اچھی چیز خراب ہو گئی بری رہ گئی۔

گھر میں ڈال لی۔ بیاہتا بیوی سے علاوہ عورت کو بیوی بنا لیا بیاہتا کو نہیں کہتے۔

گرو ہو گیا۔ یعنی بے رونق ہو گیا اور بکھیر سر ہو گیا نہ چھوٹا

گلگلا سا۔ بضم ہر دو کاف بچہ کو کہدیتے ہیں یعنی نازک خوبصورت پسندیدہ وضع۔

گھر کے کونے۔ شب برات کو جو لڑکے بالے آتش بازی بناتے ہیں پھر اگر کسی کی آتشبازی تیز نہیں ہوتی کم وزن رہجاتی ہے تو اور لڑکے اسکو گھجاتے ہیں۔

گھر کی ٹپکی۔ کسی بات کی ناپسندیدگی پر کہدیتے ہیں۔

گرد اڑادی۔ سب کھو کھنڈا دیا خراب کر ڈالا

گنبد کی آواز ہے۔ جیسا کہوگے ویسا ہی سنوگے۔

گاہے ماہے۔ کبھی کبھی دیر دیر میں۔

گجھا۔ خزانہ دبا ہوا۔

گاؤدم۔ کوئی چیز اس طور بنی ہوئی کہ نیچے سے موٹی پھر پتلی ہوتی چلی آوے۔

گز کر دیا۔ سیدھا کر دیا شرارت کا راستی پر آگیا۔

گڑ بیٹھ گیا۔ مرطوب ہوا سے اثر کیا نرم ہو گیا خنک رہا

گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے۔ سیدھا سادھا ہے نریب زینت
گھ نکال دیا۔ بہت مارا بے طاقت کر دیا۔

امثالِ کافِ فارسی

گیدڑ کی جب کمبختی آتی ہے تو شہر کی طرف جاتا ہے۔ یعنی جب آدمی کو نحوست گھیرتی ہے تو وہ کام کرتا ہے جس سے اور خراب ہو۔

گنوار گنا نہ دے بھیلی دے۔ یعنی گنوار انجام فہم نہیں ہوتا۔

گنوار کی عقل گدی میں ہوتی ہے۔ یعنی بغیر سزا پائے سیدھا نہیں ہوتا۔

گانٹھ جُدی گھر ساجھلا کنبہ بارہ بانٹ۔ ہر ایک کی کمائی جو کہوں جُدی جُدی شرکت کا کام خراب ابتر۔

گڑ کھاویں گلگلوں سے پرہیز۔ بڑی بات سے تو بچتے نہیں چھوٹی بات سے پرہیز کرتے ہیں۔

گھڑی کی دارو موت۔ جیسا گناہ ہوتا ہے قابو کے وقت ویسا ہی عوض ہوتا ہے۔

گری پڑی کے یار ملکندا۔ گری پڑی چیز لاوارثی کو کوئی اٹھا لیتا ہے۔

گھر باتہر تمہارا پر کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا۔ یعنی زبانی سب تمہارا ہے پر اس میں تصرف نہ کرنا۔

گھر میں سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔ بے سامانی میں حصول مقاصد پر جھگڑا ٹنٹا کرنا۔

گولر کا پیٹ کیوں پھوڑتا ہے۔ اصل بھید نیک بظاہر ہو جائیگا اس باب میں گفتگو مت کرو۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ جو شخص اصل حقیقت سے واقف ہوتا ہے وہ خوب بتہرے اُکھاڑتا ہے۔

گھوڑے کے لگیں تھے نعل مینڈکی بولی میرے بھی جڑ دو۔ عالی مرتبہ کی حالت دیکھکر پست مرتبہ بھی وہی آرزو کرتے ہیں۔

گاجروں میں گٹھلیاں ملادیں۔ اچھا بنا ہوا کام خراب کر دیا۔

گھر میں بھونی بھنگ نہیں اور الفت سبزہ رنگوں سے۔ نہنگ مفلس کو یہ ہوس ترنگ نہایت بیجا ہے۔

گوجر رانگھڑ دو کتا بلی دو یہ چاروں نہ ہوں تو کھلے کواڑوں سو۔ یہ دو تو قوم چوری ہی کو اپنی معاش سمجھتے ہیں۔

گلستاں بوستاں پڑھکر نہ پایا شیخ کا مطلب پڑھ لیا سب کچھ پر بات کی تہ کو نہ پایا۔

گڑ سے مرے تو زہر سے کیوں مارے۔ آسانی سے کام ہوتا ہو تو مشکل کیوں اختیار کرے۔

گدھے کو انگوری باغ کی کیا قدر۔ احمق کو خوبی کی سمجھ کہاں۔

گڑ گڑ کہنے سے مُنہ میٹھا نہیں ہوتا۔ بلکہ گڑ کھانے سے میٹھا ہوتا ہے باتوں سے کام نہیں چلتا خرچ کرنا چاہیے۔

گدھے کا کھلایا پاپ نہ پُن۔ نالائقوں پر احسان کرنا اکارت جاتا ہے۔

گدھے کو دیا نمک کہا میری آنکھیں پھوٹیں۔ احمق بھلائی کو بھی برائی خیال کرتا ہے۔

گائے کا بھینس تلے بھینس کا گائے تلے کرتا ہے۔ عجب جوڑ توڑ سے دغا فدا سے گزراں کرتا ہے۔

گائے نہ بچھی نیند آوے اچھی۔ جسکو چور کا ڈر نہیں وہ بیفکر سوتا ہے جب کچھ ہی نہیں ہے تو چور کیا لیگا۔

گدھا مرے کمہار کا دھوبن ستی ہو۔ کسیکا نقصان کوئی جی تجے۔

گھر چھوٹا سمدھیانہ بڑا۔ حیثیت کم شہرت بڑی۔

گھوڑے کو اشارہ کافی ہے گدھے کو لاٹھیاں پیٹا کرو۔ شریف اشارہ سے مانتا ہے کمینے کو پڑے پیٹا کرو۔

گرو جی چیلے بہت ہو گئے کہا بھوکے مرینگے آپ چلے جاویں گے۔ غرض مند کی جب غرض نہیں نکلتی آپ الگ ہو جاتا ہے۔

گاتے گاتے کلاونت ہو جاتا ہے۔ کوئی کام ہو کرتے کرتے آ ہی جاتا ہے۔

گرہ کا دیجئے پر عقل نہ دیجئے۔ نقد دینے کا مضائقہ نہیں پر عقل کی تدبیر نہ بتادے۔

گدھا دھونے سے بچھیرا نہیں ہو جاتا۔ کمینہ کسی تدبیر سے شریف نہیں ہو جاتا۔

گدھے ہل چلیں تو بیل کون خرید سے کمینے

سے انتظام ہو تو شریفوں کی قدر کون کرے۔

گاڑی بھر آشنائی جو بھر ناتا۔ ناتا قرابت کو آشنائی پر بہت فضیلت ہے۔

گدھا کیا جانے زعفران کی قدر۔ بیوقوف علم و ہنر کو کیا جانے۔

گڑ کھائے گی تو اندھیرے میں آئیگی۔ فائدہ کی امید پر سب کچھ تحمل ہو سکتا ہے۔

گوشت کھائے گوشت بڑھے۔ جیسی غذا ہوتی ہے ویسا ہی اثر ہوتا ہے

گڑ نہ دے تو گڑ کی سی بات تو کہے۔ دینے کو نہیں تو شیریں زبانی میں کیا خرچ ہوتا ہے۔

گزر گئی گزراں کیا جھونپڑی کیا میدان۔ جب عمر آخر ہوئی سب برابر ہے۔

گلہری کا ٹھکانا پیڑ۔ ہر ایک کا ٹھکانا مقرر ہوتا ہے گلہری کا ٹھکانا درخت ہوتا ہے اسکو پناہ اور آرام درخت پر ہوتا ہے

گانا اور رونا کس کو نہیں آتا۔ سب جانتے ہیں اپنے اپنے موافق دل بہلا لیتے ہیں۔

گانے والے کا منہ ناچنے والے کا پیر نہیں رہتا۔ اپنا ہنر ظاہر کر دیتے ہیں۔

گاڈیا بجا و میراں ہلکے نہیں ہوتے۔ کچھ کر غصہ نہیں اترتا

گنبد کی آواز جیسی کہو ویسی سنو۔ برابر [illegible] سے تحمل نہیں ہوتا

گندی بوٹی کا گندا شوربا۔ ایسے کے ہم نشین ایسے ہوتے ہیں صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

گانو کا جوگی جوگنا ان گانو کا سدھ۔ وطن میں کوئی کیسا ہی ہنر پیدا کرے عزت نہیں ہوتی۔

گنجی کونجڑی گو کھرو کا اینڈوا۔ بوجھ لے جانا مشکل ہوا۔

گنی بوٹی نپا شوربا۔ خیانت ہو تو کیونکر ہو سیا نپا تُلا حساب سے کم نہ زیادہ۔

گدگدائے وہاں تک جہاں تک ہنسی آئے چہل خوش طبعی اتنی اچھی کہ ملال نہ ہو۔

گدھا گھوڑا ایک بھاؤ۔ شریف اور رذیل یا عمدہ اور ناقص یکساں۔

گودڑ میں سے گندوڑا نکلا۔ نالایقوں میں لیاقت سند ظاہر ہوا

گود کا چھوڑ پیٹ کی آس۔ ترت کے فائدہ سے آئندہ پر کچھ و سہ نقد را بہ نسیہ گزاشتن۔

گونگے کا گڑ کھانا میٹھا۔ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔

گالی دینے سے گنگا بولی۔ نامزابات کا تحمل کسیکو نہیں ہوتا۔

گوہ کا کھلایا گوہ میں نہیں رہتا۔ آخر جدا ہو جاتا ہے۔

گونگے کا اشارہ گونگا ہی خوب پاتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ہم جنس ایک حالت میں ہیں۔

گور میں گور نہیں ہوتی۔ ایک کے قبضہ پر دوسرا نہیں کر سکتا۔

گوند پنجیری اور اٹرائیں چچا رانی پڑی کراہیں۔ تکلیف کسیکو ہو مزہ کوئی اٹھاوے۔

گونگے نے سپنا دیکھا من ہی من میں پچتاوے نہ کسی سے کہہ سکے نہ تعبیر لے سکے۔

گھر میں جورو کا نام بیگم۔ اپنی زبان سے اپنی عزت نہیں ہوتی۔

گھائل کی گت گھائل جانے۔ کیونکہ دونو ایک مصیبت میں مبتلا ہیں۔

گھر میں آئی تو بانکی پگڑی سیدھی ہوئی جب جورو گھر میں آئی اینٹھ مروڑ سب نکل گئی سیدھا کر دیا۔

گھر آیا نہ پوجیے بمی پوجن جا۔ موجود بالفعل کو فوت کرکے پھر اُسی کی تلاش۔

گھر میں گھوڑا نخاس میں مول۔ ایسا سودا نہیں بنتا خریدار کے سامنے چاہیئے۔

گھر گھر مٹیالے چولھے ہیں۔ افلاس میں سب یکساں کوئی مقدور والا نہیں۔

گھر بیاہ ہوہو پیلیوں۔ سراسر بے موقع اور نری بے انتظامی ہو رہی ہے۔

گھر کی سوبھا گھر والے کے سنگ۔ مکان کی آرائش صاحب مکان سے ہوتی ہے

تغیر سیب مکاں را جلوہ مکیں باشد * فروغ خانہ انگشتری نگیں باشد

گھر دور بوجھ بھاری۔ بڑی مشکل اور مصیبت کی حالت پر بولتے ہیں۔

گھر رہے نہ تیرت گئے منڈ منڈا کر جوگی بھئے۔ کچھ بھی نہ کیا آخر بے محنت گرو کے سامنے منڈ کر جوگی بن گئے۔

گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گڑ میٹھا۔ بیگانا مفت کا مال بہت پسند آتا ہے۔

گھر کے پیروں کو تیل کا مالیدہ۔ اپنوں کے ساتھ دغابازی اور کم توجہی پر بولتے ہیں۔

گھر کے جلے بن گئے بن میں لاگی آگ بن بچارا کیا کرے جو کرموں لاگی آگ۔ تقدیر جب الٹی ہے جہاں جاؤ مصیبت ساتھ رہتی ہے۔

گیدڑ اوروں کو سوں بتائے آپ کتوں سے پھڑوائے۔ جب اپنی ہی خبر نہیں تو اوروں کی کیا ہوگی۔
تو برادرِ خلک چہ دانی جیست * چوں ندانی کہ در سرا تو کیست

گھر والے کا ایک گھر نگھرے کے سو گھر۔ جہاں جا پڑا وہی گھر۔

گھوڑے گئے گدھوں کو راج آیا۔ اشراف گئے گزرے ہوئے کمینے انکی جگہ پر قایم ہو گئے۔

گھڑے کمہار برتے سنار۔ ایک کے وسیلہ سے بہتوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

گبد ڈگرا چھیرے میں آج یہیں ہیں گے۔ جب قابو نہ ہوا لاچار رہنا پڑا لاچاری کی حالت پر بولتے ہیں۔

گھوڑے کی گھڑسال میں قیمت ہے۔ ہر شے کی اُس کے محل اور موقع پر قدر ہوتی ہے۔

گھوڑے کی اگر دُم بڑھیگی تو اپنی ہی مکھیاں اڑاویگا۔ ہر ایک کو اپنا مطلب پہلے ملحوظ ہوتا ہے۔

گھی سنوارے سالن کو بڑی بہو کا نام۔ کام کوئی کرے نام کسیکا ہو۔

گھی گر گیا مجھے روکھی ہی بھاتی ہے۔ جب قابو نہیں چلتا تو قناعت پسند ہوتی ہے۔

گئے کناگت ٹوٹی آس باہمن روویں چولھے پاس۔ کناگتوں میں برہمنوں کے خوب گھرے ہوتے ہیں جب وہ نکل گئے رووین نہیں تو کیا کریں۔

گیہوں ویکر گاجریں کھائیں۔ عمدہ دیکر ادنے لینا بیوقوفی ہے۔

گھر آئے پیر نہ پوجئے باہر پوجن جا۔ قابو سے وقت کام نہ کرے پھر تدبیریں کرتا پھرے۔

گر ہمیں مکتب ست وایں ملاں کار طفلاں تمام خواہد شد۔ یعنی ظاہر میں مدبر اور منتظم اچھا ہوشیار ہونا چاہیے نہیں کام بیشک ابتر خراب ہوگا۔

گیہوں کی روٹی کو فولاد کا پیٹ چاہیئے۔ بڑے حوصلہ والے ہوتے ہیں جو گیہوں کھا کر نہیں اتراتے۔

گونی ناتی قلیا چپاتی۔ قرابتی مہمان کی تواضع کو قلیا چپاتی کافی ہے اور تکلف کی حاجت نہیں۔

گدھا گیا نو گیارسی بھی بیگیا۔ آپ بھی گیا اور نقد ما بھی دے گیا۔

گیدڑ کے کہنے سے بیر نہیں پکتے۔ اُمیدیں حسب مراد نہیں ہوا کرتیں۔

گھوڑوں راج بیلوں اناج۔ فوج کے وسیلہ سے حکومت بیلوں کے وسیلہ سے زراعت پیداوار ہے۔

گرُ بگے دہن آلودہ یوسف نہ دریدہ۔ بے خطا ناحق تہمت میں گرفتار ہوا۔

گوندا دیکر بلبل پکڑتے ہیں۔ لالچ کے سبب آدمی پھندے میں آتا ہے۔

گیہوں کے کھیت میں کرنجوا اُگا۔ بھلائی کی جگہ بُرائی پلے پڑی۔

کاجر کی پونگی بجی بجی نہیں توڑ کھائی۔ یہ تدبیر اگر راست ہوئی فبہا نہیں تو کچھ نقصان نہیں۔

گوشتِ خر دندانِ سگ۔ ناپاک چیز ناپاک جگہ صرف ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں گوشتِ خر دنداں سگ دیوانہ کتے کی گزیدگی کی یہ دوا ہے کہ گدھے کا کان کھلاوے۔

گاہ باشد کہ کودک ناداں
بغلط بر ہدف زند تیرے

کبھی نادان سے بھی اتفاقاً عقلمندی کا کام ہوجاتا ہے۔

گھاس کے گٹھے میں سے سوئی کا ڈھونڈنا مشکل ہے عبث محنت ہے۔

گرگٹ کی دوڑ بٹوڑے تک۔ جس کا جہاں ٹھکانا ہوتا ہے وہاں پناہ لیتا ہے۔

گر دوں کی تسبیح بی حج کو چلی ظالم کی ریا رسائی [illegible]

سے بھی ظلم ظاہر ہوتا ہے۔

گر گر بُد یا سر سر گبان۔ ہر آدمی کی سمجھ بوجھ جدا جدا ہوتی ہے۔

گرہ میں کوڑی نہیں بازار کی سیر۔ ع

اے تہیدست رفتی در بازار ترسمت باز نیاوری دستار

گنجی کبوتری محل میں ڈیرا۔ بدہیبت ہو کر اتنی بلندی۔

گنگا کے نہان میں چکی راہے کا کیا کام۔ وہاں چکی کہاں اور کون پیسے یعنی اس پیشہ کی وہاں کیا ضرورت

گنوار کا ہالسنا توڑ دے بالسنا۔ گنوار کی ہنسی بھی پسلی توڑ دیتی ہے یعنی نقصان کر دیتی ہے۔

گھبرائے ڈومنی پھر پھر سہرے گائے۔ گھبراہٹ میں موقع بےموقع کچھ نہیں سوجھتا۔

گھر آئی کتیا کو بھی نہیں نکالتے۔ جو اپنے پاس ادنے سے ادنے آوے اُس کی بھی خاطر مدارات کرتے ہیں۔

گھر میں نہیں بُور بیٹیا مانگے موتی چور۔ میسر تو کچھ بھی نہیں بیٹے کی خواہش مقدور سے زیادہ۔

گھوڑا گھاس سے آشنائی کریگا تو کھائیگا کیا۔ اپنے مطلب کی چیز نہیں برتے گا تو گزارہ مشکل ہوگا۔

گھڑی بھر کی بے شرمی سارے دن کا آرام۔ کبھی ذرا سی بے شرمی سے بڑا کام نکلتا ہے پر اشرافوں کا کام نہیں

گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین ٹوٹے۔ لڑے کوئی نقصان کسی کا جیسے بھینسے بھینسے لڑیں جھونڈ کا نقصان [illegible]

گمی مصالحہ کام کرے بڑی بہو کا نام کرے
کوئی کام کرتا ہے کسیکی نام آوری کے واسطے۔
گئی بو بو وار کی رہی کھال کی کھال۔ اپنا عمدہ
وصف کھو کر جیسے تھے ویسے ہی نکمے رہ گئے۔
گر ضرورت بود روا باشد۔ جب کسیطرح بڑں
اختیار کرنے کمتر بات کے کام نہیں چلتا تو کہتے ہیں۔
گاؤ گاہ گاہ ماہی ہر ماہ بز ہر ہر پگاہ۔ غذا کے
بابت طبیبوں کا یہ قول ہے۔

محاوراتِ لام

لاکھ کا گھر خاک ہو گیا۔ کی کرائی محنت برباد ہوئی
سراسر نقصان ہوگیا۔
لگا تو تیر نہیں تو تُکّا۔ یعنی مدعا بر آیا تو واہ واہ نہیں
تو کچھ نقصان نہیں۔
لنڈ منڈ ہے۔ تن تنہا ہے کوئی آگے کو نہ پیچھے کو یا بے
ہیئت بے حیثیت ع عاشق ہوئے ہیں آپ بھی کس لنڈ منڈ پہ
لینے کے دینے پڑ گئے۔ اُلٹا معاملہ ہوگیا فائدہ
کی جگہ نقصان ہوگیا۔
لال پیلا ہو گیا۔ نہایت غصہ ہوا۔
لکھے موسا پڑھے خود آ۔ ایسا باریک خراب لکھتا ہی
کہ آپ ہی اگر پڑھے تو پڑھے۔
لینا ایک نہ دینے دو۔ مطلق کچھ بھی نہیں بلا
مفت کی یا کسی سے کچھ علاقہ نہیں۔

لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے۔ صرف مار پیٹ خون
خرابہ ہوتا ہے۔
لکھتم کے آگے بکتم نہیں چلتی۔ تحریر کے آگے
تقریر نہیں چلتی یا معتبر نہیں ہوتی۔
لگی بُری ہوتی ہے۔ دل کی چاہت میں بھلا بُرا
کچھ نہیں سوجھتا۔
لڑتوں کے نیچے پھاگتوں کے آگے۔ صلح کل
آدمی کا مقولہ ہے یا بودے آدمی کے حق میں۔
لارا لیری کیا ہے۔ عذر معذرت حیلہ بہانہ کیا ہے۔
لاگ ہوئی تو لاج کہاں۔ لاگ میں شرم نہیں ہوتی
لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے۔ کام اس طور پر
کرے کہ کام ہو نقصان نہ ہو۔
للّو کے باپ جگدھر۔ للّو ایسے ہیں تو جگدھر اُس
کے باوا ہیں کیسے کچھ ہونگے۔
لقّات ہو گیا۔ نہایت دبلا لاغر ہو گیا۔
لاکھ پا گھر ہوا۔ معاملہ صاف طے کر دیا کچھ باقی نہیں
بے فکر ہو گیا۔
لگے رگڑا مٹے جھگڑا۔ بھنگ نوش بھنگ گھوٹتے
ہوئے اپنی ترنگ میں کہا کرتے ہیں۔
لے مر۔ اپنا ہی کہا کر اپنی ہی ضد پوری کر۔
لمبا ہوا۔ چلا گیا۔
لمبا ہو۔ چلا جا۔
لہر بہر آرہی ہے۔ بڑی عیش اور خوشی میں گزرتی ہے

لے ہی تو لوگے۔ یہ رمز ہے کہ تم نہیں لے سکتے۔

لے لوٹ ہے۔ نادہند ہے۔

لڑکوں کا کھیل نہیں۔ دشوار بات ہے یا غور طلب ہے۔

لاگ لگی ہوئی ہے۔ آپس میں دشمنی ہے یا بہت خواہش تکدو ہے۔

لاوا اُترا ہے۔ غماز۔ ہنرپیچ کا بچولیا ہے۔

لائے جھاگ۔ تڑپنا شروع کیا۔

لام باندھ دیا۔ پیاپے پہنچایا یا جمع کر دیا۔

لنگوٹی میں پھاگ کھیلتے۔ مفلسی میں دنیا سے بے پروا عیش سے کام ہے۔

لگن تو لگی اللہ راس لاوے۔ ارادہ تو کیا اللہ پورا کرے۔

لہو لگا شہیدوں میں ملے۔ ذرہ سا کام کرکے بلند مرتبہ کا ارادہ کیا۔

لو جی بھلا۔ ذرا انصاف کرو اور کیا کرتا یا ہوتا۔

لُنگے زیر لنگے بالا نہ غمِ دزد نہ غمِ کالا۔ ننگے بھوکے بے سامان کو چور چکار کا کیا ڈر۔

لٹا دھاری ہے۔ فقیر ہے سر پہ بال بڑھائے ہوئے۔

لیکھا پورا ہوا۔ معاملہ طے ہو گیا کچھ باقی نہیں حساب پورا ہوا۔

لکھ پڑھ لو۔ پکا کام کر لو تکرار باقی نہ رہے۔

لوٹ گیا۔ بواو مجہول مکر گیا بے ایمانی کر گیا اور بفتح ہو گیا اور زمین پر گر پڑا اور بفتح لام ہٹ گیا۔

لے دیکے یہ ہے۔ یعنی بہمہ حال یہی ہے اور کچھ نہیں۔

لھنڈا۔ گائے بھینس کا گلہ جو جنگل میں چرتا ہے اور بکری بھیڑ کے گلہ کو ریوڑ کہتے ہیں۔

لپیٹ لیا۔ تہمت لیکر گرفتار کر لیا۔

لنگر کیا۔ جہاز ٹھہرا دیا یا ٹھہر گئے مقام کیا۔

لہو مُنہ کو لگ گیا۔ مزا پڑ گیا حرص لگ گئی۔

لُٹیا ڈوب گئی۔ کام خراب ہو گیا بات بگڑ گئی۔

لُٹیا ڈبو دی۔ کام بنا بنایا بگاڑ دیا۔

لام کاف کہنے لگا۔ سخت کہنے لگا جیسے گالی گلوز۔

لالچ بغیر ہر کے نہیں۔ لالچ بغیر عبادت بھی نہیں کرتے

لاچاری ہر بت سے بھاری۔ لاچاری سخت مصیبت ہے

لاڈلا پوت کٹورے۔ لاڈلا پوت ابتر ہو کر دیکھتا رہ جائے۔

لائے گا دارا تو کھائے گی داری۔ شوہر کما کر لائیگا تو بیوی کھائے گی۔

لچھمی بغیر آدر کون کرے۔ بغیر روپیہ کے کنگال کی کوئی عزت نہیں کرتا۔

لانڈی نہ مورا کیا لیگا نپوتا چورا۔ گھر میں کچھ بھی نہیں چور سسرا کیا لیجائے گا۔

لاتوں کیسی لڑائی ہے۔ یعنی عورت پر لڑتے ہیں۔

لکیر کا فقیر ہے۔ ایک ہی بات پر فدا ہے۔

لگو لُکٹی۔ عورتیں غصہ میں بولتی ہیں ٹرا خراب ہوا جاتا ہے لکٹی۔ شعلۂ آتش۔

لال بوجھکڑ ہے۔ اور اسکو فارسی میں کاپیلہ کہتے ہیں
دانائی کے پیرایہ میں محض نادان ہے۔
لُنگارہ ہے۔ شریر بدوضع۔
لنبوبیڈول۔ دراز قد آدمی کو بطور مذاق کہدیتے ہیں
لِکُلِّ فرعون موسیٰ۔ ہر شریر بدذات کے واسطے
اُسکا زبردست اُستاد موجود ہے۔
لو اور سُنو۔ یعنی عجیب بات ہے یا نامناسب یا جھوٹھ
لکڑ توڑ ہے۔ بہت مضبوط ہے۔
لگن لگ گئی۔ آپس میں محبت پیار ہوگیا اور کبھی
بطور رمز دشمنی بھی مراد ہوتی ہے۔
لٹک چلے جاتی ہے۔ امید قایم ہے منقطع نہیں
ہوئی یا عادت نہیں چھوٹی۔
لنگوٹیا یار ہے۔ لڑکپن کا دوست ہے۔
لٹو ہوگیا۔ دیکھکر فریفتہ ہوگیا۔
لپاڈی ہے۔ یعنی جھوٹھ بولتا ہے اسکا اعتبار نہیں
لیپالگ۔ وہ بچہ جسکو عربی میں متبنیٰ کہتے ہیں گود
لیا ہوا جس کی پرورش اپنے ذمہ کریں۔
لکھا ہوا نہیں مٹتا۔ تقدیر نہیں ٹلتی یا لکھکر انکار
نہیں ہوسکتا۔
لٹھ مونگر ہے۔ زور آور کم فہم ہے۔
لاحول ولا قوۃ۔ امر ناگوار پر بطور استنکار اور
کبھی بطور انکار مسلمان بولتے ہیں۔
لوہے ٹھنڈے ہوگئے۔ اُمنگ جاتی رہی ارادہ توقف ہوا

لُٹ گیا۔ بڑا نقصان ہوا۔
لپٹ گیا۔ ناگہانی مصیبت میں پھنس گیا بلا میں آگیا
یا سر ہوگیا پیچھا نہ چھوڑا۔
لاحول پڑھو۔ لاحول بھیجو۔ اِس خیال سے درگذرو
جانے دو۔
لکھو بندر یا چابے پان رہ گئی چٹیا اُڑ گئے کان
بچوں کو کھلایا کرتے ہیں۔
لہو نے جوش مارا۔ خویشی کی محبت آگئی۔
لہولہان ہوگیا۔ یعنی زخمی چور ہوگیا۔
لا مذہب ہے۔ یعنی مجتہدین کا قول اور فقہ کا معتقد
نہیں یہ مسلمانوں کا محاورہ ہے۔
لگتے ہاتھ۔ ساتھ کے ساتھ یعنی دوبارہ فکر نہ کرنا پڑے
لاکھوں ہیں۔ یعنی ضرور بالضرور کبھی خلاف نہ ہوگا۔
لپکا پڑ گیا۔ عادت ہوگئی مزہ پڑ گیا۔
لہو پی جاؤں گا۔ کسیکو دھمکا کر کمال غصہ میں
کہتے ہیں۔
لوٹے نمک ڈالا۔ یعنی نہایت اتفاق کیا ہے کہ
اِس سے کوئی نہ پھرے گا۔
لالچ بُری بلا ہے۔ ع
طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی + ازاں نیست مرطامعاں را بہی۔
لگی لپٹی نہیں رکھتا۔ صاف گو ہے اور معاملہ صاف
رکھتا ہے کچھ عذر فریب نہیں رکھتا۔
لٹو سلار و جمع ہورہے ہیں۔ یعنی بے توقیرے اعتبار ہیں

رئیس اشراف نہیں۔
لَتْ۔ لات کا مخفف اور کسی چیز کا پانی وغیرہ میں گھولنا ملانا اور بمعنی عادت۔
لمبے ہاتھوں لیا۔ خوب ذلیل کیا طعنے دے دہمکایا
لِمْ: سبب لم دریافت کرتا ہے اور لم لگا دی تہمت جوڑ دی۔
لبڑ دھوں دھوں ہے۔ بیہودہ بکا کرتا ہے۔

امثال لام

لکھے نہ پڑھے دودھ ماریں گھڑے۔ اصل میں محض نادان پر فضل الٰہی سے خوب کام بن رہا ہے
لنکا میں چھوٹا سا باون گز کا۔ یعنے اپنے فنوں و اوصاف میں سب کامل زبردست ادنے کا یہ حال ہے۔
لوہے کے چنے علم کا سیکھنا۔ یعنی بڑی محنت کا کام ہے
لڑائی کا گھر ہانسی بیماری کا گھر کھانسی۔ ہانسی میں آخر کو لڑائی ہو جاتی ہے اور کھانسی سے اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں
لنگڑی کنٹو آسمان میں گھونسلا۔ کام سے عاجز ہو کر بڑے کام کا ارادہ کرنا۔
لاتوں کا دیو باتوں سے نہیں مانتا۔ بدذات بغیر سزا پائے سمجھانے سے نہیں مانتا یا جس جگہ خرچ کی ضرورت ہو وہ باتوں سے نہیں ہو جاتا یا سخت کام آسانی سے نہیں ہو جاتا
لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ۔ باتوں میں ٹالم ٹول
لڑاکا کے چار کان۔ لڑاکا آدمی چار طرف سے بات بات کی خبر رکھتا ہے۔

لکڑی کے بل مکڑی ناچے۔ مار کا خوف ایسا ہی ہوتا ہے سب کام ترت درست ہوتے ہیں۔
لاٹھی ہاتھ کی بھائی ساتھ کا۔ جو چیز اپنی قابو کی ہو اُسپر بھروسہ کرنا چاہیے۔
لادو لدادو لادن والا ساتھ دو۔ سب ذمہ داری آپ کی ہے۔
لارا لیری کا بارہ کبھی نہ اُترا پار۔ حیلہ ساز فضول گو کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔
لومڑی کے شکار کو شیر کا سامان چاہیئے۔ ادنے کام کا بھی بڑا سامان ضرور چاہیئے یہ دور اندیشی ہے۔
لڑیں نہ بھڑیں ذرّہ پہنے پھریں۔ صرف ظاہری نمود منظور ہے۔
لاٹھی کے ہاتھ مالگزاری بیباق۔ مار دھاڑ سے سب کام جلد ہو جاتے ہیں۔
لنگڑے نے چور پکڑا دوڑو میاں اندھے۔ ایسوں کے مددگار ایسے ہی چاہئیں۔
لے پڑوسن جھونپڑا نت اُٹھ کرتی راڑ آدھا بگڑ بھارتی سارا بگڑ بھار۔ لڑاکا ہمسایہ سے الگ ہوتے وقت کہتے ہیں تو ہمیشہ تکرار فساد کرتا تھا اب تو ہی رہ
لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری۔ خجالت نہیں اُٹھائی جاتی۔
لعل گودڑ میں نہیں چھپتا۔ ہنر اور عمدہ صفت کسی طور پر پوشیدہ نہیں رہتا۔

لُٹا ہاتھی بٹورا سا۔ جب حشمت نہیں تو ہاتھی کی کیا قدر۔

لگے ہلد ہووے بلد۔ کھیتی کرنے میں بیل کی مثال احمق بنجاتا ہے۔

لوٹ میں چرخہ بھی غنیمت ہے۔ مفت کی چیز جو ہاتھ لگے سب غنیمت ہے۔

لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل۔ نام سے علم کی بزرگی ثابت ہوتی اس سے کیا ہوتا ہے ہنر اور جوہر چاہیئے۔

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش۔ جہاں لطف ہوتا ہے ہر ایک غلام فرمانبردار بنجاتا ہے۔

لیلیٰ را بچشم مجنوں بیں۔ ہر چیز کا قدردان قدر شناس علحدہ ہوتا ہے ہر یک نہیں ہوتا۔

لنگ خر کور خر پیر مخر۔ لنگ اور کور تھوڑا بہت کام دے سکتے ہیں مگر پیر ضعیف کچھ نہیں دے سکتا۔

محاوراتِ میم

میری بلا سے۔ میری جوتی سے۔ یعنی مجھے کچھ غرض نہیں میرا کچھ نقصان نہیں کچھ ہی ہو۔

مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ خواہ مخواہ سر ہوتا ہے ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی ناحق ذمہ پڑے۔

ما بھٹیاری پوت فتح خاں۔ اصل میں کچھ تھے نہیں کیا کچھ جب کوئی اپنی حیثیت سے بڑھتا ہے تو کہتے ہیں۔

ملاں کی دوڑ مسجد تک۔ آدمی وتنا ہی زور لگاتا ہے جو اُس کی قدرت ہوتی ہے بس چلتا ہے۔

مرتا کیا نہ کرتا۔ ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید۔ ایسا شخص بڑا دلاور ہوتا ہے۔

میں تو ڈوبا مگر تجھکو بھی لے ڈوبوں گا۔ مجھپر تو آفت آئی ہی تجھکو بھی سلامت نچھوڑوں گا۔

میاں مووہو ہیں۔ بیوقوف نافہم ہیں۔

مٹی کی مادھو ہے۔ نہایت بیوقوف کم سمجھ ہے۔

مٹھل ہے۔ گول خرد نافہم بے تمیز ہے۔

موا سانپ گلے میں پڑا ہے۔ بڑا دق ہو رہا ہے کچھ تدبیر نہیں چلتی بریٔ الذمہ نہیں ہو سکتا۔

مرد آدمی ہیں۔ تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

میں صدقہ۔ میں واری۔ میں قربان۔ یہ الفاظ مستورات کے زبان پر اپنی قرابتی پہ پیار کے وقت آتی ہیں مرد نہیں بولتے الاشاذ و نادر بطور مذاق۔

مجھے کیا کہنا ہے۔ یعنی مجھے اس باب میں کچھ دخل نہیں مجھے کیوں الزام دیتا ہے۔

میں اُس کی صورت سے بھی واقف نہیں۔ میں نے اُسے دیکھا بھی نہیں کچھ کہنا یا معاملہ کرنا تو کہاں

مُنہ سامنے نہ کیا۔ شرما گیا۔

مُنہ تو دیکھو۔ یعنی تجھسے اور یہ کام یا یہ دعویٰ یا ارادہ یعنی نہیں ہو سکتا۔ ع مُنہ تو دیکھو لکھے یاقوت رقم خاں ایسا۔

مُنہ بھی سامنے نہ کیا۔ اصلا متوجہ نہ ہوا۔

مُنہ پر مارو۔ ہٹا دو۔

منہ پر ٹھیکری رکھ لی۔ بیمروتی کی۔ لحاظ نہ کیا۔
مبارک۔ پسندیدہ امر پر اپنے ملنے والوں سے کہا کرتے ہیں جیسے شادی یا فرزند کا پیدا ہونا۔
مُنہ چڑھائے ہوئے ہی۔ غصّہ میں ہی ناخوش ہے۔
مُنڈھ ہے۔ سردار صاحب اختیار ہے۔
محرم کی پیدایش ہی۔ روتی صورت سدا غمگین۔
ماہی ماہی را خورد ماہی گیر ہر دو را خورد۔ زبردست پر زبردست دونو پر زبردست۔
مفت کا شکار ہے۔ بے داموں اور بے محنت ہی
موچی کے موچی رہے۔ سب کچھ کیا پر کبھی ترقی نہ ہوئی
مفت را چہ گفت۔ مفت بے مشقت فائدہ کا کیا ہے
مرے چور پرائے دہن پر۔ چور ریگا نہ مال پر جان کھوتا ہے۔
مغز پلپلا کر دیا۔ خوب مارا۔
میاں گھر نہیں بیوی کو ڈر نہیں۔ ننگ و ناموس کیونکر سلامت رہے۔
من بھاوے منڈیا ہلائے۔ دل میں رضا ظاہر میں انکار
مرنے سے کیا ڈرنا۔ کیونکہ سر سے ہر گز نہیں ٹلتا نہ آگے پیچھے ہو۔
منہ لگا ہوا ہے۔ بڑا دوست ہے یا مزا لگ رہا ہے۔
مُنہ چڑھا ہوا ہے۔ بڑا یار ہے اسکا کہا مقبول معتبر ہی
منہ کو لگام نہیں۔ چپ نہیں رہتا بے سوچے سمجھے جا بیجا بول اُٹھتا ہے۔

مفلسی میں آٹا گیلا۔ مفلسی میں خرچ پر خرچ۔
مدعی سُست گواہ چست۔ صاحب غرض تو بیفکر غیروں کو فکر اور تردد۔
مرزا پھُویہ ہیں۔ نہایت لاغر جسم نازک مزاج۔
مار کے آگے بھوت ناچے۔ مار ایسی بلا ہے سب ڈرتے ہیں۔
معاملہ کھٹائی میں پڑگیا۔ یعنی دیر طلب ہوگیا۔
مال موذی نصیبِ غازی۔ کسی کی چیز جو اتفاقاً اور کے قبضہ میں آجاتی ہی تو بطور مذاق کہتے ہیں۔
مردہ کی گور پہچانتا ہوں۔ تمہارا داؤ فریب خوب جانتا ہوں ہوشیار ہوں۔
مغز کھالیا مغز چاٹ لیا۔ بہت بک بک کی۔
موم کی ناک جدھر چاہو پھیر لو۔ نرم آدمی کو جو کہو سو مان لیتا ہے۔
مات دیدی۔ ہرا دیا۔
مردار۔ عورت کو عورت غصّہ میں کہدیتی ہے۔
مجھے تو کھو دیا۔ تباہ کر دیا۔
مار پیچھے سنوار۔ لڑائی کے بعد صلح یا انتقام۔
مرتے کو مارے شاہ مدار۔ غریب کے سب بدخواہ ہوتے ہیں۔
مالِ عرب پیشِ عرب۔ اپنی چیز اپنے پاس خوب محفوظ رہتی ہے۔
ماگھ ننگے بیساکھ بھوکے۔ ہمیشہ محتاج۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ سب کام تقدیر کے
حوالہ کرنا چاہیئے۔
مزاج حالی نہ توشک نہ نہالی۔ اِس مفلسی میں
یہ نخرہ۔
مَن امراد کرم دلدری۔ امارت کی بو او بیسیر کچھ نہیں
لگی کی ہر گز نگا ۔ انفاقی صاحب سلامت ہے۔
مشتے نمونہ از خروارے۔ تھوڑے سے سب کا
حال معلوم ہو جاتا ہے۔
من اٹکا تن جھکا۔ محبت کی یہی تاثیر ہے۔
مُنہ سوئی پیٹ کوئی۔ بسیار خوار ہے۔
مُنہ مانگا بر ملا۔ حسب دلخواہ مراد ملی۔
مُنہ سے نکلی کوٹھوں چڑھی۔ بات کہی اور مشہور ہوگئی
موئی کی قبر جیتے کا گھر۔ انکا یہی ٹھکانا ہے۔
موئی مائی ٹوٹی سگائی۔ جب علاقہ ہی نہ رہا
تو اب جدائی ہوئی۔
مُنہ دُھو رکھو۔ یعنی مطلب حاصل ہونے کی ہرگز امید
نہیں رکھو۔
مُنہ پھر گیا۔ رغبت نہ رہی یا لقوہ مار گیا لقوہ ایک
مرض ہے جس میں منہ پھر جاتا ہے۔
مجھسے بھی ٹاپخ لائی۔ مجھے بھی ناحق فساد پیدا کیا۔
میرا پیچھا کیوں لیا ہے۔ مجھے الزام کیوں دیتا ہے۔
موٹی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ ظاہر بات نہیں سمجھتا
مانگے پر تانگا۔ طفیلی کا طفیلی۔

ماکھو دوڑ گئی۔ چپے چپے شہرت پھیل گئی۔
میں کے گلے پر چھری۔ تکبر پسند نہیں۔
مکھی چوس ہے۔ بڑا بخیل کنجوس ہے۔
مکھی بال دیکھ لو۔ عیب صواب پر کہہ لو۔
مالِ مُفت دلِ بیرحم۔ مفت کا مال بیقدر ہوتا
ہے جس پر دل بے رحم کیونکر خرچ نہو۔
ماگھ کا جاڑا جیٹھ کی دھوپ۔ دونو نہایت
سخت ہوتے ہیں۔
مِرِن چلی سوکر سامنے۔ ایسے وقت میں شگون
کی کیا ضرورت ہے۔
مرنے جائیں ملار گائیں۔ مصیبت کی کچھ پروا نہیں
مسلمانی اور آنا کانی۔ بیمروتی نامناسب حال۔
من چلتا ہے ٹٹو نہیں چلتا۔ ہمت ہے مقدور نہیں
من کے ہارے ہار من کے جیتے جیت۔
ہار ہے تو دل کی جیت ہے تو دل کی۔
منہ کالا ذات اُجالا۔ شریعت ہو کر بدوضعی۔
منہ مانگی موت بھی نہیں ملتی۔ آرزوئیں پوری
نہیں ہوا کرتیں۔
مُنہ کھائے آنکھ لجائے۔ جس سے فائدہ ہوتا ہے
اُس کا لحاظ بھی ہوتا ہے۔
مونچھوں پر تاؤ دیتے ہیں۔ مفت کی نمود کرتے
ہیں یا خوش ہیں چین کرتے ہیں۔
میٹھا اور بھر کٹوری۔ اچھا بھی اور زیادہ بھی۔

مہر تو ہی پر دودھ نہیں۔ روکھی پھیکی محبت ہے۔
مُنہ کا نوالہ نہیں۔ سہل نہیں جو جلد ہو جائے۔
میری کھال کیوں کھسوٹتا ہے۔ مجھ کو کیوں ملزم کرتا ہے۔
مُفت ہے۔ یعنی بہت سستا ہے۔
مات ہو گیا۔ ہار گیا اور مات خاص شطرنج میں ہارنے کو بھی کہتے ہیں۔
موج کرتا ہے۔ خوش ہے عیش کرتا ہے۔
مار بر گنج ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ کھانے دیتا ہے۔
مردہ بدستِ زندہ۔ عاجز آدمی زبردست کے قابو میں ہے۔ لاچار۔
مارے اور رونے نہ دے۔ زبردست ہے یہ زبردستوں کا کام ہے
مارا تو کیا مارا۔ وہ تو آپ مرا ہوا ہے ایسے کا مارنا ہی کیا ہے کچھ بڑا کام نہیں ؎ بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
مادھو کا دین نہ مادھو کا لین۔ سب طرح سے پاک و صاف ہیں کوئی معاملہ کسی سے اُلجھا نہیں۔
مِسّی کا جل کس کو میاں چلے بھُس کو۔ قندوان ہی نہیں تو آرائش کیا چاہیے۔
منگائی سستی ہے آیا مٹی۔ نہایت بیوقوف ہے۔
موت بھلی کہ جان کندنی۔ ہر دم کی تکلیف سے مرنا اچھا
موتی کی سی آب ہے۔ آبرو رہے یا نہ رہے۔

موئے پر سو دُرّے۔ یعنی مصیبت پر مصیبت۔
مینڈک کی چلی مدار کو۔ اپنی حیثیت سے زیادہ حوصلہ کرتا ہے
میرا حکم تیرا زور۔ میری اجازت ہے تجھسے ہو سکے تو کر
مست الست ہے۔ قدیم کا مست بے پروا ہے ؎
کبھی نہ ہوگا دل آسودہ گر ہو مستِ الست
مرغوں کی سی لڑائی ہے۔ یعنی بے لاگ ہے کوئی مطلب نہیں ہے۔
مغز خالی ہو گیا۔ بہتیرا سمجھایا مغز مارا کچھ فائدہ نہ ہوا
میراں سر چڑھ رہا ہے۔ باؤلا بیہوش ہو رہا ہے یا غصہ میں ہے۔
موکو نہ تو کو چولھے میں جھونکو۔ میرے کام کی نہ تیرے کام کی۔
ماموں مُنہ میں کاموں۔ یعنی مفلس ہے چاولوں کو جو چڑھتے ہیں تو ایک غبار سرخ رنگ اُنپر سے اترتا ہے وہ کاموں کہلاتا ہے اُسکو حریص آدمی کھا بھی لیتے ہیں۔
مُنہ سنبھال کر بولو۔ حرف بیجا زبان سے مت نکالو۔
ملار گاتا ہے۔ خوش حال اور تندرست ہے۔
مُنہ دھو رکھے روزے کھووے۔ یہ قول رند بدمست بے نماز کا ہے۔
ملدیا۔ بگاڑ دیا کچھ حالت نہ چھوڑی۔
مُوت نکل گیا۔ ڈر گیا۔
مُہنت ہے۔ موٹا تازہ یا عزت طلب ہے یا اتنا موٹا ہے کہ ہلا نہیں جاتا۔

میری ہے۔ وہ شخص جو اول سب سے موقع پر پہنچے یعنی نمبر اول یا درجہ میں بڑا۔

مرغ کی ایک ہی ٹانگ ہے۔ اپنی بات سے نہیں ٹلتا

مشعلچی آپ ہی اندھا ہے۔ اور کو کیا راہ دکھاوے گا۔

موت سر پر کھیل رہی ہے۔ ہر وقت موجود ہے

مولی ہاتھ بڑائیاں جس چاہے تس دے عزت اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے جسے چاہے دے۔

میں بھروں سرکار کے میرے بھرے سقہ ہیں اوروں کا مزدور میرا اور مزدور۔

مجھے کیا کہتا ہے۔ مجھے کیوں الزام دیتا ہے۔

مرد کی موت نامرد کے ہاتھ۔ ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے

مغز کھا گیا۔ بہت بک بک کی۔

باکا دودھ ہے۔ یعنی حلال اس میں کچھ عیب نہیں

مرتا ہے۔ بڑا شوقین ہے یا آخری وقت ہے۔

مکھیاں بھنکتی ہیں۔ خود درماندہ ہے اور کوئی خبرگیراں نہیں۔

مردہ ہے۔ ضعیف سست نکما ہے۔

مار کے اُلّو بنا دیا۔ یعنی اتنا مارا کہ بدن پر نشان پیدا ہو گئے۔

اُلّو۔ کپڑے پر لکیروں سے بیل بوٹا بناتے ہیں اور وہ پائدار ہوتا ہے۔

موج آرہی ہے۔ اچھی گزرتی ہے۔

مکڑی جالا پور گئی۔ برسات کے دن ہو لیے اب مینہ کی اُمید نہیں۔

متھرا کا چوبا ہے۔ بسیار خوار ہے یا بہت موٹا ہے۔

ماتھے کا ٹیکا ہے۔ ہر وقت سامنے ہے ٹلتا ہی نہیں۔

میں نہ جانوں۔ یہ کام بگڑے یا سنورے مجھ پر الزام نہیں میں بری الذمہ ہوں۔

مُردار۔ جانور مرا ہوا غیر مذبوح اور جانور غیر ماکول۔

مُردار مال۔ بے وجہ شرعی حاصل کیا ہوا جیسے رشوت یا چوری یا سود وغیرہ۔

مُنہ دکھانے کو جگہ نہیں۔ بڑی شرم کی بات ہے بڑی بدنامی ہوئی۔

مین میخ نہیں۔ کچھ بحث تکرار نہیں صاف بات ہے۔

مُردار ہڈی پر لڑتے ہیں۔ حرام کے مال پر تکرار ہے

مُردنی چھا گئی۔ صورت پر اتنا تغیر آگیا۔

مورکھ سمجھاوُنی۔ قمچی لاٹھی وغیرہ۔

مصنّف ہے۔ باتیں دل سے گھڑتا ہے۔

مغز پھر گیا۔ سنتے سنتے تھک گیا۔

مرحوم مغفور۔ مردہ کے نام کے ساتھ بطور دعا بولتے ہیں

مٹیا پھوس۔ لاغر یا کم طاقت یا بے مقدور۔

مُنہ چلتا رہتا ہے۔ ہر وقت کھاتا رہتا ہے یا بولتا رہتا ہے۔

مُنہ کو بھبوت مل لیا۔ فقیروں میں مل گیا۔

مونڈن ہے۔ مسلمانوں میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ساتویں دن اُس کا سر مونڈتے ہیں اگر بچہ پسر ہے تو دو بھیں

ورنہ ایک راس ذبح کرتے ہیں اور سب قرابتی وغیرہ جمع ہوکر بہت خوشی کرتے ہیں عربی میں اُسکو عقیقہ ہندی میں مونڈن یا چھٹی کہتے ہیں اور اُسی دن بچہ کا نام رکھتے ہیں اور ہنود میں اسکا اور طریق ہے

مسجد کا مینڈھا ہے۔ مفت کے ٹکڑوں پر گزراں کرتا ہے محنت مزدوری نہیں کرتا۔

میلا۔ کوڑے کباڑ نجاست کو کہتے ہیں۔

مار مار ہو رہی ہے۔ بڑا تقاضا اور تاکید اور جلدی ہو رہی ہے۔

مار پیچھے سنوار ہوا ہی کرتی ہے۔ اب ترت تو غلبہ حاصل ہے پھر کچھ ہی ہوا کرو۔

منہ سے کیا پھول جھڑتے ہیں۔ کیا پسندیدہ باتیں کرتے ہیں اور بیشتر نازیبا باتوں کو بطور طنز کہتے ہیں۔

موت کی دھار نہیں سوجھتی۔ بڈھا فرتوت فانی ہے۔

مُنگ چھان ڈالا۔ بہت پھرا بہت تلاش کیا۔

میرا بھائی ہے۔ کسی کے پرچانے کے لیے کہا کرتے ہیں

مہاراج۔ ہنود بڑے بزرگ کو کہتے ہیں۔

مردہ کا مال نہیں ہے۔ مفت یا سستا ہاتھ نہیں آویگا

مُردہ دل ہے۔ کم ہمت سُست ہے۔

مرحبا۔ پسندیدہ امر پر بجائے شاباش و آفریں کے کہتے ہیں۔

مرچیں لگ گئیں۔ بھبک اُٹھا جھنجلا پڑا۔ ؎

ہند کی پہنچیں اگر لال یمن میں مرچیں ٭ رشک سے لگ اُٹھیں یاقوت کے تن میں مرچیں

مُنہ میں پانی بھر آیا حرص پیدا ہوئی شوق ہوا رشک ہوا۔ ؎

فردوس میں ذکر اُس لب شیریں کا گر آدے ٭ پانی دہن چشمۂ کوثر میں بھر آوے

مغز میں کیڑا ہے۔ بہت بک بک کرتا ہے۔

مغز چل گیا ہے۔ دیوانہ ہوگیا ہے تکبر کرتا ہے۔

منہ کا تھوبڑا نہ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ پٹ جاوے۔

میرے گلے پڑ گئی۔ میرے ذمہ ہو گئی یا کسی کی خطا میرے سر ہوگئی

میرا پینڈا کیوں لیا۔ مجھے کیوں دق کرتا ہے۔

منہ پر تھوک دیا۔ شرما دیا اُسکا عیب صاف منہ پر کہدیا۔

مچھندر۔ تحقیراً کھجانے کو کہدیتے ہیں۔

مانگی دھاڑ ہے۔ الا ہو لوگ متفرق اِدھر اُدھر کے جمع ہو گئے ہیں کام دینے والے نہیں۔

مزاج اچھا ہے یا خوش ہے۔ جو شخص بہت دنوں میں ملتا ہے اُسکو کہتے ہیں۔

مخولیا ہے۔ بے توقیر مسخرہ دیوانہ وحشی ہے۔

مال مردم خوار ہے۔ دغاباز مردے لوگوں کا مال مفت کھا جاتا ہے

ماڑا آدمی ہے۔ دُبلا ضعیف یا بے مقدور یا کمزور۔

مارا مرے نہ کاٹا کٹے۔ کام بہت دشوار ہے ختم نہیں ہوتا۔

میدان صاف ہے۔ یہاں کوئی نہیں یا کچھ نہیں۔

مردہ کا مال ڈھونڈتے ہیں۔ یعنی مفت یا سستا ہاتھ لگ جاوے

موری میں اینٹ اڑ گئی۔ چلتا ہوا کام بند ہوگیا۔

مُتبنّیٰ۔ وہ بچہ جسکو لے پالک کہتے ہیں گود لیا ہوا۔

مسافر کی گٹھڑی۔ جاڑے کے مارے جو آدمی سکڑ جاتا ہے اُسے کہتے ہیں

موت نہیں رحمت ہے۔ یعنی حق مارا نہیں جاتا دیر البتہ ہے۔

مزا چکھا۔ نتیجہ دیکھا۔

مودی۔ وہ بنیا جسکی دکان سے اُدھار لین دین رکھیں

مقراض کی طرح زبان چلتی ہے۔ بے سوچ سمجھ بک بک کیے جاتا ہے۔

مُنہ تمتما گیا۔ سُرخ ہوگیا غصہ کے مارے یا تپ کی شدت سے

مٹی سے گھی نکالتا ہے۔ بڑا ہی بخیل ممسک ہے۔

میر تیر اچھی نہیں۔ آپس میں تفرقہ نفاق اچھا نہیں کہ یہ میرا وہ تیرا۔

مول گئی۔ چوڑی ٹوٹ گئی عورتیں چوڑی کے حق میں ٹوٹ جانا یا پھوٹ جانا کبھی نہیں بولتیں بُرا سمجھتے ہیں۔

ماتم۔ مُردہ کا سوگ جو تیجہ تک ہوتا ہے مگر مردہ کی بیوی کو چار مہینے دس دن تک چاہیے زیب و زینت سرمہ کاجل نہ کرے مہدی نہ لگاوے اپنے گھر سے باہر نہ جاوے الا بلاچاری عربی میں اسکو عدت کہتے ہیں اور شیعہ چھاتی پیٹنے کو ماتم کہتے ہیں یہ مسلمانوں کا قول ہے۔

مولی بخش ہے۔ دہلی میں ظریفانہ موٹے جسم آدمی کو کہدیتے ہیں مولی بخش بادشاہی میں بادشاہ کی سواری کے ہاتھی کا نام تھا ہمیشہ مست رہتا تھا اور سواری بھی دیتا تھا اُس قد و قامت اور بلندی کا ہاتھی دیکھا نہ سنا اور جو کوئی اُسکے قریب آکر کہتا مولی بخش سلام اُسکے جواب میں ایک آواز کرتا تھا جسکے حق میں شیخ ابراہیم ذوق کہتے ہیں

تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ — دو میں اندیشہ نے لی ہاتھ سے دستار سنبھال

کہکشاں کو وہ فلک سے پر زمین پہ پھینکے — نیشکر پائیں اگر راہ میں اُس سے اطفال

جیسے عالم کی ہو پیشانی پہ سجدہ کا نشان — اُسکی مستک پہ شہا جلوہ نمایوں ہے ڈھال

ماموں۔ ماکے بھائی کو کہتے ہیں اور ما کی بہن کو عربی میں خالہ اور ہند میں ماموسی کہتے ہیں اور ظرفا چھیڑنے کے لیے کسیکو ماموں کہدیتے ہیں جب یہ مراد ہوتی ہے میرے باپ کا سالا۔

مرے ما جیو ماموسی۔ اگر ما مرجاوے تو ماموسی جیتی رہے اسکی محبت ما متا بھی ما کے برابر ہوتی ہے۔

مُصلّی۔ نماز پڑھنے والا اور پنجاب میں خاکروبوں میں سے ایک قسم ہوتی ہے کہ خاکروبی بھی کرتے ہیں اور اسلامی طریق روزہ نماز بھی بجالاتے ہیں ناپاکی سے بچتے ہیں مردار نہیں کھاتے اور مصلی اُن مساکین کو بھی کہتے ہیں جو دسویں بیسویں چہلم وغیرہ کا دعوت میں کھانا کہتے ہیں۔

مخلی۔ مہلا۔ وہ مرد جو عورتوں کی سی نزاکت او بدعتیہ برتتے زنخہ اور خواجہ سرا بھی کہتے ہیں عوام نے مخلی کو بگاڑ کر مہلا بنالیا ہے۔

مزاج بگڑ گیا۔ مزاج بدل گیا بُری عادت ہوگئی۔

ما در پدر ہو رہے ہیں۔ یعنی آپس میں گالی گلوز ہو رہی ہے۔

موتیا۔ پھول ہوتا ہے اور آنکھوں میں جو پانی اُتر آتا ہے پھر سوجتا نہیں اِس مرض کو بھی کہتے ہیں۔

مردک۔ کسیکو غصہ میں تحقیر کے واسطے کہتے ہیں۔ ف۔ تحقیر یہ ہے

مانگ۔ عورتیں اور وہ مرد جن کے ماتھے سر پر بال ہوتے ہیں بالوں کو دو قسم کرکے دائیں بائیں کر دیتے ہیں بیچ میں ایک خط سفید ہوجاتا ہے اُسکو مانگ کہتے ہیں ~

مانگ تیرے سے مانگتی ہے بھیک ÷ ہاتھ کا سہ لیے شب تاریک

اور سوال کر یہ بھی معنی ہیں۔

معزول شوند معقول شوند۔ معزول ہوکر ٹھیک ہوجاتے ہیں نہیں تو نشہ چڑھا رہتا ہے۔

مانگ کیا مانگتا ہی۔ امیر کسی پر مہربان ہو کر کہا کرتے ہیں

مَٹھا۔ بفتح بارا ہوا کم محنت اور گنوار بچا چھ یعنی دوغ کو بھی کہتے ہیں اور بالضم دستہ کہیں کا بندھا ہوا۔

مشقی۔ وصلیاں جن پر مشق خط کرتے ہیں اور ڈھوڈالتے ہیں

مسلمانی۔ مسلمان ختنہ کو کہتے ہیں۔

مولیٰ دولہ ہیں۔ بڑے دتار سخی ہیں۔

مکلاوہ۔ ہندو بہوڑہ یا چالے کو کہتے ہیں اور اسکو گونا بھی کہتے ہیں بہوڑہ دیکھو۔

مہتر۔ سردار اور دہلی میں خاکروب کو کہتے ہیں اور ہر قوم میں ایک مہتر ہوتا ہے۔

مہترانی۔ مہتر کی بیوی اور دہلی میں چوہڑی خاکروب کو کہتے ہیں اور جگہ بھٹیاری کو۔

مار رکھا۔ مغلوب کر لیا۔

مَن بھر گیا۔ دل سیر ہو گیا اب کچھ خواہش نہیں من دل کو کہتے ہیں۔

مَن پھر گیا۔ رغبت نہیں ہے۔

میکہ گئی۔ یعنی دُلہن اپنے باپ کے گئی۔

مدت پنجر وزہ۔ یعنی مدت بسیار قلیل۔

مغز پچی۔ بک بک بحث تکرار۔

مرنیکی بھی فرصت نہیں۔ یعنی مطلق فرصت نہیں

میدان میں آؤ۔ مقابلہ کرو سامنے آؤ دیکھو کیا ہوتا ہی

منہ میٹھا کرو۔ کچھ دیدو خوش کر دو۔

ماناجی۔ ہنود مرض چیچک کو تعظیماً بولتے ہیں جیچک میں وکہنو

میں کون تو کون۔ مجھے تجھکو علاقہ نہیں نہ کچھ معاملہ

منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ یعنی چپ چاپ گم صم ہے

؏ وہاں گیسو نے تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

مسٹنڈہ۔ زبردست توانا شریر آدمی۔

منڈلی۔ جماعت باہم یک گروہ۔

محرم آرہا ہے۔ غم میں مبتلا ہے۔

میٹھا آدمی ہی۔ نرم مزاج دھیما آدمی ہی سخت گیر نہیں۔

میں کون ہوں۔ یعنی مجھے کیا سروکار کیا علاقہ۔

میں تو نہیں۔ یعنی میں نہیں کرتا یا نہیں مانتا وعلیٰ ہذا القیاس

مرت بیائی کا۔ جس عورت کے بچے مر مر جاتے ہوں اُنمیں سے اگر کوئی بچ جاتا ہی تو اُسکو کہتے ہیں عورتوں کی بولی ہی۔

مر مر کے۔ یعنی بڑی محنت اور مشقت سے ؎ شاکیہ ہے کہ آستار کا تری ؛ اب تو پڑا ہی سنگ مر مر کے ؛ اور مرمر سفید پتھر ہے

میں کر چکا۔ یعنی نہیں کروں گا یا کر لیا ہے یا نہیں کر سکتا لہجہ کا فرق ہے۔

مَنڈھ گئے۔ بفتح بتمام ہمت کام شروع کیا اور بالضم لٹ گئے نقصان اُٹھایا۔

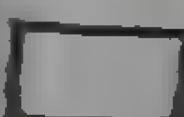
مارے گھٹنا سر لنگڑا۔ بے تکی باتوں پر بولتے ہیں۔

مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔

مر ٹپک کر۔ بڑی محنت اور مشقت سے۔

منفرجہ۔ زاویہ میں دیکھو۔

مربع۔ چار ضلع کی شکل بشرطیکہ چاروں ضلع برابر اور چاروں زاویہ قائمہ ہوں اِس طرح 

مستطیل۔ چار ضلع کی شکل بشرطیکہ چاروں زاویہ قائمہ ہوں اور فقط دو دو ضلع آمنے سامنے کے برابر ہوں اسطرح 

مخمس۔ پانچ ضلع کی اگر پانچوں ضلع اور زاویہ برابر ہوں

مسدس مسبع۔ اسی پر قیاس کرو۔

مُرنڈا کر دیا۔ عاجز لاچار کر دیا۔

محمد شاہی مُہر ہے۔ یعنی بے عیب بے کھوٹ ہے اس میں کچھ خلل نہیں۔

مُنہ پر۔ روبرو سامنے۔

مفت کی گنگا نہائے کے غوطہ۔ مُفت کا مال جتنا چاہو کھاؤ اُڑاؤ صرف کرو۔

مار رکھا۔ عاجز لاچار کر دیا۔

ماتھے پر بل پڑ گیا۔ غصہ ہو گیا۔

میرا سلام ہے۔ میں جاتا ہوں یا مجھکو یہ منظور نہیں

مُنہ پھیر دیا۔ مغلوب کر لیا یا ہٹا دیا۔

مُحرّم۔ عربی میں سال کے پہلے مہینہ کا نام ہے اور بفتح میم وسکون حا رعورتیں انگیا کو کہتی ہیں اور وہ قرابتی جو نہایت نزدیک ہو جسے مسلمانوں میں عورت کو منہ چھپانا ضرور نہیں اور بضم میم وسکون حا بکسر میم راحاجی وغیرہ جو مکہ کے قریب ایک حد پر نہا دُھو کر سیے ہوئے کپڑے اُتار کر ایک چادر میں ننگے سر ہو کر لبیک پکارتے ہیں فقط مسلمانوں کی بولی ہے۔

ملیچھ۔ ہنود مسلمانوں کو کہا کرتے ہیں۔

امثال میم

ملنگ کا اور بامنی کا کیا ساتھ۔ دو ناجنس کا باہم ساتھ ہونا اچھا نہیں فساد کا احتمال ہے۔

مزن بے تامل بگفتار دم۔ بے سوچے لب نہ ہلا۔

ملاح در چین کشتی در فرنگ۔ یعنی اس طور کا کام درست نہیں ہوتا کہ چیز کہیں اور معاملہ کہیں۔

مرغ کی بانگ کون سُنتا ہے۔ کم مرتبہ کی بات کا کون اعتبار کرتا ہے۔

محنت کرے مرغا مرے بچّے کھا بلائی۔ مشقت سے مال کوئی جمع کرے اُڑا دے کوئی۔

مل جی گئے تھے پا ہونے چھ دن رہ آئے
مل جی کے آئے چھہ پا ہونے نہ کہیں گئے نہ کہیں آئے

حساب برابر ہو گیا جتنا فائدہ ہوا تھا وتنا ہی نقصان ہو گیا کسی کا کچھ فائدہ ہو کر جو نقصان ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں۔

مردہ بہشت میں جاوے یا دوزخ میں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ خود مطلبوں کو اپنے مطلب سے کام کسیکا بھلا ہو یا بُرا۔

میٹھے کے لالچ جھوٹا کھاتا ہے۔ کسی فائدہ کی امید پر یہ ذلیل کام اختیار کیا ہے۔

میاں مٹھو پڑھو تو پڑھو نہیں پنجرا خالی کرو۔ یعنی کام ہو بار کرو تو کرو نہیں تو چلدو میاں مٹھو طوطی کا نام ہوتا ہے مسلمانوں کے یہاں اور ہنود گنگا رام کہا کرتے ہیں۔

مینڈکی کو زکام ہوا۔ یعنی ناشدنی بات ہوئی اسکو بھی یہ حوصلہ ہوا۔

مچھلی کے پوت کو کون تیرنا سکھاوے۔ یعنی لیاقت مند خود ہوشیار ہوتے ہیں تعلیم کی حاجت نہیں ہوتی۔

مرنے کو جی چاہے گھر میں کفن کا توڑا۔ ایسے کام کا ارادہ رکھے اور سامان میسر نہیں۔

مارے آپ لگاوے تاپ۔ آپ کرے اور کے سر لگاوے۔

مانگے تانگے ٹکڑے بازار میں ڈکار۔ غیروں کی امداد اور سہارے سے شیخی ظاہر کرنے پر کہتے ہیں۔

موری کی اینٹ چوبارے چڑھی۔ اس ذلیل جگہ سے اعلیٰ مرتبہ جالیا جب کوئی کم مرتبہ ہوکر کچھ بلند مرتبہ حاصل کرتا ہے تو کہتے ہیں۔

مُفت کی شراب قاضی کو حلال۔ کسیکو مفت کا جو ہاتھ آجاوے وہی خوب۔

مارگزیدہ از ریسماں می ترسد۔ سانپ کا کاٹا ہوا رسّی سے ڈرتا ہے کیونکہ بھگت چکا ہے ویسی صورتوں سے اگرچہ ادنیٰ ہو بچتا ہے۔

مرغے کی ایک ہی ٹانگ کہے جاتا ہے۔ باطل بات جو منہ سے نکلی ہے اُسی پر اڑا ہوا ہے۔

مہنگا روے ایک بار سستا روے بار بار۔ مہنگی چیز تو ایک بار زیادہ لگ کر مضبوط بنجاتی ہے اور سستی کمزور ٹوٹتی پھوٹتی رہتی ہے۔

ماڈائن ہو تو کیا بچوں ہی کو کھاوے گی۔ آدمی غیروں سے کیسا ہی بد ہو پھر بھی اپنایت کا لحاظ کرتا ہے۔

ماچیل باپ کوّا۔ دوغلا کم اصل ہے۔

ماٹینی باپ کلنگ بچّے ہوئے رنگ برنگ ما بُری باپ اچھا بچّے کوئی ماں پہ کوئی باپ پہ۔

مرغی کو تکلے کا داغ بہت ہے۔ اُس کی بساط اتنی ہی ہے ضعیف کو تھوڑا صدمہ بھی بہت ہے۔

مہمان ایک دن کا پاہونا دوسرے دن ناسہاؤنا۔ ایک دن کی مہمانی سہل ہے پھر بھاری ہوتی ہے۔

ماڈائن باپ اوچھا۔ اب اولاد کیسی کچھ ہوگی۔

میاں باہر پنجھزاری بیوی گھر میں قہر کی ماری۔ میاں باہر عیش برتیں بیوی گھر میں بھوکی مرے

من میں بسی سینہ میں دھسی۔ جو بات دل کو پسند آتی ہے اُسکا خیال ہر وقت رہتا ہے۔

مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزہ نہ آیا ایسے وقت بولتے ہیں کہ نقصان تو ہو اور کام نہ بنے۔

منہ پہ مُمانی پیچھے دغا مرانی۔ سامنے تعریف پیچھے بُرا کہنا۔

مایہ تیرے تین نام پرسا پرسو پرسرام۔ دولت سے خواہ مخواہ مرتبہ بڑھتا ہے نام اچھا ہو جاتا ہے۔

مردہ کو بیٹھکر روتے ہیں روزی کو کھڑے ہوکر آدمی کو روزی کا غم موت کے غم سے زیادہ ہوتا ہے۔

محمود کے ربے مسعود کے انڈے دیے۔ آرام

کسی کے پاس پائے فائدہ کسی کا کرے۔
مجلس میں شاہ شیخ شلیتے میں مینخ۔ دونو خرابی کرتے ہیں
مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو۔ مرد نام کے طالب ہوتے ہیں نامرد روٹی پر مرتے ہیں۔
مارتے کے ہاتھ پکڑے جاتے ہیں۔ بولتے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ یعنی زبان پر قابو نہیں چلتا کہ بند کردیں۔
مار مار کیے جا فتح وادِ الٰہی ہے۔ کوشش میں قصور نہ چاہیئے جو ہونا ہے سو ہو رہے گا۔
مت کر ساس بُرائی تیرے بھی آگے جائی۔ تیرے بھی بیٹی ہے اُس کے آگے آویگا۔
محلہ میں آئی برات پڑوسن کو لگی گھبراٹ۔ پڑوسن کی ہمدردی ہے یا اُسکو کیا غرض ہے۔
مجرد سب سے اعلیٰ ہے نہ سُسرا ہے نہ سالا ہے سب جھگڑوں سے الگ ہے چین سے گزرتی ہے بیفکر رہتا ہے
مجھے بڑھیا نہ کہو کوئی پینے جوانوں کی عقل کھوئی۔ ضعیف چالاک عورت کا قول ہے کہ بڑھیا ہوں تو کیا ہے جوانوں کو فریفتہ کرلیتی ہوں۔
مچھلی تو نہیں جو سڑ جائیگی۔ پھر کیا ڈر ہے وہ تو پہلے ہی سڑی ہوتی ہے۔
ماڈی ڈومنی باپ پوت براتی۔ بے سامانی میں کوئی ساتھی نہیں ہوتا سب کام آپ ہی کرنے پڑتے ہیں۔
مجھے کوئی نہ مارے تو میں سبکو مار آؤں۔ یہ کیا مردانگی ہوئی۔
ما مارے تو بھی ماہی پکارے۔ محبت طبعی کا تقاضا یہی ہوتا ہے۔
مردہ پر جیسے سو من مٹی ویسے ہزار من۔ برابر ہے آب چو از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست۔
ملاحی کی ملاحی دی بالن کے بالن کھائے۔ دونو مصیبت اُٹھائیں بدتدبیری میں ایسا ہی ہوتا ہے۔
مانس کی پہچان کو معاملہ کسوٹی ہے۔ معاملہ میں ٹھیک نکلا تو بھلا مانس ہے۔
ملاں کی ڈاڑھی تبرک میں گئی۔ مفت میں گئی۔
من بھر کا سر ہلاتے ہیں پیسا بھر کی زبان نہیں ہلتی۔ اشارہ سے کہتے ہیں زبان سے نہیں بولتے۔
ملاں نہیں ہوگا تو کیا مسجد میں اذان نہیں ہوگی یعنی کیا تم بغیر کام نہیں ہوگا۔
منڈا جوگی پسی دوا معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا حال کچھ نہیں کھلتا۔
من میں شاہ شیخ فرید بغل میں گھیسلا۔ ظاہر کچھ باطن کچھ
موت کہو تو بیماری مانتا ہے۔ بڑا باؤ ڈالو تو تھوڑا سا منظور کرتا ہے بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود۔
مُنہ لگائی ڈومنی کنبہ لائی ساتھ۔ حریص آدمی ذراسی توجہ سے ذمہ پڑ جاتا ہے۔
مُنہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ یعنی پیر فرتوت از کار رفتہ ہے۔

موتنے کا گھاؤ میاں جانے یا پانو جیسی جگہ سے خود ہی واقف ہو سکتا ہے۔

موئے باپ کی بڑی بڑی آنکھیں۔ قدر نعمت بعد زوال۔

میاں بیوی دو جنے کس کے لیے پیسیں جو چنے جب کچھ خرچ ہی نہیں تو محنت کیا چاہیئے۔

مول سے بیاج پیارا ہوتا ہے۔ سود خوار سود کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں بیٹی کے خاطر داماد پیارا ہوتا ہے۔

موئے شیر سے جیتی بلی اچھی ہے۔ مردہ زور آور سے جیتا کمزور اچھا ہے۔

مولی اپنے ہی پتوں بھاری ہے۔ اپنا ہی کار بار بہت ہے اور کی برداشت کہاں۔

مونگ موٹھ میں چھوٹا بڑا کون۔ ایک جنس کے سب برابر ہوتے ہیں برادری کے بھائی سب یکساں۔

مینے کیا بس ملا دیا تھا۔ مینے کیا برا کیا تھا یا کہا تھا یہہ بھی وہی ہے۔

مینے چھاچھ چھوڑی کتوں سے بچا۔ مینے تیرا انعام چھوڑا النقصان سے بچا ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں۔

مینہ برسیگا تو بوچھاڑ تو آئے گی۔ جب فیض عام ہوگا تو تھوڑا بہت آہم رسیگا۔

میں بھی رانی تو بھی رانی کون ڈالے سر پر پانی جب سب ... سب صاحب نشیں ہوئے تو کام کون کرے۔

میٹھا ہپ ہپ کڑوا تھو۔ اچھی چیز ہضم بری سے نفرت

ماہ ہی ماہ نہیں اگلے ماہ۔ ثمر آم کے نمود اگر ماہ میں ہوئے تو ہوئے نہیں اگلے سال۔

مہمان اور بخار کو اگر کھانا نہ دو تو پھر نہیں آتے اور جہاں کھانا پایا جھٹ آئے فاقہ بخار کا علاج ہے اور مہمان کے واسطے جواب ہے۔

محنت کو راحت ہے۔ بغیر محنت ترقی نہیں ہوتی۔

مودت اہل صفا چہ در رو چہ در قفا۔ صاف دل والوں کی محبت سامنے اور پیچھے یکساں ہوتی ہے۔

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ موقع کے بعد کیا پچھتانا بیفائدہ ہے اپنے قصور پر صبر کر۔

مال کے خاطر پہاڑ اٹھاتے ہیں۔ مال کے لالچ میں مشکل سے مشکل کام ذمہ لے لیتے ہیں یہاں تک کہ جان دیتے ہیں

مر کہنا بیل جی کا جلاپا۔ نہ کھو سکیں نہ پال سکیں نہ کوئی خریدار۔

ماٹ کا ماٹ بگڑا ہے۔ سب کی عقل میں فتور آگیا۔

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ کسی کے معاملہ سے ہم کو کیا غرض کوئی آؤ کوئی جاؤ کچھ ہی گزرو۔

ماس بنا سب گھاس رسوئی۔ گوشت بغیر کھانا لذیذ نہیں ہوتا۔

مانس سب کھاتے ہیں ہاڈ گلے میں کوئی نہیں باندھتا۔ لائق کو سب پسند کرتے ہیں نالائق کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔

ما پسنہاری اچھی باپ ہفت ہزاری کچھ نہیں

ماتو پنہاری بھی پرورش کر لیا کرتی ہے باپ خبر بھی نہیں لیتا۔

ماکا پیٹ کمہار کا آوا کوئی کالا کوئی گورا۔ ایک جگہ سے مختلف شکلیں نکلتی ہیں۔

ماکو نہ باپ کو جو ہے سو اپنے آپ کو۔ اپنے اپنے اعمال کی سزا ہر ایک کو ہوگی کسی اور پر نہ پڑے گی یا جو ہاتھ آوے آپ ہی کھاوے ماباپ کی خبر نہ لے۔

مرد کی بات گاڑی کا پیّا آگے کو چلتا ہے۔ مرد اپنی بات میں ہیٹے نہیں ہوا کرتے اور گاڑی جبتک ہے کہ پیّا چلے

مرگ بندر تیتر مور یہ چاروں کھیت کے چور مضمون ظاہر ہے کھیت اُجاڑ دیتے ہیں۔

مکر چکر کی کہانی آدھا تیل آدھا پانی۔ بات چیت میں آدھا جھوٹھ آدھا سچ ہوتا ہے۔

مکھی بیٹھی شہد پر پنکھا لیے لپٹار ہاتھ ملے سر دھنے لالچ بُری بلا۔ لالچ سے آدمی مصیبت میں پھنستا ہے۔

ملکی چوتھی پشت میں کنگال ہو جاتا ہے بعدِ حروف سے ظاہر ہوتا ہے کہ دس دس کم ہوتے جاتے ہیں

من کو بھائے تو ڈھیلا بھی سپیاری ہے۔ بُری چیز بھی اگر دل کو پسند آتی ہے تو اچھی لگتی ہے۔

موٹا اتنے دُبلا ہو دُبلے کا کام تمام ہو۔ تا شود مرد فربہے لاغر ۔ لاغرے مُردہ باشد از سختی

مورکھ کی ساری رین چاتر کی ایک گھڑی برابر ہوتی ہے دانا جو کام گھڑی بھر میں کرے نادان چار پہر میں کرے

میاں کمائے ایک سے دس ساس ننند کو چھوڑ دو ہمیں تمہیں بس۔ جورو کہتی ہے اگر ماں بہن کو نہ دو تو مجھے تمہیں کفایت ہو یعنی اگر خرچ کم ہو جاوے

میاں کے میاں گئے بڑے بڑے سپنے آئے۔ دو نو حال مصیبت کی نشانی۔

مینا جو مینا کہے دودھ بھات نت کھائے
بکری جو میں میں کرے اُلٹی کھال کھچوائے
مینا کی آواز پسند ہوتی ہے سب سنتے ہیں اور پرورش کرتے ہیں بکری کی آواز مرغوب نہیں ہے اسکو ذبح کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ مینا میں میں کی نفی نکلتی ہے اس لیے پسندیدہ ہے اور میں میں بکری کی آواز میں خودی نکلتی ہے اس لیے سزا پاتی ہے۔

میں کروں تیری بھلائی تو کرے میری آنکھ میں سلائی۔ بھلائی کرو برائی پلے پڑے۔

محنت برباد گُنہ لازم۔ محنت اکارت گئی الزام آیا ایسے وقت بولتے ہیں کہ کام پسند نہ آوے اور بیوقوف ٹھہرایا جاوے

مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب۔ کمال کے لوگ گزر گئے کمال کی باتیں لکھی رہ گئیں۔

مرمر ڈوم گیت گاوے ڈنار کو ہانسی آوے ڈوم تو محنت بھرتا بھرتا مر رہا سننے والے کو پسند ہی نہیں آیا دینا ایسا دشوار ہے۔

مطلب سعدی دیگر ست۔ ظاہر اگرچہ یوں ہی ہے پر دلی مقصود اور ہے۔

موئی بھیڑ خواجہ خضر کی نیاز۔ جو چیز بگڑ کر خراب ہو جاتی ہے وہ اور کو دیجاتی ہے۔

مالِ حرام بود بجائے حرام رفت۔ مال مردار جیسا تھا ایسی ہی جگہ صرف ہوا۔

مچھا سینہ۔ جس گانوے تلے دریا ہوتا ہے تو اُس کے حدود دو طرح پر ہوتے ہیں کہیں تو یوں ہوتے ہیں کہ اگر دریا اپنی طرف جگہ سے سرک گیا اور جگہ بہنے لگا تو جو زمین ایک طرف کی دوسری طرف ہو جاوے تو اُس زمین کے مالک دوسری طرف کے لوگ ہو جاوینگے اسکو مچھا سینہ کہتے ہیں اور کہیں یوں مقرر ہوتی ہو کہ دریا کہیں کو بہنے لگو زمین کے مالک وہی رہیں گے جو پہلے تھے۔

من چہ میگویم طنبور من چہ میگوید۔ بے فہم بے تکی باتیں کرتا ہے نہ اپنی سمجھے نہ طنبور کی۔

ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست
جہاں جاؤنگا کماؤں کھاؤنگا کوئی مانع اور مزاحم نہیں ہے۔

مل جل کیجے کاج جیتے ہارے نہ آوے لاج
جو کام سب کی صلاح مشورہ سے ہوتا ہے اُسمیں ایک کو کسی طرح کا الزام نہیں ہوتا۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ ہنر اور خوبی عمدہ ہی ہو جو خود ظاہر ہو کہنے سے ہوئی تو کیا ہوتا ہے۔

می ترا او چہ کنم آنچہ در آوند من ست۔ جو بات پوشیدہ باوصف مخفی ہے وہی ظاہر ہوتا ہے۔

مُرغی بیار و مُرغی بخور۔ مربّی کے وسیلہ سے مربّی ملتا ہے یعنی ذریعہ کام نہیں ہوتا۔

مرگ انبوہ جشنے دارد۔ عام مصیبت میں رنج نہیں ہوتا جتنا کہ خاص میں ہوتا ہے مرگ بانبوہ راجشن خوانند۔

مردیت بیاز ما و اُنگھے زن کن۔ پہلے اپنے حال کو جانچ لے جب کوئی کام کرے آدمی جس کام میں قدم رکھے پہلے شناخت کرلے

مرد چوں پیر شود حرص جواں میگردد۔ پیری میں حرص بڑھ جاتی ہے تجربہ ہے۔

مفلس کی جوانی جاڑے کی چاندنی یوں ہی جاتی ہے۔ نکمی جاتی ہے کچھ مزہ نہیں دیتی۔

محتسب را درونِ خانہ چہ کار۔ آدمی کو اپنی ذمہ داری کی درستی ضرور چاہیئے فضول سے کیا غرض۔

من آنم کہ من دانم۔ اپنے حال کو آپ ہی میں خوب جانتا ہوں کیسا ہوں۔

مور ہماں بہ کہ نباشد پرش۔ چیونٹی کے پر لگے اور جان سے گئی آدمی اپنی حد سے بڑھا مصیبت میں آیا۔

من خوب می شناسم پیرانِ پارسا را۔ کسی کے کار نامناسب پر طعن کی وجہ سے کہتے ہیں۔

مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں۔ بھلائی تو گئی پنڈ تو چھوڑ۔

مزدور کو شہر بھینس کو ڈھہر خوب کام آتا ہے شہر میں مزدوری بہت ملتی ہے اور ڈھہر میں گھاس اور پانی ڈھہر نشیب کی جگہ جہاں پانی رکتا

مور چگاں را چو بود اتفاق
شیر ژیاں را بدر آرند پوست
کمزور بھی بہت سے جمع ہو کر زبردست کو مغلوب کرلیتے ہیں آپس کے اتفاق سے کام بنتا ہے۔

مرد بے توشہ برنگیرد گام۔ بغیر قوت لا یموت کے
کسی سے قدم نہیں اُٹھتا کچھ نہیں ہو سکتا۔

مردن بعزت بہ از زندگانی بہ مذلت۔ عزت
وآبرو کے ساتھ مرنا ذلیل زندگانی سے بہتر ہے۔

ما کہے میرا ہوا بڑا یرا عمر کہے میں آئی نیڑا۔
بچہ بچہ جوں جوں بڑا ہوتا ہے ماباپ خوش ہوتے ہیں اور حقیقت
میں عمر کم ہوتی جاتی ہے جب برس دن کا ہوا تو عمر کا ایک برس کم ہو گیا

ماہ ہیں ککوڑے۔ بے وقت اور بے موسم کوئی چیز
موجود اور میسر نہیں ہوتی۔

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو یعنی اس
صورت میں کام درست ہو جاتا ہر ایک کا ایک ایک گواہ ہے۔

مالک زندہ مال میراث۔ بد معاش روبرو ہی لوٹ
کر کھائے جاتے ہیں۔

مترس از بلائے کہ شب درمیان ست۔
کیونکہ اتنی دیر میں خدا جانے کیا سے کیا ہو جائے۔

مرد وہ ہے جو دے اور لے نیم مردہ وہ جو
دے اور نہ لے اور نامرد وہ کہ نہ دے اور نہ لے
مضمون ظاہر ہے بزرگوں کا قول ہے۔

میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ باپ کے قائم
مقام جب ہوتا ہے کہ باپ کے سے کام باپ کا چال چلن اختیار کرے

محاورات نون

نو نقد نہ تیرہ اُدھار۔ فی الفور ترت کا تھوڑا سا فائدہ
بہتر ہے اُس سے کہ ایک مدت کے بعد کچھ زیادہ ہو۔

نشا ہرن ہو گیا۔ شیخی کرکری ہو گئی حالت بدل گئی یا
ڈر گیا یا غفلت جاتی رہی۔

نکٹے کی ناک نہیں کٹتی۔ یعنی چاقو وغیرہ نہایت کند
ہے یا بیحیا کو کبھی حیا نہیں آتی۔

نوکری ہے یا بھائی بندی۔ تابعداری ہے یا برابری۔

نوکری کی جڑ زبان پر ہے۔ ایک بول میں اکھڑتی ہے
اعتماد کے قابل نہیں جو دم گزر جائے سو غنیمت ہے۔

نہ اساڑھ سوکھے نہ ساون ہرے۔ صلح کل
ہر وقت یکساں۔

نیبو نچوڑ ہے۔ مفت خورہ بہانہ جو ہے۔

ناک نہ کان نتھ بالیوں کا ارمان۔ بیوقوفی کی
راہ سے بے محل ارمان ہے۔

ننانوے کے پھیر میں آ گیا۔ بڑا حریص بخیل ہو گیا۔

نوش کے بعد نیش ہے۔ خوشی کے بعد رنج ہوتا ہے۔

نیستی اور برخورداری۔ مفلسی اور عیال کی کثرت۔

نیا جوگی کاٹھ کا مندرا۔ اوچھا پن ظاہر کیا۔

نہ نام لیوا نہ پانی دیوا۔ اوت نہ پوت نہ کوئی آگے
کو نہ پیچھے کو۔

نائی کی برات میں سب ٹھاکر۔ سب کے سب یکساں
وہی خادم وہی مخدوم۔

ناک کٹی مبارک۔ بیحیائی کا طعنہ ہے۔

ناک میں دم آ گیا۔ دق ہو گیا اکتا گیا

نصیبوں کو رو ویگا۔ پچتاوے گا افسوس کریگا۔
نہنگ ہی۔ تن تنہا ہے کچھ نہیں رکھتا۔
ناچنے نکلے تو گھونگھٹ کیا۔ اِس بے پردگی میں گھونگٹ کیا ناموس بچاوے گا۔
نوکیلا آدمی ہے۔ وضعدار ہے۔
ننگ دہڑ ننگ ہی۔ مفلس قلاش ہے۔
نوکر کو کیا عذر ہی۔ نوکر کو سوا اطاعت کے کوئی عذر نہیں
نیا نو دن پُرانا سو دن۔ نئی چیز جہاں استعمال میں آئی بیرونق ہوئی اور پرانی نمٹی ہوئی ہوتی ہی۔
ناک کا بال ہے۔ بڑا دوست موافق معتبر ہے۔
ناوک سا تیر نکل گیا۔ ایسا تیز گیا کہ قابو میں نہ آیا۔
نہ کہو نہ سنو۔ نہ کسیکو برا کہو نہ اُس سے برا سنو یا نہ بولو نہ چالو۔
ناک چڑھائی۔ پسند نہ کیا اپنے خلاف سمجھا یا خفا ہوا۔
نوکری بڑی کیمیا ہے۔ ہر وقت رات دن چڑھتی رہتی ہی
نیت گیل برکت۔ جیسی نیت ویسا ہی انجام۔
نوکری ہر طرف روزی ہر طرف۔ نوکری جانے سے روزی بند نہیں ہوتی۔
نیک صلاح کا پوچھنا کیا۔ کرنا ہی چاہیے مشورہ کی حاجت نہیں۔
نئی کہانی گُڑ سے میٹھی۔ نئی بات بہت پسند آتی ہے کل جدید لذیذ۔
نقارے بج گئے۔ بات مشہور ہو گئی۔

ناؤ خشکی میں نہیں بہتی۔ کام بے محل خلاف دستور کے نہیں ہوا کرتا۔
نو تیرہ بائیس بتا دیا۔ اُنگریس حساب بتا دیا معاملہ دستور کے موافق نہ کیا۔
نیل کا ماٹ بگڑا ہے۔ یعنی غیر ممکن خبریں مشہور ہو رہی ہیں۔
نو کدم بھاگا۔ خوف کا مارا بے حواس بھاگا۔
ناک نہیں رہتی۔ سخت بدنامی ہوتی ہے۔
نام بڑا درشن تھوڑے۔ شہرت آتنی دیکھنے میں کچھ بھی نہیں۔
نفری میں نخرا کیا۔ واجبی بات میں بحث تکرار کیا چاہیے۔
نیگ لگا۔ کام آیا یا اچھی جگہ صرف ہوا۔
نامرد ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارے۔ کم لیاقت آدمی اپنے ہی علاقہ داروں کو ستاوے۔
نکھٹو کی جورو سدا ننگی۔ سست کم محنت مفلس آدمی جورو کو کہاں سے دیوے۔
نوکری ارنڈ کی جڑ ہے۔ ضعیف ناپائدار۔
نوکری خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ کہ بیٹھے بٹھائے بے محنت ہاتھ آ جائے یا آگے کو محنت نہ کرنی پڑے۔
نوکری نت نئی۔ اچھی ہوتی ہے پُرانے نوکر کی قدر کم ہو جاتی ہے۔
نئی جوانی مانجھا ڈھیلا۔ عین جوانی میں اتنی سستی۔

نیا سپاہی کاٹھ کی تلوار۔ صرف دکھلاتا ہے
اپنا نام کرنے کو نامناسب عمل کرتا ہے۔
نیا سپاہی ہرن کے سینگ اکھاڑے۔ بہت
چالاک کارگزار ہوتا ہے۔
نیا حکیم دے افیم۔ ناتجربہ کار کا یہی حال ہوتا ہے۔
نیکی کر دریا میں ڈال۔ چھپا دے اسکو کتا مت
پھر احسان مت جتلا نابود سمجھ لے۔
نیکی کرو خدا سے پاؤ۔ نیکی کا عوض خدا دیتا ہے
ضائع نہیں ہوتا۔
ننگے منہ نہار پانو۔ ظریف آدمی بطور مذاق خوش طبعی کے
کے کہدیتے ہیں یعنی کہاں چلے اصل میں یوں تھا نہار منہ
یعنی علے الصباح ننگے پانو اسکو الٹ لیا ہے۔
نبٹ گیا۔ یعنی جھگڑا طے ہوا فیصلہ ہوگیا کچھ تکرار
باقی نہیں۔
ناسور سا بہتا ہے۔ یہ بات ختم ہی نہیں ہوتی چلی
ہی جاتی ہے۔
نہورا اُتارتے ہیں یا کرتے ہیں۔ کبھی کے طعنے
دیتے ہیں یا شکوہ شکایت کرتے ہیں۔
ناخواندہ مہمان ہے۔ ناحق ذمہ پڑا ہوا ہے۔
نیا گل کھلا۔ نیا شعبدہ پیدا ہوا۔
نبض چھوٹ گئی۔ ایسا خوف زدہ ہوا یا اب
زندگی کے آثار نہیں۔
نواب بے ملک ہے۔ مفلسی میں امیری کا دعویٰ ہے۔

ناک کٹ گئی۔ بڑی بدنامی ہوگئی۔
ناک کاٹی۔ عورت کو عورت غصہ میں کہدیتی ہے۔
نکٹی۔ یعنی بیحیا اس میں تحقیر ملحوظ ہوتی ہے عورتیں بولتی ہیں
نیا منڈا۔ یعنی نیا اس فریق میں یا اس پیشہ میں شامل
ہوا یا مرید ہوا یا شاگرد ہوا۔
نہا نرگ کو جا منہ دھوئے روزے کھوئے
یہ قول رند بے نماز کا ہے۔
ناحق کی دھاند ہے۔ یعنی نکمی حرص یا بے فائدہ
کی تگ و دو ہے۔
نہار منہ۔ علی الصباح اُٹھتے ہی سب سے اول۔
نیا دن۔ یکم جنوری کو کہتے ہیں شروع سال ہوتا ہے۔
ننگے کو کیا ننگ کالے کو کیا رنگ۔ جب ننگا ہوگیا
تو پھر کیا شرم وحیا رہ گئی اور جب ایک رنگ آگیا تو پھر
دوسرا رنگ نہیں آتا۔
نہاری۔ علی الصباح جو آدمی کھاتا ہے اور گھوڑے
کو جو صبح کے وقت دانہ کھلاتے ہیں اور ایک نانخورش کا نام ہے
جو سردی کے موسم میں دہلی میں پکتی ہے اور بازار میں بکتی ہے۔
نیستی خورہ۔ یعنی مفلس کنگال۔
نیا بھی نہیں کیا۔ یعنی موسم کا پھل یا ترکاری کا اب
تک چکھا بھی نہیں۔
نام کو نہیں۔ ہرگز نہیں کچھ نہیں انکار میں بولتے ہیں۔
نصیبا چمک رہا ہے۔ یعنی مراد حسب دلخواہ حاصل ہوتی ہے۔
نوک کا چوکی ہو رہی ہے۔ آپس میں رنج ہے چھیڑ چھاڑ ہے۔

نام نکل گیا۔ مشہور ہوگیا بدنام ہوگیا۔

نام کر دیا۔ یعنی سب سے فوقیت پیدا کی یا صرف اُلٹا نام آتار دیا حقیقت میں کچھ بھی نہیں صرف نام ہے۔

نام ہی نام ہے۔ اصل کچھ بھی نہیں۔

نامہ سیاہ۔ کمبخت منحوس۔

نیا کنوا کھودنا اور پانی پینا۔ ہر روز نیا دھندھا یا ہر روز نیا سفر پیش رہتا ہے یا ہر روز نئی مزدوری۔

نقشہ جم گیا ہے۔ کام بن گیا آثار پیدا ہیں۔

نزع کی حالت ہی۔ یعنی جان بلب ہے قریب الانتقال ہے۔

نیور لگنے لگے۔ طاقت قوت نہ رہی جُھک گئے۔

نظر موٹی ہوگئی۔ بصارت کم ہوگئی باریک چیز نہیں سوجھتی۔

نوبل۔ نوید کو بگاڑا ہے دستور ہے شادی والے گھر سے ڈومنی اور نین نئی خلعت پہنکر برادری میں بلاوا دینے جاتے ہیں اور برادری میں سے اُن کو کچھ انعام ملتا ہی۔

نچلا نہیں رہنا۔ یعنی آرام سے نہیں رہتا کچھ۔ کچھ فساد کیے جاتا ہے۔

ناک پکڑتے دم نکلتا ہے۔ نہایت ناتوان ضعیف ہے۔

نہال ہوگیا۔ کام خوب بنگیا مراد خوب پوری ہوئی۔

نوٹھی کا اوت ہے۔ یعنی پورا احمق ہے اس سے زیادہ نہیں ہوتا۔

نئے لغت بولتا ہے۔ اسکی بات سمجھ میں نہیں آتی

نمود کرتا ہے۔ اتراتا ہے شیخی کرتا ہے۔

نوبت۔ باری اور بیاہ شادیوں میں نقارے بجواتے ہیں

بجتار سوائی کا نقارہ جو نوبت مانگتا ۶

اور بادشاہوں اور بعضے امیروں کے در پر ہمیشہ بجتی ہی۔

نیا شگوفہ کہلا۔ نئی بات یا معاملہ پیدا ہوا۔

ناڑا۔ کلاوہ سُرخ اور دہاقین ازاربند کو کہتے ہیں۔

ناڑیکا سچّا ہے۔ حرام سے پرہیز کرتا ہے۔

نیا پُرانا ہوا۔ منزل پر جا پہنچا مدت ہوئی۔

نقش بر آب ہے۔ ثبات اور بقا نہیں۔

نکھٹّو۔ مفلس اور کاربار سے ناکام

نخصمی۔ عورت کو عورت تحقیراً کہدیتی ہے۔

نہالچہ۔ چھوٹے بچہ کے واسطے جو بستر بناتے ہیں۔

نانا۔ ماکا باپ جیسے دادا باپ کا باپ۔

نقطہ۔ داغ اور حرفوں کو جو نقطہ دیتے ہیں اور خطکی تمامی

نیچے کا پاٹ بھاری ہے۔ جو روز بردست غالب ہے مطیع نہیں۔

ناپ نہ چادیا۔ حیران دق کر ڈالا۔

ناک کی سیدھ چلا جا۔ یہی رستہ ہی دائیں بائیں نہ ہونا۔

نوج۔ خدا نہ کرے صرف عورتیں بولتی ہیں۔

نہ انکار میکنم و نہ این کار میکنم۔ اس کام سے انکار تو نہیں پر کرتا بھی نہیں۔

ناک میں دم کر دیا۔ دق کر دیا حیران کر ڈالا۔
نوروز آرہا ہے۔ عیش و آرام سے گزرتی ہے۔
نشاپانی کیا۔ کھا پی لیتا۔
نوتھاری۔ برادری کے لوگ جو شادی میں نوتہ کے طور پر کچھ دیتے ہیں اور اُس کا بدلہ ہوتا ہے وُہ نوتھاری کہلاتے ہیں اور جو عوض نہیں لیتے وہ کھاتی کہلاتے ہیں یہ لوگ ننھیال کے ہوتے ہیں۔
نشیب و فراز دیکھ لو۔ یعنی خوب غور و تامل کر لو کچھ خلل نہ ہے
نور علیٰ نور۔ سب سے بہتر ہے اور کبھی برائی پر طنز ہوتا ہے
ناک چنے چبا دئے۔ نہایت دق کر دیا۔
نقد را بہ نسیہ گزاشتن۔ اچھا نہیں نقصان ہو جاتا ہے ترت جو ہاتھ آدے سو ہی بہتر ہے۔
نیوتہ۔ شادیوں میں قرابتی اور برادری کے لوگ نقد اور جوڑے جو اولا بدلا دیا کرتے ہیں۔
نظر سے گر گیا۔ حقیر ہو گیا وہ عزت اور اعتبار نہیں رہا۔
نہائی دھوئی پھسل پڑی۔ یعنی تیار ہو کر ارادہ موقوف رہا۔
ناک چڑھائے بیٹھا ہے۔ غصہ میں بھرا ہے۔
ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ بڑا غیرت والا یا غصیلا ہے۔
نگری۔ خطہ شہر اور قصبات اور دیہات کو کہتے ہیں۔
ناخن گڑو دئے۔ رہ پڑا ٹلتا ہی نہیں یا مقابلہ پر جم گیا
ناخن بندی۔ چاکری۔

نعوذ باللہ۔ کسیکی کچھ حرکت بد دیکھکر یا سنکر یا کسی اندیشہ پر یہ کلمہ کہا کرتے ہیں۔
نیام۔ مفت بے عوض ہاقین بولتے ہیں اور غانہ شمشیر۔
نچوڑ۔ انجام کار انتہا وقت۔
نو بنو۔ تازہ و تر اور نو ایک عدد ہے اور نئے کو کہتے ہیں۔

امثالِ نون

نیم حکیم خطرۂ جان۔ نیم ملا خطرۂ ایمان۔ ادہ کچرہ آدمی کم مشق سے کام خوب درست نہیں ہوتا بگڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔
ناچ نجانو آنگن ٹیڑھا۔ کام کرنا تو آتا نہیں بیہودہ نکمے عذرات کیے جاتے ہیں۔
نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔ دانا دشمن سے اتنا ضرر نہیں ہو سکتا جتنا نادان دوست کر دے
نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ امیروں کی محفل میں غریب کو کون پوچھتا ہے یا عزت کرتا ہے
نیا مسلمان قصائی کی دوکان۔ جب آدمی کوئی کام اختیار کرتا ہے تو اول اول اُسی کے دھندے میں لگا رہتا ہے
نیا نمازی بوریہ کا تہمد۔ جب کوئی شخص کسی بات کا شوقین ہوتا ہے تو جلدی میں یا ہاتھ نہ آنے کے سبب نامناسب چیز استعمال کرتا ہے۔
نامی بال کو ڈکو ڈجہان آگے آتے ہیں۔ جو بات ظاہر ہونے والی ہو اُس کا پوچھنا بے فائدہ ہے۔

نیا سپاہی ہرن کی سینگھ اکھاڑتا ہے۔ نیا نوکر اپنے جماؤ کے واسطے مشکل سے مشکل کام کرتا ہے۔

نئی زمین بالنس کا نہرنا۔ نیا کاریگر نکمے راچھ سے کام لے تو کب ہو سکتا ہے نئے شوق میں نامناسب چیز استعمال کرتا ہے۔

نانی خسم کرے دھیونا ڈنڈ بھرے۔ خطا کوئی کرے سزا کوئی پاوے۔

نادان کی دوستی جی کا زیان۔ نادان خیر خواہی کی راہ سے ایسی حرکت کرتا ہے کہ جان پر آبنتی ہے۔

نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ اتنی بدیاں کرکے اب توبہ سوجھی۔

ننگا ناچے جنگل میں ہر کوئی کپڑے لے۔ جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے کسیکو کیا لینا ہے۔

ناج کی موج اگر برسے آسوج۔ وقت پر مینہ برسے تو اناج کی کیا کمی آسوج کا مینہ دونو فصلوں کو مفید ہوتا ہے۔

نٹنی بانس پر چڑھی تو اب گھونگٹ کیا۔ اتنی بے پردگی پر گھونگٹ کیا عزت کو سنبھالے گا عبث ہے۔

نہ چڑھے گا نہ گرے گا۔ ایسا کام کیوں کرے جس میں نقصان کا احتمال ہو۔

نہان میں چکی را ہے کا کیا کام۔ بے محل ہے وہاں چکی کہاں۔ بے محل کام پر بولتے ہیں۔

نربدا اُتر گئے کوئے سے ڈر گئے۔ مشکل کام کر لیا آسان سے خوف کیا۔ نربدا دریا کا نام ہے۔

نماز نہیں روزہ نہیں سحری بھی نہ ہو تو کیا نرے کافر بنجاویں۔ رندوں کا قول ہے یعنی کچھہ تو رعایت اور شمول رکھنا چاہیئے۔

نیند سولی پر بھی آتی ہے۔ طبیعی عادت کبھی نہیں رکتی پیدا ہو ہی جاتی ہے۔

نکھٹو گئے بازار ہاٹ ترازو پائی نہ باٹ۔ نکھٹو سست کام چور ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

نادان بات کرے دانا قیاس کرے۔ دانا بات سنکر غور تامل کرتا ہے جانچتا ہے تہہ کو پہنچتا ہے۔

تنند کا نندوئی گلے لگ لگ روئی۔ کہیں اڑ تنگ کے پرسنگ سے اخلاص ظاہر کرنا۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ نیک کام میں مشورہ کی حاجت نہیں ہوتی ع درکارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

نادان کی دوستی بالو کی بھیت۔ دونو اصلا پائدار نہیں

نکٹی کی ناک کٹی سوا گز اور بڑھی۔ بےحیا کی بےحیائی سزا پاکر اور بڑھ جاتی ہے۔

ندی تو کیوں گھبراتی ہے میں پاؤں ہی نہیں ڈالتا۔ کیوں بدمزاجی کرتے ہو مجھکو تمہاری پرواہ ہی نہیں

ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے۔ جس پر بھلائی کا بھروسہ تھا اُسی سے نقصان پہنچا۔

نامی نفر کما کھائے نامی چور مارا جائے۔ شہرت نیکنام کو فائدہ شریروں کو نقصان پہنچاتی ہے۔

نام بڑا اونچا کانوں سے بوچا۔ مشہور ہوکر معیوب ہونا۔

ننگا کھڑا اُجاڑ میں ہے کوئی کپڑے لے۔ مفلس کو کچھ اندیشہ نہیں ہوتا کوئی کیا لے لیگا۔

ننگی کیا نہائیگی کیا نچوڑے گی۔ بے سرمایہ مفلس سے کچھ نہیں بن آتا۔

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ نہ اتنا سامان ہوگا نہ یہ کام بنے گا۔

نوکر کے آگے چاکر چاکر کے آگے پیشکار۔ ایک کے آگے ایک محکوم مالک کا کام خراب ایک دوسرے کے بھروسے پر

نیچ ذات ایک نہ ایک اُودھم۔ اصل سفلہ کچھ نہ کچھ نیا شگوفہ کھلاتا ہے۔

نر کی دو جگہ توقیر نہیں بھینس کے اور کسبی کے۔ یہاں مادہ ہی سے کام چلتا ہے۔

نکما بنیا باٹ ہارے۔ بے شغلی میں جو کرے دل بہلتا ہے۔

نبڑا آٹا سدکا بوجھا۔ جب کھانا تمام ہوا خوشامدی بھی چلدیا۔

نانی کے سامنے ماموں کی باتیں۔ ہرگز مناسب نہیں نانی کو بیٹے ہی کی طرفداری منظور ہوگی۔

نکٹے کا کھائے اوچھے کا نہ کھائے۔ عیب دار کا احسان مند ہونا مضائقہ نہیں پر کم ظرف کا نہ ہو جو منہ پر جتائے

نو من تیل کھائے کچھ تلیر کے تلیر۔ اتنا خرچ کیا پڑھایا کچھ بھی بیوقوف ہی رہا۔

نیکوں میں بد بدوں میں نیک۔ یہ مولا کی شان ہے۔

نئی بہو نور تن گروی۔ بہو کے آتے مفلسی چھائی نحوست پھیلی۔

ننگا بوچا سب سے اونچا۔ بے سامان تن تنہا سب سے خوش کچھ فکر نہیں رکھتا۔

ناڑی سے روگ ملتا ہے۔ نبض سے مرض معلوم ہوتا ہے ہر چیز کے دریافت کا کچھ نہ کچھ وسیلہ ہوتا ہے اور ناڑی رسی کو بھی کہتے ہیں۔

نفسی نفسی ہو رہی ہے۔ آپادھاپی پڑ رہی ہے سب اپنے اپنے حال میں گرفتار ہیں۔ کوئی دوسرے کا خبرگیراں نہیں ہے۔

نکٹوں میں ایک ناک والا ناکو ہوتا ہے۔ سب عیب داروں میں ایک بے عیب عیب دار ٹھہر جاتا ہے۔

نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد۔ ضعیف کمزور کی ہر جگہ کمبختی ہے۔

نصیبوں کے بلیا پکائی کھیر ہوگیا دلیا۔ نصیبوں کی نحوست کیا کچھ ہوگیا کچھ کام خراب ہوگیا۔

نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم۔ نیک بات بول اگر دیر ہوجائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

نکشد گرگ پوستیں دوزی۔ خبیث بد آدمی سے نیک کام نہیں ہوتا۔

نرود میخ آہنیں در سنگ۔ سخت مزاج آدمی نصیحت نہیں مانتا کسی کی نہیں سنتا۔

ناکس بہ تربیت نہ شود اے حکیم کس۔ کمینہ تعلیم سے شریف نہیں ہوجاتا۔

نخورد شیر نیم خوردۂ سگ۔ شیر کتے کا پس خوردہ نہیں کھاتا شریف کمینہ کا احسان مند نہیں ہوتا۔

نیم خوردۂ سگ ہم اور ابابید۔ کتے کا جھوٹا کتے ہی کو چاہیے ناپاک چیز ناپاک ہی کے لائق ہے۔

نیک بخت آنکہ خورد و کشت بدبخت آنکہ مرد و ہشت۔ نصیبہ ور وہ ہے جس نے کھایا اور کھلایا اور بدبخت وہ جو مرگیا اور غیروں کے واسطے چھوڑ گیا۔

نہ بُرّد قزِ نرم را تیغ تیز۔ ابریشم کو تلوار نہیں کاٹتی جب آدمی نرمی کرتا ہے تو اُسکو کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

نقل کفر کفر نہ باشد۔ کسی کی بیجا بات نقل کرنی ناقل کے ذمہ نہیں ہو جاتی۔

نرم چوب را کرم میخورد۔ غریب ضعیف کی ہر جگہ کمبختی ہے غریب ہر جگہ ایذا پاتا ہے۔

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین۔ لیاقت والے فروتنی اور تواضع کیا کرتے ہیں۔

محاورات واؤ

واہ واہ۔ یہ تحسین ہے کسی کام پر یا رمز ہے ملامت کی طرف

وہ تو بڑے ہی بھلے مانس ہیں۔ یعنی بڑے ہی نٹ کھٹ ہیں یا نیک ہیں لہجہ کا فرق ہوتا ہے۔

وہ تو ہوا ہے۔ ہیبت ناک ہے۔

واہ بے۔ یعنی یہ کیا کیا رمز ہے۔

ولی کو ولی پہچانتا ہے۔ ہر ایک اپنی ہم جنس کو پہچان لیتا ہے

وا چھوڑے کسی بات یا کام پر شاباش آفریں کی جگہ بولتے ہیں

واہ میاں۔ واہ صاحب۔ یہ طعن کی جگہ بولتے ہیں اور تعریف میں بھی لہجہ کا فرق ہوتا ہے یعنی یوں نہیں چاہیئے تھا اور اس میں کچھ تعظیم ملحوظ ہے جو دابے میں نہیں۔

واسئے ویلا مچادی۔ غل مچا دیا یا فریاد کی۔

وہیں جم گیا۔ دیر لگادی۔

وہ رے وہ۔ یعنی یہ کیا ہو گیا تعجب کے طور پر بولتے ہیں۔

وہیں مر رہا۔ بہت دیر کر دی کسی کے انتظار میں کہتے ہیں۔

واہ قسمت۔ افسوس کے وقت بولتے ہیں۔

واہ جی واہ۔ یعنی یہ کیا کیا تعظیم ملحوظ ہے۔

وہیں کا ہو رہا۔ بہت دیر لگادی۔

ولی کھنگر ہے۔ یعنی بزرگ سر براہ کار سر پرست ہے۔

ولد الزنا۔ حرام زادہ اور برسات میں جو کیڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں جیسے کینچوا مینڈکی وغیرہ اور بوقت نکلنے سہیل یمانی کے فنا ہو جاتے ہیں۔ سے

ولد الزناست حاسد منم آنکہ طالع من + ولد الزنا کشند آمد چو ستارۂ یمانی

وہ کر چکا۔ یعنی وہ نہیں کرے گا یا نہیں کر سکے گا اُس نے کر لیا ہے لہجہ کا فرق ہے۔

وہی تو گنگا جس میں کیسر۔ بزرگوں میں کمینوں کے اوصاف نہیں ہوتے گنگا میں کیسر نہیں ہوتی کیسر ایک قسم کی نبات ہے تالابوں میں پیدا ہوتی ہے

وہ اور یہ کام۔ یعنی نہ ہو سکے گا یا نہیں کریگا یا نہیں کیا۔

وہم کی پلاؤ پکاتا ہے۔ خیالات باطل بیہودہ پیش نظر رکھتا ہے

وہاں تک ہنسے جو رو نہ دے ہنسی ہی اچھی جس میں فساد نہ ہو

وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے۔ کام ہر ایک کا ہوجاتا ہے الزام یا افسوس رہ جاتا ہے۔

وہ جانے اُس کا کام۔ اِس میں ہم دخل نہیں دیتے ہم کو کچھ غرض نہیں۔

واری گئی تھی عورتیں بولتی ہیں یعنی وہ کسی کام کی نہیں یا وہ کون ہے جو بولے یا اس بات میں دخل دے۔

واہی ہے۔ کم فہم ہے اور کبھی رد کرنے کے لیے بولتے ہیں کیا کرتا ہے مت کر لہجہ کا فرق ہوتا ہے۔

وضو ٹوٹ گیا۔ ارادہ موقوف ہوا اصلاح بدل گئی۔

واہی تباہی۔ خراب خستہ نکما۔

وہیں بیٹھ رہا۔ دیر لگا دی انتظار میں بولتے ہیں۔

وقت آگیا۔ موسم آگیا یا کام میں اب دیر نہیں ہوسکتی یا مصیبت میں پھنس گیا عیش و آرام جاتا رہا۔

وسمہ۔ رنگ اور خاص وہ رنگ جس سے بڈھے آدمی ڈاڑھی سیاہ رنگتے ہیں

واری گئی۔ عورتیں اپنے پیارے اقربا سے پیار کے وقت بجائے دعا کہا کرتی ہیں۔

وہ کیا ہے۔ یعنی اُس کی کچھ قدر نہیں یا کس کام کا ہے یا کس لائق ہے۔

امثال واؤ

وہ دن دور گئے جو خلیل خاں فاختہ مارتے تھے۔ وہ زمانہ گزر گیا جو قابو رکھتے تھے۔

وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں۔ وہم بُرا مرض ہے اسکا علاج کوئی نہیں کرسکتا۔

وہ کملی ہی گئی جس میں تل بندھتے تھے۔ وہ زمانہ گزر گیا جس میں حسب دلخواہ کام ہوتے تھے۔

واہ میاں کالے خوب رنگ نکالے۔ خوب چالاکیاں دکھائیں۔

وہ دفتر گاؤخورد ہوا۔ وہ وقت وہ حال ہی باقی نہ رہا۔

وہ بوند ولایت گئی۔ وہ خبر مشہور ہوگئی اب کیا ہوتا ہے۔

وقت پر رونا بےوقت کی ہنسی سے اچھا ہوتا ہے۔ ہر بات اپنے موقع اور محل پر اچھی ہوتی ہے۔

وقت پر بھاگ جانا بھی مردانگی ہے۔ الفرار فی وقتہ ظفر مشہور قول ہے جب کچھ بن نہ پڑے تو جان بچانی بہتر ہے۔

وقت پڑے پر جائے کون بیری کون میت کہ دوست در زندان بکار آید و بر سفرہ ہمہ کس دست نماید۔ بُرے وقت کا ساتھی دوست ہوتا ہے۔

واہ وہ گھر گھٹ کا بچہ تانا شاہ۔ ادنےٰ کنگال ہو کر عالی دماغ تعجب ہے۔

وقت پڑے پر گدھے کو باپ بنا لیتے ہیں۔ لاچاری میں ادنیٰ سے ادنیٰ کی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

ولی ہو کر شیطان کا کام۔ شریف ہو کر سفلوں کی سی حرکات۔

ولی کے گھر شیطان۔ شریف کے نالائق اولاد۔

وہ ڈوبیں منجدھار جن پر بھاری بوجھ۔ جو شخص اپنی طاقت اور حیثیت سے زیادہ بکھیڑا کرتے ہیں جلد خراب ہو جاتے ہیں۔

وہی تین بیسی وہی ساٹھ۔ مآل دونوں کا ایک ہے تقریر کا فرق ہے۔

وہی من بھر وہی چالیس سیر۔ مآل ایک ہے بیان جدا۔

وہی میاں دربار کو وہی چولھا جھونکنے کو۔ ایک ہی شخص ہر ادنے اعلیٰ سب کام کرنے پڑتے ہیں۔

وہی اپنا جو اپنے کے کام آوے۔ جب اپنا اپنے کے کام نہ آیا تو وہ اپنا نہیں غیر ہے۔

وار مرداں خالی نباشد۔ مردوں کا وار چوکا نہیں کرتا کچھ نہ کچھ اثر کرتا ہے کہتے ہیں کہ امیر خسرو حضرت سلطان المشائخ کے مرید نے شاعری میں حضرت نظامی گنجوی کا بہت مقابلہ کیا ہے انکی سب کتابوں پر کتابیں تصنیف کی ہیں انہیں یہ شعر بھی کہا ہے ؎ دبدبہ خسروم شد بلند ٭ زلزلہ در گور نظامی فگند ٭ اس شعر پر ننگی تلوار غیب سے پیدا ہو کر آئی حضرت سلطان المشائخ امیر خسرو کے پیر نے امیر خسرو کے بچانے کے لیے انکو اپنی بغل میں کیا اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا اسوقت تلوار میں سے یہ آواز آئی وار مرداں خالی نباشد اور حضرت کی آستین کٹ گئی کہتے ہیں کہ مدت تک ان کے مرید طالبوں کی ایک آستین بڑی ایک چھوٹی ہو جاتی تھی اب یہ مثل ہو گئی۔

محاورات ہار

ہا۔ بے مد افسوس یعنی یہ کیا ہو گیا۔

ہشت۔ زجر کا کلمہ ہے یعنی اس سے باز آ اور کبھی یہ مراد ہوتی ہے یوں نہیں جو تو کہتا ہے۔

ہوں۔ تسلیم ہے اور کبھی زجر کے واسطے اور کبھی کسی بات پر ابھارنے کو رغبت کے واسطے کہتے ہیں لہجہ کا فرق ہوتا ہے۔

ہائے۔ بد افسوس اور حسرت کے وقت بولتے ہیں۔

ہائے رے ہائے۔ یہ اظہار افسوس ہے۔

ہاں۔ تسلیم ہے اور کبھی رغبت دلانے کو بولتے ہیں۔

ہاں صاحب۔ ہاں جی۔ جواب ہے اور تسلیم کے واسطے اور تبدیل لہجہ سے رد ہے۔

ہو رے ہو۔ یہ فریاد ہے یا اظہار تعجب ہے۔

ہاں جی کیوں نہیں۔ یعنی ہو سکتا ہے اور رمز ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا۔

ہولی آئی بھبوت بو پائی۔ یہ موسم آیا مستی شروع ہوئی۔

ہوا کے گھوڑے پر سوار ہے۔ اپنے کہے کا ہے کسیکی نہیں مانتا یا جلد باز ہے یا متکبر ہے۔

ہزاری کا را چھ ہے۔ بڑا شریر بدذات یا چلبلا باز یا متفنی ہوشیار ہے۔

ہاتھ ڈالو گر نکالو۔ محنت کرو لذت اٹھاؤ۔

ہئیں۔ یعنی بازرہ زجر ہے۔

ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے۔ جس سے قرض یا کچھ مستعار لے اُسی کو دیوے۔

ہمیشہ روتے ہی جنم گزرا۔ رنج ہی میں عمر کٹ گئی

ہو لُنا سو مو لُنا۔ حسد کرنے والا ہمیشہ بد انجام۔

ہڑ ذنگا ہے۔ شریر ذنگئی ہے۔

ہارا جھک مارا۔ لاچار ہوا۔

ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ گیا۔ تمام ہمت لاگ کرتا ہے۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری۔ مفت سفت کام بن گیا۔

ہوتے ہی کیوں نہ مرے۔ یہ بدنامی تو نہ ہوتی نالائق کو کہتے ہیں۔

ہاتھی کا پیر انکس۔ ایک کے واسطے ایک کھرب ہے لکل فرعون موسیٰ۔

ہاتھ پر ہاتھ دھر بیٹھے ہیں۔ بیکار ہیں نہ کار نہ بار نہ روزگار۔

ہو کا مقام ہے۔ یعنی وحشت ناک ہے نہ آدمی نہ آدم زاد

ہاتھ ملنے لگا۔ افسوس کرنے لگا۔

ہکا بکا رہ گیا۔ حیران بے حواس رہ گیا۔

ہرن ہو گیا۔ بھاگ گیا۔

ہوش میں آؤ۔ الزام دینے کو غصہ میں کہتے ہیں یعنی عقل سنبھالو۔

ہاتھ کوڑی نہ بازار لیکھا۔ مفلس قلاش ہے نہ کچھ پاس ہے نہ کسی سے لین دین۔

ہوت کی جوت ہے۔ مقدور کے ساتھ سب رونق ہے

ہاتھ پانو پھول گئے۔ گھبرا گیا بیحواس ہو گیا۔

آسد خوشی سے میرے ہاتھ پانو پھول گئے ✽ جب اُسنے ہنسکے کہا میرے پانو داب تو دے

ہاتھوں ہاتھ لیگئے۔ جھبٹ پٹ لیگئے کچھ دیر نہ کی۔

ہاتھ ملاؤ۔ کچھ دو۔ اور پہلوان کشتی لڑنے کو کہتے ہیں۔

ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ خوشامدی ہے۔

ہوا ہو۔ چلا جا یہاں کچھ کام نہیں ع چل ہوا ہو ورصبا دیکھا تجھے

ہاتھ کی لکیریں نہیں مٹتیں۔ قرابت کا رابطہ کبھی نہیں جاتا۔

ہاتھ نہ مٹھی بڑبڑاتی اٹھی۔ پاس کچھ بھی نہیں غصہ ناحق کا۔

ہماں آش در کاسہ۔ وہی کا وہی حال بدستور ہے۔

ہو چالاک شکر ہو خاک۔ ہمت کر محنت بھر کچھ مٹی بھی شکر ہے یعنی سب کام درست ہو جاتے ہیں۔

ہر کا نام لے۔ یہ رد ہے قول قائل کا یعنی جو تو کہتا ہے یوں نہیں یہ قول ہنود کا ہے مسلمان نہیں بولتے۔

ہرا بھرا رہ۔ خوش رہ زندہ رہ دعا ہے اکثر فقرا بولتے ہیں

ہتّو دیا۔ مفت جرمانہ بھر النقصان اُٹھایا۔

ہٹ گیا۔ بچہ مرگیا۔

ہولی کے پیچھے بھوت بیائے۔ جب وقت گزر گیا تو تڑپن سوجھی۔

ہانسی کی گل پھانسی ہو گئی۔ باتوں باتوں میں فساد برپا ہو گیا۔

ہریا۔ کھیتی یا ثمر درختی کے نگہبان اِس لفظ سے طوطی اُڑایا کرتے ہیں اور اُس گائے بیل کو کہتے ہیں جبکہ یہ عادت ہو جاتی ہے کہ کھیت میں گھسکر کھانے لگے۔

ہاتھ مُنہ میں سلوک ہے۔ آپس میں لنگر کھاتے کماتے ہیں سلوک رکھتے ہیں۔

ہانگا نہیں۔ طاقت نہیں ہے۔

ہاہت۔ زجر ہے اکثر جانور کتے بلی یا چور چکار کو کہتے ہیں

ہڑبڑایا۔ گھبرایا۔

ہاؤ ہپ ہے۔ اپنے مطلب کا ہے جو ملا سو ہضم سب چٹ

ہر بابی ہے۔ بڑا ہوشیار ہے سب کا رہ بار جانتا ہے۔

ہوائیاں اُڑ گئیں۔ خوف یا غم و تردد سے حال بدل گیا رنگ اڑ گیا اور شہرہ ہو گیا۔

ہاتھ پھیر دیا۔ دغا دے کر سب لیلوا لیا۔

ہتیار ڈالدئے۔ مقابلہ موقوف کر کے اپنے کو دشمن کے حوالہ کیا۔

ہُوت والا ہے۔ توانگر مقدور والا ہے۔

ہونہار ہے۔ لیاقت کے آثار چہرہ سے ظاہر ہیں۔

ہوا لگ گئی۔ مزاج میں نمود اترات آگیا یا ہوا کا اثر ہو گیا۔

ہاں ہاں۔ ندا کا جواب ہے اور شوق دلانے کو بولتے ہیں بہ تاکید اور تسلیم ہے۔

ہتپھیر کیا۔ جل کیا و غادی۔

ہلو بھی نہ ہوئی۔ کچھ بن نہ آیا دم بخود رہ گیا۔

ہوا سو ہوا۔ گزشتہ پر صبر یا افسوس یعنی اس کا عوض اور علاج نہیں۔

ہاتھ ملتا ہے۔ افسوس کرتا ہے پچھتاتا ہے۔

ہاڈی۔ کھیتوں کے نگہبان کوے کو کہا کرتے ہیں۔

ہڈی چمڑا رہ گیا۔ نہایت دبلا لاغر ہو گیا۔

ہُوت۔ کسی کو پکارتے ہیں تو اُس کے نام پر بصورت کے واسطے بڑھا دیتے ہیں اسکا جواب بھی نرا ہوت یہاں ہوتا ہے اگر پکارنے والا برابر یا چھوٹا ہو نہیں تو جی صاحب۔

ہانڈی کا سا اُبال ہے۔ یعنی شوق ابھی ہے کچھ دیر میں جاتا رہے گا۔

ہوکس ہوا ہیں۔ یعنی یہ خیال باطل ہے جو سمجھ رہے ہو۔

ہار میری جیت تمہاری۔ یعنی میں ہر طرح سے راضی ہوں

ہار گیا۔ ضعیف کم طاقت ہو گیا یا مقابلہ نہ کر سکا یا بازی ہار گیا

ہاتھوں کے مور اُڑ گئے۔ خوف سے نبض چھوٹ گئی۔

ہگ دیا۔ خوف سے ڈر کر بیحواس ہو گیا اوسان نہ رہے۔

ہوا اُکھڑ گئی۔ اب وہ عزت یا ہیبت یا توقیر نہیں رہی۔

ہاتھ پھیلایا۔ مانگا یا حرص کی سے ہاتھ پھیلائے زمیں سے سو شہید ناز نے وہ آگیا پلتے ہی جو قاتل کا دامن پرپا

ہاتھ ملا کر۔ پچھتا کر۔

ہر دہ سے اُتر گیا۔ ذہن سے اتر گیا بھول گیا عوام بلکہ دہاقین بولتے ہیں۔

ہانڈی چاٹی ہوگی۔ کسی کی شادی میں اگر مینہ برستا ہے تو مذاق میں دولہا یا دلہن سے کہتے ہیں مینہ کا یہ سبب ہے۔

ہری چگا ہے۔ حریص ہے کھانے کے واسطے جا بجا پھرتا ہے

ہاتھ کٹ چکے ہیں۔ یعنی یہ بات لکھ چکا یا مان چکا ہوں اب اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

ہمارا ادھر بھی لیکھا ہے۔ یوں نہیں یوں سہی ہم کو یہ بھی منظور ہے بیفائدہ نہیں۔

بجڑا ہونق ہے۔ بیوقوف کم فہم ہے ہبنق کے لفظ کو بگڑا
ہے یہ ایک بیوقوف کا نام تھا۔

ہم کون ہیں۔ ہم کو اس میں کچھ دخل نہیں یا ہم اس
لائق نہیں ع ہم کون ہیں صاحب ہمیں کیوں یاد کرو گے

ہوٹے ہو گئے۔ گرمی نے بہت ستایا پھونکے یا چنے
کچے جڑسے اکھاڑ کر پھونک لیتے ہیں وہ ہوسے کہلاتے ہیں

ہاتھ بند ہے۔ روپیہ پیسہ پاس نہیں۔

ہزاری روزہ۔ ۲۷۔ ماہ رجب کو ٹھہرا رکھا ہے
اور مشہور ہے کہ ہزار روزوں کا ثواب ہوتا ہے۔ ؎

دن ہیں گرمی کے نہ رکھیں تیری ہزاری روزہ
بندی رکھ دیگی تیرے بدلے ہزاری روزہ

ہڑتال ہو گئی۔ یعنی بنیوں نے بازار بند کردیا اور
ہڑتال ایک دوا زرد رنگ ہوتی ہے اُس کے لگانے
سے بال اُڑجاتے ہیں اور ادرک کو بھی آتی ہے۔

ہالن۔ زلزلہ یعنی زمین جو ہل جاتی ہے اُسکو بھونچال
بھی کہتے ہیں۔

ہزار سالہ عمر۔ ڈوم ڈھاڑی کسی معزز کو دیکھکر
دعا دیا کرتے ہیں۔

ہزاری بازاری۔ تونگر تجارت کرتے ہیں یا بازار
کے لائق ہیں۔

ہینگ ہگتا ہے۔ بہت بیمار ہے کمزور ناتوان
ہو رہا ہے۔

ہُرروسہے۔ کیسکو ذلیل کرنے کے لیے کہتے
ہیں کہ چلا جا۔

ہٹ دھرم ہے۔ مکر جاتا ہے بے ایمانی
کرتا ہے۔

ہے ہے۔ افسوس کے وقت بولتے ہیں ہائے
ہائے کا مخفف ہے ع تا از لبم بر آید مستانہ ہائے ہائے
اور فلانی چیز موجود ہے۔

ہونا ہی ہوگا۔ یعنی اِسمیں دیر ہے جلد نہیں
ہو سکتا۔

ہیولیٰ ہے۔ لاغر ضعیف ہے یا ایک حال ایک
وضع پر قایم نہیں۔

ہاتھ تنگ ہے۔ یعنی اس وقت روپیہ پاس ہاتھ
تلے نہیں ہے اور تنگ دست ہے کچھ میسر نہیں۔

ہولی ہے۔ اکثر ہنود ہولی کے دنوں میں آپس میں
تمسخر کرتے ہوئے کہتے ہیں اور رنگ یا کیچڑ دوسرے پر
ڈالتے ہیں۔

ہائے میّا۔ صدمہ کے وقت عورتوں کی یا بچوں
کی زبان پر آتا ہے۔

ہاتھ پانو سو گئے۔ سُن۔ بے حس ہو گئے۔

ہاتھی جھومتا ہے۔ یعنی گھر میں کواری لڑکی ناکتخدا
شادی کے لایق بیٹھی ہے۔

ہلّہ کیا۔ فوج ایک دفعہ ہی مخالف پر جا پڑی۔

ہماں یک تیشہ آخر بجا زد۔ وہی ایک تجویز یا تدبیر
ٹھیک بیٹھی یا کام آئی۔

ہل چل پڑ گئی۔ پریشان متفرق ہوگئی۔ ع
اُڑ گیا وہ جام جم اور بزم میں ہل چل پڑی
یا متردد ہوئے اپنی اپنی سوچنے لگے۔

ہٹ کرتا ہے۔ متمرد ہے اطاعت نہیں کرتا اکثر گھوڑے کو کہتے ہیں۔

ہیّا۔ بچہ کے ڈرانے کو بولتے ہیں۔

ہول پکار ہو رہی ہے۔ غل غپاڑا ہو رہا ہے بلاؤ ہو رہی ہے جلدی پڑ رہی ہے۔

ہت کھنڈا۔ اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز اور کبھی مکر اور حیلہ کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

ہر بول ہر۔ ہنود کا قول ہے یعنی خدا کا نام لے یہ نہیں ہو سکتا جو تو کہتا ہے۔

ہار گیا۔ ضعیف کم طاقت ہوگیا یا تھک گیا یا بازی نہ پائی۔

ہنسی میں اُڑا دی۔ بات ٹال دی۔

ہیروا کرتا ہے۔ بچہ فلانے کو یاد کرتا ہے۔

ہت توبہ۔ ہائے توبہ کو بگاڑا ہے کسی بات کو ناپسند کر کے کہتے ہیں۔

ہوئے۔ ندا کے وقت منادی کے نام پہ مد صورت کے واسطے زیادہ کر دیتے ہیں اور جواب بھی یہی ہوتا ہے جاہلوں گنواروں کی بولی ہے۔

ہاتھ مُنہ پر سے نہیں اُترے۔ ابھی بردُبا نو کتخدا ہے شرم و حیا کے دن ہیں۔

ہوا نکل گئی۔ یعنی سوکھ گیا یا وہ زمانہ وہ بات نہیں رہی۔

ہلکارہ۔ قاصد۔ ہرکارہ کو بگاڑا ہے۔

ہم چشم۔ برابر کا عزت میں سب ہیں۔

ہاتھ ملتا رہ گیا۔ پچھتاتا افسوس کرتا رہ گیا۔

ہوا پلٹ گئی۔ زمانہ منقلب ہوگیا یا موسم بدل چلا یا ارادہ اور ہوگیا یا وہ قابو نہ رہا۔

ہاتھ کھُل گئے۔ مار بیٹھتا ہے بچہ کو کہا کرتے ہیں۔

ہتھیلی پر سر لئے پھرتا ہے۔ لڑنے مرنے سے نہیں ڈرتا۔

ہانپ گیا۔ تھک گیا سانس چڑھ گیا۔

ہوائی اُڑ گئی۔ شہرت ہوگئی اور ہوائی آتشبازی کا نام ہے آسمان کی طرف بہت تیز جاتی ہے۔

ہاتھ کا سچا ہے۔ قرض اُتار دیتا ہے عذر نہیں کرتا۔

ہتیا لیا۔ قبضہ کرلیا۔

امثال ہا

ہارے بابا ڈاڑھی ہاتھ۔ عجز میں کہتے ہیں اور یہی ہوتا ہے۔

ہونہار ٹلتی نہیں ہووے بیسوں بلیں۔ شدنی بات یعنی مقدر ہو کر رہتی ہے کبھی نہیں ٹلتی۔

ہونگے پوت تو پوجیں گے بھوت۔ اگر مدد لے گی تو سب سرکش مطیع ہو جاوینگے۔

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ جب کوئی لائق ہوتا ہے یا کام درست ہونیکو ہوتا ہے تو اُس کے نیک آثار پہلے ہی ظاہر ہوتے ہیں۔

ہاتھ نیچے ہیں کچھ ذات نیچی نہیں۔ یعنی کام اگرچہ لاچار ہوکر ذلیل اختیار کیا پر ذات نسب شریف ہے۔

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے یکساں نہیں فریب بازہے۔

ہاتھی پھرے گانو گانو جس کا ہاتھی اُس کا نانو۔ چیز جس کی ہوتی ہے اُسی کی کہلاتی ہر کہیں جاوے۔

ہاتھ میں لیا کاسا تو روٹی کا کیا ساسنا جب گدائی اختیار کی تو پھر روٹیوں کی کیا کمی۔

ہاتھ سے کھلے تو دانت کیوں لگائے۔ کام آسانی سے بنے تو دشواری کیوں اختیار کرے۔

ہاتھ سمرنی اور بغل میں کترنی۔ ظاہر میں صفائی باطن میں دغابازی سمرنی التسبیح مالا۔

پاؤ ہاتھ کی کاہلی مُنہ میں موچھیں جائیں۔ سستی اور کاہلی سے سب کام خراب ہوتے ہیں۔

ہاتھ میں کیا دیا ساتھ کھانے لگا۔ کینے پر کرد تو برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔

ہاتھ کا دیا گم نہیں جاتا۔ نیکی کا انجام نیک۔ کبھی ضائع نہیں جاتا۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ ظاہر بات کا ثبوت بے فائدہ ہے یا ہاتھ کے کنگن دیکھنے کے واسطے آئینہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاتھ میں دی روٹی سر پر ماری جوتی۔ کم ظرفوں کا احسان ایسا ہی ہوتا ہے احسان کرکے جتلاتا ہے۔

ہاتھ پانو بچائے موذی کو ٹر کھائے۔ اپنا آپا بچاکر دشمن سے انتقام لے۔

ہاتھ میں لانا پات میں کھانا۔ محنت سے پیدا کرنا غریبانہ پتّل میں بے تکلف کھا لینا خوب ہے۔

ہالنا نہ ہانپنا بیٹھے بیٹھے ہانکنا۔ آرام سے بیٹھے بٹھلائے حکومت کرنی۔

ہاتھی اپنی ہتنیا پر آوے تو آدمی بھُنگا ہے۔ کچھ حقیقت نہیں ترت ملدے زبردست بگڑے تو اُس کے مقابلہ میں کمزور کی کچھ حقیقت ہستی نہیں۔

ہارے بھی ہرا دے جیتے بھی ہرا دے۔ دونو حال میں الزام دینا اسکا کیا علاج۔

ہاتھی کے پانو میں سب کے پانو ہے۔ امیر کے ساتھ سب کی گزران ہے۔

ہاتھی نکل گیا دُم باقی رہ گئی۔ بڑے کام سب ہو گئے چھوٹا سا باقی ہے۔

ہاتھی کے منہ میں سے گنا نکالا نہیں ہو سکتا
زبردست کا مقابلہ کب ہو سکے۔

ہاتھی کا جگ ساتھی گیدڑ کا پاتن ٹیری۔ زبردست کے سب ساتھی مددگار ناتوان کو سب ستا دیں دبا دیں۔

ہاتھی گھوڑے سب بہائے گئے گدھا کہے کتنا پانی۔ جہاں بڑوں کا قابو نہ چلے وہاں اوسنے جرات کرے بے فائدہ۔

ہاتھوں مہندی پانوں مہندی اپنے لچھن اوروں دے دیں۔ بہانہ سے آپ بری ہونا اپنے عیب اوروں پر ڈالنے پنجابی بولی ہے۔

ہپ ہپ کھانے کو ترت ہار دھندا کرنے سجے پران۔ کھانے کو موجود کمانے سے جان نکلے۔

ہنڈنے سے ڈنڈنا بہتر۔ جگہ جگہ کے پھرنے آباد ہونے سے ایک جگہ پڑے رہنا بہتر ہے۔

ہر جیسے کو تیسا ملتا ہے۔ نیک کو نیک۔ بد کو بد۔ لکل فرعون موسیٰ۔

ہزار لاٹھی ٹوٹیگی تو بھی باسن توڑنے کو بہت ہے۔ زبردست کیسا ہی ہارا ہو تو بھی زیردست کے ستانے کو کافی ہے۔

ہر کا مانے بر کا نہ مانے۔ خدا تعالیٰ معاف کر دے ظالم ہرگز نہ کرے۔

ہر کو بھجے سو ہر کا ہو۔ جو کوئی خدا تعالیٰ کی عبادت پرستش کرے وہی اُس کا مقبول ہے۔

ہزار نعمت نہ ایک تندرستی۔ صحت اور تندرستی ہزار نعمت کے برابر ہے نہیں تو نعمت بھی کچھ نہیں۔

ہلی ہائی گیدڑی سو سائے مانڈے کہا۔ کسی چیز کا ہلا ہوا خوگرفتہ آدمی پھر پھر کے اُسی جگہ جاتا ہے تاکہ وہ چیز پھر ہاتھ آئے۔

ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے۔ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں بعضے وقت ایک چیز ملتی ہے دوسرے وقت نہیں ملتی۔

ہاتھی کی ٹکر ہاتھی ہی سنبھالے۔ زبردست کا مقابلہ برابر کا زبردست ہی کر سکتا ہے یا زیردست کا صدمہ زیردست ہی سہارتا ہے۔

ہمیں گوئی ہمیں میدان۔ ترت ابھی امتحان۔

ہر جا کہ گل ست آنجا کہ خار ست۔ جہاں نیش ہے وہاں الم بھی ہے زندگی کے ساتھ موت بھی لگی ہوئی ہے۔

ہاتھی ہی پر ہودہ پھبتا ہے۔ جو چیز جس کے مناسب حال ہوتی ہے اُسی پر زیبا ہوتی ہے۔

ہر کارے ہر مردے۔ ہر کام کا کاریگر الگ ہوتا ہے دوسرے سے ویسا درست نہیں بن سکتا نجار زرگری زرگر نجاری نہیں کر سکتا۔

ہر ملکے ہر رسمے۔ ہر ملک کا چال چلن جدا جدا ہوتا ہے انہیں پر زیب دیتا ہے۔

ہر چند جامہ تنگ ست جزو بدن نگردد۔ غیروں میں کیسی ہی میل ملاقات ہو پر قرابتی کے برابر نہیں ہو جاتے غیر جنس ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے۔

ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔ جو کام کرو بکفایت اپنی ہستی کے لایق ہو فضول نہ ہو۔

ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد۔ بد صحبت جلد اثر کرتی ہے یا جو وہاں پہنچتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے۔

ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔ جو چیز دل کو پسند آجاتی ہے وہی اچھی نظر آتی ہے۔

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند۔ جو شخص دلاوری کرے اور مشقت اُٹھاوے اُسکی نام آوری ہو گی

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔ جو شخص قابو پاتا ہے اپنی رائے اور ہوس پر عمل کرتا ہے۔

ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید۔ جس نے مرنا ٹھانا جو چاہے سو کہے یا کرے۔

ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد۔ تقدیر کے آگے عقل اور ہنر نہیں چلتا۔

ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند۔

جہاں منفعت کی امید ہوتی ہے وہاں سب جمع ہو جاتے ہیں کیا انسان اور کیا مرغ اور مور اور یہ عقل اور یہ بیعقل

ہر کہ نان از عمل خویش خورد
منت حاتم طائی نبرد

جو کوئی آپ محنت کرکے کھاوے وہ کسیکا احسان مند کیوں ہو۔

ہر کہ خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد
جو چوری کرتا ہے حساب دینے ڈرتا ہے۔

ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر ست۔ جس عیب سے بادشاہ خوش ہو وہ ہنر تصور کیا جاتا ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن ہے۔

ہر چہ دیر نپاید دلبستگی را نشاید۔ جلد تلف ہونیوالی چیز قابل بھروسہ اور شوق کے نہیں ہوتی۔

ہر کہ را زر در ترازو ست زور در بازو ست۔ جس کے پاس زر ہے زور بھی ہے بلکہ سب کچھ ہے۔

ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را۔ جو سب سے الگ ہو گیا اُسکو کچھ آفت اور غم نہیں۔

ہنر زادہ بے ہنر چوں بود
پدر تُرہ باشد پسر تُوں بود

باپ دادا کا اثر عادات پدران کا کچھ نہ کچھ اولاد میں ضرور ہوتا ہے بہت نہیں تھوڑا سا۔

ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را۔ بزرگوں کے سامنے خردوں کی توقیر نہیں ہوتی۔

ہر کہ پدر نہ دارد سایۂ سر نہ دارد
ہر کہ پسر نہ دارد نور بصر نہ دارد
ہر کہ برادر نہ دارد قوّت بازو نہ دارد
ہر کہ زن نہ دارد آسائش تن نہ دارد
وہر کہ این ہمہ دارد ہیچ غم نہ دارد

ان پانچوں امثال کا مضمون ظاہر ہے اور نہایت صحیح اور آخر کی سب سے زیادہ تر صحیح ہے۔

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ ہر شخص خود پسند ہوتا ہے اپنے خیالات کو درست اور صحیح جانتا ہے۔

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود۔ کل من علیہا فان۔ کل نفس ذائقة الموت سے معلوم ہوتا ہے۔

ہاتھی ہزار لٹے گا تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا۔ امیر مالدار کیسا ہی بگڑ جاوے پھر بھی قدر قیمت باقی رہتی ہے۔

ہری کھیتی گابھن گائے تب ہی جانئے کہ مُنہ میں آئے۔ جب کوئی چیز قبضہ میں آجائے تو اطمینان ہوتا ہے نہیں تو ہزار آفت کا احتمال ہوتا ہے۔

ہلدی کی گرہ سے پنساری نہیں ہوتا۔ اس کو بہت سامان چاہیئے اتنی بات سے کام درست نہیں ہوتا۔

ہلدی لگی نہ پھٹکری پٹاخ بہو آپڑی

مفت کام بنگیا کچھ خرچ نہ ہوا۔

ہمیشہ روتے ہی روتے گزر گئی۔ تمام زندگی رنج ہی رنج میں کٹ گئی خوشی کی صورت نہ دیکھی۔

ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ یعنی باتوں ہی باتوں میں کام ہو جاتے ہیں۔

ہُن برسے تو کیوں ترسے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے دے تو ترسنا کیوں ہو۔

ہنس ہنس کھایئے پُوہڑ کا مال۔ بیوقوف کا مال یوں ہی ہاتھ آجاتا ہے بہت فکر کرنا نہیں پڑتا۔

ہندو مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے اِن دونوں میں قدیم سے میل ملاقات چلی آئی ہے۔

ہنوز دِلّی دور۔ کام ابھی نہیں ہوا ابھی بہت مشقت باقی ہے۔

ہیرے کی پرکھ جوہری جانے۔ ہر ایک واقف نہیں ہوتا ع قدرِ زر زرگر بداند قدرِ جوہر جوہری۔

ہنی کو ہنیئے پاپ نہ گنیے۔ ظالم سے بدلا لینے میں یا سزا دینے میں کچھ قباحت نہیں۔

ہیجڑے کے بیٹا ہوا۔ ناممکن بات ہرگز نہیں ہوتی ناشدنی بات پر بولتے ہیں۔

ہاتھ کا دیا ساتھ رہے۔ خیرات دی ہوئی ضائع نہیں جاتی۔

ہاتھی کی اگاڑی گھوڑے کی پچھاڑی سے خدا کی پناہ ہاتھی سونڈھ سے جھپٹ لیتا ہے اور گھوڑا دولتا مارتا ہے۔

ہمتِ مرداں مددِ مولیٰ۔ آدمی جب کسی کام پر ہمت لگاتا ہے تو خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

محاورات یار تحتانیہ

یا داﷲ۔ بانواؤں کا سلام ہے۔

یا خدا خیر بچا ہاتھ پیر۔ مصیبت کے اندیشہ میں بولتے ہیں۔

یا تُسکہ نیند سویا مالا جھپو۔ دونو تو مشکل ایک کام ہو سکتا ہے۔

یا بھینا بھینسوں ہیں یا قصائی کے کھونٹے یا منزل مقصود کو پہنچے یا جان گئی کچھ تو کرنا چاہیئے۔

یہاں گنگا اُلٹی بہتی ہے۔ یہاں کا رباب اُلٹے خلاف ستور ہیں

یہاں کچھ نال تو نہیں گڑی۔ یعنی یہ جگہ کوئی جائے مولد تو نہیں کہ چھوٹ نہ سکے۔

یک گز دو فاختہ۔ یک کرشمہ دو کار۔ ایک تدبیر سے دو کام ہو گئے۔

یہ پٹی نہیں پڑھی۔ یہی نہیں سیکھا یا یہی بات منظور نہیں ہے۔

یہ گھر تھنیوں سے لیا۔ یعنی یہ چیز اوروں کے ہی صرف میں رہی اپنے کام نہ آئی۔

یہ بھی ایک چال ہے۔ یعنی یہ بھی ایک دم بازی ہے جیسے شطرنج کی چال ہوتی ہے۔

یہ اُس سے بیس ہے۔ اُس سے کچھ فائق ہے۔

یار باقی صحبت باقی۔ اب نہیں پھر سمجھا جائے گا کچھ مضائقہ نہیں۔

یہیں کا چُن یہیں کا پُن۔ جو ہے سو یہاں کا طفیل ہے چُن اور پُن چون اور پانی یعنی کھانا پینا لینا دینا سب یہاں کا ہے۔

یہ کچھ کھیل ہے۔ یعنی سہل نہیں ہے بلکہ دشوار بات ہے یا یہ کھیل ٹھیک نہیں بے دستور ہے یا کیا اسکو سہل سمجھ رکھا ہے۔

یہ ہے۔ یعنی بہت پاس ہے اور اشارہ ہے یا ٹھیک بات ہے۔

یہ اپنا ہی راگ گاتا ہے۔ یہ اپنے ہی مطلب کی کہے جاتا ہے۔

یہ پھل لگا۔ اُس کا یہ نتیجہ یا انجام ہوا۔

یہ کیا بات ہے۔ یعنی یہ خوب بات ہے یا حیلہ اور دغا ہے یا ٹال ٹول ہے یا یوں نہیں چاہیے یا یہ بات کچھ دشوار نہیں لہجہ مختلف ہوتا ہے۔

یہ گل کھلا۔ یہ نتیجہ یا انجام ہوا۔

یہ بوجھ نہیں اُٹھنا۔ یعنی اس بات کی ذمہ داری نہیں ہو سکتی۔

یا اﷲ۔ دعا کے وقت یا مشکل میں بولتے ہیں۔

یا الٰہی۔ دعا کے وقت یا کسی سے تنگ آ کر بولتے ہیں

یا علی مدد۔ جہاں اس کلمہ سے مدد مانگتے ہیں در مشکل کے وقت بولتے ہیں۔

یہ ہتکھنڈہ ہے۔ سہل ہاتھ کا کام۔ روز مرہ کی چالاکیاں ہیں۔

یوں ہی ٹرخا دیا۔ یعنی خالی ہاتھ کچھ نہ دیا ناکام رکھنا مطلب پورا نہ کیا۔

یہ بات پیروں نہیں چلتی۔ یہ معاملہ یوں طے نہیں ہوگا یا یہ مراد پوری نہ ہوگی یا تدبیر ضعیف ہے۔

یاد رکھنا۔ یعنی یہ کار ضروری ہے بھول نہ جانا یا اپنی حرکت یاد رکھنا بدلہ کے وقت شکایت نہو

ع بھلا یاد رکھنا یہ آنکھیں چرانی

یاد کروگے۔ پچتاؤگے افسوس کروگے ع

پھر ہم جو نہ ہوں گے تو بہت یاد کروگے ؛ یا شکر کروگے

ع لو ہم تمہیں دل دیتے ہیں کیا یاد کروگے

یاد کیا ہے۔ بلایا ہے بزرگ یا حاکم کی طرف سے کہا کرتے ہیں۔

یہ کچھ کہیں نہیں۔ بلکہ سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے یا سہل نہیں۔

یار غار۔ بڑا دوست خیر خواہ اور مسلمانوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کا لقب ہے۔

یاروں کا یار ہے۔ ملنسار ہے متکبر نہیں۔

یہ کیا بات ہے۔ استفہام ہے یا خوب بات ہے یا کچھ بات نہیں نکمی ہے یا کیا سبب ہے لہجہ کا فرق ہے۔

یہ ہو چکا۔ یعنی نہیں ہوسکتا ہے یا ہو لیا ہے لہجہ کا فرق ہے۔

یہ بات ہی کیا ہے۔ یعنی کچھ دشوار نہیں ہوسکتی ہے۔

یہ جوانی مانجھا ڈھیلا۔ عین جوانی میں اتنی سستی۔

یہی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے۔ یعنی یہی تو سب میں بڑے درجہ کا ہے۔ یہ طنز ہے یعنی نہیں ہے۔

یوم عاشورہ۔ دہم ماہ محرم۔
یوم العرفہ۔ نہم ماہ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔
یوم الترویہ۔ ہشتم ماہ ذی الحجہ۔
یوم الاضحیہ۔ دہم ماہ ذی الحجہ۔
یوم الفطر۔ یکم ماہ شوال۔

(یہ سب مسلمانوں کی اصطلاحات ہیں)

امثال یاء تحتانیہ

یار مار بانیاں پہچان مار چور۔ بنیا واقف کار دوست کو خوب لوٹتا ہے اور چور دیکھ بھال کر مالدار کو۔

یہ بات وہ بات ٹکا دھر میرے ہاتھ۔ باتیں بہتیری ہیں مجھکو کچھ دلواؤ۔

یا کھائے گھوڑا یا کھائے روڑا۔ بڑے خرچ یہی دو ہیں گھوڑے کا یا تعمیر کا۔

یا لڑے سوریا یا لڑے اُن بھول۔ جان ایسے ہی لوگ دیا کرتے ہیں۔

یہ بھی کسی نے نہ پوچھا تیرے مُنہ میں کے دانت ہیں۔ یعنی بڑا امن ہے یا پکڑ دھکڑ کا اندیشہ تھا پہ کوئی معترض نہ ہوا یا کسی نے خبر نہ لی۔

یا سووے راجا کا پُوت یا سووے جوگی کا ادھوت۔ سونا کام بیفکروں کا ہوتا ہے سو بیفکر جوگی یا راجا کا بیٹا۔

یا جائے ہزاری یا جائے بازاری۔ میلہ ٹھیلہ میں ایسوں کا کام ہے یا مالدار یا دُکاندار۔

یاران چوری نہ پیران دغابازی۔ یعنی سب سے صاف مصفا ہیں نہ کسی کی چوری نہ دغابازی۔

یہ تو کبیر بھی کہہ گئے ہیں۔ یعنی پہلی مانی ہوئی بات چلی آتی ہے کچھ نئی بات نہیں۔

یہی گیند یہی میدان۔ اس بات کا ابھی امتحان ہو جاتا ہے۔

یہ وہ گُڑ نہیں جسکو مکھیاں کھا جاویں۔ یعنی قابو کا نہیں جو کھا پی لو۔

یا نی بلبل گوندا کہا سیانا کوا گُہہ کہا۔ یہ تقدیر کے کھیل ہیں سیانپت کیا کرے۔ ع

تجھ کو مسجد ہے مجھ کو میخانہ
زاہد اپنی اپنی قسمت ہے

یک انار صد بیمار۔ چیز تھوڑی خریدار بہت۔

یہ دام بھی غلاموں نے کھائے
یہ بیگن بھی کاٹ پکائے

معلوم ہوا کہ سراسر دغا اور خیانت ہوتی ہے۔

یہ بیل منڈھے نہیں چڑھتی۔ یہ کام سرانجام نہیں ہوتا۔

یہ کلا نہیں بدھی۔ یہ بات منظور نہیں۔

یا بسے گوجر یا رہے اوجڑ۔ تغلق آباد کے قلعہ کے حق میں کسی درویش نے کہا تھا چنانچہ اب اُس میں گوجر ہی آباد ہیں۔

یار کی یاری سے کام اُس کے فعلوں سے کیا کام۔ خذ ما صفا دع ما کدر۔

یہاں کے باوا آدم نرالے ہیں۔ یہاں کا چلن کاروبار ہی عجیب ہے یعنی اور خلقت سے علحدہ ہے۔

یہ سنسار کال کا کھاجا جیسے گدا ویسے راجا۔ موت سب کو فنا کر دے گی کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ۔

یہ مُنہ اور مسور کی دال۔ یہ شخص اس کام کے لائق نہیں یا ایسے کو مسور کی دال ہی چاہیے یا مسور کی

دال نہیں چاہیئے۔

یہ دیکھو قدرت کے کھیل چھچھوندر سے ملے چنبیلی کا تیل۔ بے حیثیت کو یہ حوصلہ ہوگیا قدرتِ الہٰی ہے۔

یک جان دو قالب ہیں۔ بڑے مخلص دوست ہیں ظاہر میں دو ہیں باطن میں ایک ہیں۔

یا یہ شورا شوری یا یہ بے نمکی۔ یا تو اتنا اخلاص تھا اب اتنی کم التفاتی بے پروائی۔

یک در گیر محکم گیر۔ ایک کا ہورہ۔

یک لقمہ صباحی بہ از ہزار مرغ و ماہی۔ صبحدم جو تھوڑا سا کھانے کو مل جاوے تو وہ عمدہ سے بھی عمدہ ہے اگرچہ بہت ہو۔

یک من علم را دہ من عقل می باید۔ بدوں عقل کے کوئی مطلب مشکل ہو یا آسان حل نہیں ہوتا پس علم جو عمدہ اور دقیق تریں ہنر ہے اس میں عقل سب سے زیادہ چاہیئے۔

یکے را بگیر دیگرے را دعویٰ کن۔ ایک پر قبضہ باقی پر دعویٰ رکھ دینا وارثوں کے یہی الجھن ہوتے ہیں

یا مکن با پیلبانان دوستی۔ یا بنا کن خانہ در خورد پیل۔ یا اپنی قدرت سے بڑھتی کام کا ارادہ مت کر یا پہلے اُس کے لائق سامان کر

یا غور غریباں یا رخصتِ جھنجھانہ۔ یا میرے حال کے موافق خبرگیری کرو نہیں تو گھر کی رخصت ملے انتظار میں ڈالنا کیا ضرور ہے۔

تمام شد

اِعلانِ تحفّظ

(۱) سُبحان بخش -

(۲) ٹھٹھول -

(۳) شغف -

(۴) محاورات اُردو - لغت